

لَوْ الْقَبْرَيْنِ

فِي

فَضَائِلِ الْحَرَمَيْنِ

فضائل حرمين شريفيين

شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القادري

قَوْلُ الْقَمَرَيْنِ
فِي

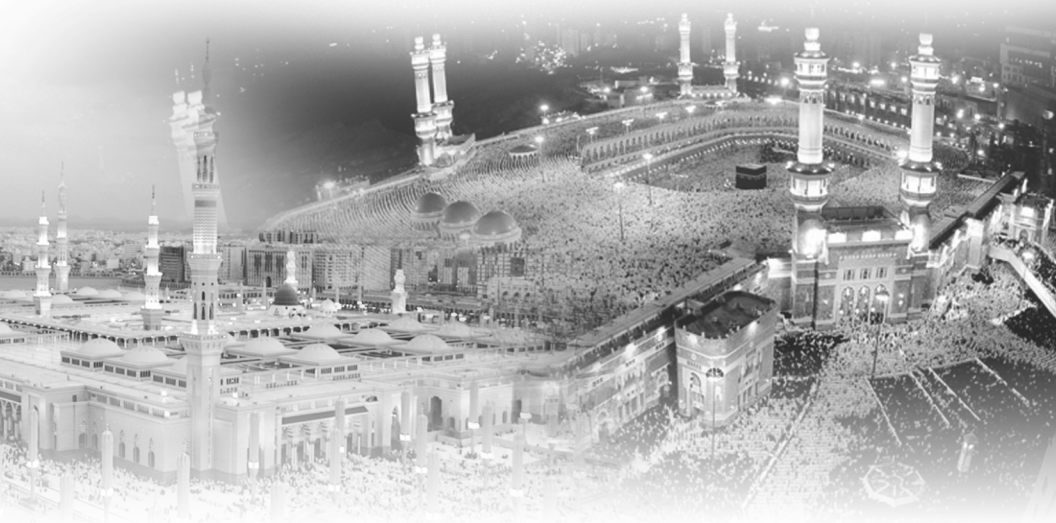
فَضَائِلِ الْحَرَمَيْنِ

فضائلِ حرمين شريفيين

لَوْلَا الْقَبْرَيْنِ
فِي

فَضَائِلِ الْحَرَمَيْنِ

فضائل حرمين شريفين



شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القادري

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الکتومحی طاهر القادری

معاون ترجمہ و تخریج	:	محمد تاج الدین کالامی
نظر ثانی	:	ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی، اجمل علی مجددی
نیرِ اہتمام	:	فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت نمبر 1	:	جون 2018ء
قیمت	:	[1,100 - پاکستان]

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاهر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَى صَلَاحٍ وَأَمَّا ابْدَا

عَلَى حَبِيبِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مُحَمَّدٌ سَلَامٌ وَنَزِيلُ الثَّقَلَيْنِ

وَالْفَيْقَرِ مُعِزُّ رَبِّ عَجْمٍ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

فہرست

۲۵

✽ پیش لفظ

الْبَابُ الْأَوَّلُ

۲۸

فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿حج اور عمرہ کے فضائل﴾

۳۰

۱. فَرَضِيَّةُ الْحَجِّ

﴿حج کی فرضیت کا بیان﴾

۴۰

۲. فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿حج اور عمرہ کی فضیلت﴾

۴۶

۳. فَضْلُ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

﴿مقبول حج کی فضیلت﴾

۶۶

۴. مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

﴿جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیے کہ جلدی کرے﴾

۶۸

۵. مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِمَا.

﴿دوران حج تلبیہ اور تکبیر بآواز بلند کہنے کی فضیلت﴾

۶. فَضْلُ النَّفَقَةِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
﴿حج اور عمرہ میں نفقہ کا بیان﴾
۷. فَضْلُ عُمْرَةِ رَمَضَانَ
﴿رمضان المبارک میں عمرہ کی ادائیگی کی فضیلت﴾
۸. فَضْلُ الْحُجَّاجِ وَالْمُعْتَمِرِينَ
﴿حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کی فضیلت﴾
۹. إِجَابَةُ دَعْوَةِ الْحَاجِّ
﴿حاجیوں کی دُعا کی قبولیت﴾
۱۰. مَا جَاءَ فِي حَجِّ الْمَاشِي وَالرَّاكِبِ
﴿پا پیادہ اور سواری پر حج کرنے کا اجر﴾
۱۱. فَضْلُ الطَّوَافِ
﴿طواف کی فضیلت﴾
۱۲. فَضْلُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
﴿حجرِ اسود، رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم ؑ کی فضیلت﴾
۱۳. حَجَّةُ النَّبِيِّ ﷺ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
﴿حضور نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کے حج مبارک کا بیان﴾

۱۱۲ ۱۴. الْحَجُّ عَنِ الْغَيْرِ

﴿ حج بدل کا بیان ﴾

۱۱۶ ۱۵. مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مَيِّتٍ

﴿ اپنے والدین یا کسی فوت شدہ شخص کی طرف سے حج کا ثواب ﴾

۱۲۰ ۱۶. فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ

﴿ حرمین شریفین میں نماز کی فضیلت ﴾

الْبَابُ الثَّانِي

۱۲۲ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

﴿ روضہ رسول ﷺ اور منبر مبارک کے درمیان کی جگہ جنت کے

باغات میں سے ایک باغ ہے ﴾

۱۲۴ ۱. حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ

﴿ حضرت عبداللہ بن زید المازنی ؓ سے مروی احادیث ﴾

۱۲۴ ☆ شَرْحُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْأَنْمَةِ

﴿ انمہ حدیث کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح ﴾

۱۲۴ (۱) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ بَطَّالٍ

۱۲۸ (۲) قَوْلُ الْإِمَامِ النَّوَوِيِّ

- ۱۲۸ (۳) قَوْلُ الْإِمَامِ الْكَرْمَانِيِّ
- ۱۳۰ (۴) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ الْمُلقِّنِ
- ۱۳۴ (۵) قَوْلُ شَيْخِ الْإِسْلَامِ زَكْرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ
- ۱۳۶ (۶) قَوْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ صَدِّيقِ حَسَنِ خَانَ الْقُنُوجِيِّ
- ۱۳۸ (۷) قَوْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ أَنْوَرِ شَاهِ الْكَاشَمِيرِيِّ
- ۱۴۰ (۷) قَوْلُ الشَّيْخِ شَبِيرِ أَحْمَدِ الْعُثْمَانِيِّ
- ۱۴۴ ۲. حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه
- ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ﴾
- ۱۴۶ ☆ شَرْحُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْإِمَامِ الْقَسْطَلَانِيِّ
- ﴿ امام قسطلانی کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح ﴾
- ۱۵۶ ۳. حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه
- ﴿ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ﴾
- ۱۵۸ ۴. حَدِيثُ حُبَيْبٍ رضي الله عنه
- ﴿ حضرت حُبیب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ﴾
- ۱۵۸ ۵. حَدِيثُ الْإِمَامِ مَالِكٍ
- ﴿ امام مالک سے مروی حدیث ﴾

۱۶۰ . ۶. حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ

﴿یزید بن الہاد سے مروی حدیث﴾

۱۶۰ . ۷. حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ

﴿عبداللہ بن زید الانصاری سے مروی حدیث﴾

۱۶۰ . ۸. حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ

﴿حضرت ام سلمہ سے مروی حدیث﴾

۱۶۲ ☆ شَرْحُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْأَنْمَةِ

﴿انمہ حدیث کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح﴾

۱۶۲ (۱) قَوْلُ الْإِمَامِ الشُّيُوطِيِّ

۱۶۲ (۲) قَوْلُ الْإِمَامِ السِّنْدِيِّ

۱۶۴ . ۹. حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ

﴿حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی حدیث﴾

۱۶۶ . ۱۰. حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

﴿حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی حدیث﴾

۱۶۸ . ۱۱. حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

﴿حضرت محمد بن المنکدر سے مروی حدیث﴾

۱۶۸ . ۱۲ . حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ

﴿ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ﴾

۱۷۰ . ۱۳ . حَدِيثُ أَبِي عُمَرَ رضی اللہ عنہ

﴿ حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ﴾

۱۷۰ . ۱۴ . حَدِيثُ جَنَاحِ مَوْلَى لَيْلَى رضی اللہ عنہ

﴿ حضرت لیلی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت جناح رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث ﴾

۱۷۴ ☆ شَرْحُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْإِمَامِ السَّمُهَوْدِيِّ

﴿ امام سمہودی کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح ﴾

۱۷۸ . ۱۵ . حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَبِيدٍ

﴿ حضرت عبد اللہ بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ﴾

۱۷۸ . ۱۶ . حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ﴾

۱۸۰ . ۱۷ . حَدِيثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

﴿ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ﴾

۱۸۰ . (۱) قَوْلُ الْإِمَامِ السَّمُهَوْدِيِّ

۱۹۰ . (۲) قَوْلُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّؤُوفِ الْمُنَاوِيِّ

الْبَابُ الثَّالِثُ

۱۹۴ فَضْلُ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ

﴿ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی فضیلت اور بارگاہِ نبوی ﷺ میں سلام پیش کرنے کے آداب ﴾

۱۹۶ ۱. فَضْلُ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کی فضیلت ﴾

۲۰۸ ۲. مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ فِي زِيَارَةِ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ

﴿ زیارتِ رسول ﷺ پر ائمہ سلف صالحین کے ارشادات و معمولات ﴾

۲۰۸ أَقْوَالُ الْحَنَفِيَّةِ:

۲۰۸ (۱) قَوْلُ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُودٍ الْمُؤَصِّلِ الْحَنَفِيِّ

۲۰۸ (۲) قَوْلُ الْإِمَامِ كَمَالِ الدِّينِ بْنِ الْهَمَامِ

۲۱۲ (۳) قَوْلُ الْإِمَامِ الْحَصْكَفِيِّ

۲۱۲ (۴) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ عَابِدِينَ الشَّامِيِّ

۲۱۲ مَطْلَبٌ فِي تَفْصِيلِ قَبْرِهِ ﷺ الْمَكْرَمِ

حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی فضیلت کی بحث

٢١٨ (٥) قَوْلُ الْحَافِظِ الرَّيْدِيِّ الْحَنْفِيِّ

٢٢٤ أَقْوَالُ الْمَالِكِيَّةِ:

٢٢٤ (١) قَوْلُ الْقَاضِي عِيَّاضٍ

٢٣٠ (٢) قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي الْعَبَّاسِ الصَّاوِي الْمَالِكِيِّ

٢٣٢ (٣) قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي الْبَرَكَاتِ الدَّرْدِيرِ

٢٣٤ أَقْوَالُ الشَّافِعِيَّةِ:

٢٣٤ (١) قَوْلُ الْإِمَامِ الْأَجْرِيِّ

٢٣٤ (٢) قَوْلُ الْإِمَامِ الْمَاورِدِيِّ

٢٣٦ (٣) قَوْلُ الْإِمَامِ الرَّافِعِيِّ

٢٣٦ (٤) قَوْلُ الشَّيْخِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ الصَّلَاحِ

٢٣٦ (٥) قَوْلُ الْإِمَامِ النَّوَوِيِّ

٢٥٠ (٦) قَوْلُ الْحَافِظِ تَقِيِّ الدِّينِ الشُّبَكِيِّ

٢٥٤ (٧) قَوْلُ الْعَلَّامَةِ زَيْنِ الدِّينِ الْمَرَاغِيِّ

٢٥٦ (٨) قَوْلُ الْحَافِظِ أَبِي زُرْعَةَ الْعِرَاقِيِّ

٢٥٦ (٩) قَوْلُ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ

٢٥٦ (١٠) قَوْلُ الْإِمَامِ الْقُسْطَلَانِيِّ

٢٥٨ (١١) قَوْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الصَّالِحِيِّ الشَّامِيِّ

٢٦٠ أَقْوَالُ الْحَنَابِلَةِ:

٢٦٠ (١) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ قُدَّامَةَ الْمَقْدِسِيِّ

٢٦٠ (٢) قَوْلُ الْإِمَامِ شَمْسِ الدِّينِ أَبِي الْفَرَجِ بْنِ قُدَّامَةَ
الْمَقْدِسِيِّ

٢٦٢ (٣) قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
السَّامِرِيِّ الْحَنْبَلِيِّ

٢٦٢ (٤) قَوْلُ الْإِمَامِ الْمُرْدَاوِيِّ

٢٦٤ (٥) قَوْلُ الْإِمَامِ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ الْبُهْوتِيِّ الْحَنْبَلِيِّ

٢٦٦ ٣. مَشْرُوعِيَّةُ السَّفَرِ لَزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

٢٦٦ قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي الْخَطَّابِ الْحَنْبَلِيِّ

٢٧٠ رَدُّ قَوْلِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ

٢٨٠ ٤. آدَابُ زِيَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

٢٨٠ أَقْوَالُ الْمَالِكِيَّةِ:

٢٨٠ (١) قَوْلُ الْإِمَامِ مَالِكٍ

٢٨٠ (٢) قَوْلُ الْقَاضِي عِيَّاضٍ

۲۹۰ (۳) قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي الْعَبَّاسِ الصَّاوِي الْمَالِكِيِّ

۲۹۴ أَقْوَالُ الْحَنْفِيَّةِ:

۲۹۴ (۱) قَوْلُ الْإِمَامِ الْكِرْمَانِيِّ

۳۱۲ (۲) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ الْهَمَامِ الْحَنْفِيِّ

۳۲۴ أَقْوَالُ الشَّافِعِيَّةِ:

۳۴۶ أَقْوَالُ الْحَنَابِلَةِ:

الْبَابُ الرَّابِعُ

۳۵۲ فَضَائِلُ مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ

﴿مکہ مکرمہ کے فضائل﴾

۳۵۴ ۱. فَضْلُ مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم میں مکہ مکرمہ کے فضائل کا بیان﴾

۳۵۸ ۲. حُرْمَةُ مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ وَالنَّهْيُ عَنِ اسْتِحْلَالِهَا

﴿مکہ مکرمہ کی حرمت کا حکم اور اس کی بے حرمتی کی ممانعت﴾

۳۶۴ ۳. حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لِمَكَّةَ

﴿رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مکہ مکرمہ سے شدید محبت﴾

۳۶۶ ۴. شَرَفُ كَعْبَةِ اللَّهِ وَتَعْظِيمُهَا

﴿ کعبۃ اللہ کی عظمت اور اس کی تعظیم و تکریم ﴾

۳۷۴ (۱) مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ ۞ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِينَ

﴿ صحابہ کرام ۞ اور سلف صالحین کے اقوال ﴾

۳۷۸ (۲) مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْكُعْبَةِ

﴿ کعبۃ اللہ کی طرف دیکھنے کا اجر ﴾

۳۸۲ (۳) فَضْلُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

﴿ حجرِ اسود کی فضیلت ﴾

۳۹۲ (۴) فَضْلُ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

﴿ رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم ۞ کی فضیلت ﴾

۳۹۸ (۵) فَضْلُ الْمُلتَزِمِ وَالِدُّعَاءِ فِيهِ

﴿ مقامِ ملتزم اور اس میں دعا کرنے کی فضیلت ﴾

۴۰۴ (۶) فَضْلُ الْحَطِيمِ (الْحَجَرِ) وَالصَّلَاةِ وَالِدُّعَاءِ فِيهِ

﴿ حطیم کعبہ اور اس میں ادائیگی نماز اور دعا کرنے کی

فضیلت ﴾

۴۱۲ (۷) فَضْلُ طَوَافِ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ

﴿ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کی فضیلت ﴾

۴۲۴ ۵. فَضْلُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

﴿ صفا اور مروہ کی فضیلت ﴾

۴۲۶ ۶. سَفَرُ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ ﷺ لِحَجِّ الْبَيْتِ وَالطَّوَافِ بِهِ

﴿ سابقہ انبیاء کرام ﷺ کا حج بیت اللہ اور طوافِ کعبہ کے لیے سفر ﴾

۴۲۶ (۱) حَجُّ سَيِّدِنَا آدَمَ ﷺ

﴿ حضرت آدم ﷺ کا حج کعبہ کا سفر ﴾

۴۳۰ (۲) حَجُّ سَيِّدِنَا نُوحٍ ﷺ

﴿ حضرت نوح ﷺ کا حج کعبہ کا سفر ﴾

۴۳۰ (۳) حَجُّ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَسَيِّدِنَا إِسْمَاعِيلَ وَهَاجِرَ ﷺ

﴿ سیدنا ابراہیم، سیدنا اسماعیل اور حضرت ہاجرہ ﷺ کے حج کعبہ کا ذکر ﴾

۴۳۲ (۴) حَجُّ سَيِّدِنَا مُوسَى وَسَيِّدِنَا يُونُسَ ﷺ

﴿ سیدنا موسیٰ اور سیدنا یونس ﷺ کا حج کعبہ کا سفر ﴾

۴۴۰ (۵) حَجُّ سَيِّدِنَا مُوسَى وَسَيِّدِنَا هُودٍ وَسَيِّدِنَا صَالِحٍ

وَالْأَنْبِيَاءِ الْآخَرِينَ ﷺ

﴿ سیدنا موسیٰ، ہود، صالح اور دیگر انبیاء کرام ﷺ کے حج

کعبہ کے اسفار ﴾

۷. حَجُّ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ وَصَلَاتُهُمْ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَمَسْجِدِ

الرُّوحَاءِ

﴿ستر انبیاء کرام ﷺ کا حج کعبہ اور ان سب کا مسجد الخیف اور مسجد
روحاء میں نماز ادا کرنا﴾

☆ التَّعْلِيقُ: بعد از وصال انبیاء کرام ﷺ کی حیات مبارکہ کا ثبوت ۴۴۸

۸. مَسْجِدُ الْخَيْفِ مَدْفَنُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ ۴۵۴

﴿مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام ﷺ مدفون ہیں﴾

۹. وَادِي السُّرَرِ مَدْفَنُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ ۴۵۸

﴿وادی سُرر میں ستر انبیاء کرام ﷺ مدفون ہیں﴾

۱۰. حَوْلَ الْكُعْبَةِ قَبْرُ ثَلَاثِمِائَةِ نَبِيٍّ وَمَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ ۴۶۰

وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ قَبْرُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ

﴿کعبۃ اللہ کے ارد گرد (مطاف کعبہ میں) تین سو انبیاء کرام ﷺ

مدفون ہیں، جب کہ رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان ستر انبیاء ﷺ

کے مقابر ہیں﴾

۱۱. وَفَاةُ آدَمَ وَحَوَّاءَ ﷺ وَقَبْرَاهُمَا ۴۶۴

﴿حضرت آدم ﷺ اور حضرت حواء ﷺ کی وفات اور ان کی قبور﴾

۱۲. مَدْفَنُ إِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ ﷺ فِي حَاطِئِ الْكُعْبَةِ ۴۷۰

﴿حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ ؑ کی قبورِ حطیم کعبہ کے اندر ہیں﴾

۱۳. بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَزْمَمَ قَبْرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا: وَإِنَّ قَبْرَ هُودٍ وَشُعَيْبٍ وَصَالِحٍ وَإِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ ؑ

﴿صحین کعبہ میں حجرِ اُسود، مقامِ ابراہیم اور مقامِ زمزم کے درمیان ۹۹ انبیاء کرام ؑ مدفون ہیں: حضرت نوح، ہود، شعیب، صالح اور اسماعیل ؑ بھی انہی میں سے ہیں﴾

۱۴. فِي الْحَطِيمِ قَبْرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا

﴿حطیم میں ننانوے (۹۹) انبیاء کرام ؑ مدفون ہیں﴾

۱۵. بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَزْمَمَ قَبْرُ حَوَالِي أَلْفٍ نَبِيٍّ ؑ

﴿رکن، مقامِ ابراہیم اور مقامِ زمزم کے درمیان مجموعی طور پر ایک ہزار کے قریب انبیاء کرام ؑ مدفون ہیں﴾

☆ التَّعْلِيْقُ: ۴۸۶

i۔ مسجد اقصیٰ قریب ہونے کے باوجود انبیاء کرام ؑ کعبۃ اللہ کی زیارت اور مکہ میں اقامت اختیار کرنے کے لیے کیوں آتے رہے؟

ii۔ نبی آخر الزماں ﷺ کا شوقِ دیدار انبیاء کرام ؑ کو حرم مکہ میں لاتا رہا

۱۶. فَضْلُ الْعَرَفَةِ وَالْمُزْدَلِفَةِ

﴿عرفات اور مزدلفہ کی فضیلت﴾

۵۱۰ ۱۷. مُضَاعَفَةُ الْأَعْمَالِ فِي الْحَرَمِ

﴿حرم مکہ میں اعمال کا زیادہ اجر﴾

۵۱۲ ۱۸. فَضْلُ مَاءِ زَمْزَمَ

﴿آبِ زمزم کی فضیلت﴾

۵۱۶ ۱۹. فَضْلُ الْمَوْتِ بِمَكَّةَ

﴿مکہ مکرمہ میں موت کی فضیلت﴾

الْبَابُ الْخَامِسُ

۵۲۴ فضائل الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

﴿مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان﴾

۵۲۶ ۱. تَفْضِيلُ الْمَدِينَةِ عَلَى الْمَدُنِ الْأُخْرَى

﴿مدینہ منورہ کی دیگر تمام شہروں پر فضیلت﴾

۵۴۰ ۲. تَحْرِيمُ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

﴿مدینہ منورہ کی حرمت کا بیان﴾

۵۵۶ ۳. حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمَدِينَةِ أَشَدُّ مِنْ حُبِّهِ لِمَكَّةَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مکہ مکرمہ کے مقابلہ میں مدینہ منورہ سے زیادہ

﴿محبت﴾

۵۶۲

۴. الدُّعَاءُ لِلْمَدِينَةِ بِالْبَرَكَتَيْنِ

﴿مدینہ منورہ کے لیے (مکہ معظمہ کے مقابلے میں) دو گنا زیادہ برکت کی دعا﴾

۵۷۶

۵. اُرْوُزُ الْإِيمَانِ إِلَى الْمَدِينَةِ

﴿ایمان کا مدینہ منورہ کی جانب سمٹ جانا﴾

۵۷۶

الْمَرْحَلَةُ الْأُولَى: اُرْوُزُ الْإِيمَانِ إِلَى الْحِجَازِ

پہلے مرحلے میں ایمان کا حجاز کی طرف سمٹ جانا

۵۷۸

الْمَرْحَلَةُ الثَّانِيَّةُ: اُرْوُزُ الْإِيمَانِ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ

دوسرے مرحلے میں ایمان کا حرمین شریفین کی طرف سمٹ جانا

۵۸۰

الْمَرْحَلَةُ الثَّالِثَةُ: اُرْوُزُ كُلِّ إِيمَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ

بالآخر ایمان کا مکمل طور پر مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جانا

۵۸۸

۶. الْمَلَائِكَةُ يَحْرُسُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى أَنْقَابِهَا وَأَبْوَابِهَا

﴿مدینہ منورہ کے راستوں اور دروازوں پر مسلح فرشتے مامور ہیں﴾

۵۹۲

۷. حِمَايَةُ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّاغُوتِ

﴿مدینہ منورہ کا طاعون سے محفوظ ہونا﴾

۵۹۶

۸. حِمَايَةُ الْمَدِينَةِ مِنَ الدَّجَالِ

﴿مدینہ منورہ کا دجال سے محفوظ ہونا﴾

۶۰۸ ۹. الْحَثُّ عَلَى سُكْنَى الْمَدِينَةِ

﴿مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرنے کی ترغیب﴾

۶۲۲ ۱۰. الْمَدِينَةُ تَنْفِي خَبَثَهَا

﴿مدینہ منورہ عقیدہ و عمل کی خباثت کو صاف کرتا ہے﴾

۶۲۶ ۱۱. أَجْرُ الصَّبْرِ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا: شَفَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿مدینہ منورہ کی تنگی اور سختی پر صبر کا اجر: شفاعتِ رسول ﷺ﴾

۶۳۲ ۱۲. فَضْلُ الْمَوْتِ بِالْمَدِينَةِ

﴿مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت﴾

۶۳۸ ۱۳. تَضَاعُفُ الْأَعْمَالِ بِالْمَدِينَةِ

﴿مدینہ منورہ میں اعمال کے اجر و ثواب میں کئی گنا اضافہ﴾

۶۴۰ ۱۴. التَّحْذِيرُ مِنْ إِحْدَاثِ الْحَدَثِ بِالْمَدِينَةِ وَإِرَادَةِ السُّوءِ

بِأَهْلِهَا

﴿مدینہ منورہ میں فتنہ پھا کرنے اور اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ

کرنے پر تنبیہ﴾

۶۵۰ ۱۵. فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَسْجِدِ قُبَاءَ

﴿مسجدِ نبوی ﷺ اور مسجدِ قباء کی فضیلت﴾

۶۵۸ ۱۶. فَضْلُ التَّعْلِيمِ وَالتَّعَلُّمِ فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ ﷺ

﴿مسجد نبوی ﷺ میں درس و تدریس کی فضیلت﴾

۶۶۲ ۱۷. فَضْلُ تَرْبَةِ الْمَدِينَةِ

﴿مدینہ منورہ کی مبارک مٹی کی فضیلت﴾

۶۶۶ ۱۸. فَضْلُ جَبَلِ أَحَدٍ وَوَادِي الْعَقِيقِ وَبُطْحَانَ

﴿اُحد پہاڑ، وادی العقیق اور بطحان کی فضیلت﴾

۶۷۴ ۱۹. فَضْلُ الْبُقِيعِ وَمَقْبَرَةِ بَنِي سَلَمَةَ

﴿جنت البقیع اور مقبرہ بنی سلمہ کی فضیلت﴾

۶۷۶ مَا وَرَدَ فِي مَقْبَرَةِ بَنِي سَلَمَةَ

﴿مقبرہ بنی سلمہ کی فضیلت میں وارد ارشادات نبوی ﷺ﴾

۶۷۸ ۲۰. فَضْلُ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

﴿مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت﴾

۶۸۲ المصادر والمراجع

پیش لفظ

تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں اہل علم نے اپنے اپنے انداز میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گل ہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔ تاریخ انسانی میں جس مبارک ہستی پر سب سے زیادہ لکھا گیا، وہ رسول عربی ﷺ ہی کی ذات مبارک ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ خود خالق کائنات نے قرآن مجید میں ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کے اعلان سے آپ ﷺ کے کمالات کے سلسلے کو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بلند سے بلند تر کرنے کی نوید سنائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہر شے کے اوصاف بیان کرنا توصیف خاتم المرسلین ﷺ ہی کہلاتا ہے۔ آقائے دو جہاں ﷺ کے شہر کے محاسن اور شان و عظمت بیان کرنا بھی عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک روشن اور قابلِ قدر روایت رہی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی زیر نظر تالیف 'فضائلِ حرمین شریفین' اسی مبارک سلسلے کی ایک عظیم کاوش ہے۔ اس کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب کا عنوان 'حج اور عمرہ کے فضائل' ہے۔ اس باب کا آغاز حج کی فرضیت کے بیان سے ہوتا ہے۔ بعد ازاں حج اور عمرہ کی اہمیت اور ان کے مناسک کی فضیلت پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے باب میں اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے کہ 'روضہ رسول ﷺ اور منبر مبارک کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے'۔ اس باب میں مذکورہ حدیث مبارک کی کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تخریج کی گئی ہے۔ پھر ائمہ حدیث کی شرح تحریر کرتے ہوئے مختلف پہلوؤں پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرے باب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی فضیلت قرآن، احادیث اور سلف الصالحین کے اقوال کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ اس پر مستزاد رسول اللہ ﷺ کے مزار پر انوار کی زیارت کے آداب اہل سنت کے چاروں مسالک کے ائمہ کے اقوال کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔

اس ایمان افروز تصنیف کا چوتھا باب مکہ مکرمہ کے فضائل پر مشتمل ہے۔ اس حوالے

سے سب سے پہلے مکہ مکرمہ کی فضیلت، اس کی حرمت کا حکم اور اس کی بے حرمتی کی ممانعت سے متعلق آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں رسول مکرم ﷺ اور صحابہ کرام کی مکہ مکرمہ سے شدید محبت کے اظہار پر مبنی روایات بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ زیارت کعبۃ اللہ، حجر اسود، رکن یمانی، مقام ابراہیم ﷺ، مقام ملتزم، حلیم کعبہ، طواف کعبہ اور صفا و مروہ کی فضیلت و اہمیت کا تفصیلی بیان ہے۔ جلیل القدر انبیاء کرام ﷺ، سیدنا آدم، سیدنا نوح، سیدنا ابراہیم، سیدنا اسماعیل، سیدنا موسیٰ، سیدنا یونس، سیدنا ہود، اور سیدنا صالح ﷺ کے حج بیت اللہ کی ادائیگی کے تذکار ہیں۔ ستر انبیاء کرام ﷺ کا حج کعبہ کی ادائیگی اور ان سب کا مسجد الخیف اور مسجد روحا میں نماز کی ادائیگی کا بیان بھی اس کتاب کی زینت ہے۔ مکہ مکرمہ کی مقدس سر زمین پر تاریخی روایات کی روشنی میں حضرت اسماعیل، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت صالح ﷺ اور دیگر ایک ہزار انبیاء کرام ﷺ کے مزارات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ ان تمام انبیاء کرام ﷺ کا مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرنا، قیام کرنا اور یہاں مدفون ہونے کا محرک دراصل نبی آخر الزمان ﷺ کا شوق دیدار تھا۔ اس باب کے آخر میں عرفات، مزدلفہ، آب زم زم کی فضیلت، حرم کعبہ میں اعمال کا زیادہ اجر اور مکہ مکرمہ میں موت کی فضیلت کا بیان ہے۔

پانچویں باب کا عنوان 'فضائل المدینۃ المنورہ' ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے مدینہ منورہ کی دیگر شہروں پر فضیلت بیان کر کے آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں مدینۃ النبی ﷺ کی حرمت و تکریم کو بیان کیا گیا ہے۔ قرب قیامت ایمان کا مدینہ منورہ کی جانب مرحلہ وار سمٹ جانا، مدینہ منورہ کے راستوں اور دروازوں پر مسلح فرشتوں کا مامور ہونا، مدینہ منورہ کا طاعون کی وبا اور قتنہ دجال سے محفوظ رہنے کی بشارت، اس کے ساتھ ساتھ سکونتِ مدینہ اختیار کرنے کی ترغیب والی احادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ بھی مذکور ہیں جن میں اہل مدینہ سے الفت پر اجر اور ظلم و جور پر عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

'فضائل حرین شریفین' کے حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اس فقید المثال تالیف کے مطالعے سے عقل و خرد کو تازگی ہی نہیں قلب و روح کو سرشاری بھی نصیب ہوتی ہے۔ سیرتِ محمدی ﷺ کے حوالے جب بھی حرین شریفین کی فضیلت و اہمیت کا تذکرہ کیا جائے گا

تو کوئی بھی سیرت نگار اور مؤرخ اس پیش قدر مجموعے سے صرفِ نظر نہ کر سکے گا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کا مطالعہ کرنے والی ہر آنکھ کو حرمین شریفین کی باادب اور مقبول حاضری نصیب فرمائے۔ آمین!

(مرکزِ علم و تحقیق)

فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (FMRI)

یکم رمضان ۱۴۳۹ھ

الْبَابُ الْأَوَّلُ

فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب اوّل

﴿حج اور عمرہ کے فضائل﴾

فَرُضِيَّةُ الْحَجِّ

الْقُرْآنُ

(١) وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

(آل عمران، ٩٧/٣)

(٢) الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ ۖ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۖ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۖ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُونِ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ ۝

(البقرة، ١٩٧/٢)

(٣) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ ۖ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّالِّينَ ۝

(البقرة، ١٩٨/٢)

(٤) فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۖ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۖ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

﴿ حج کی فرضیت کا بیان ﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو (اس کا) منکر ہو تو بے شک اللہ سب جہانوں سے بے نیاز ہے ۝

(۲) حج کے چند مہینے معین ہیں (یعنی شوال، ذوالقعدہ اور عشرہ ذی الحجہ) تو جو شخص ان (مہینوں) میں نیت کر کے (اپنے اوپر) حج لازم کر لے تو حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ کوئی (اور) گناہ اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے، اور تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے، اور (آخرت کے) سفر کا سامان کر لو بیشک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو ۝

(۳) اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں اگر تم (زمانہ حج میں تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بیشک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے ۝

(۴) پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو، پھر لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (ہی) عطا کر دے اور ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے ۝ اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ۝ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کی (نیک) کمائی میں سے حصہ ہے، اور اللہ جلد حساب کرنے والا

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَى ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

(البقرة، ٢/٢٠٠-٢٠٣)

(٥) وَادِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَقِّ يَا تُوَكَّ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْفَقِيرِ ۝

(الحج، ٢٢/٢٧-٢٨)

قَالَ مُجَاهِدٌ: هِيَ مَنَافِعُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ السَّلَفِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي تَفْسِيرِهَا: غُفِرَ لَهُمْ وَرَبِّ الْكُفَّةِ. [١]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِإِبْلِيسَ مَرَدَّةً مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقُولُ لَهُمْ: عَلَيْكُمْ بِالْحُجَّاجِ وَالْمُجَاهِدِينَ، فَأَضِلُّوهُمْ عَنِ السَّبِيلِ. [٢]

[١] ذكره عز الدين الكناني في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك، ٧/١.

[٢] أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٦٣، الرقم/١١٣٦٨، وأيضاً، ٣/٢١٥، والديلمي في المسند عن أنس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ١/٢٠٨-٢٠٩، الرقم/٧٩٥، وكذا ذكره الهندي في كنز العمال، ٤/٨، الرقم/١١٧٩٤، ١١٨٥٤.

○ ہے اور اللہ کو (ان) گنتی کے چند دنوں میں (خوب) یاد کیا کرو، پھر جس کسی نے (مٹی سے واپسی میں) دو ہی دنوں میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے (اس میں) تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس کے لیے ہے جو پرہیزگاری اختیار کرے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا ○

(۵) اور تم لوگوں میں حج کا بلند آواز سے اعلان کرو وہ تمہارے پاس پیدل اور تمام دبلے اونٹوں پر (سوار) حاضر ہو جائیں گے جو دور دراز کے راستوں سے آتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے فوائد (بھی) پائیں اور (قربانی کے) مقررہ دنوں کے اندر اللہ نے جو مویشی چوپائے ان کو بخشے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) اللہ کے نام کا ذکر بھی کریں، پس تم اس میں سے خود (بھی) کھاؤ اور خستہ حال محتاج کو (بھی) کھلاؤ ○

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: آیت کریمہ میں مذکورہ منافع سے مراد دنیا و آخرت دونوں کا منافع ہے۔ اسلام کی ایک جماعت نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے: رب کعبہ کی قسم یہاں آنے والوں کی مغفرت کر دی گئی۔

حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس کے سرکش شیاطین حاجیوں کو حج کی سعادت سے محروم کرنے کی ڈیوٹی دیتے ہیں۔ ابلیس انہیں کہتا ہے: تمہاری ڈیوٹی ہے کہ تم حاجیوں اور مجاہدین کو گمراہ کرو۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه وَالْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قَوْلُهُ:
﴿لَا قُعْدَنَ لَهُمْ صِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ○ ^[١] إِنَّهُ طَرِيقُ مَكَّةَ،
وَالْمَعْنَى: أَصْدُهُمْ عَنِ الْحَجِّ ^[٢].

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: وَفِي الْمُرَادِ بِالصِّرَاطِ هَاهُنَا ثَلَاثَةٌ
أَقُولُ: أَحَدُهَا: أَنَّهُ طَرِيقُ مَكَّةَ، قَالَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه،
وَالْحَسَنُ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَأَنَّ الْمُرَادَ صَدُّهُمْ عَنِ الْحَجِّ ^[٣].

الْحَدِيثُ

١/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ
فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ
حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ، لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ.
ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ. فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ،

[١] الاعراف، ١٦/٧ -

[٢] ابن الجوزي في زاد المسير في علم التفسير، ١٧٦/٣ -

[٣] ابن الجوزي في زاد المسير في علم التفسير، ١٧٦/٣ -

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في

العمر، ٩٧٥/٢، الرقم/١٣٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند،

٥٠٨/٢، الرقم/١٠٦١٥، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب —

حضرت (عبداللہ) بن مسعود ؓ، حضرت حسن اور سعید بن جبیر ؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے: شیطان کی اس بات - '(مجھے قسم ہے کہ) میں (بھی) ان (افراد بنی آدم کو گمراہ کرنے) کے لیے تیری سیدھی راہ پر ضرور بیٹھوں گا (تا آنکہ انہیں راہ حق سے ہٹا دوں)' - سے مراد مکہ مکرمہ کا راستہ ہے اور اس کا معنی ہے: میں انہیں حج سے روکوں گا۔

ابن الجوزی مذکورہ آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: یہاں الصراط کے معنی میں تین اقوال مراد ہیں۔ ان میں سے ایک مکہ مکرمہ کا راستہ ہے۔ اس قول کو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ، امام حسن البصری اور حضرت سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے۔ گویا اس سے مراد حاجیوں کو (اپنے شیطانی حربے کے ذریعے) حج سے روکنا ہے۔

احادیث مبارکہ

۱/۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے، لہذا حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے، یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں۔ اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء

..... ما جاءكم فرض الحج، ۱۷۸/۳، الرقم/۸۱۴، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب وجوب الحج، ۱۱۰/۵، الرقم/۲۶۱۹، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فرض الحج، ۹۶۳/۲، الرقم/۲۸۸۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۲۹/۴، الرقم/۲۵۰۸۔

وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ. فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٢/٢. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ. فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ: أَفِي كُلِّ عَامٍ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا، أَوْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْمَلُوا بِهَا. الْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

٣/٣. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ.

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٠/١، الرقم/٢٦٤٢،

وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب فرض الحج، ١٣٩/٢،

الرقم/١٧٢١، والحاكم في المستدرک، ٣٢١/٢، الرقم/٣١٥٥.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في إيجاب

الحج بالزاد والراحلة، ١٧٧/٣، الرقم/٨١٣، وابن ماجه في السنن، —

سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے۔ لہذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجالایا کرو اور جب میں تمہیں کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲/۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض) ہے؟ (حضور ﷺ خاموش رہے۔ بعد ازاں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہر سال کا کہہ دیتا تو حج (ہر سال) فرض ہو جاتا، اگر ہر سال حج فرض قرار پاتا تو تم اس پر عمل نہ کر پاتے، یا (فرمایا): تم میں اس کی ادائیگی کی استطاعت نہ ہوتی۔ حج عمر بھر میں ایک مرتبہ (ادا کرنا فرض) ہے اور جو ایک سے زائد بار ادا کرے وہ نفلی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی چیز حج فرض کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مال و اسباب اور سواری۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص (اپنے گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر واپسی تک کے) زادِ راہ اور سواری (کے جمیع اخراجات) کا مالک ہو جائے تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔

..... کتاب المناسک، باب ما یوجب الحج، ۹۶۷/۲، الرقم/۲۸۹۶،
والدارقطنی فی السنن، کتاب الحج، ۲/۲۱۵، الرقم/۳، وابن ابی
شیبہ فی المصنف، ۳/۴۳۲، الرقم/۱۵۷۰۳۔

٥/٥. وَفِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
أَبْعَثَ رِجَالًا إِلَى هَذِهِ الْأَمْصَارِ، فَيَنْظُرُوا كُلَّ مَنْ كَانَ لَهُ جِدَّةٌ وَلَمْ يَحْجْ،
فَيَضْرِبُوا عَلَيْهِمُ الْجَزِيَّةَ. مَا هُمْ بِمُسْلِمِينَ! مَا هُمْ بِمُسْلِمِينَ!
ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

٥: ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٨٧/١، و السيوطي في الدر المنثور، ٢/٢٧٥ -

۴/۴۔ حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص کو فریضہ حج کی ادائیگی میں کوئی ظاہری ضرورت یا کوئی ظالم بادشاہ یا (جان لیوا) روک دینے والا مرض نہ روکے اور وہ (پھر بھی) حج نہ کرے اور مر جائے، تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے)۔

اس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵/۵۔ ایک روایت میں حضرت حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان شہروں کی طرف کارندے بھیجوں، وہ دیکھیں کہ ہر وہ شخص جو صاحبِ جائیداد ہے مگر اس نے حج نہیں کیا تو وہ ان پر جزیہ لگائیں، (کیونکہ جو لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے) وہ (کامل) مسلمان نہیں ہیں! وہ (کامل) مسلمان نہیں ہیں!

اسے حافظ ابن کثیر اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

الْقُرْآنُ

(١) إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ
(البقرة، ١٥٨/٢)

(٢) وَاتَّمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
(البقرة، ١٩٦/٢)

﴿ حج اور عمرہ کی فضیلت ﴾

آیات قرآنیہ

(۱) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبر دار ہے ○

(۲) اور حج اور عمرہ (کے مناسک) اللہ کے لیے مکمل کرو، پھر اگر تم (راستے میں) روک لیے جاؤ تو جو قربانی بھی میسر آئے (کرنے کے لیے بھیج دو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی (کا جانور) اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے، پھر تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو (اس وجہ سے قبل از وقت سر منڈوالے) تو (اس کے) بدلے میں روزے (رکھے) یا صدقہ (دے) یا قربانی (کرے) پھر جب تم اطمینان کی حالت میں ہو تو جو کوئی عمرہ کو حج کے ساتھ ملانے کا فائدہ اٹھائے تو جو بھی قربانی میسر آئے (کر دے)، پھر جسے یہ بھی میسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے (زمانہ) حج میں رکھے اور سات جب تم حج سے واپس لوٹو، یہ پورے دس (روزے) ہوئے، یہ (رعایت) اس کے لیے ہے جس کے اہل و عیال مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو)، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

الْحَدِيثُ

٦/٦. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ.

وَمِثْلُهُ عَنْ ابْنِ عُمر رضي الله عنه ^[١].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهٍ وَالْمَقْدِسِيُّ.

٧/٧. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة، ٣/١٧٥، الرقم/٨١٠، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة، ٥/١١٥، الرقم/٢٦٣٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣٨٩، الرقم/٤٩٧٦، والبخاري في المسند، ٥/١٣٤، الرقم/١٧٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٨٦، الرقم/١٠٤٠٦.

[١] أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٦، الرقم/١٥٧٣٢، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الحج والعمرة، ٢/٩٦٤، الرقم/٢٨٨٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٢٥٣، الرقم/١٤٤.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب جهاد —

احادیث مبارکہ

۶/۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل دور کرتی ہے۔ اس حج کا ثواب جس میں کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو صرف جنت ہی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اسی حدیث کی مثل حضرت ابن عمر ؓ سے بھی مروی ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

۷/۷۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا (عورتوں کا) جہاد حج ہے۔

..... النساء، ۱۰۵۴/۳، الرقم/۲۷۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند،

۱۶۵/۶، الرقم/۲۵۳۶۴، وعبد الرزاق في المصنف، ۸/۵،

الرقم/۸۸۱۱، وابن راهويه في المسند، ۴۴۷/۲، الرقم/۱۰۱۵۔

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهِذَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٨/٨. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب العمرة، ٩٩٥/٢،

الرقم/٢٩٨٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٧/٧، الرقم/٦٧٢٣ -

عبداللہ بن ولید نے کہا: ہمیں سفیان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

۸/۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: حج (مشقت اور فرضیت میں مثل) جہاد ہے اور عمرہ (ثواب میں مثل) نفل ہے۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

الْقُرْآنُ

(١) الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ ۖ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۖ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۖ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ ۝ (البقرة، ١٩٧/٢)

(٢) وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ (البقرة، ٢٠٣/٢)

الحديث

٩/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب فضل حج المبرور، ٥٥٣/٢، الرقم/١٤٤٩، كتاب الحج، أبواب الإحصار وجزاء الصيد، باب قول الله تعالى ﴿فَلَا رَفَثَ﴾، ٦٤٥/٢، الرقم/١٧٢٣، وفي باب قول الله عز وجل ﴿وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾، ٦٤٦/٢، الرقم/١٧٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ٩٨٣/٢، الرقم/١٣٥٠، —

﴿مقبول حج کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) حج کے چند مہینے معین ہیں (یعنی شوال، ذوالقعدہ اور عشرہ ذی الحجہ) تو جو شخص ان (مہینوں) میں نیت کر کے (اپنے اوپر) حج لازم کر لے تو حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ کوئی (اور) گناہ اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے، اور تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے، اور (آخرت کے) سفر کا سامان کر لو، بیشک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو ○

(۲) اور اللہ کو (ان) گنتی کے چند دنوں میں (خوب) یاد کیا کرو، پھر جس کسی نے (منیٰ سے واپسی میں) دو ہی دنوں میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے (اس میں) تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس کے لیے ہے جو پرہیزگاری اختیار کرے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا ○

احادیثِ مبارکہ

۹/۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے رضائے الہی کے لیے حج کیا، (اس دوران) نہ کوئی بیہودہ بات کی اور نہ ہی کسی گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ ایسے (پاک ہو کر) لوٹا جیسے وہ اُس دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۱۰/۲، الرقم/ ۹۳۰۰-۹۳۰۲،
والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل الحج،
۵/۱۱۴، الرقم/ ۲۶۲۷، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك،
باب فضل الحج والعمرة، ۹۶۴/۲، الرقم/ ۲۸۸۹۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالرَّفَثُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: إِنَّهُ الْجَمَاعُ ^[١].
وَقِيلَ: اسْمٌ لِكُلِّ لَهْوٍ وَفُجُورٍ وَزُورٍ وَمُجُونٍ بغيرِ حَقٍّ،
وَالْفُسُوقُ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: الْمَعَاصِي ^[٢].

وَأَمَّا الْجِدَالُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾
فَرَوَى ابْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: إِنَّهُ
الْمِرَاءُ وَالْمَلَاهَا حَتَّى تُغْضِبَ أَخَاكَ وَصَاحِبَكَ، فَنَهَى اللَّهُ
عَنْ ذَلِكَ ^[٣].

وَرَوَى الطَّبْرِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ أَيْضًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ:
الْجِدَالُ فِي الْحَجِّ السَّبَابُ وَالْمُنَارَعَةُ ^[٤]. وَعَلَى هَذَيْنِ
الْقَوْلَيْنِ الْجِدَالُ مَعْصِيَةٌ، فَهُوَ دَاخِلٌ فِي قَوْلِهِ ﴿وَلَا فُسُوقٌ﴾.

[١] أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢/٢٦٥،
٢٦٦، والبغوي في معالم التنزيل، ١/١٧٢، وابن كثير في تفسير
القرآن العظيم، ١/٢٣٨.

[٢] أخرجه ابن حجر الهيتمي في حاشية على شرح الإيضاح في مناسك
الحج/١٤.

[٣] أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١/٢٧٣.

[٤] أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١/٢٧٣،
وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢٣٩.

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حضرت (عبداللہ) بن عباس اور حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ نے فرمایا ہے کہ الرِّفْثُ سے مراد 'عورتوں سے صحبت' ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دَفْث سے مراد ہر قسم کا فضول شغل، گناہ، جھوٹ اور بے حیائی پر مبنی ہنسی مذاق ہے۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس اور حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ کے نزدیک فسوق سے مراد گناہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ 'حج کے دنوں میں نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے'، میں جدال کے مفہوم کے بارے میں ابن جریر الطبری نے اپنی تفسیر میں حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے یہ قول روایت کیا ہے: اس سے مراد ہر طرح کا جھگڑا ہے کہ جس کی بدولت تمہارا بھائی اور دوست غضب ناک ہو جائے، اُس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح امام طبری اور حافظ ابن کثیر نے حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ دوران حج جدال سے مراد گالی گلوچ اور ناپسندیدہ بحث و مباحثہ ہے۔ ان دونوں اقوال کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ جدال گناہ کا نام ہے اور یہ اس ارشاد مبارک: ﴿وَلَا فُسُوقٌ﴾ میں شامل ہے۔

وَمِمَّنْ قَالَ: إِنَّ الْجِدَالَ الْمِرَاءَ: عَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ
وَالضَّحَّاكُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ^[١].

وَرَوَى الطَّبْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ: الْجِدَالُ فِي
الْحَجِّ أَنْ يَقُولَ بَعْضُهُمْ: الْحَجُّ الْيَوْمَ، وَيَقُولَ بَعْضُهُمْ: الْحَجُّ
غَدًا^[٢].

١٠/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:
إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟
قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

[١] أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢ / ٢٧٢-

[٢] أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢/٢٧٤-
١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الحج
المبرور، ٢/٥٥٣، الرقم/١٤٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب
الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ١/٨٨،
الرقم/٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٧، الرقم/٧٨٥٠،
والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يعدل الجهاد في سبيل
الله ﷻ، ٦/١٩، الرقم/٣١٣٠-

جن ائمہ نے جدال کو فضول قسم کی کٹ جتنی قرار دیا ہے ان میں
حضرت عطاء، حضرت حسن، حضرت ابراہیم، حضرت ضحاک، حضرت زہری
اور حضرت قتادہ شامل ہیں۔

اسی طرح امام طبری نے حضرت قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے: حج
کے دوران جدال سے مراد یہ ہے کہ بعض لوگ کہیں: حج کا دن آج ہے
اور کچھ دیگر لوگ یہ کہیں: نہیں حج کا دن کل ہے۔

۱۰/۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل
سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کیا گیا: پھر
کون سا ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا: پھر کون سا ہے؟ فرمایا: مقبول حج۔
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ عَلِيُّ الْقَارِيُّ الْحَنَفِيُّ: وَاخْتَلَفَ فِي الْمُرَادِ
بِالْمَبْرُورِ. فَقَالَ النَّوَوِيُّ: إِنَّ الْأَصَحَّ أَنَّ الْمَبْرُورَ هُوَ الَّذِي لَا
يُخَالِطُهُ إِثْمٌ، وَقِيلَ: الْمُتَقَبَّلُ، وَقِيلَ: الَّذِي لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا
سُمْعَةَ وَلَا رَفْتَ وَلَا فُسُوقَ، وَقِيلَ: الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ بَعْدَهُ.
وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: هُوَ أَنْ يَرْجِعَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا
فِي الْعُقْبَى [١].

وَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ: نَظَرْتُ فِي أَعْمَالِ الْبِرِّ فَإِذَا
الصَّلَاةُ تُجْهِدُ الْبَدَنَ وَلَا تُجْهِدُ الْمَالَ وَالصِّيَامُ مِثْلُ ذَلِكَ،
وَالْحَجُّ يُجْهِدُ الْمَالَ وَالْبَدَنَ، فَرَأَيْتُ أَنَّ الْحَجَّ أَفْضَلُ مِنْ
ذَلِكَ كُلِّهِ.

وَوَافَقَ أَبَا الشَّعْثَاءِ عَلَى ذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ [٢].

قَالَ الْقَرَأَفِيُّ: قَالَ مَالِكٌ: الْحَجُّ أَفْضَلُ مِنَ الْغَزْوِ لِأَنَّ
الْغَزْوَ فَرَضٌ كِفَايَةٌ وَالْحَجَّ فَرَضٌ عَيْنٌ [٣].

[١] ذكره الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح،
٣٦٤/٧.

[٢] أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٨٧/٣، وابن
كثير في البداية والنهاية، ٩٤/٩، وابن الجوزي في صفة الصفوة،
٢٣٧/٣، الرقم/٥٠١.

[٣] ذكره القرافي في الفروق، ٣٣٣/٢.

ملا علی القاری لکھی نے کہا ہے: مبرور کے معنی میں اختلاف ہے۔
امام نووی نے کہا ہے: درست بات یہ ہے کہ حج مبرور سے مراد وہ خالص حج
ہے جس میں کوئی گناہ شامل نہ ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد مقبول
حج ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ حج ہے جس میں ریا اور نمود کا
شائبہ تک نہ ہو، جس کے دوران نہ تو کوئی فحش بات کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی
گناہ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حج مبرور سے مراد وہ حج ہے کہ جس کے بعد کوئی
شخص گناہ میں مبتلا نہ ہو۔ حضرت حسن بصری نے کہا ہے: حج مبرور یہ ہے
کہ بندہ دنیا سے کنارہ کشی کر کے آخرت کی طرف راغب ہو جائے۔

ابوشعشاء نے کہا ہے: میں نے نیک اعمال پر غور کیا تو پتہ چلا کہ نماز
بدنی مشقت کا نام ہے نہ کہ مالی مشقت کا، روزہ بھی نماز کی طرح بدنی
عبادت ہے۔ جب کہ حج بدنی اور مالی مجاہدہ کا نام ہے لہذا میں نے جان
لیا کہ حج ان سب سے افضل ہے۔

اہل علم کی ایک جماعت نے ابوشعشاء کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔
امام قرانی نے کہا ہے: امام مالک (سے پوچھا گیا: آپ کے نزدیک
حج افضل ہے یا جہاد؟ تو انہوں) نے فرمایا: حج جہاد سے افضل ہے کیونکہ
جہاد فرض کفایہ ہے اور حج فرض عین ہے۔

وَقَالَ الْقَرَفِيُّ: قَالَ سَنَدٌ^[١]، قَالَ مَالِكٌ: الْحَجُّ أَفْضَلُ
 مِنَ الْغَزْوِ لِقَوْلِهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ فَذَكَرَ الْحَجَّ
 وَلَمْ يَذْكُرِ الْغَزْوَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُكْثِرُ الْحَجَّ وَلَا يَحْضُرُ
 الْغَزْوَ مَعَ أَنَّهُ قَدْ وَرَدَ مَا جَمَعَ أَعْمَالِ الْبِرِّ فِي الْجِهَادِ إِلَّا
 كَنَقْطَةِ فِي بَحْرٍ، فَيَجُوزُ أَنْ يُحْمَلَ عَلَى مَا إِذَا تَعَيَّنَ، وَيَكُونُ
 جَوَابًا فِي حَقِّ سَائِلٍ لِفَرْطِ شُجَاعَتِهِ، كَمَا سُئِلَ ﷺ^[٢].

١١/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ
 كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

[١] هُوَ سَنَدُ بْنُ عِنَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَرِيزِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَلْفِ
 الْأَزْدِيِّ. أَبُو عَلِيٍّ الْمَصْرِيُّ الْمَالِكِيُّ (م ٥٤١هـ)، كَمَا فِي مَعْجَمِ
 الْمُؤَلِّفِينَ، ٢٨٣/٤.

[٢] ذَكَرَهُ الْقَرَفِيُّ فِي الذَّخِيرَةِ، ١٧٤/٣.

١١: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ، بَابُ وَجُوبِ الْعُمْرَةِ
 وَفَضْلِهَا، ٦٢٩/٢، الرَّقْمُ/١٦٨٣، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ
 الْحَجِّ، بَابُ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ، ٩٨٣/٢،
 الرَّقْمُ/١٣٤٩، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ مَا ذَكَرَ فِي
 فَضْلِ الْعُمْرَةِ، ٢٧٢/٣، الرَّقْمُ/٩٣٣، وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ —

امام قرانی ہی بیان کرتے ہیں: امام سند نے کہا ہے: امام مالک نے فرمایا: حج جہاد سے افضل ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس میں آپ ﷺ نے حج کا ذکر کیا مگر جہاد کا نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بارے میں وارد ہے کہ وہ کثرت سے حج ادا کیا کرتے تھے اور غزوات میں شامل نہیں ہوتے تھے، باوجود اس کے کہ احادیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے: جہاد کے اجر کے مقابلے میں دیگر اعمال کے اجر کی مثال سمندر کے ایک قطرے کی مانند ہے۔ لہذا جائز ہے کہ اسے متعین چیز پر محمول کیا جائے کہ سائل کو جواب اس کی بہادری کے موافق دیا گیا ہوگا (نہ کہ مطلقاً حج کو جہاد پر فضیلت دی گئی ہے)۔ جیسا کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا ہے۔

۱۱/۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ اپنے درمیانی عرصہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ حج مبرور (ایسا حج جس میں کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَمَعْنَى ((لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)): أَنَّهُ لَا يُقْتَصَرُ فِيهِ
عَلَى تَكْفِيرِ بَعْضِ الذُّنُوبِ، بَلْ لَا بُدَّ أَنْ يَبْلُغَ بِصَاحِبِهِ إِلَى
الْجَنَّةِ [١].

وَمِثْلُهُ عَنِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه مُخْتَصَرًا [٢].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٢/١٢. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَغْزُو
وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحُجُّ حَجٌّ مَبْرُورٌ.
فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَلَا أَدْعُ الْحُجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

١٣/١٣. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه، قَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي،

[١] ذكره ابن حجر الهيتمي في حاشية على شرح الإيضاح في مناسك الحج/١٤ -

[٢] أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة، ١٧٥/٣، الرقم/٨١٠، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل حج المبرور، ١١٢/٥، الرقم/٢٦٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/٩، الرقم/٣٦٩٥

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، أبواب الإحصار وجزاء الصيد، باب حج النساء، ٦٥٨/٢، الرقم/١٧٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٧٩/٦، الرقم/٢٤٥٤١، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل الحج، ١١٤/٥، الرقم/٢٦٢٨ -

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم —

’حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے‘ کا معنی یہ ہے کہ اس میں صرف بعض گناہوں کو مٹانے پر اکتفا نہ کیا جائے گا بلکہ حج مبرور کرنے والا حاجی اس کے ذریعے ضرور جنت میں جائے گا۔

اور اسی حدیث کی مثل ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اختصار کے ساتھ مروی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ بیان کرتی ہیں: میں بارگاہ نبوی ﷺ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم (خواتین) بھی آپ کی معیت میں غزوات و جہاد میں شامل ہوا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے سب سے عمدہ اور مناسب جہاد حج ہے، وہ حج جو مقبول ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے اس کے بعد میں کبھی حج نہیں چھوڑتی۔

۱۳/۱۳۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام

..... ما قبلہ.....، ۱/۱۱۲، الرقم/۱۲۱، وابن خزيمة في الصحيح،

۴/۱۳۱، الرقم/۲۵۱۵، وأبو عوانة في المسند، ۱/۷۰، الرقم/۲۰۰۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَأُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي. قَالَ: مَا لَكَ، يَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ. قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي. قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدُمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدُمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدُمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حُزَيْمَةَ وَأَبُو عَوَانَةَ.

١٤/١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ تُكَفِّرُ خَطَايَا تِلْكَ السَّنَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

١٥/١٥. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: حَجُّ الْبَيْتِ.

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ.

١٤: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٣٤٨/٢، الرَّقْمُ ٨٥٦٣.

١٥: أَخْرَجَهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي السَّنَنِ، ١٦٧/٢، الرَّقْمُ ٢٣٤٣، وَعَبْدُ

الرِّزَّاقُ فِي الْمَصْنَفِ، ١٧٤/٥، الرَّقْمُ ٩٢٨٣، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ

الْكَبِيرِ، ٣١٤/٢٤، الرَّقْمُ ٧٩٢، وَابْنُ الْجَعْدِ فِي الْمُسْنَدِ، ٣٤٦/١،

الرَّقْمُ ٢٣٨٧-

کی رغبت پیدا کی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھائیے، میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا شرائط طے کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ہجرت پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟

اسے امام مسلم، ابن خزیمہ اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج مقبول اُس سال (جس سال اسے ادا کیا جائے) کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۵۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ایسا جہاد نہ بتاؤں جس میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ سائل نے عرض کیا: جی فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

اس حدیث کو امام سعید بن منصور، عبدالرزاق، طبرانی اور ابن الجعد نے روایت کیا

ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ
قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى جِهَادٍ لَا قِتَالَ فِيهِ؟ قَالَ: بَلَى، يَا
رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ^[١].

وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:
حُجُّوا تَسْتَغْنُوا^[٢].

١٦/١٦. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
حَجَّةٌ لِمَنْ لَمْ يَحُجَّ، خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ الحديث.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٧/١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ
وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

[١] أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥ / ١٧١، الرقم / ٩٢٧٣-

[٢] أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥ / ١١، الرقم / ٨٨١٩-

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٢٨٠، الرقم / ٣١٤٤،
والبيهقي في السنن الكبرى، ٤ / ٣٣٤، الرقم / ٨٤٥٠، وذكره
الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥ / ٢٨١-

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٢١، الرقم / ٩٤٤٠،
والنسائي في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الحج، ٥ / ١١٣،

الرقم / ٢٦٢٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٥ / ٣٠٨، الرقم / ٩٧٠٩، —

امام عبد الرزاق نے عبد الکرم الجزری کے طریق سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کیا میں تجھے ایسا جہاد نہ بتاؤں جس میں لڑائی نہیں ہوتی؟ سائل نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ ادا کیا کرو۔

اسی طرح امام عبد الرزاق نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حج کیا کرو تم غنی ہو جاؤ گے۔

۱۶/۱۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پہلی بار حج ادا کیا اُس کی فضیلت دس غزوات میں شامل ہونے سے بہتر ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فِيهِ: وَأَنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ.

رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٩/١٩. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وَضَعْتُمُ الشُّرُوجَ، فَشَدُّوا الرَّحِيلَ إِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ.

وَفِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ: وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: شَدُّوا الرَّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ [١].

وَعَنْهُ قَالَ يَوْمًا وَهُوَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ يَحْدِثُ نَفْسَهُ: يَشْعُثُونَ وَيَغْبُرُونَ، وَيَتَعَبُونَ وَيُصْحَرُونَ [٢]، لَا يُرِيدُونَ

١٨: أخرجه الدار قطني في السنن، ٢/٢٨٥، الرقم/٢٢٢، والحاكم في المستدرک، ١/٥٥٣، الرقم/١٤٤٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٠٤، الرقم/٦٥٥٩.

١٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/٧، الرقم/٨٨٠٨، ٥/١٧٤، الرقم/٩٢٨٢، وسعيد بن منصور في السنن، ٢/١٦٩، الرقم/٢٣٥٠.

[١] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الحج على الرحل، ٥٥٢/٢ (حديث الباب)

[٢] يصحرون: يجتازون الصحراء.

۱۸/۱۸۔ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باپ کے طریق سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہالیان یمن کے نام حضرت عمرو بن حزم کو جو نامہ مبارک دے کر بھیجا تھا اس میں یہ بھی مکتوب تھا: عمرہ ادا کرنا حج اصغر ہے۔
اس حدیث کو امام دارقطنی، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم سواری تیار کر لو تو حج اور عمرہ کے لیے کجاوے باندھ لو کیونکہ یہ دو جہادوں (جہاد اکبر اور جہاد اصغر) میں سے ایک جہاد ہے۔

اسے امام عبد الرزاق اور سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے: حج کے لیے سفر اختیار کرو کیونکہ یہ بھی جہادوں میں سے ایک جہاد ہے۔

حضرت عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے انہوں نے خود کلامی کی: پراگندہ، غبار آلود، تنھکے ماندے صحرا

بِذَلِكَ شَيْئًا مِنْ عَرْضِ الدُّنْيَا، مَا نَعْلَمُ سَفَرًا خَيْرًا مِنْ هَذَا
يَعْنِي الْحَجَّ [١].

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

[١] أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ٤١٢/١، الرقم/٨٨٧، وذكره
الهندي في كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، ٥٥/٥،
الرقم/١٢٣٨٨، والكناني في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة
في المناسك، ١٥/١.

نوروجن کا مقصد دنیا کی کسی چیز کا وصول کرنا نہیں ہے۔ میں اُن کے اس
سفر حج سے بہتر کسی اور سفر کے بارے میں نہیں جانتا۔
اسے امام فاکہی نے اور ابن جماعہ الکنانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ
روایت کیا ہے۔

مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

٢٠/٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا رضي الله عنه عَنِ الْآخِرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ، فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ، وَتَضِلُّ الصَّالَةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

٢١/٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ يَعْنِي الْفَرِيضَةَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْْرِضُ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٢٢/٢٢. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُجُّوا قَبْلَ أَنْ لَا تَحُجُّوا. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٢٥/١، الرقم/٧٤-١٩٧٣، وفي ٢١٤/١، الرقم/١٨٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب التجارة في الحج، ١٤١/٢، الرقم/١٧٣٢، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب الخروج إلى الحج، ٩٦٢/٢، الرقم/٢٨٨٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٢٧/٣، الرقم/١٣٦٩١، والحاكم في المستدرک، ٦١٧/١، الرقم/١٦٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨٨/١٨، الرقم/٧٣٨.

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣١٣/١، الرقم/٢٨٦٩.

٢٢: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت، ٣٠٢/٢، —

﴿جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیے کہ جلدی کرے﴾

۲۰/۲۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ اپنے بھائی حضرت فضل بن عباس ؓ سے یا وہ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کا ارادہ کر لیا ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ جلدی کرے، کیونکہ کبھی کوئی بیمار پڑ جاتا ہے یا کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا کوئی اور ضرورت پیش آ جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱۔ حضرت (عبداللہ) ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اسے کیا رکاوٹ پیش آنے والی ہے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۲۲۔ ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج کرو اس سے قبل کہ تم (مالی یا بدنی لحاظ سے) حج کرنے کے قابل نہ رہو۔

اس حدیث کو امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِمَا

٢٣/٢٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصْحَى يَوْمًا مُحْرِمًا مُلَبِّيًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، غَرَبَتْ بِذُنُوبِهِ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

٢٤/٢٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَنْقَطَعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

٢٥/٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَهْلٌ مِثْلُ قُطْ إِلَّا بُشِّرَ،

٢٣: أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٧٣، الرقم/١٥٠٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب الظلال للمحرم، ٩٧٦/٢، الرقم/٢٩٢٥.

٢٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والنحر، ٣/١٨٩، الرقم/٨٢٨، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب التلبية، ٢/٩٧٤، الرقم/٢٩٢١، والحاكم في المستدرک، ١/٦٢٠، الرقم/١٦٥٦.

٢٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٧٩، الرقم/٧٧٧٩، —

﴿ دورانِ حجِ تلبیہ اور تکبیر بآواز بلند کہنے کی فضیلت ﴾

۲۳/۲۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص حالتِ احرام میں قربانی کرتا ہے اور صبح سے غروب آفتاب تک تلبیہ پڑھتا رہتا ہے تو سورج اس کے تمام گناہوں کو لے کر غروب ہوتا ہے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اسی دن پیدا ہوا ہو۔

اسے امام احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۲۴۔ حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب کوئی حاجی تلبیہ کہتا ہے تو زمین کے آخری کونے تک اُس کے دائیں بائیں موجود تمام درخت، پتھر اور مٹی بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے شرطِ شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔

۲۵/۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تلبیہ

وَلَا كَبْرٌ مُكَبَّرٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ رِجَالُ أَحَدِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

٢٦/٢٦. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ثَلَاثَةُ أَصْوَاتٍ يُبَاهِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ الْمَلَائِكَةُ: الْأَذَانُ، وَالتَّكْبِيرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ. ذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ وَالْمَنَاوِيُّ وَالْعَيْنِيُّ.

٢٦: الهندي في كنز العمال، ٣٤٤/١٥، الرقم ٤٣٢٣٧، والمنأوي في

التيسير بشرح الجامع الصغير، ١/٤٧٣، والعيني في عمدة القاري،

کہنے والا آواز بلند تلبیہ کہتا ہے یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے تو اُسے بشارت دی جاتی ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے دو سندوں سے روایت کیا ہے اور ان میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۶/۲۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: تین آوازوں پر اللہ تعالیٰ ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے: پہلی اذان کی آواز، دوسری اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکبیر اور تیسری بہ آواز بلند تلبیہ کہنا۔

اسے علامہ ہندی، مناوی اور عینی نے بیان کیا ہے۔

فَضْلُ النِّفْقَةِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

٢٧/٢٧. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النِّفْقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنِّفْقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٨/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمَكَّةَ: الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَقَدْ أَلَّفَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى، يُعْطِيهِمْ مَا سَأَلُوا، وَيَسْتَجِيبُ لَهُمْ فِيمَا دَعَوْا، وَيُخْلِفُ لَهُمْ مَا أَنْفَقُوا، وَيُضَاعِفُ لَهُمُ الدَّرْهَمَ أَلْفَ أَلْفِ دَرْهَمٍ..... وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لِلدَّرْهَمِ الْوَاحِدِ مِنْهَا أَثَقُلُ مِنْ جَبَلِكُمْ هَذَا - وَأَشَارَ ﷺ إِلَى أَبِي قُبَيْسٍ.

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

٢٩/٢٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ مِنْ بَيْتِهِ كَانَ فِي حُرْزِ اللَّهِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ نُسْكَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

٢٧: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٣٥٤/٥، الرَّقْمُ/٢٣٠٥٠،

والتطبراني في المعجم الأوسط، ٢٦٥/٥، الرَّقْمُ/٥٢٧٤، وابن أبي

شيبه في المصنف، ١٢٢/٣، الرَّقْمُ/١٢٦٦٠ -

٢٨: أَخْرَجَهُ الْفَاكِهِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٤١٩/١، الرَّقْمُ/٩٠٧ -

٢٩: أَخْرَجَهُ الدِّيلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفَرْدُوسِ، ٣١٩/١، الرَّقْمُ/١٢٦١، وَذَكَرَهُ

الكناني في تنزيه الشريعة، ١٧٥/٢، الرَّقْمُ/٢٣ -

﴿ حج اور عمرہ میں نفقہ کا بیان ﴾

۲۷/۲۷۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: حج کے لیے خرچ کرنا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا، بلکہ اس کا اجر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔

۲۸/۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ادا کرنے والے اللہ تبارک و تعالیٰ کے مہمان ہیں وہ جو چیز بھی مانگیں اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے، جس چیز کی دعا کریں وہ قبول فرماتا ہے اور جو خرچ کریں اُسے باقی رکھا جاتا ہے۔ ایک درہم کے بدلے لاکھوں درہم کا اجر مل جاتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! حج و عمرہ کے لیے خرچ کئے گئے ایک درہم کا اجر تمہارے اس پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہے، یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے جبل ابوقبیس کی طرف اشارہ فرمایا۔

اس روایت کو فاکہی نے بیان کیا ہے۔

۲۹/۲۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے۔ اگر وہ اپنی قربانی دینے سے پہلے وفات پا

ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَإِنْفَاقُهُ الدَّرْهَمَ الْوَاحِدَ فِي ذَلِكَ الْوَجْهِ يَعْدِلُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دَرْهَمٍ فِيمَا سِوَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.
رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

وَكَانَ لِزُبَيْدَةَ زَوْجِ الرَّشِيدِ أُمِّ الْأَمِينِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ آثَارٌ
حَسَنَةً بِطَرِيقِ الْحِجَازِ مِنْ جِهَةِ الْعِرَاقِ، مِنْ إِجْرَاءِ الْعُيُونِ،
وَبِنَاءِ الْمَصَانِعِ وَغَيْرِ ذَلِكَ. فَيُرَوَّى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ
رَأَاهَا فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهَا: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ فَقَالَتْ: غَفَرَ لِي
بِأَوَّلِ مَعْوَلٍ ضُرِبَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ^[١].
رَوَاهُ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ.

[١] أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤٣٣/١٤، وابن

الجزوي في المنتظم، ٢٧٨/١٠، وابن خلكان في وفيات الأعيان،

جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حج کی مد میں اُس کا ایک درہم خرچ کرنا حج کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ۴۰ ہزار درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔
اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

خلیفہ مامون الرشید کی زوجہ جو کہ خلیفہ امین کی والدہ تھیں، ان کی قائم کردہ کئی نشانیاں حجاز کے راستے میں موجود ہیں۔ مثلاً پانی کے چشمے اور سرائے وغیرہ۔ روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک نے زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ نے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے کدال کی اس پہلی ضرب کے بدلے معاف فرما دیا جو میں نے مکہ مکرمہ کے راستے میں لگائی تھی۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ عُمْرَةِ رَمَضَانَ

٣٠/٣٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ، قَالَ لِأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُو فَلَانٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ. حَجَّ عَلَيَّ أَحَدَهُمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا. قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِيَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣١/٣١. عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

-
- ٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب حج النساء، ٦٥٩/٢، الرقم/١٧٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل العمرة في رمضان، ٩١٧/٢، الرقم/١٢٥٦.
- ٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٥/٦، الرقم/٢٧٣٢٦، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في عمرة رمضان، ٢٧٦/٣، الرقم/٩٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٥٨/٣، الرقم/١٣٠٢٦، والحاكم في المستدرک، ٦٥٦/١، الرقم/١٧٧٤، وابن راهويه في المسند، ٢٦٠/٥، الرقم/٢٤١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٣/٢٥، الرقم/٣٦٥.

﴿ رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت ﴾

۳۰/۳۰۔ حضرت (عبداللہ) ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت اُم سنان انصاریہ ؓ سے فرمایا: تمہیں حج کرنے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ ابو فلاں، یعنی اُن کے خاوند، جن کے پاس آبِ رسانی کے دو اونٹ تھے۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۱/۳۱۔ حضرت اُمّ معقل ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

فَضْلُ الْحُجَّاجِ وَالْمُعْتَمِرِينَ

٣٢/٣٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَوَقَصَتْهُ، أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تَمْسُوهُ طَبِيبًا، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٣/٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقَدْ أَلَّاهُ ثَلَاثَةً، الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب المحرم يموت بعرفة ولم يأمر النبي ﷺ أن يؤده عنه بقية الحج، ٦٥٦/٢، الرقم/١٧٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، ٨٦٥/٢، الرقم/١٢٠٦، والنسائي في السنن، ٢١٥/١، الرقم/١٨٥٠، وابن أبي شيبه في المصنف، ٢٩٨/٧، الرقم/٣٦٢٥٢.

٣٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل الحج، ١١٣/٥، الرقم/٢٦٢٥، وابن حبان في الصحيح، ٥/٩، الرقم/٣٦٩٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١٣٠/٤، الرقم/٢٥١١، والحاكم في المستدرک، ٦٠٨/١، الرقم/١٦١١.

﴿ حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کی فضیلت ﴾

۳۲/۳۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ نے فرمایا: ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر پڑا اور جس نے اُس کی گردن توڑ ڈالی (اور وہ شخص مر گیا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو عدد کپڑوں کا کفن دو۔ اسے نہ خوشبو لگانا، نہ اس کا سر چھپانا اور نہ ہی اسے حنوط ملنا، کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۳/۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں: ایک تو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا غازی، دوسرا حج کرنے والا اور تیسرا عمرہ کرنے والا۔

اس حدیث کو امام نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے شرط مسلم پر صحیح قرار دیا ہے۔

٣٤/٣٤. وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَهَ: الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَقَدْ اللَّهُ. إِنْ دَعَا
أَجَابَهُمْ، وَإِنْ اسْتَغْفَرُوا غُفِرَ لَهُمْ.

٣٥/٣٥. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ الْحَاجَّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِ مِائَةِ بَيْتٍ
مِنْ قَوْمِهِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٣٦/٣٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَرْبَعُ حَقِّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمْ: الْغَازِي،
وَالْمُتَزَوِّجُ، وَالْمُكَاتِبُ، وَالْحَاجُّ.
رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

٣٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل دعاء

الحاج، ٩٦٦/٢، الرقم/٢٨٩٢-

٣٥: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٧/٥، الرقم/٨٨٠٧-

٣٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣٧٤/١، الرقم/١٥٠٦، وكذا

في كنز العمال، ٣٦٢/١٥، الرقم/٤٣٤١٤ (عن أبي هريرة رضي الله عنه).

۳۳/۳۴۔ ”سنن ابن ماجہ“ کی روایت میں ہے: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔

۳۵/۳۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ایک حاجی اپنی قوم کے ۴۰۰ گھرانوں کے افراد کی شفاعت کرے گا۔

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۳۶۔ حضرت ابو امامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چار افراد کی ضرور مدد فرماتا ہے: جہاد کرنے والا، شادی کرنے والا، غلام آزاد کرنے والا اور حج کرنے والا۔

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

إِجَابَةُ دَعْوَةِ الْحَاجِّ

٣٧/٣٧. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ، وَامْرَأَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

٣٨/٣٨. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَهُ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لَهُ، وَقَالَ: يَا أَخِي، لَا تَنْسَنَا مِنْ دُعَائِكَ. وَقَالَ بَعْدُ فِي الْمَدِينَةِ: يَا أَخِي، أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَحْبُّ أَنْ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، لِقَوْلِهِ: يَا أَخِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهَ بَعْضَهُ.

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦٩/٢، الرقم ١٢٨، الرقم ٥٣٧١، ٦١١٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٨١/١، الرقم ١٠٩٨، والفاكهي في أخبار مكة، ٤٢٧/١، الرقم ٩٢٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦/٤ -

٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩/١، الرقم ١٩٥، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٨٠/٢، الرقم ١٤٩٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (١٠) ٥، الرقم ٥٥٩، الرقم ٣٥٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج، ٩٦٦/٢، الرقم ٢٨٩٤ -

﴿ حاجیوں کی دُعا کی قبولیت ﴾

۳۷/۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم کسی حاجی سے ملاقات کرو تو اُسے سلام کرو، مصافحہ کرو اور اس سے یہ درخواست کرو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۳۸۔ حضرت عمرؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے عمرہ کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔ اس کے بعد آپ مدینہ منورہ میں فرماتے تھے: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک کرنا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا: اگر اس لفظ 'یا اخی' کے بدلے مجھے دنیا کی وہ تمام اشیاء دی جائیں جس پر سورج طلوع ہوا تو میں ہرگز انہیں پسند نہیں کروں گا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد، ترمذی نے روایت کیا ہے جبکہ ابن ماجہ نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اسے صحیح قرار دیا ہے

٣٩/٣٩. وَفِي رَوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِلْحَاجِّ مِنْ حِينَ يَدْخُلُ مَكَّةَ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَفَضَّلَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.
رَوَاهُ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ.

٤٠/٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ، وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ. وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٤١/٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ لَا يُرَدُّنَ: دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدَرَ (أَيَّ يَرْجِعَ)، وَدَعْوَةُ الْغَازِي حَتَّى يَرْجِعَ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يُنْصَرَ، وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ، وَدَعْوَةُ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَأَعْجَلُهُنَّ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى دَعْوَةُ الْإِخَاءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

٣٩: أخرجه ابن جماعة في هداية السالك، ١/١٦ -

٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٦٦، الرقم/٨٥٩٤،

وأيضاً في المعجم الصغير، ٢/٢٣٦، الرقم/١٠٨٩، وابن أبي شيبه

في المصنف، ٣/١٢٢، الرقم/١٢٦٥٧-١٢٦٥٨، والحاكم في

المستدرک، ١/٦٠٩، الرقم/١٦١٢، والديلمي في مسند الفردوس،

١/٤٩٩، الرقم/٢٠٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٧٧،

الرقم/٤١١٢ من طريق الحاكم-

٤١: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ١/٤٢٠، الرقم/٩٠٩، والبيهقي في —

۳۹/۳۹۔ ایک روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حاجی جب مکہ مکرمہ حج کرنے آتا ہے تو اس کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے والے دن سے لے کر اپنے اہل و عیال میں واپسی تک اس کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور مزید چالیس دن تک ایسا ہی ہوتا ہے۔
اسے امام ابن جماعہ الکنانی نے روایت کیا ہے۔

۴۰/۴۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! حاجیوں کی مغفرت فرما اور ان کی بھی جن کی مغفرت حاجی طلب کرے۔

اسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح مسلم کی شرائط پر صحیح قرار دیا ہے۔

۴۱/۴۱۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: پانچ لوگوں کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں: پہلی دعا حاجی کی ہے جب تک وہ حج سے واپس نہ لوٹے اور مجاہد کی دعا اس کی واپسی تک، مظلوم کی دعا اس کی مدد تک، مریض کی دعا اس کے تندرست ہونے تک اور کسی بھائی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا۔

..... شعب الإيمان، ۴۶/۲-۴۷، الرقم/۱۱۲۵، وذكره الهندي في كنز العمال، ۴۳/۲، الرقم/۳۳۰۹، والمنائي في فيض القدير، ۳/۱/۳، ۴۶۰، والكناني في هداية السالك إلى المذاهب الاربعة في المناسك، ۱۷/۱۔

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو مَنْصُورٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْوَلِيدِ فِي كِتَابِهِ الْجَامِعِ لِلدُّعَاءِ الصَّحِيحِ، وَصَحَّحَهُ الشَّيْخُ مُحِبُّ الدِّينِ الطَّبْرِيُّ فِي كِتَابِهِ الْقُرَى، وَأَخْرَجَ ابْنُ الْجَوَازِيِّ مِنْهُ: أَنَّ دَعْوَةَ الْحَاجِّ لَا تَرُدُّ حَتَّى يَرْجِعَ.

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: لَوْ يَعْلَمُ الْمُفْقِمُونَ مَا لِلْحَاجِّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ لَأَتَوْهُمْ حِينَ يَقْدُمُونَ حَتَّى يَقْبَلُوا رَوَاحِلَهُمْ لِأَنَّهُمْ وَفَدَ اللَّهُ مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ ^[١].
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ فَشَيَّعُوهُمْ وَزَوَّدُوهُمْ الدُّعَاءَ، وَإِذَا قَفَلُوا (أَيَّ رَجَعُوا) فَالْتَقَوْهُمْ وَصَافِحُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَخَالِطُوا الدُّنُوبَ ^[٢].
رَوَاهُ ابْنُ رَجَبٍ.

قَالَ الْغَزَالِيُّ: إِنَّهُ كَانَ مِنْ سُنَّةِ السَّلَفِ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْحَاجَّ، وَيَقْبِلُوا بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ، وَيَسْأَلُوهُمْ الدُّعَاءَ، وَيَبَادِرُونَ

[١] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٧٧/٣، الرقم/٤١١٠ -

[٢] أخرجه ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٦٥ -

اس حدیث کو امام فاکہی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام ابن جماعۃ الکنتانی نے کہا ہے: اس روایت کو حافظ ابو منصور عبد اللہ بن محمد بن الولید نے اپنی کتاب 'الجامع للدعاء الصحيح' میں بیان کیا ہے، جب کہ شیخ محب الدین الطبری نے اپنی کتاب 'القری' میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اسی کتاب میں ابن الجوزی نے روایت کیا ہے: 'حاجی کی دعا اس کے حج سے واپس آنے تک رد نہیں ہوتی۔'

﴿ ائمہ سلف صالحین کے ارشادات و معمولات ﴾

حضرت ابن عباس ؓ نے بیان کیا ہے کہ اگر مکہ مکرمہ میں مقیم باسیوں کو معلوم ہو جائے کہ ان پر حاجیوں کے کیا حقوق لازم ہیں تو وہ ان کے استقبال کے لیے آئیں اور ان کی سواریوں کو بوسہ دیں، کیونکہ یہی لوگ تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔
اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت حسن سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب حاجی سفر حج کے لیے روانہ ہوں تو انہیں الوداع کرو اور دعائیں دو۔ جب وہ واپس آئیں تو ان سے ملاقات کرو، اور ان سے مصافحہ کرو اس سے پہلے کہ وہ گناہوں میں مبتلا ہو جائیں۔

اسے ابن رجب الحسینی نے روایت کیا ہے۔

امام غزالی نے فرمایا ہے: یہ اسلاف کی سنت میں سے ہے کہ حاجیوں کا استقبال کریں، ان کا ہاتھ چومیں اور ان سے دعا کی درخواست

ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَتَدَنَّسُوا بِالْآثَامِ^[١].

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: وَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّ
مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾
[البقرة، ٢/٣٠] أَنَّهُ يَرْجِعُ مَغْفُورٌ لَهُ^[٢].

[١] الغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٢٤١ -

[٢] ذكره ابن جماعة الكناني في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في

المناسك، ١/١٨ -

کریں اس سے قبل کہ وہ گناہوں میں مبتلا ہو جائیں۔

امام ابن جماعہ الکنانی نے کہا ہے: اہل علم کی ایک جماعت نے کہا کہ ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ پھر جس کسی نے (منیٰ سے واپسی میں) دو ہی دونوں میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں، کا معنی یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

مَا جَاءَ فِي حَجِّ الْمَاشِي وَالرَّاكِبِ

٤٢/٤٢. عَنْ زَادَانَ، قَالَ: مَرَضَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه فَجَمَعَ إِلَيْهِ بَنِيهِ وَأَهْلَهُ، فَقَالَ لَهُمْ: يَا بَنِيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهَا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعُمِائَةِ حَسَنَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِمِائَةِ أَلْفِ حَسَنَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَ إِسْنَادُهُ.

وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: مَا آسَى عَلَى شَيْءٍ مَا آسَى عَلَى أَنِّي لَمْ أَحُجَّ مَاشِيًا^[١]. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٤٢: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢٤٤/٤، الرقم/٢٧٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠٥/١٢، الرقم/١٢٦٠٦، وأيضاً في المعجم الأوسط، ١٢٢/٣، الرقم/٢٦٧٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٣١/٤، الرقم/٨٤٢٩، والحاكم في المستدرک، ٦٣١/١، الرقم/١٦٩٢.

[١] أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٣٣١/٤، رقم/٨٤٢٧، والفاكهي في أخبار مكة، ٣٩٦/١، الرقم: ٨٤٠.

﴿پا پیادہ اور سواری پر حج کرنے کا اجر﴾

۴۲/۴۲۔ زاذان سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ان کے بیٹے اور اہل خانہ ان کے پاس آگئے، آپ نے ان سے فرمایا: اے میرے بیٹو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے مکہ مکرمہ سے پیدل حج کیا یہاں تک کہ اس کی طرف لوٹ آیا تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں حرم کی نیکیوں کے برابر ۷۰۰ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ کسی نے استفسار کیا حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرم مکہ کی ہر نیکی کا اجر ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، طبرانی، بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہی ایک روایت میں فرماتے ہیں: مجھے دنیا کی کسی چیز کے فوت ہونے کا اتنا افسوس نہیں ہوتا جتنا اس بات پر افسوس ہوا کہ میں نے پیدل حج نہیں کیا۔
اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ:
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: مَا نَدِمْتُ عَلَى شَيْءٍ فَاتَنِي فِي شَبَابِي
 إِلَّا أَنِّي لَمْ أَحِجَّ مَاشِيًا. وَلَقَدْ حَجَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه
 خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ حَجَّةً مَاشِيًا ^[١].
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ.

[١] أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٣٣١/٤، الرقم/٨٤٢٨،
 والفاكهي في أخبار مكة، ٣٩٥/١، الرقم/٨٣٩.

عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: مجھے میری جوانی میں فوت شدہ کسی بھی امر پر کوئی ندامت نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں نے پیدل حج نہیں کیا۔ جب کہ حضرت حسن بن علی ؓ نے پچیس (۲۵) حج پیدل ادا کئے۔ اس حدیث کو امام بیہقی اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الطَّوَافِ

الْقُرْآنُ

(١) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (البقرة، ١٢٥/٢)

(٢) وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (الحج، ٢٦/٢٢)

(٣) ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلِيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (الحج، ٢٩/٢٢)

الْحَدِيثُ

٤٣/٤٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ.

٤٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في الكلام في الطواف، ٢٩٣/٣، الرقم/٩٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٢٢/٤، الرقم/٢٧٣٩، وأبو يعلى في المسند، ٤٦٧/٤، الرقم/٢٥٩٩، —

﴿ طواف کی فضیلت ﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (ﷺ) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقام نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (ﷺ) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو۔

(۲) اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے ابراہیم (ﷺ) کے لیے بیت اللہ (یعنی خانہ کعبہ) کی تعمیر کی جگہ کا تعین کر دیا (اور انہیں حکم فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا اور میرے گھر کو (تعمیر کرنے کے بعد) طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک و صاف رکھنا۔

(۳) پھر انہیں چاہیے کہ (احرام سے نکلتے ہوئے بال اور ناخن کٹوا کر) اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں (یا بقیہ مناسک) پوری کریں اور (اللہ کے) قدیم گھر (خانہ کعبہ) کا طواف (زیارت) کریں۔

احادیث مبارکہ

۴۳/۴۳۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مثل ہے، مگر فرق یہ ہے کہ تم طواف میں گفتگو کر سکتے ہو۔ لہذا جو کوئی اس میں کلام کرے تو وہ نیکی کے علاوہ ہرگز کوئی کلام نہ کرے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

٤٤/٤٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، مُحِيتَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجْلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

٤٥/٤٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ.

قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

٤٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ٩٨٥/٢، الرقم/٢٩٥٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٢/٨، الرقم/٨٤٠٠.

٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ٩٦٣/٢، الرقم/١٣٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢٢/١، الرقم/١٩٣٦، وأبوداود في السنن، كتاب المناسك، باب الوداع، ٢٠٨/٢، الرقم/٢٠٠٢.

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن خزیمہ، ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بغیر کلام کئے سات بار بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صرف یہ الفاظ پڑھتا رہا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ مگر جس نے حالت طواف میں کلام کیا اور اسی حال میں رہا تو وہ صرف اپنے پاؤں کی حد تک رحمت میں داخل ہوا جیسے کوئی پانی میں اپنے پاؤں کو ڈبو رہا ہے (اور مکمل غوطہ زن نہیں ہوتا ہے)۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۵/۴۵۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حج ادا کرنے کے بعد) لوگ بہر طور واپس چلے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز کوئی شخص بھی آخر میں بیت اللہ کا طواف کیے بغیر (گھر کو) نہ لوٹے۔

(حدیث کے راوی) زہیر نے یُنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهِ کے الفاظ کہے

اور فی (کُلِّ وَجْهِ) نہیں کہا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد بن حنبل اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْسَّائِلِ عَنْ مَشَاعِرِ الْحَجِّ: وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ ذَلِكَ -يَعْنِي الْإِفَاضَةَ- فَإِنَّكَ تَطُوفُ وَلَا ذَنْبَ لَكَ، فَيَأْتِي مَلَكٌ حَتَّى يَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْكَ ثُمَّ يَقُولُ: اْعْمَلْ لِمَا تَسْتَقْبِلُ فَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا مَضَى.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

٤٧/٤٧. وَرَوَى ابْنُ حِبَّانَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: وَإِذَا قَضَى آخِرَ طَوَافِهِ بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

٤٦: أخرجه الطبراني في الأحاديث الطوال، ١/٣٢٠، الرقم ٦١، وذكره

الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٧٦.

٤٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٥/٢٠٧، الرقم ١٨٨٧.

۴۶/۴۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مناسک حج کے بارے میں سوال کرنے والے ایک انصاری شخص کو فرمایا: جب تو طوافِ افاضہ کرتا ہے تو تیرا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ تیرے پاس ایک فرشتہ آتا ہے حتیٰ کہ تیرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے: اب تم اپنی بقیہ زندگی میں نیک عمل کرتے رہو کیونکہ تمہارے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۴۷۔ اور ابن حبان نے ایک طویل حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ جب حاجی بیت اللہ شریف کا آخری طواف کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس دن گناہوں سے پاک تھا جب اس کی ماں نے اُسے پیدا کیا تھا۔

فَضْلُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

الْقُرْآنُ

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ (البقرة، ١٢٥/٢)

الْحَدِيثُ

٤٨/٤٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، الْيَمَانِيِّ
وَالْحَجَرِ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا، فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو عَوَانَةَ.

٤٩/٤٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: وَاللَّهِ،
لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ
اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ.

٤٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب استلام

الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين، ٩٢٤/٢،

الرقم/١٢٦٨، وأبو عوانة في المسند، ٣٥٩/٢، الرقم/٣٤٢٦-

٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٧/١، الرقم/٢٧٩٧،

والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في الحجر الأسود، —

﴿حجرِ اسود، رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم ؑ کی فضیلت﴾

آیتِ مبارکہ

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم ؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل ؑ کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو

احادیثِ مبارکہ

۴۸/۴۸۔ حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کی تعظیم و استلام کرتے دیکھا ہے، تب سے میں نے ان دو رکنوں کی تعظیم و استلام کو کبھی نہیں چھوڑا، تکلیف میں اور نہ ہی آسانی میں۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۴۹۔ حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرِ اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پتھر کو ضرور اس طرح لائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا۔ جس نے بھی اسے حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا اس پر گواہی دے گا۔

..... ۲۹۴/۳، الرقم/۹۶۱، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۲۰۶/۱۰،

الرقم/۲۱۱، والبیہقی فی السنن الکبریٰ، کتاب الحج، باب ما ورد

فی الحجر الأسود والمقام، ۷۵/۵، الرقم/۹۰۱۴۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٥٠/٥٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِهَذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ. يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

٥١/٥١. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْفُوتَانِ مَنْ يَأْفُوتَ الْجَنَّةَ. طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا، وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٥٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٦/١، الرقم/٢٣٩٨، وابن حبان في الصحيح، ٢٥/٩، الرقم/٣٧١٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٢١/٤، الرقم/٢٧٣٦، والحاكم في المستدرک، ٦٢٧/١، الرقم/١٦٨٠، وأبو يعلى في المسند، ١٠٧/٥، الرقم/٢٧١٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٠٤/١٠، الرقم/٢٠٩-٢١٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٥٠/٣، الرقم/٤٠٣٥.

٥١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢١٣/٢-٢١٤، الرقم/٧٠٠٠، ٧٠٠٨، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ٢٢٦/٣، الرقم/٨٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٢٤/٩، الرقم/٣٧١٠، وعبد الرزاق في المصنف، —

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ حدیث ترمذی کے ہیں اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

۵۰/۵۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حجرِ اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جن سے یہ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے حق سمجھ کر اسے استلام کیا ہوگا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵۱/۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی روشنی بچھا دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کی روشنی نہ بجھاتا تو وہ دونوں مشرق سے مغرب تک سارا ماحول روشن کر دیتے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

..... ۳۹/۵، الرقم/۸۹۲۱، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۲۶،

الرقم/۱۶۷۷، وروي عن أنس بن مالك ؓ بنحوه في المستدرک،

۱/۶۲۷، الرقم/۱۶۷۸۔

٥٢/٥٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه.
وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲/۵۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: حجرِ اسود جنت سے اترتے وقت دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، پھر بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ ؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَجَّةُ النَّبِيِّ ﷺ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

٥٣/٥٣. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةً الْوَدَاعِ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرَى.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٤/٥٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ ثَلَاثَ حَجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجَرَ، وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ، وَمَعَهَا عُمْرَةٌ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارُ قُطْنِي، وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب حجة الوداع، ١٥٩٩/٤، الرقم/٤١٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان عدد عمر النبي ﷺ وزمانهن، ٩١٦/٢، الرقم/١٢٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٠/٤، الرقم/١٩٣١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٩/٥، الرقم/٥٠٤٩، وأبو عوانة في المسند، ٣٥٦-٣٥٧، الرقم/٦٩٥٨.

٥٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب كم حج النبي ﷺ، ١٧٨/٣، الرقم/٨١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب حجة رسول الله ﷺ، ١٠٢٧/٢، الرقم/٣٠٧٦، والدارقطني في السنن، ٢٧٨/٢، الرقم/١٩٥، والحاكم في المستدرک، ٦٤٢/١، الرقم/١٧٢٦، وابن حزيمة في الصحيح، ٣٥٢/٤، الرقم/٣٠٥٦.

﴿حضور نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کے حج مبارک کا بیان﴾

۵۳/۵۳۔ حضرت زید بن ارقم ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انیس غزوے فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے صرف ایک حج کیا۔ اس حج کے بعد پھر آپ ﷺ نے کوئی حج نہیں کیا، یہ حج، حجۃ الوداع تھا۔ ابواسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ ﷺ نے (ہجرت سے پہلے) مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۳/۵۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تین حج کئے۔ دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد۔ اس کے ساتھ ایک عمرہ بھی کیا۔

اسے امام ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ، دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

مَا رُويَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ

وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ: وَحَجَّ وَاعْتَمَرَ ﷺ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَبَعْدَهَا؛ قَبْلَ
الْهَجْرَةِ حِجًّا وَعُمْرًا لَا يُعْرَفُ عَدْدُهَا^[١].

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: وَمَعْلُومٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَحْجَّ
بَعْدَ الْهَجْرَةِ إِلَّا حَجَّةَ الْوُدَّاعِ^[٢]. وَكَانَ رَاكِبًا فِيهَا بِلَا
شَكٍّ^[٣].

قَالَ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ: وَاسْتَعْمَلَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ عَلَى
الْحَجِّ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. ثُمَّ اعْتَمَرَ أَبُو
بَكْرٍ فِي رَجَبِ سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ..... فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الْحَجِّ
سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ تِلْكَ السَّنَةَ^[٤].

قَالَ ابْنُ سَعْدٍ: وَاسْتَعْمَلَ عُمَرُ عَلَى الْحَجِّ بِالنَّاسِ أَوَّلَ سَنَةِ
اسْتُخْلِفَ وَهِيَ - سَنَةُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ - عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ،

[١] أخرجه العجيلي في حاشية الجمل على شرح المنهج، ٣٧١/٢،

وابن جماعة الكتاني في المختصر الكبير في سيرة الرسول، ٦٩ -

[٢] أخرجه الألويسي في روح المعاني، ٣٣/٧ -

[٣] ذكره الكناني في هداية السالك، ٣٤/١ -

[٤] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٨٧/٣، وابن عساكر في —

﴿ ائمہ سلف صالحین کے ارشادات و معمولات ﴾

ابن حزم نے کہا ہے: رسول اللہ ﷺ نے بعثت سے پہلے اور بعد میں حج اور عمرہ ادا کیا۔ ہجرت سے پہلے ادا کئے گئے حج اور عمرہ کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

امام ابن جماعہ الکنانی نے کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کے حج کے حوالے سے معروف یہی ہے کہ آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد حجۃ الوداع ادا فرمایا اور آپ ﷺ اس حج میں بلاشبہ سواری پر تھے۔

علامہ ابن سعد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں سن ۱۱ ہجری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر لوگوں کے ساتھ حج کے لیے بھیج دیا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۱۲ ہجری میں رجب کے مہینے میں عمرہ ادا کیا جب اسی سال حج کا موقع آیا تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے ساتھ مل کر حج کیا۔

ابن سعد نے بیان کیا ہے: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ۱۳ ہجری یعنی اپنے دور خلافت کے پہلے سال حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو

فَحَجَّ بِالنَّاسِ تِلْكَ السَّنَةَ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَحُجُّ
بِالنَّاسِ فِي كُلِّ سَنَةٍ خِلَافَتَهُ كُلَّهَا، فَحَجَّ بِهِمْ عَشْرَ سِنِينَ
وَلَاءً. وَاعْتَمَرَ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [١].

وَأَمَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ؓ فَلَمَّا بُويعَ أَمْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ ؓ عَلَى الْحَجِّ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ، وَحَجَّ عُثْمَانُ
بِالنَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى سَنَةِ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ حُصِرَ فِي
دَارِهِ [٢].

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: وَأَمَّا عَلِيٌّ ؓ فَمَا يُعْلَمُ عَدَدُ
حَجَجِهِ قَبْلَ وَلَايَتِهِ، وَفِي زَمَنِ وَلَايَتِهِ اشْتَغَلَ عَنِ الْحَجِّ بِمَا
وَقَعَ فِي أَيَّامِهِ [٣].
رَوَاهُ الْكِنَانِيُّ.

[١] ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ٢٨٣ -

[٢] ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ٦٣، وذكره الكنانى في هداية
السالك، ١/ ١٣٣ -

[٣] ذكره الكنانى في هداية السالك، ١/ ١٣٤ -

امیر حج بنایا جنہوں نے لوگوں کے ساتھ حج ادا کیا۔ اس کے بعد سیدنا عمر ؓ اپنی خلافت میں ہر سال لوگوں کے ساتھ حج ادا کرتے رہے۔ آپ ؓ دس سال تک بطور امیر حج ادا کرتے رہے..... سیدنا عمر ؓ نے اپنے دور خلافت میں تین عمرے بھی کئے۔

جس سال حضرت عثمان بن عفان ؓ نے خلافت کی بیعت لی اُس سال حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کو ۲۴ ہجری میں امیر حج بنایا۔ اس کے بعد سیدنا عثمان ؓ ۳۳ ہجری تک لوگوں کے ہمراہ حج ادا کرتے رہے پھر آپ اپنے گھر میں محصور کر دیئے گئے۔

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے

امام ابن جماعہ الکلتانی نے بیان کیا ہے: جہاں تک سیدنا علی ؓ کے دور خلافت کا تعلق ہے تو ان کی خلافت سے پہلے اور بعد میں حج کی تعداد کا صحیح علم نہیں وہ اپنے دور خلافت میں پیش آمدہ مسائل کی وجہ سے اُمور خلافت میں ہی مشغول رہے۔

الْحَجُّ عَنِ الْغَيْرِ

٥٥/٥٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ. أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا. أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاصِيَتَهُ؟ أَفَضُّوا اللَّهَ. فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٦/٥٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا. لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ. فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الحج والنذور عن الميت والرجل عن المرأة، ٦٥٦/٢، الرقم/١٧٥٤، وأيضاً في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب من شبه أصلاً معلوماً بأصل مبین وقد بین النبي ﷺ حكمهما ليفهم السائل، ٧/٦، الرقم/٦٨٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥٠/١٢، الرقم/١٢٤٤٤-.

٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب حجة الوداع، ١٥٩٨/٤، الرقم/٤١٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥١/١، —

﴿ حج بدل کا بیان ﴾

۵۵/۵۵۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ جُہینہ کی ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: میری والدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں، تم ان کی طرف سے حج کرو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ (فرائض کی ادائیگی بجالا کر) اس سے وفا کی جائے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۵۶۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ نِخعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ (آپ ﷺ سواری پر تھے اور) حضرت فضل بن عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! یہ (حج) جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے، میرے والد محترم پر اتنے بڑھاپے کی حالت میں لازم ہوا ہے کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان پر فرض حج کی قضا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: ہاں (ہو جائے گی)۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد بن حنبل اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥٧/٥٧. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَثْعَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الرُّكُوبَ، وَأَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ، فَهَلْ يُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَحُجَّ عَنْهُ.
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَالْمُقَدِّسِيُّ.

٥٨/٥٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ. أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دِينًا عَلَيْهِ، أَقْضَيْتَهُ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاحُجُّ عَنْ أَبِيكَ.
رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ.

٥٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين، ١١٧/٥، الرقم/٢٦٣٨، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٨٥، ١٨٦، الرقم/٦٨١٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٥٢/٩، الرقم/٣١٩.

٥٨: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت، ٢/٢٦٠، الرقم/١١١.

۵۷/۵۷۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی شعم کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے والد بہت بوڑھے (اور ناتواں وضعیف) ہیں۔ وہ (کسی جانور پر) سوار نہیں ہو سکتے (اس حال میں) ان پر اللہ تعالیٰ (کے گھر) کا حج فرض ہو گیا ہے۔ کیا میرا ان کی طرف سے حج ادا کرنا انہیں کفایت کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا بڑا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذرا بتاؤ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا: یقیناً۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کی طرف سے حج (بھی) کرو۔

اس حدیث کو امام نسائی، ابویعلیٰ اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۵۸۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا، اور آپ ﷺ سے عرض گزار ہوا: میرے والد وفات پا گئے ہیں اور ان کے ذمہ رکن اسلام حج فرض تھا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرا باپ اپنے ذمہ کوئی قرض چھوڑتا تو کیا تم اس کی طرف سے ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج (بھی) ادا کرو۔

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مَيِّتٍ

٥٩/٥٩. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ قَضَى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ.
رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ.

٦٠/٦٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ، وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حَجَجٍ.
رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ.

٦١/٦١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تَقَبَّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا، وَاسْتَبَشَرْتُ أَرْوَاحَهُمَا فِي السَّمَاءِ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى بَرًّا.
رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ.

٥٩: أخرجه الدار قطني في السنن، ٢/٢٦٠، الرقم/١١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١١، الرقم/٧٨٠٠.

٦٠: أخرجه الدار قطني في السنن، ٢/٢٦٠، الرقم/١١٢، وذكره ابن قدامة في المغني، ٣/١٠٢، والمناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ٢/٤١٣.

٦١: أخرجه الدار قطني في السنن، ٢/٢٥٩، الرقم/١٠٩، وذكره الهندي —

﴿اپنے والدین یا کسی فوت شدہ شخص کی طرف سے حج کا ثواب﴾

۵۹/۵۹۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج ادا کیا یا اُن کا قرض اُتارا، اُسے روزِ محشر نیکو کاروں میں اُٹھایا جائے گا۔

اس حدیث کو امام دارقطنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۶۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج ادا کیا تو یہ اس کے والد یا والدہ کی طرف سے ایک حج ہوگا جبکہ ادا کرنے والے کو دس حج ادا کرنے کا اجر ملے گا۔

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۶۱۔ حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج ادا کرتا ہے تو اس کا حج بھی قبول ہوتا ہے اور اس کے والدین کی طرف سے بھی قبول کیا جاتا ہے۔ آسمان میں والدین کی روحوں کو اس حج کی خوش خبری دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اُس شخص کو نیکو کاروں میں لکھا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٦٢/٦٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا كُتِبَ لِلْمَيِّتِ أَجْرُ حَجَّةٍ، وَكُتِبَ لِلْحَاجِّ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ.

۶۲/۶۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے اپنے فوت شدہ والدین یا ان میں سے کسی ایک کی طرف سے حج کیا تو فوت شدہ کے لیے حج کا ثواب ہوتا ہے جب کہ حج کرنے والے کے لیے دوزخ سے نجات کا پروانہ جاری ہوگا۔

اس حدیث کو امام اصہبانی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ

٦٣/٦٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقِبَائِلِ بِخُمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخُمْسٍ مِائَةٍ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخُمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخُمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفَ صَلَاةٍ. ^[١]

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ثِقَاتٌ.

٦٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الصلاة في المسجد الجامع، ٤٥٣/١، الرقم/١٤١٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ١١٢/٧، الرقم/٧٠٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٤٠/٢، الرقم/١٨٣٣.

[١] لاحظ الروايات الأخرى في الباب الأخير لهذا الكتاب.

﴿ حرمین شریفین میں نماز کی فضیلت ﴾

۶۳/۶۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کسی شخص کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کے برابر (ثواب) ہے، (اپنے) قبائل کی مسجد میں نماز پڑھنے سے اسے پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے، جبکہ جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے پانچ سو نمازوں کا، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے اسے پچاس ہزار کا، اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔^[۱]

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے کہا ہے: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

[۱] اس موضوع پر مزید روایات آخری باب میں ملاحظہ کی جائیں۔

الْبَابُ الثَّانِي

مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ
رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

باب دوم

﴿روضہ رسول ﷺ اور منبر مبارک کے درمیان کی جگہ
جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے﴾

(١) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رضي الله عنه

١/٦٤. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

شَرْحُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْأَيْمَةِ

(١) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ بَطَّالٍ:

قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ بَطَّالٍ (ت ٤٤٩ هـ) فِي شَرْحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ.

وَفِيهِ دُعَاءُ عُمَرَ: اَللّٰهُمَّ، ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ.

قَالَ الْمُهَلَّبُ: قَوْلُهُ ﷺ: 'رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ'. يُحْتَمَلُ

٦٤: أخرج البخاري في الصحيح، كتاب التطوع، باب فضل ما بين القبر والمنبر، ١/٣٩٩، الرقم/١١٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ٢/١٠١٠، الرقم/(٥٠٠). ١٣٩٠، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، باب فضل مسجد النبي ﷺ والصلاة فيه، ٢/٣٥، الرقم/٦٩٥، وأيضاً في السنن الكبرى، ٢/٤٨٩، الرقم/٤٢٨٩ - ٤٢٩٠.

(۱) حضرت عبد اللہ بن زید المازنی ؓ سے مروی حدیث

۱/۶۴۔ حضرت عبد اللہ بن زید مازنی ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میرے کاشانہ (اقدس) اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

﴿ائمہ حدیث کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح﴾

(۱) امام ابن بطلال کا قول:

امام ابن بطلال نے شرح صحیح بخاری میں بیان کیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو ہمارے لیے مدینہ منورہ کو اس قدر محبوب بنا جس قدر ہماری مکہ مکرمہ سے محبت ہے یا اسے مکہ مکرمہ سے بھی محبوب تر بنا دے۔

اس بارے میں حضرت عمر ؓ نے یوں دعا فرمائی ہے: اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول ﷺ کے شہر مبارک میں مجھے موت عطا فرما۔

مہلب نے کہا ہے: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارک۔ ’جنت کے باغوں میں سے ایک باغ‘۔ میں حقیقت اور مجاز دونوں کا احتمال ہے۔

أَنْ يَكُونَ عَلَى الْحَقِيقَةِ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى الْمَجَازِ،
فَوَجْهُ الْحَقِيقَةِ أَنْ يَكُونَ الْمَوْضِعُ الَّذِي بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَّةِ رَوْضَةً، وَاحْتَجَّ قَائِلُ هَذَا بِقَوْلِهِ تَعَالَى عَنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ: ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا
الْأَرْضَ نَتَّبِعُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ﴾ [الزمر، ٣٩/٧٤]. قَالُوا:
فَدَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَنَّ الْجَنَّةَ تَكُونُ فِي الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
وَوَجْهُ الْمَجَازِ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ أَنَّ مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ
فَقَدْ اسْتَوْجَبَ رَوْضَةً فِي الْجَنَّةِ.

وَقَوْلُ عُمَرَ رضي الله عنه: اللَّهُمَّ، اجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ
ﷺ. احْتَجَّ بِهِ مَنْ فَضَّلَ الْمَدِينَةَ عَلَى مَكَّةَ، وَقَالُوا: لَوْ عَلِمَ
عُمَرُ بِلَدَّةِ أَفْضَلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ لَدَعَا رَبَّهُ أَنْ يَجْعَلَ مَوْتَهُ وَقَبْرَهُ
فِيهَا.

وَكَانَ مِمَّا اسْتُدِلَّ بِهِ عَلَى فَضْلِهَا أَنَّ اللَّهَ لَمَّا اخْتَارَهَا لِقَبْرِ
نَبِيِّهِ أَفْضَلَ الْبَشَرِ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَخْتَرْ لَهُ إِلَّا أَفْضَلَ الْبَقَاعِ.

وَقَدْ جَاءَ أَنَّ ابْنَ آدَمَ إِنَّمَا يُدْفَنُ فِي الثُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ

حقیقت اس اعتبار سے ہے کہ وہ مبارک جگہ جو منبر شریف اور قبر انور کے درمیان ہے وہ قیامت کے دن جنت میں ایک باغ ہوگی۔ یہ بات کہنے والوں نے اس کی دلیل اہلیانِ جنت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے اخذ کی ہے: 'اور وہ (جنتی) کہیں گے: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں سرزمینِ جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم (اس) جنت میں جہاں چاہیں قیام کریں۔' وہ کہتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روزِ قیامت جنت زمین پر ہوگی، اور مجاز بایں معنی کہ جس شخص نے منبر شریف اور قبر انور کی درمیانی جگہ نماز ادا کی، وہ جنت میں ایک باغ کا مستحق ٹھہر گیا۔

حضرت عمرؓ کا فرمان ہے: اے اللہ! اپنے محبوب رسول ﷺ کے شہر مبارک میں میری موت کو مقدر فرما دے۔ جن علماء نے مدینہ منورہ کو مکہ مکرمہ پر فضیلت دی ہے انہوں نے حضرت عمرؓ کے اس قول کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ ان ائمہ نے کہا ہے: اگر حضرت عمرؓ کے علم میں مدینہ منورہ سے افضل کوئی شہر ہوتا تو وہ ضرور اپنے رب سے دعا کرتے کہ وہ ان کی موت اور قبر کو اس شہر میں مقدر بنا دے۔

جن دلائل سے مدینہ منورہ کی فضیلت پر استدلال کیا جاتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو اپنے نبی محترم کی قبر انور کے لیے منتخب فرمایا جو تمام انسانوں سے افضل ہیں، تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی قبر انور کے لیے زمین کا وہی ٹکڑا منتخب فرمایا جو تمام روئے زمین سے افضل ہے۔

ایک روایت ہے کہ ابن آدم کو اسی مٹی میں دفن کیا جاتا ہے جس سے اس کی تخلیق کی گئی ہو۔ (لہذا حضور نبی اکرم ﷺ کی تخلیق جنت کی مٹی

مِنْهَا^[١].

(٢) قَوْلُ الْإِمَامِ النَّوَوِيِّ:

وَقَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِهِ: (بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ
 ﷺ): قَوْلُهُ ﷺ: 'مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ':
 ذَكَرُوا فِي مَعْنَاهُ، قَوْلَيْنِ: أَحَدُهُمَا: أَنَّ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ بَعَيْنُهُ
 يُنْقَلُ إِلَى الْجَنَّةِ. وَالثَّانِي: أَنَّ الْعِبَادَةَ فِيهِ تُؤَدِّي إِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ
 الطَّبْرِيُّ فِي الْمُرَادِ بِبَيْتِي هُنَا: قَوْلَانِ، أَحَدُهُمَا: الْقَبْرُ، قَالَهُ
 زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ كَمَا رَوَى مُفَسِّرًا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي، وَالثَّانِي:
 الْمُرَادُ بَيْتُ سُكْنَاهُ عَلَى ظَاهِرِهِ، وَرَوَى مَا بَيْنَ حُجْرَتِي
 وَمَنْبَرِي. قَالَ الطَّبْرِيُّ: وَالْقَوْلَانِ مُتَّفَقَانِ، لِأَنَّ قَبْرَهُ فِي
 حُجْرَتِهِ وَهِيَ بَيْتُهُ^[٢].

(٣) قَوْلُ الْإِمَامِ الْكِرْمَانِيِّ:

وَقَالَ الْإِمَامُ الْكِرْمَانِيُّ فِي 'شَرْحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ': فَإِنَّ
 قُلْتُ: التَّرْجَمَةُ فِي فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ فَكَيْفَ دَلَّ

[١] ابن بطال في شرح صحيح البخاري، ٤/٥٠٦-٥٠٧.

[٢] النووي في شرحه على صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما بين القبر

والمَنْبَرِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، ٩/١٦١-١٦٢.

سے ہوئی اور روزِ قیامت آپ ﷺ کے روضہ مبارک کا قطعہ زمین جنت کا حصہ ہو گا۔)

(۲) امام نووی کا قول:

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمانِ مبارک: 'میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے' کے معنی میں علماء نے دو قول بیان کیے ہیں: اُن میں سے پہلا یہ ہے کہ وہ جگہ بعینہ جنت میں منتقل کر دی جائے گی اور دوسرا یہ کہ اس جگہ عبادت کرنا بندے کو جنت میں لے جائے گا۔ امام طبری فرماتے ہیں: یہاں لفظ 'بَيْتِي' کے بارے میں دو اقوال ہیں: پہلا یہ کہ اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور ہے، اسے زید بن اسلم نے بیان کیا ہے جیسا کہ بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي کی تفسیر میں روایت کیا گیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد ظاہری الفاظ کے مطابق حضور نبی اکرم ﷺ کا مکانِ سکونت ہے۔ یہ بھی روایت کیا گیا ہے: مَا بَيْنَ حُجْرَتِي وَمَنْبَرِي۔ 'جو میرے حجرہ اور منبر کے درمیان ہے' امام طبری فرماتے ہیں: دونوں اقوال میں اتفاق ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی قبر انور آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں ہے اور یہی آپ ﷺ کا گھر ہے۔

(۳) امام کرمانی کا قول:

امام کرمانی نے 'شرح صحیح بخاری' میں بیان کیا ہے: اگر تم یہ کہو کہ عنوانِ باب تو قبرِ انور اور منبر شریف کی درمیانی جگہ کی فضیلت کے بارے میں ہے، لہذا مذکورہ حدیث کس طرح اس پر دلالت کرتی ہے؟

الْحَدِيثُ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: قَالَ الطَّبْرِيُّ: الْمُرَادُ بِالْبَيْتِ إِمَّا الْقَبْرُ وَإِمَّا مَسْكَنَهُ الطَّاهِرُ، وَلَا تَفَاوُتَ بَيْنَهُمَا، لِأَنَّ قَبْرَهُ فِي حُجْرَتِهِ وَهِيَ بَيْتُهُ.

قَوْلُهُ ﷺ: (رَوْضَةٌ)، قَالُوا فِي مَعْنَاهُ: أَنَّ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ بَعَيْنُهُ يُنْقَلُ إِلَى الْجَنَّةِ فَهُوَ حَقِيقَةٌ، وَأَنَّ الْعِبَادَةَ فِيهِ تُؤَدِّي إِلَى رَوْضَةِ الْجَنَّةِ فَهُوَ مَجَازٌ بِاعْتِبَارِ الْمَالِ.

قَوْلُهُ ﷺ: (حَوْضِي) أَيُّ: الْكَوْثَرُ، قَالَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ: الْمُرَادُ مِنْبَرُهُ بَعَيْنُهُ الَّذِي كَانَ فِي الدُّنْيَا^[١].

(٤) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ الْمُلَقِّنِ:

قَالَ ابْنُ الْمُلَقِّنِ فِي التَّوْضِيحِ لشرحِ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ: وَقَامَ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ قَبْرَهُ أَفْضَلُ بِقَاعِ الْأَرْضِ كُلِّهَا، وَالرَّوْضَةُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ: الْمَكَانُ الْمُطْمَئِنُّ مِنَ الْأَرْضِ فِيهِ النَّبْتُ وَالْعُشْبُ. وَحَمَلَ كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْحَدِيثَ عَلَى ظَاهِرِهِ، فَقَالُوا: يُنْقَلُ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ بَعَيْنُهُ إِلَى الْجَنَّةِ، قَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَوْرَثْنَا الْأَرْضَ نَتَبَوُّوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ﴾

[١] الكرمانى في شرح صحيح البخارى، ١٦٠-١٧، بيروت، لبنان،

دار احياء التراث العربى، ١٤٠١هـ/١٩٨١ء

میں کہتا ہوں: امام طبری نے کہا ہے: بَيْت سے مراد یا تو قبرِ انور ہے یا آپ ﷺ کی مبارک قیام گاہ۔ ان دونوں (یعنی قبرِ انور اور قیام گاہ) میں کوئی تضاد نہیں، کیونکہ آپ ﷺ کی قبرِ انور آپ ﷺ کے حجرہ مبارک کے اندر ہے اور یہی حجرہ آپ ﷺ کا گھر ہے۔

آپ ﷺ کے ارشاد مبارک رَوْضَةُ (باغ)، کے معنی میں اُمّہ کرام نے کہا ہے: وہ مبارک جگہ بعینہ جنت میں منتقل کر دی جائے گی، یہ اس کا حقیقی معنی ہے؛ اور اس جگہ پر کی گئی عبادت، باغِ جنت کے حصول کا باعث ہے، یہ انجام کے اعتبار سے اس کا مجازی معنی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک حَوْضِي، اس کا معنی الْكَوْثَر ہے۔ اکثر علماء نے کہا: منبر سے بعینہ وہی منبر شریف مراد ہے جو آپ ﷺ کا دنیا میں تھا۔

(۴) امام ابن الملقن کا قول:

امام ابن الملقن نے التَّوْضِيح لِشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّحِيح میں بیان کیا ہے: اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی جگہ تمام روئے زمین میں سب سے زیادہ افضل قطعہ زمین ہے۔ لغت عرب میں الرَّوْضَةُ سے مراد زمین کی وہ پرسکون جگہ ہے جہاں پودے اور ہریالی ہو۔ بہت سے علماء نے اس حدیث مبارک کے ظاہری معنی ہی لیے ہیں۔ ان اُمّہ نے کہا ہے: (قبرِ انور کی) وہ مبارک جگہ بعینہ جنت میں منتقل کر دی جائے گی، (جیسا کہ) ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَأَوْرَثْنَا الْأَرْضَ نَتَبَوُّا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ۔ اور ہمیں سر زمینِ جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم (اس) جنت میں جہاں چاہیں قیام کریں۔ یہ ارشاد

[الزمر، ٣٩/٧٤]. دَلَّتْ أَنَّ الْجَنَّةَ تَكُونُ فِي الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَحْتَمَلُ أَنْ يُرِيدَ بِهِ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ يُؤَدِّي بِصَاحِبِهِ إِلَى الْجَنَّةِ.

قَالَ: وَقَدْ اسْتَدَلَّ أَصْحَابُنَا عَلَى أَنَّ الْمَدِينَةَ أَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

وَقَوْلُهُ ﷺ: وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي:

وَالْأَظْهَرُ: أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ مَنْبَرُهُ الَّذِي كَانَ يَقُومُ فِي الدُّنْيَا عَلَيْهِ، يُعِيدُهُ اللَّهُ بِعَيْنِهِ، وَيَرْفَعُهُ، وَيَكُونُ فِي الْحَوْضِ، وَنَقْلَهُ الْقَاضِي عَنْ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ.

فَفِي الصَّحِيحِ: أَنَّ فِي أَرْضِ الْمَحْشَرِ أَقْوَامًا عَلَى مَنْابِرٍ، تَشْرِيفًا لَهُمْ وَتَعْظِيمًا كَمَا قَالَ: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنْابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ». [١]

وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَيْمَةِ الْعَدْلِ فَأَحْرَى الْأَنْبِيَاءِ، وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ لِلْأَنْبِيَاءِ فَأَوْلَى بِذَلِكَ سَيِّدَهُمْ، فَيَكُونُ مَنْبَرُهُ

[١] أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمامة، باب فضيلة الإمام العادل،

٣/١٤٥٨، الرقم/١٨٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٩/٧،

الرقم/٣٤٩٣٥.

دلالت کرتا ہے کہ روزِ قیامت جنتِ زمین پر ہوگی، اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس جگہ نیک عمل کرنا عمل کرنے والے کو جنت میں لے جانے کا باعث ہوگا۔

امام ابن الملقن نے کہا ہے: ہمارے ائمہ نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔

اور حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: 'میرا منبر میرے حوض پر ہوگا'۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد وہ منبر ہے جس پر آپ ﷺ حیاتِ ظاہری میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بعینہ اُسے دوبارہ لے آئے گا اور اس کی شان و عظمت میں اضافہ فرما دے گا اور وہ حوضِ کوثر پر ہوگا۔ اس بات کو قاضی عیاض نے اکثر ائمہ سے روایت کیا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ میدانِ حشر میں بہت سے لوگ منبروں پر ہوں گے۔ یہ اُن لوگوں کے اعزاز اور ان کی تعظیم کی خاطر ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عدل و انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں روزِ حشر رحمٰن ﷻ کے دائیں جانب نور کے منبر پر ہوں گے۔

جب انصاف کرنے والے ائمہ کرام کا یہ اعزاز ہوگا تو انبیاء کرام ﷺ تو ان سے زیادہ حقدار ہوں گے اور جب انبیاء کرام ﷺ کا یہ مقام و مرتبہ ہوگا تو انبیاء کرام ﷺ کے سردار حضور نبی اکرم ﷺ تو سب سے بڑھ کر اعزاز و مرتبہ کے حقدار ہوں گے۔ لہذا آپ ﷺ کا منبر شریف

بِعَيْنِهِ، وَيَزَادُ فِيهِ وَيَعْظُمُ وَيُرْفَعُ وَيُنَوَّرُ عَلَى قَدَرِ مَنْزِلَتِهِ، حَتَّى لَا يَكُونَ لِأَحَدٍ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَنَبَرٌ أَرْفَعَ مِنْهُ لِسَيَادَتِهِ وَسُودَدِهِ^[١].

(٥) قَوْلُ شَيْخِ الْإِسْلَامِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ:

وَقَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيُّ فِي شَرْحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ: قَالَ: بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنَبَرِ أَيْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنَبَرِهِ (بَيْتِي)، الْمُرَادُ بِهِ قَبْرُهُ لِأَنَّ قَبْرَهُ فِي بَيْتِهِ، وَفِي نُسْخَةٍ بَدَلُ بَيْتِي قَبْرِي (رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ) أَيْ مَنْقُولَةٌ مِنْهَا كَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ أَوْ تُنْقَلُ إِلَيْهَا كَالْجِدْعِ الَّذِي حَنَّ إِلَيْهِ.

(وَقَالَ:): فَهَذِهِ الْبُقْعَةُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ الْآنَ وَتَعُودُ إِلَيْهَا.

وَقَالَ: وَالْمَعْنَى أَنَّ اللَّهَ يُعِيدُ مَنَبَرَهُ بِعَيْنِهِ، فَيَضَعُهُ عَلَى حَوْضِهِ^[٢].

[١] ابن الملقن في التوضيح لشرح الجامع الصحيح، ٢٤٩/٩ - ٢٥٢.

[٢] شيخ الإسلام زكريا الأنصاري في شرح صحيح البخاري، ١٥٧/٢ -

بعینہ اٹھالیا جائے گا اور آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ میں اضافہ کیا جائے گا۔ آپ ﷺ کی تعظیم کی جائے گی اور آپ ﷺ کو بلند درجہ عطا کیا جائے گا اور آپ ﷺ کی شان کے مطابق آپ ﷺ کو نور عطا کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ روزِ محشر سب پر آپ ﷺ کی سیادت و فوقیت کی وجہ سے کسی ایک (معزز و مکرم) شخص کا منبر بھی حضور ﷺ کے منبر سے اونچا نہ ہوگا۔

(۵) شیخ الاسلام زکریا الانصاری کا قول:

شیخ الاسلام زکریا الانصاری نے شرح صحیح بخاری میں بیان کیا ہے: امام بخاری نے باب قائم کیا ہے: بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور اور منبرِ مبارک کی درمیانی جگہ کی فضیلت۔ بیٹنی سے مراد آپ ﷺ کی قبرِ انور ہے کیونکہ آپ ﷺ کی قبرِ انور آپ ﷺ کے گھر میں ہے اور بخاری شریف کے ایک اور نسخہ میں بیٹنی کی بجائے قَبْرِي کے الفاظ ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشادِ مبارک: رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ 'جنت کے باغوں میں سے ایک باغ' کا مطلب ہے کہ یہ قطعہ زمین جنت سے لایا گیا ہے جیسا کہ حجرِ اسود کو جنت سے لایا گیا ہے یا یہ مطلب ہے کہ یہ قطعہ زمین جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، جیسا کہ کھجور کا وہ خشک تنا (جنت میں منتقل کر دیا جائے گا) جو آپ ﷺ کے فراق میں ہچکیاں لے کر رو پڑا تھا۔

لہذا فرمایا: زمین کا یہ ٹکڑا اب زمین پر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور دوبارہ جنت ہی میں لوٹ جائے گا۔

اور یہ بھی کہا ہے: اس کا معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے منبر شریف کو بعینہ واپس لائے گا اور اسے آپ ﷺ کے حوض پر رکھ دے گا۔

(٦) قَوْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ صِدِّيقِ حَسَنِ خَانَ الْقُنُوجِيِّ:

وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ صِدِّيقٌ حَسَنِ خَانَ الْقُنُوجِيُّ مِنْ
 أَكَابِرِ الْعُلَمَاءِ السَّلَفِيَّةِ فِي عَوْنِ الْبَارِي بِحَلِّ أَدْلَةِ الْبُخَارِيِّ:
 قَالَ ﷺ: 'مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ' أُورِدَ
 بِلَفْظِ الْبَيْتِ، لِأَنَّ الْقَبْرَ صَارَ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ وَرَدَ فِي بَعْضِ
 طُرُقِهِ بِلَفْظِ الْقَبْرِ.

قَالَ الْقُرْطُبِيُّ: الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ: بَيْتِي، وَيُرْوَى: قَبْرِي،
 وَكَانَهُ بِالْمَعْنَى، لِأَنَّهُ دُفِنَ فِي بَيْتِ سُكْنَاهُ.

وَالْمَعْنَى: مَنْقُولَةٌ مِنْهَا، كَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ تُنْقَلُ بِعَيْنِهَا
 إِلَيْهَا، كَالْجَذْعِ الَّذِي حَنَّ إِلَيْهِ ﷺ.

أَوْ تَوَصَّلَ الْمَلَازِمُ لِلطَّاعَاتِ فِيهَا إِلَيْهَا، فَهُوَ مَجَازٌ بِاعْتِبَارِ
 الْمَالِ.

فَهَذِهِ الْبُقْعَةُ الْمُقَدَّسَةُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ الْآنَ،
 وَتَعَوَّدُ إِلَيْهَا، يَكُونُ لِلْعَامِلِ فِيهَا رَوْضَةٌ بِالْجَنَّةِ، وَلَمْ يَتَّبِعْ خَبْرُ
 عَنْ بُقْعَةٍ أَنَّهَا مِنَ الْجَنَّةِ بِخُصُوصِهَا إِلَّا هَذِهِ الْبُقْعَةُ الْمُقَدَّسَةُ،

(۶) شیخ محمد صدیق حسن خان القنوجی کا قول:

معروف سلفی عالم شیخ محمد صدیق حسن خان القنوجی نے عَوْنُ الْبَارِي بِحَلِّ اَدْلَةِ الْبُخَارِي میں بیان کیا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا ہے: میرے کاشانہ (اقدس) اور منبر (شریف) کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ بَيْت کے لفظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے، کیونکہ قبر انور آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس میں ہی ہے۔ بعض طرق سے مروی حدیث میں لفظ قبر بھی آیا ہے۔

امام قرطبی نے کہا ہے: صحیح روایت میں لفظ بَيْت ہے اور قَبْرِي کا لفظ بھی روایت کیا گیا ہے گویا یہ معنی ہے کیونکہ آپ ﷺ کو آپ کے کاشانہ اقدس میں ہی دفن کیا گیا ہے۔

اس حدیث کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ حصہ زمین جنت سے لایا گیا ہے، جیسا کہ حجر اسود کو جنت سے لایا گیا ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ اسے اسی طرح ہی جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، جیسا کہ کھجور کا خشک تنا بچکیاں لے کر رویا (اور آپ ﷺ نے اسے جنت میں منتقل کرنے کی بشارت دی)۔

یا یہ معنی کہ اس جگہ عبادت کرنے والوں کو جنت میں باغ عطا ہوگا اور یہ نتیجہ کے اعتبار سے اس کا مجازی معنی ہے۔

یہ مبارک قطعہ زمین یہاں زمین پر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور اسی طرح جنت کی طرف واپس چلا جائے گا۔ یہاں عبادت کرنے والے کو جنت میں باغ نصیب ہوگا۔ چنانچہ زمین کے کسی اور ٹکڑے کے بارے میں کوئی ایسی حدیث مبارک ثابت نہیں کہ وہ اپنی خصوصیت کے ساتھ جنت کا حصہ ہے، سوائے رَوْضَةِ انور کے اس مقدس

وَالْأَوَّلَى الْقَوْلُ بِظَاهِرِ الْحَدِيثِ، وَحَمْلُهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ دُونَ الْمَجَازِ.

وَقَدْ اسْتَدَلَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْمَالِكِيَّةُ، عَلَى تَفْصِيلِ الْمَدِينَةِ عَلَى مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ^[١].

(٧) قَوْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ أَنُورُ شَاهِ الْكَاشْمِيرِيِّ

وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ أَنُورُ شَاهِ الْكَاشْمِيرِيِّ مِنْ أَكَابِرِ الْعُلَمَاءِ الدِّيُونَدِيَّةِ بِالْهِنْدِ (ت ١٣٥٣ هـ) فِي فَيْضِ الْبَارِي شَرْحَ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ: قِيلَ: إِنَّهُ تَرْجَمَ 'بِالْقَبْرِ' مَعَ أَنَّهُ أَخْرَجَ فِي الْحَدِيثِ لَفْظَ: 'الْبَيْتِ'. قُلْتُ: وَأَخْرَجَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ لَفْظَ 'الْقَبْرِ' أَيْضًا، عَلَى أَنَّ بَيْتَهُ كَانَ هُوَ قَبْرُهُ فِي عَالَمِ التَّقْدِيرِ، فَصَحَّ كَوْنُهُ بَيْتًا وَقَبْرًا، وَحِينَئِذٍ فِيهِ إِخْبَارٌ بِالْغَيْبِ.

وَأَصَحُّ الشُّرُوحِ عِنْدِي أَنَّ تِلْكَ الْقِطْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ تُرْفَعُ إِلَى الْجَنَّةِ كَذَلِكَ. فَهِيَ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ حَقِيقَةٌ بَلَا تَأْوِيلٍ، لَا عَلَى نَحْوِ قَوْلِهِ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا^[٢].

[١] محمد صديق حسن خان القنوجي السَّلَفِي فِي عَوْنِ الْبَارِي بِحُلِّ أَدْلَةٍ الْبُخَارِيِّ، ٤٨٤/٣-٤٨٥.

[٢] محمد أَنُورُ شَاهِ الْكَاشْمِيرِيِّ الدِّيُونَدِي فِي فَيْضِ الْبَارِي شَرْحَ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ، ٢١٨/٣.

حصہ زمین کے۔ حدیث کا ظاہری معنی لینا اور اسے مجازی معنی کی بجائے حقیقی معنی پر محمول کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔

مالکیہ نے اس حدیث مبارک سے مدینہ منورہ کی مکہ مکرمہ پر فضیلت ثابت کی ہے

(۷) علامہ محمد انور شاہ کاشمیری کا قول:

علامہ محمد انور شاہ کاشمیری (المتوفی ۱۳۱۵ھ) - جو کہ اکابر علماء دیوبند میں سے ہیں - نے فیض الباری شرح صحیح بخاری میں بیان کیا ہے: کہا گیا ہے کہ امام بخاری عنوان باب میں قبر کا لفظ لائے ہیں، حالانکہ انہوں نے حدیث پاک میں لفظ البیت روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: حافظ (ابن حجر العسقلانی) نے اس حدیث مبارک میں قبر کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔ گویا کہ عالم تقدیر میں آپ ﷺ کا گھر مبارک ہی آپ ﷺ کی قبر انور ہے۔ اس لحاظ سے حدیث پاک میں بیت یا قبر دونوں الفاظ ہونا درست ہے اور اس صورت میں اس حدیث پاک میں غیب کی خبر بھی ہے۔

میرے نزدیک سب سے درست شرح یہ ہے کہ ریاض الجنۃ، جنت کا ٹکڑا ہے اور یہ جگہ دوبارہ اسی طرح جنت میں منتقل کر دی جائے گی۔ لہذا یہ قطعہ زمین بغیر کسی تاویل کے حقیقت میں ہی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ ارشاد مبارک کہ اس حدیث کی طرح نہیں جس میں فرمایا گیا ہے: جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب (اس میں سے) کھالیا کرو۔

(٨) قَوْلُ الشَّيْخِ شَبِيرِ أَحْمَدَ الْعُثْمَانِيِّ:

وَقَالَ الشَّيْخُ شَبِيرُ أَحْمَدَ الْعُثْمَانِيُّ فِي فَتْحِ الْمُلْهِمِ بِشَرْحِ
صَحِيحِ الْإِمَامِ مُسْلِمٍ: قَالَ: بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهٖ ﷺ وَمَنْبَرِهِ

١. قَوْلُهُ ﷺ: 'مَا بَيْنَ بَيْتِي' إلخ: وَوَقَعَ فِي حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ
أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ الْبَزَّازِ بِسَنَدٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَعِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ
مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِلَفْظٍ: 'الْقَبْرِ'.

٢. قَالَ الْقُرْطُبِيُّ: وَكَانَهُ بِالْمَعْنَى، لِأَنَّهُ دُفِنَ فِي بَيْتِ
سُكْنَاهُ، فَعَلَى هَذَا الْمَرَادِ بِالْبَيْتِ فِي قَوْلِهِ: 'بَيْتِي' أَحَدُ بَيُوتِهِ،
لَا كُلُّهَا، وَهُوَ بَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِي صَارَ فِيهِ قَبْرُهُ.

قَوْلُهُ: "رَوْضَةٌ" إلخ: أَيِ كَرَوْضَةٍ مِنْ رِبَاضِ الْجَنَّةِ فِي
نُزُولِ الرَّحْمَةِ، وَحُصُولِ السَّعَادَةِ، بِمَا يَحْصُلُ مِنْ مُلَازِمَةِ
حَلَقِ الذِّكْرِ، لَا سِيَّمَا فِي عَهْدِهِ ﷺ، فَيَكُونُ تَشْبِيهًا بِغَيْرِ أَدَاةٍ،
أَوْ الْمَعْنَى أَنَّ الْعِبَادَةَ فِيهَا تُؤَدِّي إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَكُونُ مَجَازًا.
وَهَذَا فِيهِ نَظَرٌ، إِذْ لَا اخْتِصَاصَ لِذَلِكَ بِتِلْكَ الْبُقْعَةِ،
وَالْخَبَرُ مَسْئُوقٌ لِمَزِيدِ شَرَفِ تِلْكَ الْبُقْعَةِ عَلَى غَيْرِهَا.

(۸) علامہ شبیر احمد عثمانی کا قول:

علامہ شبیر احمد عثمانی فَتْحُ الْمُلْهِمِ بِشَرْحِ صَحِيحِ الْإِمَامِ مُسْلِمِ
بیان کرتے ہیں: امام مسلم نے 'الصَّحِيح' میں یہ باب قائم کیا ہے: حضور نبی
اکرم ﷺ کی قبرِ انور اور منبر مبارک کی درمیانی جگہ کی فضیلت پر باب۔

۱۔ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی: مَا بَيْنَ بَيْتِي..... إلخ. مسند بزار میں
ثقفہ رجال والی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی
حدیث کے الفاظ ہیں، جبکہ طبرانی کی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی
حدیث میں القبر کے الفاظ آئے ہیں۔

۲۔ امام قرطبی نے فرمایا ہے: گویا کہ یہ حدیث بالمعنی ہے، کیونکہ
آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس میں دفن کیا گیا۔ اس معنی کے
لحاظ سے یہاں آپ ﷺ کے ارشادِ گرامی میں بَيْتِي سے مراد آپ ﷺ کے
گھروں میں سے ایک گھر ہے، نہ کہ سب کے سب اور وہ خاص گھر بیتِ
عائشہؓ ہے جہاں آپ ﷺ کی قبرِ انور ہے۔

آپ ﷺ کے ارشادِ گرامی میں رَوْضَةٌ..... إلخ سے مراد ہے کہ یہ
جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ جیسی ہے، نزولِ رحمت اور خوش
بختی کے حصول کے اعتبار سے جو ذکر کے حلقوں میں بیٹھنے سے حاصل
ہوتی ہے، خاص طور پر آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔ چنانچہ یہ حرفِ
تشبیہ کے بغیر تشبیہ ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے: اس جگہ عبادت کرنے
سے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ اس اعتبار سے یہ اس کا مجازی معنی
ہے۔ یہاں یہ معنی قابلِ توجہ ہے کیونکہ یہ فضیلت محض اس قطعہ زمین کے
ساتھ خاص نہیں ہے اور حدیث پاک زمین کے اس ٹکڑے کو اس کے

٣ . وَقَالَ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ: وَيَحْتَمِلُ الْحَقِيقَةُ بِأَنْ
يَكُونَ مَا أَخْبَرَ عَنْهُ ﷺ بِأَنَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ مُقْتَطَعًا مِنْهَا، كَمَا جَاءَتْ
فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.

٤ . وَقَالَ الزُّرْقَانِيُّ: هُوَ عَلَى ظَاهِرِهِ، وَأَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهُ
رَوْضَةٌ حَقِيقَةٌ، بِأَنْ يُنْتَقَلَ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ بَعِينِهِ فِي الْآخِرَةِ إِلَى
الْجَنَّةِ. هَذَا مُحْصَلُ مَا أَوَّلَهُ الْعُلَمَاءُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

٥ . وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: الْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ التَّرغِيبُ فِي
سُكْنَى الْمَدِينَةِ. وَاسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى أَنَّ الْمَدِينَةَ أَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ،
لِأَنَّهُ أَثْبَتَ أَنَّ الْأَرْضَ الَّتِي بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْمَنْبَرِ مِنَ الْجَنَّةِ.

٦ . وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ: ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ أَنَّهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ لَمَا كَانَ
الْفَضْلُ إِلَّا لِتِلْكَ الْبُقْعَةِ خَاصَّةً.

٧ . قَالَ الشَّيْخُ الْعُثْمَانِيُّ: قُلْتُ: وَالْحَقُّ أَنَّ كَوْنَهُ رَوْضَةً
حَقِيقَةً بِحَيْثُ يُنْتَقَلُ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ بَعِينِهِ فِي الْآخِرَةِ إِلَى
الْجَنَّةِ.

علاوہ دیگر زمین کے حصوں پر فضیلت دینے کے لیے وارد ہوئی ہے۔

۳۔ امام قسطلانی نے المواہب اللدنیہ میں کہا ہے: اس حدیث پاک میں حقیقی معنی کا احتمال ہے۔ اس طرح کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس قطعہ زمین کو جنت سے الگ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ حجر اسود کے بارے میں حدیث پاک وارد ہوئی ہے۔

۴۔ امام زرقانی نے کہا ہے: حدیث کا معنی اس کے ظاہر پر محمول ہے اور یہاں باغ سے حقیقی باغ مراد ہے۔ وہ اس طرح کہ اس حصہ کو بالکل اسی طرح آخرت میں جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ علماء کرام نے اس حدیث مبارک کے بارے میں جو تاویلات کی ہیں یہ ان کا خلاصہ ہے۔

۵۔ امام خطابی نے کہا ہے: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث میں مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔ اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے، کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ زمین کا وہ حصہ جو آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس اور منبر شریف کے درمیان ہے یہ جنت میں سے ہے۔

۶۔ امام ابن حزم نے کہا ہے: یہاں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حقیقی معنی پر محمول ہے تو یہ فضیلت خصوصی طور پر صرف اسی حصہ زمین کو حاصل ہوتی ہے۔

۷۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے کہا ہے: میں کہتا ہوں حق بات یہ ہے کہ یہ حقیقتاً جنت کا باغ ہے، اس اعتبار سے کہ آخرت میں اس جگہ کو بالکل اسی طرح جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

٨. قَوْلُهُ: "وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي" إلخ: أَي يُنْقَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْصَبُ عَلَى الْحَوْضِ. وَقَالَ الْأَكْثَرُ: الْمُرَادُ مِنْبَرُهُ بِعَيْنِهِ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ وَهُوَ فَوْقَهُ. وَقِيلَ: الْمُرَادُ الْمَنْبَرُ الَّذِي يُوضَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالْأَوَّلُ أَظْهَرُ. وَقِيلَ: مَعْنَاهُ: أَنَّ قَصْدَ مَنْبَرِهِ وَالْحَضُورَ عِنْدَهُ لِمَلَازِمَةِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ يُورَدُ صَاحِبُهُ الْحَوْضَ وَيَقْتَضِي شُرْبَهُ مِنْهُ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.^[١]

(٢) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

٢/٦٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

[١] الشيخ شبير أحمد العثماني في فتح الملهم بشرح صحيح الإمام مسلم، ٦/٢٩٨-٢٩٩.

٦٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل ما بين القبر والمنبر، ١/٣٩٩، الرقم/١١٣٨، وأيضاً في كتاب الحج، باب كراهية النبي ﷺ أن تعرى المدينة، ٢/٦٦٧، الرقم/١٧٨٩، وأيضاً في كتاب الرقاق، باب في الحوض، ٥/٢٤٠٨، الرقم/٦٢١٦، وأيضاً في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ذكر النبي ﷺ، وفي باب حض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ٦/٢٦٧٢، الرقم/٦٩٠٤، ومسلم في الصحيح، —

۸۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: 'اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔' کا معنی یہ ہے کہ یہ روزِ قیامت وہاں منتقل کیا جائے گا اور حوض کے اوپر رکھ دیا جائے گا۔ اکثر ائمہ کرام نے کہا ہے: آپ ﷺ کے منبر مبارک سے مراد بعینہ آپ ﷺ کا منبر مبارک ہے اور یہ حوض کے اوپر ہوگا اور کہا گیا ہے کہ منبر سے مراد وہ منبر ہے جسے روزِ قیامت آپ ﷺ کے تشریف فرما ہونے کے لیے رکھ دیا جائے گا۔ پہلا معنی زیادہ واضح ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے: بے شک آپ ﷺ کے مبارک منبر کی زیارت کا ارادہ کرنا اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کے لیے اس کے پاس حاضر ہونا ایسا عمل ہے کہ جو وہاں حاضر ہونے والے کو حوض پر لائے گا اور وہاں سے پینے کا اُسے حقدار بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث

۲/۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

..... کتاب الحج، باب ما بین القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ۱۱۰-۱۱۱، الرقم/۱۳۹۰-۱۳۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۶، الرقم/۷۲۲۲، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ۵۰/۷۱۸-۷۱۹، الرقم/۳۹۱۵-۳۹۱۶، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، باب فضل مسجد النبي ﷺ والصلاة فيه، ۲/۳۵، الرقم/۶۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۲۵۷، الرقم/۷۷۴، ۲/۳۵، الرقم/۶۹۵، ومالك في الموطأ، ۱/۱۹۷، الرقم/۴۶۳-۴۶۴۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

شَرْحُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْإِمَامِ الْقُسْطَلَانِيِّ

وَقَالَ الْإِمَامُ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي إِرْشَادِ السَّارِيِّ لِشَرْحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ فِي شَرْحِ هَذَا الْحَدِيثِ: حَقِيقَةٌ بَأَنْ يَكُونَ مُقْتَطَعًا مِنْهَا كَمَا أَنَّ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالنَّيْلَ وَالْفُرَاتَ مِنْهَا أَوْ مَجَازًا بَأَنْ يَكُونَ مِنْ إِطْلَاقِ اسْمِ الْمُسَبِّبِ عَلَى السَّبَبِ، فَإِنَّ مُلَازِمَةَ ذَلِكَ الْمَكَانِ لِلْعِبَادَةِ سَبَبٌ فِي نَيْلِ الْجَنَّةِ، وَهَذَا فِيهِ نَظَرٌ إِذْ لَا اخْتِصَاصَ لِذَلِكَ بِتِلْكَ الْبُقْعَةِ عَلَى غَيْرِهَا، أَوْ هِيَ كَرُوضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فِي نُزُولِ الرَّحْمَةِ وَحُصُولِ السَّعَادَةِ.

أَوْ أَنَّ تِلْكَ الْبُقْعَةَ تُنْقَلُ بِعَيْنِهَا، فَتَكُونُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا مَانِعَ مِنَ الْجَمْعِ فَهِيَ مِنَ الْجَنَّةِ. وَالْعَمَلُ فِيهَا يُوجِبُ لِصَاحِبِهِ رَوْضَةً فِي الْجَنَّةِ، وَتُنْقَلُ هِيَ أَيْضًا إِلَى الْجَنَّةِ.

(وَمَنْبَرِي): يُوضَعُ بِعَيْنِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (عَلَى حَوْضِي).
وَالْقُدْرَةُ صَالِحَةٌ لِذَلِكَ.

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

﴿امام قسطلانی کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح﴾

امام قسطلانی نے إِرْشَادُ السَّارِي لِشَرْحِ صَحِيحِ الْبُخَارِي میں اس حدیث پاک کی شرح میں لکھا ہے: حَقِيقًا ایسا ہی ہے وہ اس طرح کہ یہ حصہ جنت سے الگ کیا گیا ہے جیسا کہ حجر اسود، دریائے نیل اور دریائے فرات کے بارے میں روایت ہے۔ یا اس کا معنی مجازی ہے وہ اس طرح کہ مسبب کا نام لے کر اس کا اطلاق سبب پر کیا جائے، کیونکہ اس جگہ عبادت کرنا حصول جنت کا سبب ہے۔ یہ معنی محل نظر ہے، کیونکہ یہ فضیلت دوسروں کے مقابلے میں صرف اس قطعہ کے ساتھ خاص نہیں ہے یا یہ کہ یہ حصہ نزول رحمت اور خوش بختی کے حصول کے اعتبار سے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کی طرح ہے۔

یا یہ کہ زمین کا وہ مبارک حصہ بعینہ (جنت میں) منتقل کر دیا جائے گا، اس طرح وہ جنت کے باغوں میں ایک باغ ہوگا اور اسے جنت میں لے جانے سے کوئی رکاوٹ نہیں، لہذا یہ بھی جنت میں سے ہے۔

اس مقام (ریاض الجنۃ) میں جا کر عمل صالح بجالانا اس عمل کرنے والے کے لیے جنت میں باغ عطا کرنا واجب کرتا ہے اور یہ بھی اسی طرح جنت میں منتقل ہو جائے گا۔

حدیث پاک کے الفاظ: وَمَنْبَرِي کا مطلب ہے کہ اس کو اسی طرح قیامت کے روز میرے حوض پر رکھ دیا جائے گا اور قدرت کے لیے یہ ناممکن نہیں ہے۔

وَاسْتُدِلَّ بِهِ عَلَى أَنَّ الْمَدِينَةَ أَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ: لِأَنَّهُ أَثْبَتَ
أَنَّ الْأَرْضَ الَّتِي بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْمِنْبَرِ مِنَ الْجَنَّةِ.

سَلَّمْنَا أَنَّهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ، لَكِنْ لَا نُسَلِّمُ أَنَّ الْفَضْلَ لِعَیْرِ
تِلْكَ الْبُقْعَةِ^[١].

وَقَالَ الْقُسْطَلَانِيُّ أَيْضًا فِي (بَابِ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ الشَّرِيفِ
وَالْمِنْبَرِ) الْمُصْنَفِ: قَوْلُهُ: (رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ) مَنْقُولَةٌ
مِنْهَا كَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ. أَوْ: تُنْقَلُ بِعَيْنِهَا إِلَيْهَا كَالْجِدْعِ حَنَّ
إِلَيْهِ ﷺ.

أَوْ: تَوْصَلَ الْمَلَاذِمُ لِلطَّاعَاتِ فِيهَا إِلَيْهَا، فَهُوَ مَجَازٌ
بِاعْتِبَارِ الْمَالِ.

فَهَذِهِ الْبُقْعَةُ الْمُقَدَّسَةُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ الْآنَ
وَتَعُودُ إِلَيْهَا. وَيَكُونُ لِلْعَامِلِ فِيهَا رَوْضَةٌ بِالْجَنَّةِ.
وَالْمُرَادُ بِالْبَيْتِ: قَبْرُهُ أَوْ مَسْكَنُهُ، وَلَا تَفَاوُتَ بَيْنَهُمَا،
لِأَنَّ قَبْرَهُ فِي حُجْرَتِهِ، وَهِيَ بَيْتُهُ.

[١] الْقُسْطَلَانِيُّ فِي إِرْشَادِ السَّارِي لِشَرْحِ صَحِيحِ الْبَخَارِيِّ،

اس حدیث پاک سے استدلال کیا گیا ہے کہ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے، کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کاشانہ اقدس اور منبر مبارک کے درمیانی جگہ جنت میں سے ہے۔

ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حدیث پاک حقیقی معانی پر محمول ہے لیکن ہم اس مبارک حصہ زمین کے علاوہ کسی اور کے لیے یہ فضیلت ہرگز نہیں مانتے۔

امام قسطلانی نے اسی طرح باب فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ الشَّرِيفِ وَالْمَنْبَرِ الْمُتَنِيفِ میں کہا ہے: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے) کا مطلب ہے کہ یہ جگہ حجر اسود کی طرح جنت سے لائی گئی ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ اسی طرح جنت منتقل کر دی جائے گی۔ جس طرح کھجور کا خشک تناجب سسکیاں لے کر آپ ﷺ کے سامنے رویا۔ یا یہ کہ اس جگہ میں عبادت کرنے والے کو جنت کا باغ عطا ہوگا اور یہ معنی انجام کے اعتبار سے مجازی ہے۔

سو یہ مقدس جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور یہ واپس جنت میں جائے گی اور اس جگہ پر عبادت کرنے والے کو جنت میں باغ نصیب ہوگا۔

اور بَيْت سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور یا آپ ﷺ کا کاشانہ اقدس ہے اور ان دونوں معانی میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ آپ ﷺ کی قبر انور آپ ﷺ کے حجرہ اقدس میں ہے اور وہی آپ ﷺ کا گھر ہے۔

وَقَالَ الْقُسْطَلَانِيُّ: (مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)، لَمْ يَثْبُتْ خَبَرٌ عَنْ بُقْعَةٍ أَنَّهَا مِنَ الْجَنَّةِ بِخُصُوصِهَا إِلَّا هَذِهِ الْبُقْعَةُ الْمُقَدَّسَةُ. (وَمَنْبَرِي) هَذَا بَعَيْنُهُ (عَلَى حَوْضِي) نَهْرُ الْكَوْثَرِ الْكَائِنِ دَاخِلَ الْجَنَّةِ^[١].

وَقَالَ الْإِمَامُ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ: رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ: كَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. قَالَ ابْنُ أَبِي جَمْرَةَ مَعْنَاهُ: تُنْقَلُ تِلْكَ الْبُقْعَةُ بِعَيْنِهَا فِي الْجَنَّةِ، فَتَكُونُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ: الْعَمَلُ فِيهَا يُوجِبُ لِصَاحِبِهِ رَوْضَةً فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: وَالْأَظْهَرُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْوَجْهَيْنِ مَعًا، يَعْنِي إِحْتِمَالَ كَوْنِهَا تُنْقَلُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَكَوْنُ الْعَمَلِ فِيهَا يُوجِبُ لِصَاحِبِهِ رَوْضَةً فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: وَلِكُلِّ وَجْهٍ مِنْهُمَا دَلِيلٌ، يَعْضُدُّهُ وَيَقْوِيهِ مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ وَالْقِيَاسِ.

أَمَّا الدَّلِيلُ عَلَى كَوْنِهَا بِعَيْنِهَا فِي الْجَنَّةِ، وَكَوْنُ الْمَنْبَرِ أَيْضًا عَلَى الْحَوْضِ، كَمَا أَخْبَرَ ﷺ وَأَنَّ الْجِدْعَ فِي الْجَنَّةِ،

[١] القسطلاني في إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري،

اور امام قسطلانی نے کہا ہے: (حدیث مبارک:) 'میرے کاشانہ (اقدس) اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ اس مبارک جگہ کے علاوہ کسی اور حصہ زمین کے بارے میں یہ روایت نہیں ہے کہ وہ خصوصی طور پر جنت میں سے ہے اور منبری کا مطلب ہے کہ یہی منبر اسی طرح میرے حوض یعنی نہر کوثر پر رکھ دیا جائے گا جو کہ جنت کے اندر ہے۔

امام قسطلانی نے الْمَوَاهِبُ اللَّدْنِيَّةُ میں بیان کیا ہے: 'جنت کے باغوں میں سے ایک باغ' جیسا کہ امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ امام ابن الجمرہ نے کہا ہے: اس کا معنی ہے: یہ مبارک قطعہ زمین بعینہ (ہو بہو) جنت میں منتقل ہو جائے گا۔ (اس طرح) یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو جائے گا۔ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ اس جگہ عمل صالح کرنے والے کو جنت کا ایک باغ عطا ہوگا۔ ابن ابی جمرہ نے کہا ہے: دونوں معنی کو جمع کرنا زیادہ بہتر ہے۔ یعنی یہ احتمال ہے کہ اس قطعہ زمین کو بعینہ جنت میں منتقل کیا جائے گا اور یہ احتمال بھی ہے کہ اس مقام پر عمل کرنا عمل کرنے والے کو جنت میں باغ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے: ان میں سے ہر ایک بات کی دلیل موجود ہے جو غور و فکر اور قیاس کرنے سے اس کو مضبوط اور قوی کرتی ہے۔

اس بات کی دلیل کہ یہ قطعہ زمین بعینہ جنت میں منتقل کر دیا جائے گا اور یہ منبر شریف بھی حوض پر رکھ دیا جائے گا، جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کجھور کا خشک تنا جنت میں ہوگا، اور وہ تنا بھی اسی جگہ

وَالْجِدْعُ فِي الْبُقْعَةِ نَفْسِهَا، فَالْعِلَّةُ الَّتِي أُوجِبَتْ لِلْجِدْعِ الْجَنَّةُ هِيَ فِي الْبُقْعَةِ سَوَاءٌ.

فَعَلَى هَذَا يَكُونُ الْمَوْضِعُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ الْآنَ، وَيَعُودُ رَوْضَةً كَمَا كَانَ فِي مَوْضِعِهِ، وَيَكُونُ لِلْعَامِلِ فِيهِ رَوْضَةً فِي الْجَنَّةِ، وَهُوَ الْأَظْهَرُ لَوَجْهِينِ: أَحَدُهُمَا: لِعُلُوِّ مَنْزِلَتِهِ ﷺ، وَلَمَّا خُصَّ الْخَلِيلُ ﷺ بِالْحَجَرِ مِنَ الْجَنَّةِ، خُصَّ الْحَبِيبُ ﷺ بِالرَّوْضَةِ مِنَ الْجَنَّةِ.

وَكَانَ مَشْيُهُ ﷺ حَيْثُ مَا مَشَى ظَهَرَتْ الْبَرَكَاتُ مَعَ ذَلِكَ كُلِّهِ، وَحَيْثُ وَضَعَ ﷺ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ ظَهَرَ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَالْبَرَكَاتِ حِسًّا وَمَعْنَى، كَمَا هُوَ مَنْقُولٌ مَعْرُوفٌ.

وَلَمَّا شَاءَ صَاحِبُ الْقُدْرَةِ أَنَّهُ ﷺ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ بَيْتٍ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ مَنِيرٍ، وَأَنَّهُ بِالضَّرُورَةِ يَكْثُرُ تَرَدُّدُهُ ﷺ بَيْنَ الْمَنِيرِ وَالْبَيْتِ، فَالْحَرَمَةُ الَّتِي أُعْطِيَ غَيْرُهُمَا إِذَا كَانَ مِنْ مَسَّةٍ وَاحِدَةٍ بِمُبَاشَرَتِهِ أَوْ بِوَاسِطَةِ حَيَوَانٍ أَوْ غَيْرِهِ تَظْهَرُ الْبَرَكََةُ وَالْخَيْرُ، فَكَيْفَ مَعَ كَثْرَةِ تَرَدَّادِهِ ﷺ فِي الْبُقْعَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَارًا فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ طُولَ عُمُرِهِ، مِنْ وَقْتِ هِجْرَتِهِ إِلَى حِينِ وَفَاتِهِ. فَلَمْ يَبْقَ مِنَ التَّرْفِيعِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى عَالَمِهَا أَعْلَى مِمَّا

موجود ہے۔ لہذا جس سبب نے اس خشک تنے کے لیے جنت کو واجب کر دیا ہے، بعینہ وہی سبب اس حصہ زمین کے لیے بھی موجود ہے۔

لہذا اس دلیل کی بناء پر یہ جگہ دنیا میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور یہ اسی طرح باغ میں منتقل ہو جائے گی جیسا کہ اپنی جگہ پر ہے۔ اس جگہ پر عمل صالح کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا اور یہ دو وجوہ کی بناء پر زیادہ واضح ہے، ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کا اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا ہے، جب خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو جنت سے حجر اسود کے ساتھ خصوصیت عطا کی تو حبیب ﷺ کو جنت کے ایک باغ سے (نواز کر) خصوصیت عطا کی۔

(اور آپ ﷺ کے قدم رنجہ فرمانے کا کیا کہنا!) آپ ﷺ نے جہاں بھی قدم رکھا وہاں برکات کا ظہور ہوتا رہا۔ آپ ﷺ نے جہاں بھی اپنا دست اقدس رکھا اُن تمام جگہوں پر حقیقتاً اور معناً خیر و برکات کا ظہور ہوا، جیسا کہ یہ منقول اور معروف ہے۔

اللہ تعالیٰ صاحب قدرت نے جب چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کا گھر ضرور ہونا چاہیے اور آپ ﷺ کا منبر بھی ضرور ہونا چاہیے اور یہ کہ حسب ضرورت آپ ﷺ کا آنا جانا اکثر منبر شریف اور کاشانہ اقدس کے درمیان ہوتا رہے گا تو وہ حرمت و عزت جو اللہ تعالیٰ نے منبر اور کاشانہ اقدس دونوں کے علاوہ دیگر اشیاء کو براہ راست یا (آپ کے) کسی جانور یا دوسری چیز کے ذریعے صرف ایک بار مس کرنے سے عطا فرمائی کہ اس میں ہر خیر و برکت کا ظہور ہوتا تھا۔ لہذا وہ منفرد زمین کا ٹکڑا جہاں پر آپ ﷺ اپنی ہجرت سے لے کر وفات تک زندگی کے ایک لمبے عرصے تک

وَصَفْنَاهُ، وَهُوَ أَنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَتَعُودُ إِلَيْهَا، وَهِيَ الْآنَ مِنْهَا، وَلِلْعَامِلِ فِيهَا مِثْلُهَا، فَلَوْ كَانَتْ مَرْتَبَةً يُمَكِّنُ أَنْ تَكُونَ أَرْفَعَ مِنْ هَذِهِ فِي هَذِهِ الدَّارِ، لَكَانَ لِهَذِهِ أَعْلَى مَرْتَبَةً مِمَّا ذَكَرْنَا فِي جَنْسِهَا.

فَإِنْ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ لَا فَهْمَ لَهُ بِأَنْ يَقُولَ: يُبَغْيُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِلْمَدِينَةِ بِكَمَالِهَا، لِأَنَّهُ ﷺ كَانَ يَطُورُهَا بِقَدَمِهِ مَرَارًا.

فَالْجَوَابُ: أَنَّهُ قَدْ حَصَلَ لِلْمَدِينَةِ تَفْضِيلٌ لَمْ يَحْصُلْ لِغَيْرِهَا، مِنْ ذَلِكَ أَنَّ تَرَابَهَا شِفَاءٌ كَمَا أَخْبَرَ ﷺ، مَعَ مَا شَارَكَتْ فِيهِ الْبُقْعَةُ الْمُكْرَمَةُ مِنْ مَنَعِهَا مِنَ الدَّجَالِ وَتِلْكَ الْفِتَنِ الْعِظَامِ. وَأَنَّهُ ﷺ أَوَّلُ مَا يَشْفَعُ لِأَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَّ مَا كَانَ لَهَا مِنَ الْوَبَاءِ وَالْحُمَى رُفِعَ عَنْهَا، وَأَنَّهُ بُورِكَ فِي طَعَامِهَا وَشَرَابِهَا وَأَشْيَاءٍ كَثِيرَةٍ، فَكَانَ التَّفْضِيلُ لَهَا بِنِسْبَةِ مَا أَشْرْنَا إِلَيْهِ أَوَّلًا، بِأَنْ تَرُدُّدَهُ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ نَفْسَهُ أَكْثَرَ مِمَّا فِي الْمَدِينَةِ نَفْسِهَا، وَتَرُدُّدَهُ ﷺ فِيمَا بَيْنَ الْمَنِيرِ وَالْبَيْتِ أَكْثَرَ مِمَّا سِوَاهُ مِنْ سَائِرِ الْمَسْجِدِ، فَالْبَحْثُ تَأَكَّدَ بِالْإِعْتِرَاضِ، لِأَنَّهُ

روزانہ کثرت کے ساتھ آتے جاتے رہے وہاں خیر و برکت کے ظہور کا عالم ہی کیسا نرالہ ہوگا؟ اس مبارک جگہ کا اپنے عالم کی نسبت اس سے کوئی اور بلند مرتبہ باقی نہ رہا۔ (جیسا کہ) اُسے ہم نے بیان کیا ہے، یہ جگہ جنت سے ہے اور جنت میں واپس جائے گی۔ اب بھی اس کا شمار جنت میں سے ہے، اور اس جگہ عمل صالح کرنے والے کو بھی اس جگہ کی طرح جنت میں جگہ نصیب ہوگی۔ اگر اس دنیا میں کوئی اور مرتبہ اس مرتبے سے بلند ہو سکتا تھا، تو پھر بھی یہ جگہ اپنے مقابل جگہ کی نسبت زیادہ بلند مرتبہ ہوتی۔

اگر کوئی دلیل دینے والا نا سمجھی میں یہ دلیل دے کہ یہ فضیلت اپنے کمال کے ساتھ شہرِ مدینہ منورہ کے لیے ہونے چاہیے تھی کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مبارک قدموں سے بار بار اس زمین پر چلتے رہے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مدینہ طیبہ کو وہ فضیلتیں عطا ہوئی ہیں جو اس کے علاوہ کسی اور شہر کو نصیب نہیں ہوئیں، حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق مدینہ طیبہ کی مٹی میں شفا ہے۔ یہ کہ مدینہ منورہ اپنے اندر دجال کے داخلہ روکنے میں مکۃ المکرمہ کی طرح ہے اور ایسا بڑے بڑے فتنوں کے زمانے میں ہوگا۔ یہ فضیلت بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے اہلیانِ مدینہ طیبہ کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہ بھی مدینہ طیبہ کی فضیلت ہے کہ وہاں امراض (طاعون وغیرہ) اور مہلک بخار کو مدینہ سے اٹھا لیا گیا ہے۔ یہ بھی مدینہ طیبہ کی فضیلت ہے کہ یہاں کے کھانے پینے اور دیگر بہت سی چیزوں میں برکت عطا کی گئی ہے۔ اس جگہ کی فضیلت ان فضائل کی نسبت جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا اور بھی

جَاءَتِ الْبَرَكَةُ مُتَنَاسِبَةً لِتَكَرَّارِ تِلْكَ الْخُطُوَاتِ الْمُبَارَكَةِ،
وَالْقُرْبُ مِنْ تِلْكَ النَّسَمَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، لَا خَفَاءَ فِيهِ إِلَّا عَلَى
مُلْحِدٍ أَعْمَى الْبَصِيرَةِ، فَالْمَدِينَةُ أَرْفَعُ الْمُدُنِ، وَالْمَسْجِدُ أَرْفَعُ
الْمَسَاجِدِ وَالْبُقْعَةُ أَرْفَعُ الْبُقَعِ، قَضِيَّةٌ مَعْلُومَةٌ وَحُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ
مَوْجُودَةٌ^[١].

(٣) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

٣/٦٦. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ الْكَبِيرِ. وَقَالَ
الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

[١] القسطلاني في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،

٣/٤٢٠-٤٢١.

٦٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٤، الرقم/١١٦٢٨، وأبو يعلى
في المسند، ٢/٤٩٦، الرقم/١٣٤١، والطبراني في المعجم الأوسط،
١/١٩٢، الرقم/٦١٠، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/٣٩٢، —

زیادہ ہے۔ بایں طور کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا مسجد نبوی شریف میں آنا جانا پورے شہر مدینہ میں آنے جانے سے زیادہ تھا۔ پھر منبر شریف اور کاشانہ اقدس کے درمیان آنا جانا پوری مسجد نبوی میں آنے جانے سے زیادہ ہوتا تھا۔ لہذا اس پر بحث اعتراض کے ساتھ مؤکد ہوتی ہے، کیونکہ (اس جگہ میں) برکت آپ ﷺ کے مبارک قدموں کے بار بار لگنے کی وجہ سے اور بلند مرتبہ ذات اقدس کے قرب کی وجہ سے زیادہ ہوئی ہے۔ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں سوائے بے دین اور اندھے کے۔ مدینہ منورہ تمام شہروں سے بلند مرتبہ ہے اور مسجد نبوی شریف تمام مساجد سے اونچا درجہ رکھتی ہے اور روضہ اطہر والا زمین کا مبارک ٹکڑا روئے زمین کے تمام حصوں سے ارفع ہے، یہ بات سب کو معلوم ہے اور اس پر واضح دلیل موجود ہے۔

(۳) حضرت ابوسعید الخدري ؓ سے مروی حدیث

۳/۶۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابوسعید الخدري ؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اسے امام احمد، ابویعلیٰ، طبرانی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال، صحیح (مسلم) کے رجال ہیں۔

..... الرقم/ ۱۲۵۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۲۴/۹، وأبو حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۳۶۱/۲، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ۴۳۳/۱، الرقم/ ۴۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۱۸/۴۹، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۷۷/۱۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۴۔

(٤) حَدِيثُ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

٤/٦٧. وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ خُبَيْبٍ: وَمَنْبَرِي عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

٥/٦٨. وَلَفْظُ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ: مَنْبَرِي هَذَا عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ،
وَمَا بَيْنَ حُجْرَتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

(٥) حَدِيثُ الْإِمَامِ مَالِكٍ

٦/٦٩. وَعِنْدَ الطَّحَاوِيِّ مِنْ طَرِيقِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ، وَمِنْ طَرِيقِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجِزْيِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ الْيَسَارِيِّ، كِلَاهُمَا عَنِ الْإِمَامِ مَالِكٍ بَلَفْظًا: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

وَكَذَلِكَ وَقَعَ فِي مُسْنَدِ الرُّوْيَانِيِّ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ بُنْدَارٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنِ الْإِمَامِ مَالِكٍ بَلَفْظًا: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي ^[١].

٦٧: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/٢٤٩، الرقم/١١١٠، وأبو

نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/٣٠٧، الرقم/١٨١٦، والدارقطني في
العلل الواردة في الأحاديث النبوية، ١٠/٢٧٥، الرقم/٢٠٠٧.

٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٣٤، الرقم/١٠٩٢١.

٦٩: أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار، ٤/٧٠.

[١] أخرجه الروياني في المسند، ٢/١٧٩، الرقم/١٠٠٧.

(۴) حضرت خبيب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

۴/۶۷۔ اور شعبہ نے خبيب سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۵/۶۸۔ ابو صالح سمان کے یہ الفاظ ہیں: میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ہے، میرے حجرے اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(۵) امام مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

۶/۶۹۔ امام طحاوی نے یونس بن عبد الاعلیٰ صدفی کے طریق سے عبد اللہ بن وہب سے اور ربیع بن سلیمان الجبزی کے طریق سے مطرف بن عبد اللہ الیساری سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے امام مالک سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: میری تربت اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اور اس طرح یہ روایت مسند الرویانی میں محمد بن بشار بن دار کے طریق سے آئی ہے جنہوں نے عبد الرحمن بن مہدی اور انہوں نے امام مالک سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ میری قبر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ.....

(٦) حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ

٧/٧٠. وَعِنْدَ الطَّحَاوِيِّ مِنْ طَرِيقِ أَبِي صَالِحٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ بَلْفُظٍ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي.....

(٧) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

٨/٧١. رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ هَذِهِ الْبُيُوتِ يَعْنِي بَيْتَهُ ﷺ إِلَى مَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَالْمَنْبَرُ عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

(٨) حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

٩/٧٢. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي.

٧٠: أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار، ٤/٧٠.

٧١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٠، الرقم/١٦٥٠٥.

٧٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب المساجد، باب فضل مسجد النبي —

(۶) حضرت یزید بن الہادیؑ سے مروی حدیث

۷۰/۷۔ اور طحاوی کے نزدیک جنہوں نے ابو صالح عبد اللہ بن صالح سے، انہوں نے لیث بن سعد سے اور انہوں نے یزید بن الہادی سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن زید الانصاریؑ سے مروی حدیث

۸۱/۸۔ امام احمد نے یونس بن محمد مؤدب کے طریق سے روایت کیا ہے۔ کہتے ہیں: ہمیں فلیح نے بیان کیا ہے، انہوں نے عبد اللہ بن ابوبکر سے، انہوں نے عباد بن تمیم سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید انصاریؑ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جگہ ان گھروں (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے گھروں) اور میرے منبر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ہے۔
اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

(۸) حضرت اُم سلمہؓ سے مروی حدیث

۹۷/۹۔ حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔
امام بیہقی کی مسند حارث کی روایت کے الفاظ کے مطابق (آپ ﷺ نے فرمایا) ہے: میری قبر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے)۔

..... ﷺ والصلاة فيه، ۳۵/۲، الرقم/۶۹۵، وأيضاً في السنن الكبرى،
۴۸۹/۲، الرقم/۴۲۸۹ - ۴۲۹۰، والهيثمي في مسند الحارث
(زوائد الهيثمي)، ۴۷۱/۱، الرقم/۳۹۹۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

شَرَحَ هَذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ

(١) قَوْلُ الْإِمَامِ الشُّيُوطِيِّ:

وَقَالَ الْإِمَامُ الشُّيُوطِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى سُنَنِ النَّسَائِيِّ: (مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي): الْمُرَادُ أَحَدُ بَيْتَيْهِ لَا كُلُّهُمَا، وَهُوَ بَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِي صَارَ فِيهِ قَبْرُهُ، وَقَدْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مَا بَيْنَ الْمَنْبَرِ وَبَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ بِلَفْظٍ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ: قِيلَ هُوَ عَلَى ظَاهِرِهِ، وَأَنَّهُ رَوْضَةٌ حَقِيقَةٌ بَأَنِّ يُنْقَلُ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ بَعَيْنِهِ فِي الْآخِرَةِ إِلَى الْجَنَّةِ ^[١].

(٢) قَوْلُ الْإِمَامِ السِّنْدِيِّ:

وَقَالَ الْإِمَامُ السِّنْدِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى سُنَنِ النَّسَائِيِّ: قَوْلُهُ: (مَا بَيْنَ بَيْتِي) الْمُرَادُ الْبَيْتُ الْمَعْهُودُ وَهُوَ بَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِي صَارَ فِيهِ قَبْرُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَفِي رِوَايَةِ الطَّبْرَانِيِّ: مَا بَيْنَ الْمَنْبَرِ وَبَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَفِي رِوَايَةِ الْبَزَّازِ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي.

[١] الشُّيُوطِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى سُنَنِ النَّسَائِيِّ، ١/٤٨٥ -

اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

﴿ائمہ حدیث کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح﴾

(۱) امام سیوطی کا قول:

امام سیوطی نے سنن نسائی پر اپنے حاشیہ میں اس حدیث (مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي) کی شرح میں فرمایا ہے: بیٹی سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے گھروں میں سے ایک گھر ہے اور وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ مبارک گھر ہے جس میں حضور نبی اکرم ﷺ کا مرقدِ انور ہے۔ امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے کہ میرے منبر اور بیتِ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی درمیانی جگہ۔ امام بزار نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ میری قبر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کا اطلاق اپنے ظاہر پر ہے اور یہ کہ اس سے مراد حقیقی باغ ہے۔ بایں طور کہ اس جگہ کو بعینہم آخرت میں جنت میں ہی منتقل کر دیا جائے گا۔

(۲) علامہ سندی کا قول:

علامہ سندی نے سنن نسائی پر اپنے حاشیہ میں فرمایا ہے: حدیثِ مبارک - 'میری قبر اور منبر کی درمیانی جگہ (جنت کے باغات میں سے ایک) باغ ہے۔' - بَیْتُ سے مراد خاص گھر ہے اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مبارک گھر ہے جہاں آپ ﷺ کی قبرِ انور بنی اور طبرانی کی روایت میں الفاظ ہیں: 'میرے منبر اور عائشہ کے گھر کے درمیانی حصہ' امام بزار کی روایت میں 'میری قبر اور میرے منبر کے درمیانی حصہ' کے الفاظ ہیں۔

(رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ): قِيلَ: عَلَى ظَاهِرِهِ وَأَنَّهُ قَدْ نُقِلَ
مِنَ الْجَنَّةِ وَسَيُنْقَلُ إِلَيْهَا، وَقِيلَ: الْمُرَادُ أَنَّ الْعِبَادَةَ فِيهَا سَبَبٌ
مُؤَدِّ إِلَى رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ^[١].

(٩) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

١٠/٧٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

١١/٧٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي
رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.
رَوَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِهِ.

وَرَوَاهُ الدُّوَلَابِيُّ مِنْ طَرِيقِ مُوسَى بْنِ هَلَالٍ الْعَبْدِيِّ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ بِهِ بِلَفْظٍ: مَنْ زَارَ قَبْرِي

[١] السُّنَدِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى سَنَنِ النَّسَائِيِّ، ٤٨٥/١ -

٧٣: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ٢٩٤/١٢، الرَّقْمُ/١٣١٥٦ -

٧٤: أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي مَشْكَلِ الْأَثَارِ، ٦٨/٤ -

’جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے‘ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ اپنے ظاہر پر ہے۔ اس جگہ کو جنت سے ہی دنیا میں منتقل کیا گیا تھا اور عنقریب اسے دوبارہ جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ کہا گیا ہے: اس کا مطلب ہے کہ اس جگہ عبادت کرنا جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں لے جانے کا سبب ہے۔

(۹) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حدیث

۱۰/۷۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے منقول ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو زمین میری قبر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۷۴۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

اس حدیث کو امام ابو جعفر الطحاوی نے محمد بن بشر العبدي کے طریق سے عبداللہ بن عمر العمری سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا۔

امام دولابی نے موسیٰ بن حلال العبدي کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمر العمری سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: جس نے میری قبر انور

وَجِئْتُ لَهُ شَفَاعَتِي، قَالَ: وَمَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي تُرْعَةٌ مِنْ
تُرْعَةِ الْجَنَّةِ^[١].

وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي 'أَخْبَارِ أَصْبَهَانَ' مِنْ
طَرِيقِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ الْجَهْضَمِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ بِهِ بَلْفُظٌ: إِنَّمَا مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ
رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ^[٢].

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ
عَسَاكِرَ.

وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ صَدُوقٌ ثَبَتَ فِي الْمَغَازِي.

(١٠) حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

١٢/٧٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مَا بَيْنَ
مِنْبَرِي إِلَى حُجْرَتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ مِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعَةِ
الْجَنَّةِ.

[١] أخرجه الدولابي في الكنى والأسماء، ٨٤٦/٢، الرقم/١٤٨٣ -

[٢] أخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان، ٤٤٧/١، وأيضاً في حلية

الأولياء، ٣٢٤/٩، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٣١٦/٧،

والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٦٠/١٢، وابن عساكر في

تاريخ مدينة دمشق، ٥٢٩/٤٣ -

٧٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٩/٣، الرقم/١٥٢٢٤، —

کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی اور فرمایا: جو زمین میری قبر اور میرے منبر کے درمیان واقع ہے وہ جنت کے باغچوں میں سے ایک باغچہ ہے۔

امام ابو نعیم الاصبہانی نے اَخْبَارِ أَصْبَهَانَ میں نصر بن علی بن نصر الجہضمی کے طریق سے، انہوں نے زیاد بن عبد اللہ سے اور انہوں نے موسیٰ الجہنی سے، ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ میری قبر اور منبر کا درمیانی قطعہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اسے امام ابو نعیم، طحاوی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور مغازی میں زیاد بن عبد اللہ البرکائی (کا قول) سچا اور قابل اعتماد ہے۔

(۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

۱۲/۷۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جو قطعہ زمین میرے منبر سے میرے حجرے تک ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ہے۔

..... وأبو يعلى في المسند، ۳/۳۱۹، الرقم/۱۷۸۴، وأيضاً في ۳/۴۶۲،

الرقم/۱۹۶۴، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ۷/۳۲۱،

والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۳/۳۶۰، الرقم/۱۴۷۱۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو يَعْلَى، وَالطَّحَاوِيُّ، وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ، كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ هُشَيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جُدْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه بِهِ.

(١١) حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رضي الله عنه

١٣/٧٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرًا وَهُوَ يَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: هَا هُنَا تُسْكَبُ الْعَبْرَاتُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

وَرَوَاهُ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ بِهِ بَلْفُظًا: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ^[١].

(١٢) حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه

١٤/٧٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي

٧٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٤٩١/٣، الرقم/٤١٦٣ -

[١] أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/٢٢٨، الرقم/٥٩٦١، وأيضًا في ١١/٢٩٠، الرقم/٦٠٥٩ -

٧٧: ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤ -

اسے امام احمد، بزار، ابویعلیٰ، طحاوی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے، ان میں سے ہر ایک نے ہشیم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن زید بن جعدان نے محمد بن منکدر سے نے خبر دی، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(۱۱) حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

۱۳/۷۶۔ محمد بن منکدر سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس رو رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: اسی مبارک مقام پر ہی آنسو بہائے جاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: میری قبر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں خطیب بغدادی نے محمد بن حفص بن عمر کے طریق سے، انہوں نے محمد بن کثیر کوئی سے، انہوں نے سفیان ثوری سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری قبر اور منبر کے درمیان جو قطعہ زمین ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(۱۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

۱۴/۷۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان یا (فرمایا) میری قبر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ

أَوْ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ كَمَا ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ. قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّازُ
وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: قَالَ أَبُو عُمَرَ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِ
النَّبِيِّ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي. وَرُوي: مَا بَيْنَ قَبْرِي
وَمَنْبَرِي رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ قَوْمٌ: مَعْنَاهُ أَنَّ
الْبُقْعَةَ تُرْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتُجْعَلُ رَوْضَةً فِي الْجَنَّةِ^[١].

(١٣) حَدِيثُ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ

١٥/٧٨. عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمُصَلَّايَ رَوْضَةٌ
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

(١٤) أَحَادِيثُ جَنَاحِ مَوْلَى لَيْلَى رَضِيَ

١٦/٧٩. رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ،

[١] ابن عبد البر في التمهيد، ٢/٢٨٧.

٧٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٤٧، الرقم/٣٣٢.

٧٩: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢٤٥، الرقم/٢٣٤١.

جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اسے امام بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام بیہقی نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اس حدیث کو امام بزار نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

امام ابن عبد البر نے فرمایا ہے: حضرت ابو عمر رحمہ اللہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک: ”مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي“ (میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ) اور ایک روایت کے مطابق ”مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي“ (اور میری قبر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔) بعض لوگوں نے اس کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ یہ جگہ قیامت کے روز اٹھالی جائے گی اور اسے جنت میں باغ بنا دیا جائے گا۔

(۱۳) حضرت ابو عمر رحمہ اللہ سے مروی حدیث

۱۵/۷۸۔ حضرت ابو عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور میری جائے نماز کے درمیان والا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) حضرت لیلی رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام حضرت جناح رحمہ اللہ سے

مروی احادیث

۱۶/۷۹۔ امام بخاری نے اس کو اپنی تاریخ میں اسماعیل بن ابی اویس کے طریق سے روایت کیا

قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ حُسَيْنٍ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَنَاحٍ مَوْلَى بِنْتِ سَهْلٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَيْنَ تَسْكُنُ؟ قُلْتُ: عِنْدَ الْبَلَاطِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي، أَوْ قَالَ: مَسْجِدِي وَبَيْنَ مُصَلَّايَ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ الْكَبِيرِ.

وَرَوَاهُ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغْدِيدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَنَاحِ النَّجَّارِ قَالَ: بَعَثْتُ إِلَيَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَصْلَحَ لَهَا شَيْئًا فِي مَنْزِلِهَا، فَأَتَيْتُهَا فَقَالَتْ: أَيْنَ تَسْكُنُ؟ قُلْتُ: مَعَكَ فِي الرُّقَاقِ، قَالَتْ: الزَّمْ عَلَيْكَ مَنْزِلَكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمُصَلَّايَ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ [١].

رَوَاهُ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ الْكَبِيرِ.

وَصَالِحٌ وَأَبُوهُ، وَجَنَاحٌ ذَكَرَهُمُ الْبُخَارِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِمْ جَرُحًا وَلَا تَعْدِيلًا.

[١] ابن الأعرابي في معجم الشيوخ، الرقم/٣٤٦، والبخاري في التاريخ

الكبير، ٢/٢٤٥، الرقم/٢٣٤١

ہے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں صالح بن حسین بن صالح نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انہوں نے جناح سے جو بنتِ سہل کا آزاد کردہ غلام تھا، انہوں نے عائشہ بنتِ سعد سے کہ انہوں نے کہا: تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا: بلاط کے پاس، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر، یا فرمایا: میری مسجد اور میری جائے نماز کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

ابن الاعرابی نے محمد بن سلیمان الباغندی کے طریق سے روایت کیا ہے جنہوں نے کہا کہ ہمیں صالح بن حسین السواق نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: مجھے میرے باپ نے جناح نجار سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے فاطمہ بنت سعد بن ابی قاص نے بلوایا۔ ان کے گھر میں کوئی چیز خراب تھی جس کو درست کرنا تھا تو جب میں اُن کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا: آپ کے ساتھ اسی گلی میں۔ انہوں نے کہا: اسی گھر میں رہو کیونکہ میں نے اپنے والد گرامی سعد ابن ابی وقاص ؓ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے گھر اور میری عید گاہ کے درمیان ساری جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اسے ابن اعرابی اور امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

حدیث کے راوی صالح، اس کے والد اور جناح کا ذکر امام بخاری نے کیا ہے اور ان پر کسی قسم کی جرح و تعدیل نہیں کی۔

وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ صَالِحِ النَّجَّارِ عَنْ جَنَاحِ النَّجَّارِ
قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ إِلَى
مَكَّةَ، فَقَالَتْ لِي: أَيْنَ مَنْزِلُكَ؟ فَقُلْتُ لَهَا: بِالْبِلَاطِ،
فَقَالَتْ لِي: تَمَسَّكَ بِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ مَسْجِدِي، هَذَا الْمَسْجِدِ وَمُصَلَّايَ
رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ^[١].

١٧/٨٠. رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
فُدَيْكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَنَاحِ مَوْلَى لَيْلَى بِهِ بَلْفُظٌ: مَا بَيْنَ
مَسْجِدِي وَبَيْنَ مُصَلَّايَ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

شَرَحُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْإِمَامِ السَّمُهَوْدِيِّ

وَاخْتَلَفَ فِي "الْمُصَلَّى" الْوَارِدِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ
جَمَاعَةٌ: الْمُرَادُ بِهِ مُصَلَّى الْعِيدِ، وَقَالَ آخَرُونَ: "هُوَ مُصَلَّى
النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فِي السَّجْدَةِ"^[٢].

[١] ذكره عمر بن شبة في تاريخ المدينة، ١/١٣٨ -

٨٠: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢٧٦، الرقم/٢٤٤٨ -

[٢] السمهودي في وفاء الوفاء، ٢/٤٢٨ -

عمر بن شبہ نے عبد العزیز بن عمران الزہری سے، انہوں نے ابو ابراہیم صالح النجار سے اور انہوں نے جناح النجار کے طریق سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاصؓ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر پر روانہ ہوا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا: بلاط کے پاس۔ انہوں نے مجھے فرمایا: اس کو تھامے رکھو کیونکہ بے شک میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) اور میری عید گاہ کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۷۵/۸۰۔ امام بخاری نے اپنی کتاب التاريخ الکبیر میں اسے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیك کے طریق سے، انہوں نے حارث بن عمرو سے، انہوں نے لیلیٰ کے آزاد کردہ غلام جناح سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) اور میری عید گاہ کے درمیان جو حصہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

﴿ امام سمهودی کے نزدیک مذکورہ حدیث کی شرح ﴾

حدیث میں وارد شدہ لفظ المصلیٰ کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ایک جماعت محدثین کا کہنا ہے کہ المصلیٰ سے مراد عید گاہ ہے جبکہ دوسرے لوگ کہتے ہیں یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ ہے جہاں پر آپ ﷺ نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے تھے۔

وَعَلَى الْقَوْلِ الثَّانِي لَا يُعَارِضُ هَذَا الْحَدِيثُ، الْأَحَادِيثُ
الصَّحِيحَةُ الدَّالَّةُ عَلَى أَنَّ الرُّوضَةَ مَا بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْمِنْبَرِ، لِأَنَّ
مَا بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْمُصَلَّى دَاخِلٌ فِيهِ.

قَالَ السَّمْعُودِيُّ: قُلْتُ: وَيُؤَيِّدُ الْأَوَّلَ أَنَّ فِي النُّسَخَةِ الَّتِي
رَوَاهَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ (فِي أَخْبَارِ الْمَدِينَةِ) عَقَبَ
الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ مَا لَفْظُهُ: "قَالَ أَبِي: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ
يَقُولُونَ: إِنَّ سَعْدًا لَمَّا سَمِعَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بَنَى
دَارَهُ فِيمَا بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالْمُصَلَّى [١].

وَقَالَ السَّمْعُودِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: "وَقَوْلُهُ فِي هَذِهِ
الرِّوَايَةِ: (مَا بَيْنَ مَسْجِدِي هَذَا الْمَسْجِدِ.....) يَدْفَعُ تَأْوِيلَ مَنْ
أَوَّلَ حَدِيثٍ "الْأَوْسَطِ" لِلطَّبْرَانِيِّ بِلَفْظٍ: (مَا بَيْنَ حُجْرَتِي
وَمُصَلَّايَ)، وَالْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ زُبَالَةَ مِنْ طَرِيقِ عَائِشَةَ
بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا بِلَفْظٍ: (مَا بَيْنَ مَنِيرِي وَالْمُصَلَّى.....) بِأَنَّ
الْمُرَادَ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، وَلِهَذَا اسْتَدَلَّتْ بِهِ عَائِشَةُ
بِنْتُ سَعْدٍ عَلَى الْحَثِّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِالذُّورِ الَّتِي بِالْبَلَاطِ
يَعْنِي الْآخِذَةَ مِنْ بَابِ السَّلَامِ إِلَى الْمُصَلَّى، لِأَنَّهَا فِيمَا بَيْنَ
الْمَسْجِدِ وَمُصَلَّى الْعِيدِ، وَإِذَا كَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَيْنِ
الْمَذْكُورَيْنِ رَوْضَةً فَهُمَا رَوْضَةٌ مِنْ بَابِ أُولَى، لِأَنَّ ذَلِكَ

دوسرے قول (یعنی مصلیٰ سے مراد نماز پڑھنے کی جگہ) کے مطابق اس حدیث سے دوسری صحیح احادیث جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ بے شک باغ (ریاض الجنۃ) گھر اور منبر کے درمیان ہے، سے معارض نہیں ہیں کیونکہ گھر اور مصلیٰ کی درمیانی جگہ اس میں داخل ہے۔

امام سمہودی کہتے ہیں: وہ بات جو طاہر بن یحییٰ نے نسخہ میں حدیث مذکور کے بعد اپنے والد سے روایت کی ہے وہ پہلے قول کی تائید کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: میرے والد نے فرمایا: میں نے کئی لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی تو انہوں نے مسجد اور عید گاہ کے درمیان اپنا گھر بنایا۔

امام سمہودی ایک اور جگہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (میری اس مسجد کے درمیان) پہلی حدیث کی تاویل جو کہ طبرانی نے 'المعجم الاوسط' میں ان الفاظ میں ذکر کی ہے کہ دور کرتا ہے کہ 'میرے گھر اور میری عید گاہ کے درمیان' اور وہ حدیث جس کو ابن زبالہ نے حضرت عائشہ بنت سعد کے طریق سے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: 'میرے منبر اور مصلیٰ کے درمیان' ہے کیونکہ مُصَلَّاه سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید پڑھتے تھے، اسی وجہ سے عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نے اس سے استدلال کیا ہے اور ترغیب دلائی ہے کہ اس گھر کو تھامے رکھو جو کہ بلاط کے قریب ہے یعنی جو باب السلام سے مصلیٰ تک ہے، کیونکہ وہ مسجد اور عید گاہ کے درمیان ہے۔ جب مذکورہ دو مسجدوں کی درمیانی جگہ باغ ہے تو وہ دونوں جگہیں بدرجہ اولیٰ باغ ہیں، کیونکہ جو

الْفَضْلَ إِنَّمَا حَصَلَ لِمَا بَيْنَهُمَا بِحُصُولِهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَتَرَدُّدُهُ
 ﷺ فِيمَا بَيْنَهُمَا. فَكَيْفَ بِمَحَلِّ سُجُودِهِ وَمَوْقِفِهِ
 الشَّرِيفِ؟ [١].

(١٥) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَبِيدٍ ﷺ

١٨/٨١. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُصَلِّيَ
 فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَلْيُصَلِّ بَيْنَ قَبْرِي وَمَبْرِي.
 ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفَرْدُوسِ.

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَبِيدٍ تَابِعِيٌّ، يَرْوِي عَنْ حُدَيْفَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ
 الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

(١٦) حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ

١٩/٨٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ حُجْرَتِي
 وَمُصَلَّايَ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، مِنْ طَرِيقِ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَعْرُوفِ
 (سَعْدَوِيَّةً)، عَنْ عَدِيِّ بْنِ الْفَضْلِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَنَسٍ بِهِ.

[١] السمهودي، وفاء الوفاء، ٣/٧٩١.

٨١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٥٣٨، الرقم: ٥٦٧٦،

وذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/١١٧، الرقم: ٣٤٩٥٠.

٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٥٢، الرقم: ٥٢٣١.

فضیلت حاصل ہوئی ہے وہ آپ ﷺ کے وہاں ہونے اور بار بار اس جگہ پر آنے جانے سے ہوئی ہے جو ان دونوں جگہوں کے درمیان ہے تو اس جگہ کی کیفیت کیا ہوگی جہاں آپ ﷺ نے ہر وقت سجدہ کیا اور قیام فرمایا ہے۔

(۱۵) حضرت عبد اللہ بن لبید ؓ سے مروی حدیث

۱۸/۸۱۔ حضرت عبد اللہ بن لبید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ جنت کے باغوں میں سے کسی باغ میں نماز پڑھے، تو اُسے چاہئے کہ وہ میری قبر اور منبر کے درمیان نماز پڑھے۔

اسے امام دیلمی نے مسند الفردوس میں ذکر کیا ہے۔

عبد اللہ بن لبید تابعی ہیں جو حضرت حذیفہ ؓ سے اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن ابی حاتم نے یہی کہا ہے۔

(۱۶) حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی حدیث

۱۹/۸۲۔ حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حجرے اور میری جائے نماز کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

امام طبرانی نے اس کو 'المعجم الأوسط' میں سعد بن سلیمان المعروف سعدویہ کے طریق سے، انہوں نے عدی بن فضل التیمی سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے۔

(١٧) حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

٢٠/٨٣. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْمَسْجِدِ لُبُقْعَةً قَبْلَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ، مَا صَلَّوْا فِيهَا إِلَّا أَنْ يَطِيرَ لَهُمْ فِيهَا قُرْعَةٌ.

(أَيُّ: أَنَّهُمْ يَحْرُصُونَ عَلَى الصَّلَاةِ فِيهَا، وَيَتَنَافَسُونَ فِي ذَلِكَ، حَتَّى يَجْعَلُوا بَيْنَهُمُ الْقُرْعَةَ، لِكَثْرَتِهِمْ وَشِدَّةِ تَزَاحُمِهِمْ عَلَيْهَا).

قَالَ عَتِيقُ: وَهِيَ الْأُسْطُوَانَةُ الَّتِي وَاسِطَةٌ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ، عَنْ يَمِينِهَا إِلَى الْمِنْبَرِ أُسْطُوَانَتَيْنِ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ أُسْطُوَانَتَيْنِ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الرَّحْبَةِ أُسْطُوَانَتَيْنِ، وَهِيَ وَاسِطَةٌ بَيْنَ ذَلِكَ وَهِيَ تُسَمَّى أُسْطُوَانَةُ الْقُرْعَةِ. (وَتُعْرَفُ أَيْضًا بِأُسْطُوَانَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا).

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ السَّمُهَوْدِيُّ.

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَيْمَةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ

(١) قَوْلُ الْإِمَامِ السَّمُهَوْدِيِّ:

وَقَالَ الْإِمَامُ السَّمُهَوْدِيُّ فِي وِفَاءِ الْوَفَاءِ: مَعْنَى كَوْنِ

(۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث

۲۰/۸۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مسجد میں، اس ستون کی طرف، زمین کا ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر لوگوں کو اس کے ثواب کے متعلق معلوم ہو جائے تو وہ اس میں نماز کی ادائیگی کے لئے قرعہ ڈالیں۔

(یعنی وہ اس میں نماز پڑھنے کیلئے اتنے حریص ہوں گے اور اس میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے، یہاں تک کہ زیادہ ہجوم کی وجہ سے قرعہ اندازی کریں گے۔)

عقیقہ کہتے ہیں کہ یہ وہی ستون ہے جو قبر انور اور منبر شریف کے درمیان واسطہ ہے۔ اس کے دائیں طرف منبر شریف کی طرف دو ستون ہیں، اس کے اور منبر کے درمیان دو ستون ہیں، اس کے اور صحن کے درمیان بھی دو ستون ہیں اور یہ ان کے درمیان واسطہ ہے۔ اس کو أُسْطُوَانَةُ الْقُرْعَةِ (یعنی قرعہ اندازی والا ستون) کہا جاتا ہے۔ (اور یہ أُسْطُوَانَةُ عَائِشَةَ کے نام سے بھی معروف ہے)۔

اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام سمہودی نے اس کو ذکر کیا ہے۔

﴿ ائِمَّة سلف صالحین کے ارشادات و معمولات ﴾

(۱) امام سمہودی کا قول:

امام سمہودی نے وفاء الوفاء میں کہا: منبر شریف کا حوض پر ہونے

الْمَنْبَرِ عَلَى الْحَوْضِ:

وَقَدْ أُخْتِلِفَ فِي مَعْنَى ذَلِكَ؛ فَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: مَعْنَى قَوْلِهِ: 'وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي' أَنَّ قَصْدَ مَنْبَرِهِ وَالْحُضُورَ عِنْدَهُ لِمَلَازِمَةِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ يُورَدُ الْحَوْضُ وَيُوجِبُ الشُّرْبَ مِنْهُ، وَهَذَا قَوْلُ الْبَاجِي [١].

وَقَالَ الْإِمَامُ السَّمُهَوْدِيُّ أَيْضًا:

مَعْنَى أَنَّ الرُّوضَةَ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ:

وَاخْتَلَفُوا أَيْضًا فِي مَعْنَى مَا جَاءَ فِي الرُّوضَةِ الشَّرِيفَةِ، قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: مُحْصَلُ مَا أَوَّلَ بِهِ الْعُلَمَاءُ ذَلِكَ:

أَنَّ تِلْكَ الْبُقْعَةَ كَرُوضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فِي نَزُولِ الرَّحْمَةِ وَحُصُولِ السَّعَادَةِ بِمَا يَحْصُلُ فِيهَا مِنْ مَلَازِمَةِ حَلَقِ الذِّكْرِ، لَا سِيمَا فِي عَهْدِهِ ﷺ فَيَكُونُ مَجَازًا.

أَوِ الْمَعْنَى أَنَّ الْعِبَادَةَ فِيهَا تُؤَدِّي إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَكُونُ مَجَازًا أَيْضًا.

أَوْ هُوَ عَلَى ظَاهِرِهِ، وَأَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهَا رَوْضَةٌ حَقِيقَةٌ بِأَنَّ يُنْقَلُ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ إِلَى الْجَنَّةِ.

[١] السمهودي في وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، ٢/١٦٠ -

کا معنی:

اس کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے۔ امام خطابی نے کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی: 'میرا منبر میرے حوض پر ہوگا' کا معنی یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر مبارک کی زیارت کا ارادہ اور اعمال صالحہ بجالانے کے لیے وہاں حاضر ہونا اس شخص کو حوض کوثر پر لانے اور اُس سے فیض یاب ہونے کا مستحق ٹھہرائے گا۔ یہ قول امام الباجی کا ہے۔

امام سمہودی نے ہی فرمایا ہے:

'جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے' کا معنی:

ائمہ کرام نے روضہ کے معنی میں بھی اختلاف کیا ہے۔ امام حافظ ابن حجر نے کہا ہے: ان تمام تاویلات کا خلاصہ جو ائمہ کرام نے اس حوالے سے بیان کی ہیں یہ ہے:

یہ مبارک حصہ زمین نزول رحمت اور حصول سعادت کے اعتبار سے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کی طرح ہے، یہ سعادت اس جگہ ذکر کے حلقوں میں بیٹھنے سے حاصل ہوتی ہے، خاص طور پر (وہ حلقات ذکر) جو آپ ﷺ کے عہد مبارک میں منعقد ہوتے تھے۔ یہ معنی مجازی ہے۔

یا اس (روضہ) کا معنی یہ ہے کہ اس مقام پر عبادت کرنا (عبادت کرنے والے کو) جنت کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ بھی اس کا مجازی معنی ہے۔

یا یہ کہ اس کا معنی اس کے ظاہری الفاظ کے اعتبار سے ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حقیقت میں جنت کا باغ ہے، وہ اس طرح کہ یہ جگہ بعینہ جنت میں منتقل ہو جائے گی۔

وَالثَّانِي: أَنَّ مِنْبَرَهُ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ ﷺ يُعِيدُهُ اللَّهُ كَمَا
يُعِيدُ سَائِرَ الْخَلَائِقِ، وَيَكُونُ عَلَى حَوْضِهِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.
وَاِعْتَمَدَ ذَلِكَ ابْنُ النَّجَّارِ.

وَحَكَى ابْنُ عَسَاكِرَ الْقَوْلَ بِأَنَّ الْمُرَادَ مِنْبَرَهُ بِعَيْنِهِ الَّذِي
كَانَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ: وَهُوَ أَظْهَرُ، وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ النَّاسِ، فَتَبَعَ
شَيْخُهُ ابْنُ النَّجَّارِ فِي ذَلِكَ.

وَالثَّالِثُ: أَنَّ الْمُرَادَ مِنْبَرٌ يَخْلُقُهُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ فِي ذَلِكَ
الْيَوْمِ، وَيَجْعَلُهُ عَلَى حَوْضِهِ.

قُلْتُ: وَيُظْهَرُ لِي مَعْنَى رَابِعٍ، وَهُوَ: أَنَّ الْبُقْعَةَ الَّتِي عَلَيْهَا
الْمِنْبَرُ تُعَادُ بِعَيْنِهَا فِي الْجَنَّةِ، وَيُعَادُ مِنْبَرُهُ ذَلِكَ عَلَى هَيْئَةِ
تَنَاسُبِ مَا فِي الْجَنَّةِ؛ فَيَجْعَلُ الْمِنْبَرَ عَلَيْهَا عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ،
وَهُوَ مُؤَخَّرُهُ، وَعَنْ ذَلِكَ عَبَّرَ بِتُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْجَنَّةِ، وَذَكَرَ
النَّبِيُّ ﷺ ذَلِكَ لِأَمْتِهِ لِلتَّرْغِيبِ فِي الْعَمَلِ فِي هَذَا الْمَحَلِّ
الشَّرِيفِ لِيُقْضَى بِصَاحِبِهِ إِلَى ذَلِكَ، وَهَذَا فِي الْحَقِيقَةِ جَمْعُ
بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ [١].

دوسرا معنی یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ مبارک منبر جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہوتے تھے روز محشر اللہ تعالیٰ دیگر تمام مخلوقات کی طرح اُسے بھی زمین سے اُٹھا کر جنت میں لے جائے گا اس روز وہ آپ ﷺ کے حوض کوثر پر نصب ہوگا۔ اس معنی پر امام ابن نجار نے اعتماد کیا ہے۔

امام ابن عساکر نے اس قول کو بیان کیا ہے کہ منبر سے مراد بعینہ وہ مبارک منبر ہے جو آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں دنیا میں موجود تھا۔ پھر کہا: یہ بات بہت واضح ہے اور اکثر ائمہ کی یہی رائے ہے۔ ان کے شیخ ابن نجار نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

تیسرا معنی: منبر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے لیے روز قیامت ایک منبر تخلیق فرمائے گا اور اُسے آپ ﷺ کے حوض پر نصب فرمائے گا۔

میں کہتا ہوں: میرے سامنے اس کا ایک چوتھا معنی بھی آرہا ہے، وہ یہ کہ زمین کا وہ مبارک حصہ جس پر یہ منبر شریف تھا اسے اسی طرح جنت میں (پہلی حالت پر) لوٹایا جائے گا اور آپ ﷺ کے منبر مبارک کو بھی دوبارہ اس شکل و صورت میں لایا جائے گا جو جنت کی اشیاء سے مناسبت رکھتی ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے منبر کو حوض کے درمیان میں رکھے گا۔ اسی بناء پر آپ ﷺ نے حوض کو جنت کی نہروں میں سے ایک نہر سے تعبیر فرمایا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو اس مبارک جگہ پر عبادت کرنے کی ترغیب دینے کے لئے یہ ارشاد فرمایا تاکہ یہ مبارک مقام عمل صالح کرنے والے کو اس مرتبہ تک پہنچا دے۔ یہ حقیقت میں پہلے دونوں اقوال کے مابین تطبیقی صورت ہے۔

وَقَالَ الْإِمَامُ السَّمْعُودِيُّ: وَهَذِهِ الْأَقْوَالُ عَلَى تَرْتِيبِهَا هَذَا فِي الْقُوَّةِ، وَهُوَ مُحْتَمِلٌ لِتَقْوِيَةِ الْأَوَّلِ أَوْ الْآخِرِ، وَالْآخِرُ أَقْوَاهَا عِنْدِي، وَهُوَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ النَّجَّارِ، وَنَقَلَهُ الْبُرْهَانُ ابْنُ فَرْحُونَ فِي مَنْسِكِهِ عَنِ ابْنِ الْجَوَازِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ مَالِكٍ.

فَقَالَ: وَقَوْلُهُ ﷺ: 'مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ' حَمَلَهُ مَالِكٌ عَلَى ظَاهِرِهِ، فَتَقَلَّ عَنْهُ ابْنُ الْجَوَازِيِّ وَغَيْرُهُ أَنَّهَا رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ تُنْقَلُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَنَّهَا لَيْسَتْ كَسَائِرِ الْأَرْضِ تَذْهَبُ وَتَفْنَى، وَوَافَقَهُ عَلَى ذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ، انْتَهَى. وَنَقَلَهُ الْخَطِيبُ ابْنُ جُمْلَةَ عَنِ الدَّارَوَرْدِيِّ، وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْحَاجِّ فِي مَدْخَلِهِ؛ لِأَنَّ الْعُلَمَاءَ فَهَمُّوا مِنْ ذَلِكَ مَزِيَّةً عَظِيمَةً لِهَذَا الْمَحَلِّ.

ثُمَّ رَأَيْتُ فِي كَلَامِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرَ تَرْجِيحَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ، فَقَالَ فِي الْكَلَامِ عَلَى الْحَوْضِ: وَالْمَرَادُ بِتَسْمِيَةِ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ رَوْضَةً، أَنَّ تِلْكَ الْبُقْعَةَ تُنْقَلُ إِلَى الْجَنَّةِ فَتَكُونُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِهَا. ثُمَّ قَالَ: وَهَذَا فِيهِ نَظَرٌ، إِذْ لَا اخْتِصَاصَ

امام سمهودی نے کہا ہے: یہ تمام اقوال اسی ترتیب سے (ایک دوسرے سے) قوی ہیں۔ یہ پہلے یا آخری قول کی تقویت کا باعث ہے۔ میرے نزدیک ان میں سے آخری قول زیادہ قوی ہے۔ یہ وہ قول ہے جسے امام ابن نجار نے اختیار کیا ہے۔ البرہان ابن فرحون نے اسے اپنے مناسک میں ابن جوزی سے ان کے علاوہ امام مالک سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے فرمایا ہے: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: 'میری قبر انور اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے' امام مالک نے اس کا ظاہری معنی مراد لیا ہے۔ انہی سے امام ابن جوزی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ یہ مبارک حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے جنت میں منتقل کیا جائے گا اور یہ حصہ پوری روئے زمین کی طرح نہیں کہ یہ ختم ہو جائے گا۔ علماء کی ایک جماعت نے اس قول کی موافقت کی ہے۔ اس بات کو امام خطیب بن جملہ نے امام داروردی سے روایت کیا ہے۔ امام ابن الحاج نے اپنی کتاب المدخل میں اسے صحیح قرار دیا ہے کیونکہ ائمہ کرام نے اس روایت سے سمجھا ہے کہ یہ جگہ بہت زیادہ فضیلت و برتری کی حامل ہے۔

پھر میں نے حافظ ابن حجر العسقلانی کے کلام میں ایک دوسری جگہ ان کی ترجیح دیکھی، انہوں نے اپنی بحث میں منبر کے حوض پر ہونے کا قول کیا ہے۔ اور اس مبارک جگہ کو باغ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مبارک حصہ جنت میں منتقل کر دیا جائے گا اور یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔ پھر فرمایا: یہ بات محل نظر ہے کہ یہ فضیلت اس حصہ زمین کے ساتھ

لِذَلِكَ يَتْلِكَ الْبُقْعَةَ، وَالْخَبْرُ مَسْوُوقٌ لِمَزِيدِ شَرَفِ تِلْكَ
الْبُقْعَةِ عَلَى غَيْرِهَا.

قُلْتُ: وَأَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ أَبِي جَمْرَةَ مِنَ
الْجَمْعِ بَيْنَ هَذَا وَمَا قَبْلَهُ، وَمِنْهُ اسْتَنْبَطْنَا مَا قَدَّمْنَاهُ فِي أَمْرِ
الْمُنْبَرِ، فَإِنَّهُ لَمْ يُعَوَّلْ عَلَى ذِكْرِ الْمَعْنَى الْأَوَّلِ، وَقَالَ بَعْدَ ذِكْرِ
الْمَعْنَيْنِ الْأَخِيرَيْنِ: الْأَظْهَرُ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ. الْجَمْعُ بَيْنَ
الْوَجْهَيْنِ؛ لِأَنَّ لِكُلِّ مِنْهُمَا دَلِيلًا يُعْضِدُهُ.

أَمَّا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْعَمَلَ فِيهَا يُوجِبُ الْجَنَّةَ فَلَمَّا جَاءَ فِي
فَضْلِ مَسْجِدِهَا مِنَ الْمُضَاعَفَةِ، وَلِهَذَا الْبُقْعَةُ زِيَادَةٌ عَلَى بَاقِي
بُقْعَةٍ.

وَأَمَّا الدَّلِيلُ عَلَى كَوْنِهَا بِعَيْنِهَا فِي الْجَنَّةِ، فَلِإِخْبَارِهِ ﷺ
بِأَنَّ الْمُنْبَرَ عَلَى الْحَوْضِ، لَمْ يَخْتَلَفْ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ عَلَى
ظَاهِرِهِ، وَأَنَّهُ حَقٌّ مُحْسُوسٌ مُوجُودٌ عَلَى حَوْضِهِ.

قَالَ: وَيَحْتَمِلُ وَجْهًا ثَالِثًا؛ وَهُوَ أَنَّ تِلْكَ الْبُقْعَةَ نَفْسَهَا
رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ كَمَا أَنَّ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ مِنَ الْجَنَّةِ؛
فَيَكُونُ الْمَوْضِعُ الْمَذْكُورُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ الْآنَ؛

خاص نہیں ہے۔ جب کہ حدیث مبارک اس حصے کی دیگر حصوں پر فضیلت ظاہر کرنے کے لیے بیان کی گئی ہے۔

میں کہتا ہوں: ان تمام اقوال میں سے بہتر قول وہ ہے جس طرف ابن ابو جرہ گئے ہیں کہ انہوں نے ان تمام اقوال کو جمع کیا ہے۔ اسی سے ہم نے استنباط کیا ہے جسے ہم نے منبر کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ انہوں نے پہلے معنی کو بیان کرنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ بعد والے دونوں معانی بیان کرنے کے بعد کہا ہے: زیادہ ظاہر یہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ دونوں معانی کے مابین جمع و موافقت: کیونکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو قوی کرتا ہے۔

اس بات پر دلیل - کہ اس مقام پر عمل صالح کرنے والے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے - یہ ہے کہ مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت کے بارے میں ہے کہ (اس میں عبادت کرنے سے) کئی گنا اجر و ثواب ملتا ہے اور اس مبارک ٹکڑے کو (مسجد نبوی کے) باقی ٹکڑوں پر زیادہ فضیلت حاصل ہے۔

اس بات کی دلیل کہ اس حصہ زمین کو بعینہ جنت میں لے جایا جائے گا یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ میرا منبر حوض کوثر پر نصب کیا جائے گا۔ اس پر ائمہ کرام میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے اور یہ حق ہے یہ منبر شریف حوض پر اسی طرح رکھ دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا ہے: ایک تیسرے معنی کا بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ یہ حصہ زمین فی نفسہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جیسا کہ حجر اسود جنت سے آیا ہے۔ لہذا یہ حصہ زمین اب جنت کے باغوں

وَيَعُودُ رَوْضَةً فِي الْجَنَّةِ كَمَا كَانَ؛ وَيَكُونُ لِلْعَامِلِ بِالْعَمَلِ فِيهِ
رَوْضَةٌ فِي الْجَنَّةِ؛ قَالَ: وَهُوَ الْأَظْهَرُ؛ لِعُلُوِّ مَنْزِلَتِهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ؛ وَلِيَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأُبُوَّةِ الْإِبْرَاهِيمِيَّةِ فِي هَذَا شَبَهٌ،
وَهُوَ أَنَّهُ لَمَّا خُصَّ الْخَلِيلُ بِالْحَجَرِ مِنَ الْجَنَّةِ خُصَّ الْحَبِيبُ
بِالرَّوْضَةِ مِنْهَا.

قُلْتُ: وَهُوَ مِنَ النَّفَاسَةِ بِمَكَانٍ، وَفِيهِ حَمْلُ اللَّفْظِ عَلَى
ظَاهِرِهِ، إِذْ لَا مُقْتَضَى لَصَرْفِهِ عَنْهُ^[١].

(٢) قَوْلُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّؤُوفِ الْمُنَاوِي:

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّؤُوفِ الْمُنَاوِي فِي فَيْضِ
الْقَدِيرِ: (مَا بَيْنَ بَيْتِي) يَعْنِي قَبْرِي لِأَنَّ قَبْرَهُ فِي بَيْتِهِ (وَمَنْبَرِي
رَوْضَةً) أَيْ كَرَوْضَةٍ (مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ) فِي تَنْزُلِ الرَّحْمَةِ أَوْ
إِيصَالِ التَّعَبُّدِ فِيهَا إِلَيْهَا أَوْ مَنَقُولٌ مِنْهَا كَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ أَوْ
يُنْقَلُ إِلَيْهَا كَالْحِجْدَعِ الَّذِي حَنَّ إِلَيْهِ فَهُوَ تَشْبِيهٌُ بَلِيغٌ أَوْ مَجَازٌ أَوْ
حَقِيقَةٌ.

میں سے ایک باغ ہے اور جس طرح ہے اسی طرح دوبارہ جنت کے باغ کے طور پر لوٹ جائے گا۔ اس جگہ پر عبادت کرنے والے کو جنت میں ایک باغ عطا کیا جائے گا۔ مزید کہا ہے: یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ کے بلند مرتبہ کی وجہ سے زیادہ واضح ہے۔ تاکہ آپ ﷺ اور آپ کے والد حضرت ابراہیم ؑ کے مابین (اس فضیلت میں) مشابہت ہو جائے وہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل (حضرت ابراہیم ؑ) کو جنت میں سے ایک پتھر (حجر اسود) سے خصوصیت عطا فرمائی تو اپنے حبیب کو جنت کا ایک باغ عطا فرما کر خصوصی فضیلت عطا فرمائی۔

میں کہتا ہوں کہ اس جگہ کی نفاست و عمدگی کا تقاضا ہے کہ اس میں الفاظ کو ان کے ظاہر پر ہی محمول کیا جائے گا اور انہیں اس ظاہری معنی سے پھیرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(۲) امام محمد عبدالرؤف مناوی کا قول:

امام محمد عبدالرؤف مناوی نے فیض القدیر میں بیان کیا ہے: مَا بَيْنَ بَيْتِي میں بیتی کا معنی ہے کہ میری قبر کیونکہ آپ ﷺ کی قبر انور آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس میں ہے اور (آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ گھر اور) میرے منبر کے درمیان باغ ہے کا مطلب ہے: باغ کی طرح ہے۔ جنت کے باغوں میں سے باغ کا معنی ہے: نزول رحمت کے اعتبار سے یا اس کا مطلب ہے کہ اس جگہ عبادت کرنا جنت تک پہنچا دیتا ہے یا یہ جگہ حجر اسود کی طرح جنت سے منتقل کی گئی ہے یا اس جگہ کو جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، جیسا کہ کھجور کے اس خشک تنے کو جنت میں منتقل کیا جائے گا جو حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں سسکیاں لے کر رو پڑا تھا۔ (مذکورہ تینوں صورتوں میں ترتیب وار) تشبیہ بلیغ ہے یا مجاز ہے یا حقیقت ہے۔

قَوْلُهُ ﷺ: وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي: وَقَالَ الْمُؤَلِّفُ: الْأَصَحُّ
أَنَّ الْمُرَادَ مَنْبَرُهُ الَّذِي كَانَ فِي الدُّنْيَا بَعَيْنِهِ^[١].

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: 'میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔' مؤلف نے کہا ہے: صحیح ترین بات یہ ہے کہ اس سے مراد بعینہ وہی منبر ہے جو (آپ ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں) اس دنیا میں (مسجدِ نبوی میں) موجود تھا۔

الْبَابُ الثَّالِثُ

فَضْلُ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ

باب سوم

﴿روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی فضیلت اور
بارگاہِ نبوی ﷺ میں سلام پیش کرنے کے آداب﴾

فَضْلُ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

الْقُرْآنُ

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ
الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝
(النساء، ٦٤/٤)

الْحَدِيثُ

أَمَّا الزِّيَارَةُ: وَهِيَ زِيَارَةُ النَّبِيِّ ﷺ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْمَدَنِيِّ الْهَاشِمِيِّ،
خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ أَجْمَعِينَ، فَإِنَّهَا
مُسْتَحَبَّةٌ مُنْدُوبَةٌ قَرِيبَةٌ مِنَ الْوَاجِبِ فِي حَقِّ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ عَلَيْهِ وَقُدْرَةٌ،
عَلَى مَا قَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ. وَعَنْهُ ﷺ:

١/٨٤. عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي
كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي. وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ حَجَّ، فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

- ٨٤: أخرج الطبراني في المعجم الكبير، ٤٠٦/١٢، الرقم/١٣٤٩٦،
١٣٤٩٧، وأيضاً في المعجم الأوسط، ٩٤/١، الرقم/٢٨٧، وفي
٣٥١/٣، الرقم/٣٣٧٦، والدارقطني في السنن، ٢٧٨/٢،
الرقم/١٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٦/٥، الرقم/١٠٠٥٤،
وأيضاً في شعب الإيمان، ٤٨٩/٣، الرقم/٤١٥٤.

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کی فضیلت﴾

آیت مبارکہ

اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے ○

احادیث مبارکہ

زیارت سے مراد حضور نبی العربی القرشی المدنی الهاشمی خاتم الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ اجمعین کے روضہ اقدس کی زیارت ہے۔ یہ زیارت ہر اس مومن کے لیے واجب کے قریب امر مستحب و مندوب ہے جسے وہاں جانے کی استطاعت اور قدرت میسر ہو۔ اسی بارے حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

۱/۸۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی اُس نے گویا میری ظاہری حیات میں ہی میری زیارت کی۔

اس حدیث کو امام طبرانی، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢/٨٥. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَأَبُو بَكْرِ الْبَزَّازُ، وَصَحَّحَهُ عَبْدُ الْحَقِّ. وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالتَّبْرَانِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمْ، وَصَحَّحَهُ مِنَ الْأَثَمَةِ عَبْدُ الْحَقِّ وَابْنُ السَّكَنِ وَتَفِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ لِتَعَدُّ طُرُقِهِ وَكَثْرَةِ شَوَاهِدِهِ، كَمَا فِي نَيْلِ الْأَوْطَارِ، وَشَرْحِ الْقَارِي عَلَى الشِّفَا^[١].

وَرَوَى الدَّارِقُطْنِيُّ فِي (الْعِلَلِ) مِنْ طَرِيقِ مُوسَى بْنِ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْخُتَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا^[٢].

٣/٨٦. وَفِي رِوَايَةِ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا،

٨٥: أخرجه الدار قطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت،

٢/٢٧٨، الرقم/١٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج

والعمرة، ٣/٤٩٠، الرقم/٤١٥٩، والحكيم الترمذي في نوادر

الأصول، ٢/٦٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢.

[١] الشوكاني في نيل الأوطار، ٥/١٧٩، وملا علي القاري في شرح

الشفاء، ٢/١٥٠.

[٢] ابن عبد الهادي في الصارم المنكي، ٧٤، -

٨٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٢٩١، الرقم/١٣١٤٩،

وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/١٩٠.

۲/۸۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، (روز قیامت) اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

اس حدیث کو امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اسے امام دارقطنی اور ابوبکر البزار نے روایت کیا ہے اور عبدالحق نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابن خزیمہ، طبرانی، بیہقی و دیگر نے اسے روایت کیا ہے۔ دیگر ائمہ کرام میں سے عبدالحق، ابن السکن اور تقی الدین سبکی نے تعدد طرق اور کثرت شواہد کی بناء پر اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ نیل الاوطار اور ملا علی القاری کی 'شرح الشفا' میں ہے۔

امام دارقطنی نے 'العلل' میں موسیٰ بن ہارون کے طریق سے روایت کیا ہے، انہوں نے محمد بن الحسن الخثعمی سے، انہوں نے عبد الرحمن بن مبارک سے، انہوں نے عون بن موسیٰ سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے نافع سے اور وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کی غرض سے مدینہ آیا، میں اس کی شفاعت کرنے والا اور اس کے حق میں گواہی دینے والا ہوں گا۔

۳/۸۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری

لَا يَعْمَلُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي، كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

٤/٨٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٥/٨٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْأَمْنَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ زَارَنِي مُحْتَسِبًا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٦/٨٩. وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بْنِ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ خَطَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ﷺ: مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْدَرِيُّ.

٨٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٤٨٩/٣،
الرقم/٤١٥٧، والجرجاني في تاريخ جرجان، ٢٢٠/١،
الرقم/٣٤٧-.

٨٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٤٩٠/٣،
الرقم/٤١٥٨-.

٨٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٨/٣، الرقم/٤١٥٢، وذكره —

زیارت کے لیے آیا اور اُسے میری زیارت کے علاوہ کوئی اور کام نہیں تھا، تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اُس کی شفاعت کرنے والا بن جاؤں۔

اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۴/۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خلوص نیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں میری (یا میری قبر انور کی) زیارت کی تو میں روزِ قیامت اُس پر گواہ اور اُس کا شفیع ہوں گا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵/۸۸۔ ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک حرم میں فوت ہوا تو روزِ قیامت وہ عذاب سے محفوظ لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔ اور جس نے بھی خلوص نیت سے مدینہ منورہ آ کر میری زیارت کی وہ روزِ قیامت میرے پڑوس میں ہوگا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶/۸۹۔ ہارون بن قزعمہ نے خطاب کی اولاد میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ارادہ و قصد سے میری زیارت کی وہ روزِ قیامت میرے پڑوس میں ہوگا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور منذری نے ذکر کیا ہے۔

٧/٩٠. عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضي الله عنه إِذْ كَانَ خَلِيفَةً بِالشَّامِ. فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً: إِذْ أَتَيْتَ الْمَدِينَةَ، سَتَرَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَّاضٌ.

٨/٩١. وَفِي رِوَايَةِ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضي الله عنه يُوجِّهُ بِالْبَرِيدِ قَاصِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُقْرِئَ عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٩/٩٢. عَنْ أَبِي حَرْبٍ الْهَلَالِيِّ، قَالَ: حَجَّ أَعْرَابِيٌّ. فَلَمَّا جَاءَ إِلَى بَابِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَعَقَلَهَا. ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَتَى الْقَبْرَ وَوَقَفَ بِحِذَاءِ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، جِئْتُكَ مُثْقَلًا بِالذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا مُسْتَشْفِعًا

٩٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٤٩٢/٣،

الرقم/٤١٦٧، وذكره ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٤/٦٥، والقاضي عياض في الشفا/٥٨٥، الرقم/١٤٧٢.

٩١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٤٩١/٣، الرقم/٤١٦٦.

٩٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٤٩٥/٣، الرقم/٤١٧٨.

۹۰/۷۔ حضرت یزید بن ابی سعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز ؓ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ شام کے گورنر تھے۔ جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو انہوں نے فرمایا: مجھے آپ سے ایک کام ہے: جب آپ مدینہ منورہ حاضر ہوں، حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کا شرف پائیں تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور قاضی عیاض نے بیان کیا ہے۔

۹۱/۸۔ ایک روایت میں حضرت حاتم بن وردان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز خط کے ساتھ ایک قاصد کو مدینہ منورہ روانہ کیا کرتے تھے تاکہ وہ ان کی طرف سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کریں۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۲/۹۔ حضرت ابو حرب ہلالی بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی فریضہ حج ادا کر کے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے دروازے پر آیا۔ وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہو گیا۔ پھر وہ آپ ﷺ کی قبر انور کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے رُخ انور کے برابر (سامنے) کھڑے ہو کر عرض کیا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر ؓ کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر رسول اللہ ﷺ (کی قبر انور) کی جانب (دوبارہ) متوجہ ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کا

بِكَ عَلَى رَبِّكَ، لِأَنَّهُ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ [النساء، ٤/٦٤]. وَقَدْ جِئْتُكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُثْقَلًا بِالذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا. أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى رَبِّكَ أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَأَنْ تُشَفِّعَ فِيَّ. ثُمَّ أَقْبَلَ فِي غَرَضِ النَّاسِ وَهُوَ يَقُولُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنْتُ فِي الْأَرْضِ أَعْظَمُهُ
 فَطَابَ مِنْ طَيْبِهِ الْأَبْقَاعُ وَالْأَكْمُ
 نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ
 فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ قُدَّامَةَ وَالْحَافِظُ ابْنُ كَثِيرٍ: وَقَدْ ذَكَرَ
 جَمَاعَةٌ، مِنْهُمْ الشَّيْخُ أَبُو مَنْصُورٍ الصَّبَّاحُ فِي كِتَابِهِ الشَّامِلِ
 'الْحِكَايَةَ الْمَشْهُورَةَ' عَنِ الْعُنَيْيِّ، وَزَادَ فِي آخِرِهَا:

وسیلہ بنا سکوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔ (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں آپ کے پاس گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، میں آپ کے رب کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں کہ وہ میرے گناہ بخش دے اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے رب کی بارگاہ میں) میرے حق میں شفاعت فرمائیں۔ پھر وہ اعرابی لوگوں کے ہجوم کی طرف آیا (جو اسے دیکھ رہے تھے) اور (ان اشعار میں اپنے دل کی کیفیت) بیان کرنے لگا:

اے سب سے بہترین (ہستی!) جن کے مبارک وجود مسعود کو اس زمین میں دفن کیا گیا تو ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہو گئے۔ (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ اپنی) اس قبر انور میں (بھی اسی طرح) پارسائی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن قدامہ اور حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ (ثقہ اصحاب کی) ایک جماعت نے حضرت عتبی سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے شیخ ابو منصور صباغ نے بھی اپنی کتاب میں حضرت عتبی سے مروی اس مشہور واقعہ کو شامل کیا ہے اور اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

ثُمَّ انْصَرَفَ الْأَعْرَابِيُّ، فَغَلَبَتْنِي عَيْنِي، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي
النَّوْمِ فَقَالَ ﷺ: عُتْبِيُّ، الْحَقِّ الْأَعْرَابِيُّ. فَبَشَّرَهُ أَنَّ اللَّهَ ﷻ قَدْ
غَفَرَ لَهُ [١].

١٠/٩٣. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا عُذْرَ لِمَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ مِنْ
أُمَّتِهِ وَلَمْ يَزُرْهُ.

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ يَكْفِي هَذَا الْقَدْرُ لِلْمُؤْمِنِ الَّذِي يَدْعِي مَحَبَّتَهُ.

[١] ذكره ابن قدامة في المغني، ٢٩٨/٣، وابن كثير في تفسير القرآن

العظيم، ٥٢١/١، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٠/١.

٩٣: ذكره محب الطبري في القرى لقاصد أم القرى/ ٦٢٧، وابن جماعة

الكناني في هداية السالك، ١١٣/١

(عتبی بیان کرتے ہیں کہ) پھر وہ اعرابی (روتا ہوا وہاں سے) چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی۔ مجھے اسی وقت خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عتبی! فوراً اس اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوش خبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔

۱۰/۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو شخص استطاعت کے باوجود میری زیارت کے لیے نہ آیا اس کا کوئی بھی عذر قابل قبول نہیں ہے۔

اس باب میں احادیث تو کثرت سے مروی ہیں لیکن جس مومن کو آپ ﷺ سے محبت کا دعویٰ ہو اس کے لیے اتنی بھی کافی ہیں۔

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِينَ فِي

زِيَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَقْوَالُ الْحَنْفِيَّةِ

(١) قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوَدُّودِ الْمُوصِلِيِّ الْحَنْفِيِّ

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوَدُّودِ الْمُوصِلِيِّ الْحَنْفِيُّ (م ٦٨٣هـ): فِي شَرْحِ الْمُخْتَارِ مِنْ كُتُبِ الْحَنْفِيَّةِ: وَلَمَّا جَرَى الرَّسْمُ أَنَّ الْحُجَّاجَ إِذَا فَرَّغُوا مِنْ مَنَاسِكِهِمْ، وَقَفَلُوا عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَصَدُوا الْمَدِينَةَ زَائِرِينَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ هِيَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُنْدُوبَاتِ وَالْمُسْتَحَبَّاتِ، بَلْ تَقَرُّبُ مِنْ دَرَجَةِ الْوَاجِبَاتِ. لِمَا وَرَدَ فِيهَا مِنَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ أَحَبُّتُ أَنْ أَذْكَرَ فِيهَا فَصْلًا أَذْكَرُ فِيهِ نُبْذًا مِنَ الْأَدَابِ [١].

وَذَهَبَ صَاحِبُ الْإِخْتِيَارِ بِأَنَّهَا قَرِيبَةٌ مِنَ الْوَاجِبِ.

(٢) قَوْلُ الْإِمَامِ كَمَالِ الدِّينِ بْنِ الْهَمَامِ

قَالَ الْإِمَامُ كَمَالُ الدِّينِ بْنِ الْهَمَامِ فِي شَرْحِ فَتْحِ الْقَدِيرِ:

الْمُقْصَدُ الثَّلَاثُ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ مَشَايِخُنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ

[١] الموصلي، عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي البلدحي، مجد

الدين أبو الفضل الحنفى (المتوفى ٦٨٣هـ)، الإختيار لتعليل المختار،

﴿ زیارتِ رسول ﷺ پر ائمہ سلف صالحین کے ارشادات و

معمولات

احناف کا موقف

۱۔ امام محمود بن مودود الموصلی الحنفی کا قول

ائمہ احناف میں سے محمود بن مودود الموصلی الحنفی کی کتاب شرح المختار میں ہے: یہ رواج ہو گیا ہے کہ جب حاجی مناسک حج سے فارغ ہو جائیں اور مسجد حرام سے لوٹیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کی طرف جائیں کیونکہ مستحب امور میں سے یہ افضل ترین امر ہے بلکہ واجب کے قریب ہے۔ اس بارے میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں، لہذا میں (مودود الموصلی) نے یہ پسند کیا کہ اس بارے میں ایک مستقل فصل ترتیب دوں اور اس میں چیدہ چیدہ آداب کا ذکر کروں۔

الاختیار کے مصنف نے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کو واجب کے قریب قرار دیا ہے۔

۲۔ امام کمال الدین بن ہمام کا قول

امام کمال الدین ابن ہمام نے شرح فتح القدر میں کہا ہے:

تیسرا مقصد حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کے بارے میں ہے۔ ہمارے

تَعَالَى: مِنْ أَفْضَلِ الْمُنْدُوبَاتِ، وَفِي مَنَاسِكِ الْفَارَسِيِّ وَشَرَحَ الْمُخْتَارُ أَنَّهَا قَرِيبَةٌ مِنَ الْوُجُوبِ لِمَنْ لَهُ سَعَةٌ.

ثُمَّ ذَكَرَ الْأَحَادِيثَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا سَابِقًا.

ثُمَّ قَالَ: وَالْحَقُّ إِنْ كَانَ فَرَضًا فَلَا أَحْسَنَ أَنْ يَبْدَأَ بِهِ ثُمَّ يُشَيِّ بِالزِّيَارَةِ، وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا كَانَ بِالْخِيَارِ، فَإِذَا نَوَى زِيَارَةَ الْقَبْرِ فَلْيَنْوِ مَعَهُ زِيَارَةَ الْمَسْجِدِ: أَيِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَإِنَّهُ أَحَدُ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي تُشَدُّ إِلَيْهَا الرَّحَالُ. فِي الْحَدِيثِ: لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا لِثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى [١].

وَرَوَى ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، وَهُوَ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَمِمَّنْ رَوَى عَنْهُ الشَّافِعِيُّ. قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَدْرَكْتُ يَقُولُ: بَلَّغْنَا أَنَّهُ مِنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط﴾ (الأحزاب، ٥٦/٣٣) ثُمَّ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، سَبْعِينَ مَرَّةً، نَادَاهُ مَلَكٌ: وَعَلَيْكَ، يَا فُلَانُ. وَلَمْ تَسْقُطْ لَهُ حَاجَةٌ [٢].

[١] ابن الهمام الحنفي في شرح فتح القدير، ١٦٧/٣ - ١٦٩.

[٢] أخرجه ابن همام في شرح فتح القدير، ١٨١/٣.

مشائخ احناف نے کہا ہے: (حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت) افضل ترین مستحب اعمال میں سے ہے۔ مناسک الفارسی اور شرح المختار میں ہے کہ صاحب استطاعت کے لیے (روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے جانا) واجب کے قریب ہے۔

اس کے بعد ان احادیث کو ذکر کیا ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

اس بعد کہا: اگر حج کی ادائیگی فرض ہو، تو بہتر ہے کہ حاجی پہلے حج کرے، پھر (روضہ رسول ﷺ کی) زیارت کرے، اور اگر حج نفلی ہو تو اس کی مرضی ہے (خواہ حج کے لیے پہلے جائے یا زیارت قبر انور کے لیے)۔ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی نیت کرے، تو اس کے ساتھ مسجد نبوی کی زیارت کی بھی نیت کرے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ان تین مساجد میں سے ہے جن کی طرف (زیادہ اجر و ثواب کی نیت سے) سفر کیا جاتا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: صرف تین مساجد کی طرف (زیادہ اجر و ثواب کی نیت سے) رخت سفر باندھا جائے، (وہ تین مساجد یہ ہیں:) مسجد حرام، میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

امام ابن ابی فدیك ان علماء اہل مدینہ میں سے ہیں، جن سے امام شافعی نے بھی روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جن لوگوں سے میری ملاقات ہوئی ان میں سے بعض سے میں نے سنا ہے: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد ستر مرتبہ یہ کہے: صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ يَا مُحَمَّدُ (اے محمد ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے تو ایک فرشتہ (اس کا نام لے کر) ندا دیتا ہے: اے فلاں شخص! تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ اُس کی کوئی حاجت ایسی باقی نہیں رہتی جو پوری نہ ہو۔

(٣) قَوْلُ الْإِمَامِ الْحَصَكْفِيِّ

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَصَكْفِيُّ فِي الدَّرِّ الْمُخْتَارِ:

(فَالْمَكَانُ) مَا ضَمَّ أَعْضَاءَهُ ﷺ، فَإِنَّهُ أَفْضَلُ مُطْلَقًا، حَتَّى مِنَ الْكَعْبَةِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ، وَزِيَارَةِ قَبْرِهُ مُنْدُوبَةٌ، بَلْ قِيلَ وَاجِبَةٌ لِمَنْ لَهُ سَعَةٌ.

وَيَبْدَأُ بِالْحَجِّ لَوْ فَرَضًا، وَيُخَيِّرُ لَوْ نَفْلًا مَا لَمْ يَمُرَّ بِهِ، فَيَبْدَأُ بِزِيَارَتِهِ لَا مَحَالَةَ، وَلْيُنَوِّ مَعَهُ زِيَارَةَ مَسْجِدِهِ، فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّ صَلَاةً فِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ فِي غَيْرِهِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ [١].

(٤) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ عَابِدِينَ الشَّامِيِّ

وَقَالَ الْإِمَامُ ابْنُ عَابِدِينَ الشَّامِيُّ فِي حَاشِيَةِ رَدِّ الْمُخْتَارِ:

مَطْلَبٌ فِي تَفْضِيلِ قَبْرِهِ ﷺ الْمَكْرَمِ

قَالَ فِي اللَّبَابِ: وَالْخِلَافُ فِيمَا عَدَا مَوْضِعَ الْقَبْرِ الْمُقَدَّسِ، فَمَا ضَمَّ أَعْضَاءَهُ الشَّرِيفَةَ فَهُوَ أَفْضَلُ بِقَاعِ الْأَرْضِ بِالإِجْمَاعِ.

[١] الحصفكي في الدر المختار شرح تنوير الأبصار للتمرتاشي،

۳۔ امام حنفی کا قول

امام حنفی نے الدر المختار میں بیان کیا ہے:

(یہاں) مکان سے مراد وہ (عالی مرتبت مقام مقدس) ہے جس نے آپ ﷺ کے مبارک اعضاء (جسم مبارک) کو ڈھانپ رکھا ہے، کیونکہ وہ عالی شان مقام کعبۃ اللہ، عرش معلیٰ اور کرسی سے بھی مطلقاً افضل ہے۔ آپ ﷺ کی قبر انور کی زیارت مستحب عمل ہے، بلکہ کہا گیا ہے کہ صاحب استطاعت پر واجب ہے۔

اگر زائر فرض حج کی ادائیگی کر رہا ہو تو ابتداء مناسک حج سے کرے اور اگر نفلی حج (عمرہ) کی ادائیگی ہو تو اسے اختیار ہے (چاہے تو طواف کعبہ سے ابتداء کرے یا زیارتِ روضہ اطہر سے) اگر وہ مدینہ منورہ سے گزرنے والا نہ ہو۔ اگر وہ مدینہ منورہ کے قریب سے گزرے تو اُس پر لازم ہے کہ سب سے پہلے روضہ اطہر کی زیارت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کی بھی نیت کر لے کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد نبوی میں ایک نماز کی ادائیگی سوائے مسجد حرام کے دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازوں کی ادائیگی سے زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۴۔ امام ابن عابدین الشامی کا قول

امام ابن عابدین شامی نے حاشیہ رد المحتار میں کہا ہے:

حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی فضیلت کی بحث

اللُّبَاب میں کہا ہے: قبر اقدس کی جگہ کے علاوہ باقی حصہ زمین کے مقام و مرتبہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ جس قطعہ زمین میں حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک اعضاء شریف موجود ہیں وہ تمام روئے زمین سے افضل ہے اسی پر اجماع امت ہے۔

قَالَ شَارِحُهُ: وَكَذَا، أَيِ الْخِلَافِ، فِي غَيْرِ الْبَيْتِ: فَإِنَّ الْكَعْبَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَدِينَةِ مَا عَدَا الضَّرِيحَ الْأَقْدَسَ، وَكَذَا الضَّرِيحَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

وَقَدْ نَقَلَ الْقَاضِي عِيَّاضٌ وَغَيْرُهُ الْإِجْمَاعَ عَلَى تَفْضِيلِهِ حَتَّى عَلَى الْكَعْبَةِ، وَأَنَّ الْخِلَافَ فِيمَا عَدَاهُ. وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ الْحَنْبَلِيِّ أَنَّ تِلْكَ الْبُقْعَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْعَرْشِ، وَقَدْ وَافَقَهُ السَّادَةُ الْبَكْرِيُّونَ عَلَى ذَلِكَ. وَقَدْ صَرَّحَ التَّاجُ الْفَاكِهِيُّ بِتَفْضِيلِ الْأَرْضِ عَلَى السَّمَوَاتِ لِحَوْلِهِ ﷺ بِهَا.

وَحَكَاهُ بَعْضُهُمْ عَلَى الْأَكْثَرِينَ لِخَلْقِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْهَا وَدَفْنِهِمْ فِيهَا. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: الْجَمْهُورُ عَلَى تَفْضِيلِ السَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ، فَيَنْبَغِي أَنْ يُسْتَشْتَى مِنْهَا مَوَاضِعُ ضَمِّ أَعْضَاءِ الْأَنْبِيَاءِ لِلْجَمْعِ بَيْنَ أَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ.

وَأَمَّا نَفْسُ الزِّيَارَةِ فَلَا يُخَالَفُ فِيهَا كَزِيَارَةِ سَائِرِ الْقُبُورِ. وَلِلْإِمَامِ الشُّبْكِيِّ فِيهِ تَأْلِيْفٌ مُنِيفٌ. قَالَ فِي شَرْحِ اللَّبَابِ: وَهَلْ تَسْتَحِبُّ زِيَارَةَ قَبْرِه ﷺ لِلنِّسَاءِ؟ الصَّحِيحُ نَعَمْ بِلَا كَرَاهَةٍ، بِشُرُوطِهَا عَلَى مَا صَرَّحَ بِهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ. أَمَّا عَلَى الْأَصَحِّ مِنْ مَذْهَبِنَا، وَهُوَ قَوْلُ الْكَرْخِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَنَّ الرُّحْصَةَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ ثَابِتَةٌ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا، فَلَا إِشْكَالَ، وَأَمَّا

اللباب کے شارح نے کہا ہے: اسی طرح بیت اللہ شریف کے علاوہ کے بارے میں بھی مختلف آراء ہیں۔ بلاشبہ کعبۃ اللہ شہر مدینہ منورہ سے افضل ہے، لیکن روضۂ اقدس سے افضل نہیں۔ اسی طرح روضۂ اقدس مسجد حرام سے بھی افضل ہے۔

قاضی عیاض اور دیگر ائمہ اسلاف نے نقل کیا ہے کہ (دیگر مقامات پر) روضۂ اقدس کی فضیلت پر اجماع ہے حتیٰ کہ کعبۃ اللہ پر بھی۔ اختلاف روضۂ اقدس کے علاوہ بقیہ حصہ زمین کے بارے میں ہے۔ ابن عقیل الحسینی سے نقل کیا گیا ہے کہ روضۂ اقدس کا قطعہ زمین عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ بنو بکر کے سادات بھی اس بات پر متفق ہیں۔ امام التاج الفاکہی نے آپ ﷺ کے زمین پر مبعوث ہونے کی وجہ سے زمین کا آسمان سے افضل ہونا بیان کیا ہے۔

بعض ائمہ نے بیان کیا ہے: اکثر ائمہ کی رائے ہے کہ زمین کا آسمانوں سے افضل ہونا زمین پر انبیاء ﷺ کی تخلیق اور یہیں پر ان کی تدفین کی وجہ سے ہے۔ امام نووی نے فرمایا ہے: جمہور ائمہ آسمان کے زمین سے افضل ہونے کے قائل ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ (آسمان کی افضلیت کی) اس صورت میں زمین کے ان مبارک مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا جائے جہاں انبیاء کرام ﷺ کے مقدس اجسام موجود ہیں۔ یہ رائے علماء کے تمام اقوال کو جمع کرنے کے لیے ہے۔

جہاں تک (روضہ اطہر کی) زیارت کا تعلق ہے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں، جیسا کہ تمام قبروں کی زیارت کرنا جائز ہے۔ امام سبکی نے اس بارے میں ایک مفید تالیف کی ہے۔ انہوں نے شرح اللباب میں سوال اٹھایا ہے: کیا عورتوں کے لیے بھی آپ ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرنا مستحب ہے؟ (پھر خود فرماتے ہیں:) میرے نزدیک جواب یہ ہے کہ بعض علماء کی بیان کردہ شرائط کے ساتھ یہ بلا کراہت جائز ہے۔ احناف کے مذہب میں سب سے درست بات امام کرخی اور دیگر ائمہ کا وہ قول ہے کہ زیارت قبور میں رخصت کا حکم مرد و زن سب کے لیے ثابت شدہ امر ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں۔ البتہ دوسری صورت میں

عَلَى غَيْرِهِ، فَكَذَلِكَ نَقُولُ بِالْإِسْتِحْبَابِ، لِإِطْلَاقِ الْأَصْحَابِ.

قَوْلُهُ: (بَلْ قِيلَ وَاجِبَةٌ) ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ اللَّبَابِ، وَقَالَ كَمَا بَيَّنَّتُهُ فِي (الدَّرَّةَ الْمُضِيئَةِ فِي الزِّيَارَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ). وَذَكَرَهُ أَيْضًا الْخَيْرُ الرَّمْلِيُّ فِي حَاشِيَةِ الْمَنْحِ عَنْ ابْنِ حَجَرٍ وَقَالَ: وَانْتَصَرَ لَهُ، نَعَمْ عِبَارَةُ اللَّبَابِ وَالْفَتْحِ وَشَرْحِ الْمُخْتَارِ أَنَّهَا قَرِيبَةٌ مِنَ الْوُجُوبِ لِمَنْ لَهُ سَعَةٌ. وَقَدْ ذَكَرَ فِي الْفَتْحِ مَا وَرَدَ فِي فَصْلِ الزِّيَارَةِ وَذَكَرَ كَيْفِيَّتَهَا وَآدَابَهَا وَأَطَالَ فِي ذَلِكَ، وَكَذَا فِي شَرْحِ الْمُخْتَارِ وَاللَّبَابِ، فَلْيُرَاجَعْ ذَلِكَ مَنْ أَرَادَهُ.

قَوْلُهُ: (وَيَبْدَأُ الْخ) قَالَ فِي شَرْحِ اللَّبَابِ: وَقَدْ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ الْحَجُّ فَرَضًا، فَلَا أَحْسَنُ لِلْحَاجِّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ يُشْنِي بِالزِّيَارَةِ، وَإِنْ بَدَأَ بِالزِّيَارَةِ جَازَ. وَهُوَ ظَاهِرٌ. إِذْ يَجُوزُ تَقْدِيمُ النَّفْلِ عَلَى الْفَرَضِ، إِذَا لَمْ يُخَشَ الْفَوْتُ بِالْإِجْمَاعِ.

قَوْلُهُ: (مَا لَمْ يَمُرَّ بِهِ) أَيِ بِالْقَبْرِ الْمُكْرَمِ أَيِ بِلَدِّهِ، فَإِنْ مَرَّ بِالْمَدِينَةِ كَأَهْلِ الشَّامِ، بَدَأَ بِالزِّيَارَةِ لَا مُحَالَةً، لِأَنَّ تَرْكَهَا مَعَ قُرْبِهَا يُعَدُّ مِنَ الْقِسَاوَةِ وَالشَّقَاوَةِ، وَتَكُونُ الزِّيَارَةُ حِينَئِذٍ بِمَنْزِلَةِ الْوَسِيلَةِ وَفِي مَرْتَبَةِ السُّنَّةِ الْقَبْلِيَّةِ لِلصَّلَاةِ.

قَوْلُهُ: وَلْيَنْوِرْ مَعَهُ الْخُ قَالَ ابْنُ الْهَمَامِ: وَالْأَوَّلَى فِيمَا يَقَعُ عِنْدَ الْعَبْدِ

(اشکال) ہے۔ لہذا ہم صاحبانِ زیارت کو مطلق قرار دینے کی بنا پر روضہ اطہر کی زیارت کو (مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے) مستحب کہتے ہیں۔

مصنف کا یہ قول: بلکہ (زیارتِ روضہ اطہر کو) واجب کیا گیا ہے اس بات کو شرح اللباب میں بیان کیا ہے اور صاحب اللباب نے کہا ہے: جیسا کہ میں نے اس بات کو الذَّرَّةُ الْمُصِیَّةُ فِي الزِّيَارَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ میں بیان کیا ہے۔ اس بات کو ابن حجر کے حوالے سے خیر الرطی نے حاشیہ المنح میں بیان کیا ہے اور کہا: اس بارے میں بہترین عبارت 'اللباب'، فتح القدیر اور 'شرح المختار' کی ہے کہ زیارت قبر انور صاحب استطاعت کے لیے واجب کے قریب ہے۔ فتح القدیر میں (یہ بحث) اس عنوان کے تحت بیان ہوئی ہے: 'ما ورد في فضل الزيارة' اور اس میں زیارۃ النبی ﷺ کی کیفیت اور آداب کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح شرح المختار اور اللباب میں بھی تفصیلات بیان ہوئی ہیں جو چاہے ان کتابوں کا مطالعہ کرے۔

مصنف کا یہ قول: 'اور ابتداء کرے'، شرح اللباب میں کہا ہے: امام حسن نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: جب حج کرنا فرض ہو تو بہتر ہے کہ حاجی حج سے ابتداء کرے، بعد میں قبر انور کی زیارت کو جائے اور اگر زیارت (روضہ اطہر) سے ابتداء کی تو یہ بھی جائز ہے۔ یہ بات واضح ہے جیسا کہ بالا جماع ثابت ہے کہ نوافل کی ادائیگی فرضوں سے پہلے جائز ہے بشرطیکہ فرض نماز کے قضا ہونے کا ڈر نہ ہو۔

مصنف کا قول مَا لَمْ يَمُرَّ بِهِ کا مطلب ہے کہ جب تک قبر انور یعنی مدینہ طیبہ سے نہ گزرے اور اگر مدینہ منورہ کے پاس سے گزرے جیسا کہ اہلیانِ شام (گزرتے) ہیں تو ضروری ہے کہ زیارتِ قبر انور سے ابتداء کرے، کیونکہ قریب سے گزرنے کے باوجود زیارت نہ کرنا سنگ دلی اور شقاوت (بدبختی) میں شمار ہوتا ہے۔ اس صورت میں (قبر انور کی) زیارت وسیلہ کے قائم مقام ہوگی اور (فرض) نماز سے پہلے پڑھی جانے والی سنتوں کے درجہ میں ہوگی۔

مصنف کا قول کہ وہ اس (زیارتِ روضہ اطہر) کے ساتھ (زیارتِ مسجد نبوی کی)

الضَّعِيفُ تَجْرِيدُ النَّبِيِّ لِزِيَارَةِ قَبْرِهِ ﷺ، ثُمَّ يَحْصُلُ لَهُ إِذَا قَدِمَ زِيَارَةَ الْمَسْجِدِ أَوْ يَسْتَمْنَحُ فَضْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي مَرَّةٍ أُخْرَى يَنْوِيهَا فِيهَا، لِأَنَّ فِي ذَلِكَ زِيَادَةً تَعْظِيمَهُ ﷺ وَإِجْلَالَهُ، وَيُؤَافِقُهُ ظَاهِرُ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ قَوْلِهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا تَحْمِلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ شَفِيعًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَنَقَلَ الرَّحْمَتِيُّ عَنِ الْعَارِفِ الْمَلَّا جَامِيٍّ أَنَّهُ أَفْرَزَ الزِّيَارَةَ عَنِ الْحَجِّ حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ مَقْصِدٌ غَيْرُهَا فِي سَفَرِهِ^[١].

(٥) قَوْلُ الْحَافِظِ الزَّيْبِيدِيِّ الْحَنْفِيِّ

وَقَدْ ذَكَرَ الْحَافِظُ الزَّيْبِيدِيُّ الْحَنْفِيُّ (م ١٢٠٥هـ) فِي 'اتِّحَافِ السَّادَةِ الْمُتَّقِينَ بِشَرْحِ إَحْيَاءِ عُلُومِ الدِّينِ' مَا نَصَّهُ: وَقَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيثُ فِي فَضْلِ زِيَارَتِهِ ﷺ أُرِدَ الْمُصَنِّفُ - يَعْنِي الْإِمَامَ الْغَزَالِيَّ - مِنْهَا ثَلَاثَةٌ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

قَالَ الْعِرَاقِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَضَعَفَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قُلْتُ: وَرَوَاهُ الْبَزْزَارُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْدَّارَقُطْنِيُّ مِنْ طَرِيقِ حَفْصِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمِنْ هَذَا الْوَجْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

نیت بھی کرے، امام ابن ہمام نے کہا ہے: اس بندہ عاجز کے نزدیک افضل یہ ہے کہ صرف قبر انور کی زیارت کی نیت کرے کیونکہ جب وہ (روضہ اطہر کی) زیارت کرے گا تو مسجد نبوی کی زیارت تو ہو ہی جائے گی۔ یا اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسری مرتبہ موقع ملے تو مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے، کیونکہ فقط قبر انور کی زیارت کرنے میں آپ ﷺ کی زیادہ تعظیم اور عظمت شان کا فرما ہے۔ اس چیز کی تائید اُس روایت سے ہوتی ہے جو ہم نے بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو فقط میری زیارت کو آئے اور اس سفر میں اس کا کوئی اور مقصد نہ ہو تو مجھ پر لازم ہے کہ میں روزِ قیامت اس شخص کا شفیع بنوں۔

رحمتی نے عارف باللہ ملا جامی کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرض حج کے بعد صرف زیارۃ النبی ﷺ کے لیے (حرمین شریفین کا) سفر اختیار کیا، جس میں ان کا زیارت کے علاوہ کوئی اور مقصد نہ تھا۔

۵۔ حافظ زبیدی الحنفی کا قول

حافظ زبیدی نے 'اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين' میں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: زیارت النبی ﷺ کے حوالے سے کئی احادیث مروی ہیں جنہیں مصنف - یعنی امام غزالی - نے بھی (احیاء علوم الدین میں) بیان کیا ہے۔ ان میں سے تین اس طرح ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری حیاتِ ظاہری میں میری زیارت کی۔

امام عراقی نے کہا ہے: اس حدیث کو ابن عدی، طبرانی، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کو امام بزار، ابویعلیٰ، ابن عدی اور دارقطنی نے حفص بن ابوداؤد کے طریق سے لیث بن ابوسلم سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اسی سند کے ساتھ امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَأَمَّا الطَّبْرَانِيُّ فَرَوَاهُ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ طَرِيقِ اللَّيْثِ ابْنِ بِنْتِ اللَّيْثِ
بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ.

وَأَخْرَجَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه مَرْفُوعًا: مَنْ حَجَّ فَزَارَ
قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي، وَكَذَلِكَ لَفُطُ الدَّارِقُطْنِيِّ، وَأَبِي
الشَّيْخِ، وَالطَّبْرَانِيِّ، وَابْنِ عَدِيٍّ، وَالْبَيْهَقِيِّ، وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي مُشِيرِ
الْعُزْمِ: وَصَحْبَنِي، وَعَنْ حَاطِبِ بْنِ الْحَرْثِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ
زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ،
بُعِثَ مِنَ الْأَمْنَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ، وَابْنُ نَافِعٍ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ الدِّينَوْرِيُّ فِي
الْمَجَالَسَةِ.

وَقَالَ ﷺ: مَنْ جَائَنِي زَائِرًا لَا يَهْمُهُ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ
أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا، قَالَ الْعِرَاقِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه
وَصَحَّحَهُ ابْنُ السَّكَنِ.

قُلْتُ: وَرَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالْخَلْعِيُّ فِي فَوَائِدِهِ بِلَفْظٍ: لَمْ تَنْزِعْهُ
حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي. وَتَصَحِّحُ ابْنُ السَّكَنِ إِيَّاهُ وَإِيرَادُهُ لَهُ فِي أَثْنَاءِ الصِّحَاحِ
لَهُ. وَكَذَا صَحَّحَهُ عَبْدُ الْحَقِّ فِي سَكُوتِهِ عَنْهُ، وَالتَّقِيُّ السُّبْكِيُّ فِي رَدِّ مَسْئَلَةِ
الرِّيَازَةِ لِابْنِ تَيْمِيَّةَ بِاعْتِبَارِ مَجْمُوعِ الطَّرُقِ.

جہاں تک امام طبرانی کی روایت کا تعلق ہے تو انہوں نے الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ میں اللَّيْثُ ابْنُ يَنْبُتِ اللَّيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

حضرت سعید بن منصور نے حضرت ابن عمر ؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج ادا کیا اور میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے ظاہری حیات میں میری زیارت کی۔ اسی طرح کے الفاظ امام دارقطنی، ابوالشیخ، طبرانی، ابن عدی اور بیہقی کے ہیں۔ امام ابن جوزی نے منیر العزم میں: وصحبنی وہ میرا ہم نشین ہوا، کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت حاطب بن الحارث نے کہا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا کہ اس نے میری ظاہری حیات میں میری زیارت کی اور جو شخص حرمین شریفین میں سے کسی ایک میں فوت ہو گیا، اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت نجات پانے والوں میں اُٹھائے گا۔

اسے امام دارقطنی، ابن نافع، بیہقی اور ابوالدینوری نے 'الْمَجَالَسَةُ' میں بیان کیا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کے لیے آیا اور اس کا مقصد اور ارادہ میری زیارت کے علاوہ کچھ اور نہ تھا، تو مجھ پر لازم ہے کہ میں روزِ قیامت اس کا شفیع بنوں۔ امام عراقی نے کہا ہے: اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کیا ہے اور امام ابن سکین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے امام دارقطنی نے اور خلعی نے 'فوائد' میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے: اسے کسی ذاتی حاجت نے گھر سے نکلنے پر مجبور نہ کیا ہو، فقط میری زیارت کی غرض سے نکلا۔ امام ابن سکین نے اسے صحیح قرار دیتے ہوئے اس کا ذکر صحیح احادیث میں کیا ہے۔ اسی طرح عبدالحق نے اس بابت سکوت اختیار کر کے اس کی صحت کی تائید کی ہے۔ اسی طرح امام تقی الدین سبکی نے ابن تیمیہ کے بیان کردہ مسئلہ زیارت کا جواب دیتے ہوئے اس کے تمام طرق کے اعتبار سے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ فِي مُسْنَدِهِ: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ زَارَنِي، لَا يَهْمُهُ إِلَّا زِيَارَتِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا، وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِ، فَهَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحَادِيثٍ أَوْرَدَهَا الْمُصَنِّفُ.

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ أُخِرَ مِنْهَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَدِينَةُ بِهَا قَبْرِي، وَبِهَا بَيْتِي، وَتُرْبَتِي، وَحَقٌّ عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ زِيَارَتُهَا.

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا: مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي مُشِيرِ الْعَزَمِ، وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْقُبُورِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَدِيثُ. أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ حَجَّ إِلَى مَكَّةَ، ثُمَّ قَصَدَنِي فِي مَسْجِدِي،

امام ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے میری زیارت کی اور اس کی نیت سوائے میری زیارت کے اور کچھ نہ تھی، تو میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا یا فرمایا: گواہ ہوں گا اور جس شخص کی حرمین شریفین میں سے کسی ایک میں موت واقع ہوئی تو (روزِ قیامت) وہ حالتِ اُمن میں اُٹھایا جائے گا۔ ان تین احادیث مبارکہ کو مصنف نے بیان کیا ہے۔

اسی باب میں دوسری احادیث بھی ہیں۔ جن میں سے حضرت انس ؓ سے مروی حدیث پاک میں ہے، انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو وہاں ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا، اور جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کی تشریف آوری کی بدولت ہر چیز روشن ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ وہ مبارک بستی ہے جہاں پر میری قبر انور ہوگی، یہاں میرا گھر ہے اور یہی میری تربت ہے اور مدینہ منورہ کی زیارت کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور حضرت انس ؓ ہی سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مدینہ منورہ میں اجر و ثواب کی نیت سے میری زیارت کی تو میں روزِ قیامت اس کا شفیع بنوں گا، یا فرمایا: اس کا گواہ بنوں گا۔ اسے امام بیہقی نے، امام ابن جوزی نے 'مشیر العزم' میں اور امام ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اراداً میری زیارت کی تو وہ روزِ قیامت میری پناہ میں ہوگا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ معظمہ حج کی ادائیگی کے لیے گیا، اس کے بعد میری مسجد میں میری زیارت کی غرض

كُتِبَ لَهُ حَجَّتَانِ مَبْرُورَتَانِ. أَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ: مَنْ زَارَ قَبْرِي، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. أَخْرَجَهُ الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ عَدِيٍّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيقِ مُوسَى بْنِ هِلَالِ الْعُبْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ [١].

أَقْوَالُ الْمَالِكِيَّةِ

(١) قَوْلُ الْقَاضِي عِيَاضٍ

قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشَّفَا بِتَعْرِيفِ حُقُوقِ الْمُصْطَفَى: وَزِيَارَةِ قَبْرِهِ رَفَعَهُ سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ الْمُسْلِمِينَ، مُجْمَعٌ عَلَيْهَا، وَفَضِيلَةٌ مُرْغَبٌ فِيهَا، رُوِيَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

أَسَنَدُهُ الْمُصَنَّفُ مِنْ طَرِيقِ الدَّارَقُطْنِيِّ فِي السُّنَنِ. لَكِنْ عِنْدَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ بَدَلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا الْبَزَّازُ، وَابْنُ عَدِيٍّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشَّعْبِ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ مُتَوَقِّفًا فِي ثُبُوتِهِ، وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَالطَّبْرَانِيُّ، وَابْنُ الشَّيْخِ. وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي الْمَجْمَعِ. وَقَالَ الشَّيْطُونِيُّ فِي الْمَنَاهِلِ: وَلَهُ طُرُقٌ وَشَوَاهِدٌ، حَسَنَةُ الدَّهَبِيِّ لِأَجْلِهَا [٢].

[١] الزبيدي في اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين،

[٢] القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى ٥٨٢/٥٨٣-

سے آیا تو اس کی وجہ سے اس کے نامہ اعمال میں دو مقبول حج کی ادائیگی کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی، اس حدیث کو حکیم ترمذی، ابن عدی، دارقطنی اور بیہقی نے حضرت موسیٰ بن ہلال العبدي کے طریق سے حضرت عبید اللہ بن عمر سے، انہوں نے حضرت نافع سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

فقہاء مالکیہ کا موقف

۱۔ قاضی عیاض کا قول

قاضی عیاض نے الشِّفَاءُ بِتَعْرِيفِ حُقُوقِ الْمُصْطَفَى میں لکھا ہے: روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے جانا تمام مسلمانوں کی ایسی سنت ہے جس پر اجماع (اتفاق) ہے اور یہ ایسی فضیلت ہے جس کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر (مبارک) کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

قاضی عیاض نے اسے سنن دارقطنی کے طریق سے بیان کیا ہے، لیکن سنن دارقطنی میں ایک راوی محمد بن عبدالرزاق کی جگہ عبید اللہ بن محمد الوراق کا نام ہے۔ اسی روایت کو بزار نے، ابن عدی نے، بیہقی نے شعب الایمان میں، ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کے ثبوت پر توقف کرتے ہوئے، ابن ابی الدنیا، طبرانی اور ابوشیخ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔ امام سیوطی نے مَنَاهِلُ الصَّفَا فِي تَخْرِيجِ أَحَادِيثِ الشِّفَاءِ میں کہا ہے: اس حدیث کے کئی اور طرق اور شواہد ہیں، امام ذہبی نے اسی وجہ سے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ نَقْلًا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ: فَإِنَّ الزِّيَارَةَ مُبَاحَةٌ بَيْنَ النَّاسِ، وَوَاجِبٌ شَدُّ الْمَطِيِّ إِلَى قَبْرِهِ ﷺ، يُرِيدُ بِالْوُجُوبِ هُنَا وَجُوبَ نَدْبٍ وَتَرْغِيبٍ، وَتَأْكِيدٍ لَا وَجُوبَ فَرَضٍ [۱].

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي 'الشِّفَا': كَرِهَ مَالِكٌ أَنْ يُقَالَ: زُرْنَا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ.

وَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ: إِنَّمَا كَرِهَ مَالِكٌ أَنْ يُقَالَ: طَوَّافُ الزِّيَارَةِ، وَزُرْنَا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، لَا سِتْعَمَالَ النَّاسِ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، فَكَرِهَ تَسْوِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ النَّاسِ بِهَذَا اللَّفْظِ، وَأَحَبُّ أَنْ يُخَصَّ بِأَنْ يُقَالَ: سَلَّمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ [۲]. ☆

☆ امام مالک کے اس قول کا مقصود یہ ہے کہ لفظ قبر کے استعمال سے وفات کی طرف دھیان جاتا ہے جب کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام کرنے کے الفاظ سے آپ ﷺ کی حیات کی طرف دھیان جاتا ہے۔ امام مالک حضور نبی اکرم ﷺ کی نسبت وفات کے تصور پر حیات کے تصور کو ترجیح دیتے تھے اور پسند فرماتے تھے کہ بعد از وصال بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری اور سلام کے الفاظ بولے جائیں نہ کہ قبر انور کی زیارت کے۔ ان کی دلیل غالباً انہی احادیث مبارکہ سے ماخوذ تھی جن میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: 'میری وفات کے بعد میری قبر انور کی زیارت بھی میری ظاہری حیات میں میری زیارت کے مترادف ہے'۔ سوائے اس

[۱] القاضی عیاض فی الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ/ ۵۸۴۔

[۲] القاضی عیاض فی الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ/ ۵۸۴۔

قاضی عیاض نے ایک اور مقام پر امام ابن عبدالبر سے اس بات کو روایت کرتے ہوئے لکھا ہے: عام مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنا مباح ہے، جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کے لیے سواری پر سفر کر کے جانا واجب ہے۔ واجب سے ان کی مراد یہاں تاکید و ترغیب کے لیے امر استجابی ہے، وہ واجب مراد نہیں جو فرض کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

قاضی عیاض نے 'الشفاء' میں بیان کیا ہے: امام مالک اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی یہ کہے کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی ہے۔

ابو عمران کہتے ہیں: امام مالک نے طواف زیارت کہنے اور یہ الفاظ کہنے کہ ہم نے حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی، کو اس لیے مکروہ کہا ہے کہ عام لوگ ایک دوسرے کے لیے بھی یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں لہذا انہوں نے ناپسند جانا کہ ان الفاظ کے استعمال میں بھی لوگوں کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی برابری کا شبہ واقع ہو۔ انہوں نے پسند کیا ہے کہ خاص طور پر یوں کہا جائے: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کیا۔

کے کہ ایسے زائر پر صحابی کا حکم صادر نہیں ہوگا مگر ان کلمات سے صریحاً حضور ﷺ کی حیات مبارکہ ثابت ہوتی ہے۔

حضرت امام مالک نے اسی اعلیٰ درجہ کے عشق و ادب کو ترجیح دی ہے اور آپ کی پہچان بھی ائمہ دین میں بہت بڑے عاشق رسول کے طور پر ہے۔

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضُ:

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَنِي فِي الْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا، كَانَ فِي جَوَارِي، وَكُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عَزَاهُ الشُّيُوطِيُّ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ إِلَى الْبَيْهَقِيِّ فِي الشُّعْبِ، وَرَمَزَ لِحَسَنِهِ. وَتَعَقَّبَهُ الْمُنَاوِيُّ فِي فَيْضِ الْقَدِيرِ ^[١].

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضُ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ، مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي ^[٢].

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضُ: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُهَرِّيِّ قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ، قُلْتُ: مَا هِيَ؟ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ الْمَدِينَةَ سَتَرَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْرِهْ مِنِّي السَّلَامَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: وَكَانَ يُبْرَدُ إِلَيْهِ الْبَرِيدُ مِنَ الشَّامِ.

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضُ فِي الشِّفَاءِ، وَالسَّخَاوِيِّ فِي الْقَوْلِ الْبَدِيعِ، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَمِنْ طَرِيقِهِ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعْبِ ^[٣].

[١] ذكره القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى/٥٨٣-

[٢] القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى/٥٨٣-

[٣] القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى،/٥٨٥، ٥٨٦-

قاضی عیاض نے بیان کیا ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حصولِ ثواب کی نیت سے مدینہ منورہ میں میری زیارت کی، وہ میری پناہ میں آ گیا اور روزِ محشر میں اس کا شفیع ہوں گا۔

اس حدیث کو امام سیوطی نے الجامع الصغیر میں امام بیہقی کی شعب الایمان کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کے حسن ہونے کا عندیہ دیا ہے، مناوی نے فیض القدر میں اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔

اور قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ ایک اور حدیث مبارک میں ہے: جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی۔

قاضی عیاض نے بیان کیا ہے: حضرت یزید بن ابوسعید المہری فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب رخصت ہونے لگا تو انہوں نے فرمایا: مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔ میں نے عرض کیا: فرمائیے کیا کام ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب تمہاری مدینہ منورہ حاضری ہو اور تمہاری نگاہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر پڑے تو میری طرف سے بارگاہِ رسالت ﷺ میں سلام پیش کرنا۔ دیگر روایتوں میں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز شام سے باقاعدہ قاصد بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرنے کی غرض سے روانہ کیا کرتے تھے۔

اس روایت کو قاضی عیاض نے الشفاء میں اور سخاوی نے القول البدیع میں بیان کیا ہے اور کہا ہے: اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور ان کے طریق سے امام بیہقی نے شُعَبُ الْإِيمَان میں بیان کیا ہے۔

(٢) قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي الْعَبَّاسِ الصَّاوِي الْمَالِكِيِّ

وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّاوِي الْمَالِكِيُّ (م ١٢٤١ هـ) فِي حَاشِيَةِ الصَّاوِي عَلَى الشَّرْحِ الصَّغِيرِ: وَنُدِبَ زِيَارَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ مِنْ أَعْظَمِ الْقُرْبَاتِ.

قَوْلُهُ: (وَهِيَ مِنْ أَعْظَمِ الْقُرْبَاتِ): قَالَ الْعَلَّامَةُ السَّمُودِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُؤَلَّفُ فِي زِيَارَةِ الرَّسُولِ ﷺ: وَمِنْ خَصَائِصِهَا - أَيْ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ - وَجُوبُ زِيَارَتِهَا كَمَا فِي حَدِيثِ الطَّبْرَانِيِّ، وَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ زِيَارَتُهَا، فَالرَّحْلَةُ إِلَيْهَا مَأْمُورٌ بِهَا وَاجِبَةٌ، أَيْ مُتَاكِدَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِ الْمُسْتَطِيعِ لَهُ سَبِيلًا.

ثُمَّ ذَكَرَ الْأَحَادِيثَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا سَابِقًا.

وَقَالَ أَيُّضًا: قَالَ بَعْضُهُمْ: السَّلَامُ عَلَيْهِ عِنْدَ قَبْرِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ، عِنْدَهُ لِلْأَخْبَارِ الْكَثِيرَةِ الْوَارِدَةِ فِي ذَلِكَ؛ مِنْهَا: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي؛ حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

وَمَعْنَى قَوْلِهِ فِي الْحَدِيثِ: إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي، أَيْ مِنْ حَضْرَةِ الشُّهُودِ إِلَى رَدِّ جَوَابِ الْمُسْلِمِ، وَلَآنَ شِعَارَ اللَّقَاءِ التَّحِيَّةُ، وَيَدُلُّ لَذَلِكَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ: إِنَّ الزَّائِرَ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَيَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ﷺ، وَالْأَفْضَلُ فِي الزِّيَارَةِ الْقُرْبُ مِنَ الْقَبْرِ الشَّرِيفِ، بِحَيْثُ يَكُونُ النَّبِيُّ يَسْمَعُ قَوْلَهُ عَلَى

۲۔ امام ابو العباس الصاوی المالکی کا قول

امام ابو العباس احمد بن محمد الصاوی المالکی نے حَاشِيَةُ الصَّاوِي عَلَى الشَّرْحِ الصَّغِيرِ میں فرمایا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت مستحب ہے اور اس کا شمار قرب الہی عطا کرنے والے بڑے اعمال میں ہوتا ہے۔

ان کا قول کہ زیارتِ روضہ رسول ﷺ کا شمار باعثِ قرب الہی اعمال میں سے ہے اس پر علامہ سمودی زیارتِ رسول ﷺ کے بارے میں لکھی ہوئی اپنی کتاب میں کہتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کے خصائص میں سے ہے کہ اس کی زیارت کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ امام طبرانی کی حدیث میں ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ مدینہ منورہ حاضری کے لیے جائے لہذا مدینہ منورہ کی زیارت کا تاکید اور وجوبی حکم ہر اس مسلمان کے لیے ہے جو سفرِ مدینہ کی استطاعت رکھتا ہو۔

اس کے بعد انہوں نے وہ احادیث بیان کی ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

امام صاوی مزید فرماتے ہیں: بعض ائمہ نے کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ پر آپ ﷺ کی قبرِ انور کے پاس جا کر سلام پیش کرنا، دور سے ہدیہ درود پیش کرنے سے افضل ہے، کیونکہ اس بارے میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری اُمت میں سے جو بھی شخص میری قبر کے پاس آ کر مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح لوٹا دی ہوئی ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ایک اور حدیث مبارک میں آپ ﷺ کا ارشاد کہ مجھ پر میری روح لوٹا دی ہوئی ہے کا معنی ہے کہ سلام پیش کرنے والے کو اپنی بارگاہ سے جواب دینے کے لیے، اور اس لیے بھی کہ ملاقات کی علامت سلام کرنا ہے۔ اس پر علماء کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کے لیے جانے والا حاضری کی ابتداء سلام پیش کرنے سے کرے اور اختتام آپ ﷺ پر ہدیہ درود سے کرے۔ حاضری کے وقت بہترین عمل قبرِ انور کے اس قدر

حَسَبِ الْعَادَةِ، وَيَلْزَمُ فِي تِلْكَ الْحَضْرَةِ الْأَدَبُ الظَّاهِرِيُّ وَالْبَاطِنِيُّ لِيُظْفَرَ بِالْمُنَى [١].

(٣) قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي الْبَرَكَاتِ الدَّرْدِيرِ

وَقَالَ أَبُو الْبَرَكَاتِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ الدَّرْدِيرُ فِي الشَّرْحِ الصَّغِيرِ: وَنُدِبَ زِيَارَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ مِنْ أَعْظَمِ الْقُرْبَاتِ [٢].

وَفِي تَهْذِيبِ الطَّالِبِينَ عَنْ بَعْضِ الْمَالِكِيَّةِ، وَجُوبُ زِيَارَةِ قَبْرِه ﷺ، قَالَ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْحَقِّ: أَيُّ وَجُوبِ السُّنَنِ. وَظَاهِرُ كَلَامِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ فِي سِرَاجِهِ، حَمْلُ الْوُجُوبِ عَلَى ظَاهِرِهِ. فَإِنَّهُ قَالَ بَعْدَ أَنْ عَدَدَ الْهَجَرَاتِ: وَمَنْ الْهَجْرَةَ الْوَاجِبَةَ الْخُرُوجُ إِلَى الْحَجِّ، وَيَعْقُبُ الْحَجَّ الْهَجْرَةَ إِلَى مُحَمَّدٍ.

وَوَافَقَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ عَلَى هَذَا الْفَقِيهُ الْمَالِكِيُّ أَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ عَيْسَى الْفَارِسِيُّ، فَقَالَ: بِوُجُوبِ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ لَهُ سَعَةٌ [٣].

[١] أحمد بن محمد الصاوي في حاشية الصاوي على الشرح الصغير،

٢٦٠-٢٦٣.

[٢] أحمد بن الدردير في الشرح الصغير، ٢/٢٦٠.

[٣] ابن جماعة الكناني، هداية السالك، ٣/١٣٧١.

قریب ہونا ہے، گویا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی بات (حیات ظاہری کی طرح) حسبِ معمول سماعت فرما رہے ہیں۔ اس بارگاہ میں ظاہری و باطنی آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے، تاکہ وہ مرادیں پانے میں کامیاب ہو جائے۔

۳۔ امام ابو البرکات الدردیر کا قول

ابو البرکات احمد بن محمد بن احمد الدردیر نے الشَّرْحُ الصَّغِيرُ میں کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کو مستحب قرار دیا گیا ہے اور آپ ﷺ کی زیارت قرب الہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

تہذیب الطالبین میں بعض مالکی ائمہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے واجب ہونے کے حوالے سے مروی ہے۔ شیخ ابو محمد عبد الحق نے کہا ہے: اس سے مراد بطورِ سنت وجوب ہے۔ سراج المریدین میں ابن عربی کا بیان بظاہر اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ (اس کتاب میں) انہوں نے متعدد ہجرتوں کے بیان کے بعد لکھا ہے: واجب ہجرتوں میں سے ایک (وطن سے ہجرت کر کے) حج کی ادائیگی کے لیے جانا ہے اور حج کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف ہجرت کرنا ہے۔

ابن عربی کے اس قول کی موافقت مالکیہ کے عظیم فقیہ ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ الفارسی نے کی ہے۔ انہوں نے صاحب استطاعت کے لیے زیارت النبی ﷺ کا واجب ہونا بیان کیا ہے۔

أَقْوَالُ الشَّافِعِيَّةِ

(١) قَوْلُ الْإِمَامِ الْأَجْرِيِّ

قَالَ الْإِمَامُ الْأَجْرِيُّ فِي الشَّرِيعَةِ: مَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَدِيمًا وَلَا حَدِيثًا مِمَّنْ رَسَمَ لِنَفْسِهِ كِتَابًا، نَسَبَهُ إِلَيْهِ مِنْ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ، فَرَسَمَ كِتَابَ الْمَنَاسِكِ، إِلَّا وَهُوَ يَأْمُرُ كُلَّ مَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِمَّنْ يُرِيدُ حَجًّا أَوْ عُمْرَةً أَوْ لَا يُرِيدُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً، وَأَرَادَ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْمَقَامَ بِالْمَدِينَةِ لِفَضْلِهَا إِلَّا وَكُلَّ الْعُلَمَاءِ قَدْ أَمَرُوهُ وَرَسَمُوهُ فِي كُتُبِهِمْ، وَعَلَّمُوهُ كَيْفَ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَيْفَ يُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عُלَمَاءُ الْحِجَازِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ أَهْلِ الشَّامِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ أَهْلِ مِصْرَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ خُرَاسَانَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ أَهْلِ الْيَمَنِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، فَلِلَّهِ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ [١].

(٢) قَوْلُ الْإِمَامِ الْمَاورِدِيِّ

وَقَالَ الْإِمَامُ الْمَاورِدِيُّ فِي الْحَاوِي الْكَبِيرِ: فَأَمَّا زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَا مَوْزُورٌ بِهَا وَمَنْدُوبٌ إِلَيْهَا [٢].

وَقَالَ الْإِمَامُ الْمَاورِدِيُّ: فَإِذَا عَادَ بِهِمْ سَارَ بِهِمْ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ لِزِيَارَةِ

[١] الْأَجْرِيُّ فِي الشَّرِيعَةِ، بَابُ ذِكْرِ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ،

[٢] الْمَاورِدِيُّ فِي الْحَاوِي الْكَبِيرِ، ٤/٢١٤ -

شواہد کا موقف

۱۔ امام آجری کا قول

امام آجری نے 'الشریعہ' میں بیان کیا ہے کہ جدید و قدیم اہل علم میں سے ہر وہ شخصیت جس کا شمار مسلمان فقہاء میں ہوتا ہے، جس نے بھی کوئی کتاب تالیف کی اور مناسک پر بھی کتاب لکھی تو اس میں ہر اس شخص کے لیے جو مدینہ منورہ آیا، خواہ اس کا ارادہ حج و عمرہ کا ہو یا نہ ہو اور اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت اور مدینہ منورہ کی فضیلت کی بنا پر وہاں قیام کا ارادہ کیا ہو، علماء اسلام میں سے ہر ایک نے زیارت و حاضری کا حکم دیا اور اس بات کو اپنی اپنی کتب میں لکھا ہے اور زائر کے لیے ہدایات لکھیں کہ وہ کس طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجے اور کس طرح حضرات شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ پر سلام پیش کرے۔ ان علماء میں حجاز مقدس کے قدیم و جدید علماء کرام اور عراق و شام کے قدیم و جدید علماء اور اہل مصر و خراسان اور یمن کے قدیم و جدید علماء، سب اس میں شامل ہیں۔ ان سب کے اس پر متفق ہونے پر اللہ کا شکر ہے۔

۲۔ امام ماوردی کا قول

امام ماوردی نے الحاوی الکبیر میں کہا ہے: جہاں تک روضہ رسول ﷺ کی زیارت کا تعلق ہے تو زیارت کے لیے جانا یہ حکم شرعی ہے اور مستحب امر ہے۔

امام ماوردی نے مزید کہا ہے: امیر حج جب حاجیوں کو لے کر واپس لوٹے تو حاجیوں

قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لِيَجْمَعَ لَهُمْ بَيْنَ حَجِّ بَيْتِ اللَّهِ، وَزِيَارَةِ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
رِعَايَةً لِحُرْمَتِهِ، وَقِيَامًا بِحُقُوقِ طَاعَتِهِ، وَلَيْتُنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْ فُرُوضِ
الْحَجِّ، فَهُوَ مَنْ نَدَبَ الشَّرْعَ الْمُسْتَحَبَّةَ، وَعَادَاتِ الْحَجَّاجِ
الْمُسْتَحْسَنَةِ^[١].

(٣) قَوْلُ الْإِمَامِ الرَّافِعِيِّ

وَقَالَ الرَّافِعِيُّ فِي شَرْحِ الْوَجِيزِ: يَسْتَحَبُّ أَنْ يَزُورَ بَعْدَ فِرَاقِ
الْحَجِّ، قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ^[٢].

(٤) قَوْلُ الشَّيْخِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ الصَّلَاحِ

وَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو عَمْرٍو بْنُ الصَّلَاحِ فِي مَنَاسِكِهِ: وَمَنْ حَجَّ وَلَمْ
يَزُرْهُ ﷺ فَقَدْ جَفَاهُ^[٣].

(٥) قَوْلُ الْإِمَامِ النَّوَوِيِّ

وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْمَجْمُوعِ شَرْحَ الْمُهَذَّبِ: وَيَسْتَحَبُّ زِيَارَةَ قَبْرِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ زَارَ قَبْرِي
وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

[١] الماوردي في الأحكام السلطانية، باب الولاية على الحج/١٧٣-

[٢] الرافعي في فتح العزيز بشرح الوجيز، ٤١٧/٧-

[٣] ذكره ابن جماعة الكناني في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في

المناسك، ١٣٦٩/٣-

کو مدینہ منورہ لے آئے تاکہ حاجی حج بیت اللہ کے ساتھ ساتھ روضہ اطہر کی زیارت کی سعادت بھی حاصل کر سکیں۔ روضہ اطہر کی زیارت کا شمار اگرچہ حج کے فرائض میں نہیں، لیکن اُمت پر آپ ﷺ کا جو حق اطاعت و احترام لازم ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ حاجی اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔ اس لیے زیارتِ روضہ اطہر کو شرعی طور پر مستحب قرار دیا گیا ہے اور یہ حاجیوں کے قابلِ تحسین معمولات میں سے ہے۔

۳۔ امام رافعی کا قول

امام رافعی نے شرح الوجیز میں کہا ہے: حج سے فراغت کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرنا مستحب امر ہے۔

۴۔ شیخ ابو عمرو بن صلاح کا قول

شیخ ابو عمرو بن صلاح نے مناسک حج میں بیان کیا ہے: جس شخص نے حج ادا کیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت نہ کی تو اس نے آپ ﷺ کے ساتھ بے وفائی کی۔

۵۔ امام نووی کا قول

امام نووی نے المجموع شرح المہذب میں بیان کیا ہے: رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور کی زیارت مستحب ہے۔ اُس حدیث کی بناء پر جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

وَقَالَ أَيُّضًا: اعْلَمْ أَنَّ زِيَارَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهَمِّ الْقُرْبَاتِ،
وَأَنْجَحِ الْمَسَاعِي، فَإِذَا انْصَرَفَ الْحُجَّاجُ وَالْمُعْتَمِرُونَ مِنْ مَكَّةَ أُسْتَحَبَّ
لَهُمْ اسْتِحْبَابًا مُتَأَكَّدًا، أَنْ يَتَوَجَّهُوا إِلَى الْمَدِينَةِ لِزِيَارَتِهِ ﷺ.

وَيَنْوِي الزَّائِرُ مَعَ الزِّيَارَةِ التَّقَرُّبَ، وَشَدَّ الرَّحْلَ إِلَيْهِ وَالصَّلَاةَ فِيهِ،
وَإِذَا تَوَجَّهَ فَلْيَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ ﷺ فِي طَرِيقِهِ، فَإِذَا وَقَعَ بَصَرُهُ
عَلَى أَشْجَارِ الْمَدِينَةِ وَحَرَمِهَا، وَمَا يُعْرِفُ بِهَا، زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ
عَلَيْهِ ﷺ، وَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَنْفَعَهُ بِهَذِهِ الزِّيَارَةِ وَأَنْ يَقْبَلَهَا مِنْهُ [١].

وَقَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ: وَاعْلَمْ إِنَّهُ يَنْبَغِي لِكُلِّ مَنْ حَجَّ أَنْ
يَتَوَجَّهَ إِلَى زِيَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَوَاءً أَكَانَ ذَلِكَ طَرِيقَهُ أَوْ لَمْ يَكُنْ، فَإِنَّ
زِيَارَتَهُ ﷺ مِنْ أَهَمِّ الْقُرْبَاتِ، وَأَرْبَحِ الْمَسَاعِي، وَأَفْضَلِ الطَّلَبَاتِ [٢].

وَقَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ أَيُّضًا فِي كِتَابِهِ 'الْإِيضَاحُ فِي مَنَاسِكِ الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ': الْبَابُ السَّادِسُ، فِي زِيَارَةِ قَبْرِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذَلِكَ:

وَفِي الْبَابِ مَسَائِلٌ:

الْأُولَى: إِذَا انْصَرَفَ الْحُجَّاجُ وَالْمُعْتَمِرُونَ مِنْ مَكَّةَ، فَلْيَتَوَجَّهُُوا
إِلَى مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِزِيَارَةِ تَرْبَتِهِ ﷺ، فَإِنَّهَا مِنْ أَهَمِّ الْقُرْبَاتِ وَأَنْجَحِ

[١] النووي في المجموع، ٨/١٩٩-٢٠١

[٢] النووي في الأذكار/١٦٢-١.

امام نووی مزید بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت اللہ تعالیٰ کی قربت عطا کرنے والا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور سب سے زیادہ کامیاب کوشش ہے۔ جب حاجی اور عمرہ ادا کرنے والے مکہ مکرمہ سے واپس لوٹیں، تو ان کے لیے تاکیدیں مستحب ہے کہ وہ زیارت قبر انور ﷺ کے لیے مدینہ منورہ کا ضرور رخ کریں۔

زائر مدینہ زیارت کے ساتھ عبادت اور اس کی طرف سفر کرنے اور وہاں نماز پڑھنے کی نیت کرے اور جب سفر پر روانہ ہو تو راستے میں آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پڑھے، پھر جب اس کی نظر حرم مدینہ اور اس کے درختوں پر پڑے اور وہ چیز جو حضور ﷺ کی یادگار ہے تو اس دوران بھی آپ ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کرے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس زیارت سے اس کو نفع عطا فرمائے اور اس کی حاضری قبول فرمائے۔

امام نووی نے الأذکار میں بیان کیا ہے: آگاہ ہو جاؤ! ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ حج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کا رخ کرے۔ خواہ قبر انور اس کے راستے میں آتی ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت قرب الہی کا سب سے اہم ذریعہ، سب سے زیادہ نفع بخش کوشش اور سب سے زیادہ فضیلت والی تمنا ہے۔

امام نووی نے اپنی کتاب 'الإيضاح في مناسك الحج والعمرة' میں (یوں) بیان کیا ہے: چھٹا باب: آقائے دو جہاں سیدنا و مولانا رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی زیارت اور اس کے متعلق جتنے آداب و احکامات ہیں ان کا بیان۔

زیارت روضہ رسول ﷺ کے بارے میں چند مسائل کا بیان:

پہلا مسئلہ: جب تمام حاجی اور عمرہ ادا کرنے والے لوگ حج و عمرہ کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس جائیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی غرض سے رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ منورہ کا رخ کریں، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت قرب الہی کا سب سے

الْمَسَاعِي. وَقَدْ رَوَى الْبَزَّازُ وَالذَّارِقُطْنِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

الثَّانِيَةُ: يُسْتَحَبُّ لِلزَّائِرِ أَنْ يَنْوِيَ مَعَ زِيَارَتِهِ ﷺ التَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالْمَسَافَرَةِ إِلَى مَسْجِدِهِ ﷺ، وَالصَّلَاةِ فِيهِ.

الثَّالِثَةُ: يُسْتَحَبُّ إِذَا تَوَجَّهَ إِلَى زِيَارَتِهِ ﷺ أَنْ يُكْثِرَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ فِي طَرِيقِهِ. فَإِذَا وَقَعَ بَصَرُهُ عَلَى أَشْجَارِ الْمَدِينَةِ وَحَرَمِهَا وَمَا يُعْرِفُ بِهَا، زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ ﷺ، وَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَنْفَعَهُ بِزِيَارَتِهِ، وَأَنْ يَتَقَبَّلَهَا مِنْهُ.

الرَّابِعَةُ: يُسْتَحَبُّ أَنْ يَغْتَسِلَ قَبْلَ دُخُولِهِ، وَيَلْبَسَ أَنْظَفَ ثِيَابِهِ.

الخَامِسَةُ: يَسْتَحْضِرُ فِي قَلْبِهِ حِينَئِذٍ شَرَفَ الْمَدِينَةِ، وَأَنَّهَا أَفْضَلُ الدُّنْيَا بَعْدَ مَكَّةَ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ، وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ أَفْضَلُهَا عَلَى الْإِطْلَاقِ، وَأَنَّ الَّذِي شَرَفَتْ بِهِ ﷺ خَيْرُ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ. وَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قُدُومِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ مُسْتَشْعِرًا لِعَظِيمِهِ مُمْتَلِئًا الْقَلْبِ مِنْ هَيْبَتِهِ كَأَنَّهُ يَرَاهُ.

اہم ذریعہ اور سب سے زیادہ نفع بخش مساعی ہے۔ امام بزار اور دارقطنی دونوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر انور کی زیارت کی اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دوسرا مسئلہ: زائر کے لیے مستحب ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد کی طرف سفر کرنے اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے جاتے ہوئے آپ ﷺ کی زیارت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت بھی کرے۔

تیسرا مسئلہ: (زائر کے لیے) یہ بات بھی مستحب ہے کہ جب وہ (آپ ﷺ کی قبر انور) کی زیارت کی طرف محو سفر ہو تو راستے میں آپ ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کرے۔ جب زائر کی نظر مدینہ منورہ کے درختوں اور حرم مدینہ یا اُس کے آثار اور نشانیوں پر پڑے، تو آپ ﷺ کی ذات اقدس پر بکثرت درود و سلام پڑھے، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ سے (عاجزی سے) سوال کرے کہ آپ ﷺ کی قبر انور کی زیارت اس کے لیے نفع مند ہو اور اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے۔

چوتھا مسئلہ: زائر کے لیے یہ بات (بھی) مستحب ہے کہ حرم مدینہ میں داخل ہونے سے قبل غسل کرے اور صاف ستھرے کپڑے پہنے۔

پانچواں مسئلہ: زائر جس وقت مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہو تو اپنے دل میں یہ بات یاد کرے کہ بعض علماء کے نزدیک بے شک مکہ مکرمہ کے بعد یہ مقام دنیا کا سب سے اعلیٰ مقام ہے، بعض کے نزدیک یہ مقام مطلقاً دنیا کے تمام مقامات سے افضل ہے اور مدینہ منورہ کو یہ شرف تمام خلایق سے افضل ہستی کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ زائر کو چاہیے کہ (مکہ مکرمہ سے لوٹنے کے بعد) اُس کی پہلی آمد (روضہ رسول کی جانب ہو) اس حال میں کہ وہ آپ ﷺ کی تعظیم کو جانتا ہو اور آپ ﷺ کی عزت و جلال سے اُس کا دل و دماغ لبریز ہو گیا کہ وہ آپ ﷺ کی زیارت کر رہا ہے۔

السَّادِسَةُ: إِذَا صَلَّى التَّحِيَّةَ فِي الرُّوْضَةِ أَوْ غَيْرِهَا مِنَ الْمَسْجِدِ شَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى هَذِهِ النِّعْمَةِ، وَيَسْأَلُهُ إِتْمَامَ مَا قَصَدَهُ وَقَبُولَ زِيَارَتِهِ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَبْرَ الْكَرِيمَ، فَيَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ، وَيَسْتَقْبِلُ جِدَارَ الْقَبْرِ، وَيَبْعُدُ مِنْ رَأْسِ الْقَبْرِ نَحْوَ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ.

وَفِي إِحْيَاءِ غُلُومِ الدِّينِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ جِدَارَ الْقَبْرِ عَلَى نَحْوِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ مِنَ السَّارِيَةِ الَّتِي عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ فِي زَاوِيَةِ جِدَارِهِ. وَيَجْعَلُ الْقِنْدِيلَ الَّذِي فِي الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ عَلَى رَأْسِهِ، وَيَقِفُ نَاطِرًا إِلَى أَسْفَلِ مَا يَسْتَقْبِلُهُ مِنْ جِدَارِ الْقَبْرِ، غَاصَّ الطَّرْفِ فِي مَقَامِ الْهَيْبَةِ وَالْإِجْلَالِ، فَارِغَ الْقَلْبِ مِنْ عُلَاقِقِ الدُّنْيَا، مُسْتَحْضِرًا فِي قَلْبِهِ جَلَالَهَ مَوْقِفِهِ، وَمَنْزِلَهَ مَنْ هُوَ بِحَضْرَتِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يَرْفَعُ صَوْتَهُ، بَلْ يَقْتَصِدُ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَهْرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاهِرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْأُمَّةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَيَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ.

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَأَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَّتِكَ

چھٹا مسئلہ: جب وہ روضہ اقدس میں یا اس کے علاوہ مسجد میں دو رکعات نماز پڑھے تو اس نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے ارادے کی تکمیل اور قبر انور کی زیارت کے قبول ہونے کا سوال کرے۔ پھر وہ قبر انور کی طرف آئے، قبلہ کی طرف اپنی پشت کرے اور قبر انور کی دیوار کی جانب اپنا رخ کرے اور قبر انور سے چار گز دور کھڑا ہو۔

’احیاء علوم الدین‘ میں ہے کہ زائر قبر انور کی دیوار کی طرف، اس ستون سے تقریباً چار گز کے فاصلہ پر جو قبر انور کے سرہانے والی دیوار کے کونے کے پاس ہے، اپنا رخ کرے، قبر انور کے پاس اس قندیل کو جو قبلہ کی جانب ہے اپنے سر پر لائے اور قبر انور کی سامنے والی دیوار کے زیریں حصہ پر اپنی نگاہ مرکوز کر کے (با ادب) کھڑا ہو، عزت و جلال والے مقام میں کھڑا ہونے کی وجہ سے اپنی نظروں کو بھکا کر کھڑا ہو، اپنے دل کو دنیا کے تمام علاقے سے خالی رکھے اور اپنے دل کو یہ بات باور کرائے کہ وہ کون سے مقام پر کس کی بارگاہ میں کھڑا ہے۔ پھر وہ (آپ ﷺ) پر سلام بھیجے اور اپنی آواز کو بلند نہ کرے بلکہ میانہ روی اختیار کرے اور کہے: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی سب سے بہترین ہستی! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہترین ذات! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے حبیب! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ (کی ناراضگی) سے ڈرانے والے! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی رحمتوں کی خوشخبری سنانے والے! آپ پر سلام ہو۔ اے پاکیزہ ہستی! آپ پر سلام ہو۔ اے پاک کرنے والی ہستی! آپ پر سلام ہو۔ اے رحمت والے نبی! آپ پر سلام ہو۔ اے اُمت کے نبی! آپ پر سلام ہو۔ اے ابو القاسم! آپ پر سلام ہو۔ اے تمام جہانوں کے رب کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ اے تمام رسولوں کے سردار! آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم النبیین! آپ پر سلام ہو۔ اے تمام مخلوق میں سے بہترین ہستی! آپ پر سلام ہو۔ اے روشن پیشانی والوں کے قائد! آپ پر سلام ہو۔

آپ پر آپ کی آل پر، آپ کے گھر والوں پر، آپ کی ازواج پر، آپ کی اولاد پر

وَأَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ،

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَجَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ،
جَزَاكَ اللَّهُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ، وَصَلَّى
اللَّهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ، أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ
وَأَطْيَبَ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ.

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ وَخَيْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّيْتَ
الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، اللَّهُمَّ وَآتِهِ الْوَسِيلَةَ
وَالْفُضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، وَآتِهِ نَهَايَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَأَلَ
السَّائِلُونَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

وَمَنْ عَجَزَ عَنْ حِفْظِ هَذَا، أَوْ ضَاقَ وَقْتُهِ عَنْهُ، اقْتَصَرَ عَلَى بَعْضِهِ
وَأَقْلَهُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَجَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ مِنَ السَّلَفِ
﴿١﴾ إِلَّا قِصَارُ جِدًّا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ،

اور آپ کے صحابہ سب پر سلام ہو۔

آپ پر اور باقی تمام نبیوں پر سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ یا رسول اللہ! اللہ آپ کو ہماری طرف سے اس سے بھی اچھی جزاء دے جو اُس نے اپنے کسی نبی اور رسول کو اُس کی امت کی طرف سے دی ہے۔ جب بھی کوئی آپ کا ذکر کرے اور جب بھی کوئی آپ کے ذکر سے غافل ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر دفعہ افضل ترین، کامل ترین اور پاکیزہ ترین درود سے نوازے جو اس سے قبل تمام مخلوق میں سے کسی نے بھی آپ ﷺ پر نہیں بھیجا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں، وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نے (اللہ کا) پیغام پہنچایا اور آپ نے امانت کو اداء فرما دیا اور (اپنی) امت کو نصیحت کی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا بھی حق ادا کیا۔ یا اللہ! تو آپ ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطاء فرما اور آپ ﷺ کو اُس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کو وہ بلند ترین مقام و مرتبہ عطاء فرما جس کا سوال کرنا کسی سوالی کے لائق نہ ہو۔

یا اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول، اُمی نبی پر، آپ کی آل پر، آپ کی ازواج، آپ کی اولاد پر، درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم ؑ پر اور آپ کی آل پر درود بھیجا اور محمد ﷺ جو امی نبی ہیں آپ پر، آپ کی آل پر، آپ کی ازواج، آپ کی اولاد سب پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم ؑ پر اور آپ کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل فرمائی بے شک تو ہی تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔

جو شخص اِن الفاظ کو زبانی یاد کرنے سے عاجز ہو، یا اُس کے پاس وقت کم ہو تو اِن الفاظ میں سے بعض پر اکتفاء کر لے اور اِن میں سے مختصر ترین الفاظ اَلْسَلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ اور دیگر سلف صالحین سے بہت زیادہ اختصار مروی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ.

وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَ قَدْ أَوْصَاهُ أَحَدٌ بِالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، أَوْ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْعِبَارَاتِ، ثُمَّ يَتَأَخَّرُ إِلَى صَوْبِ يَمِينِهِ قَدَرِ ذِرَاعٍ، فَيُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه لِأَنَّ رَأْسَهُ عِنْدَ مَنْكَبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، صَفِيَّ رَسُولِ اللَّهِ وَثَانِيَهُ فِي الْعَارِ، جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ نَبِيَّهِ ﷺ خَيْرًا، ثُمَّ يَتَأَخَّرُ إِلَى صَوْبِ يَمِينِهِ قَدَرِ ذِرَاعٍ لِلسَّلَامِ عَلَى عُمَرَ رضي الله عنه، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ، أَعَزَّ اللَّهُ بِكَ الْإِسْلَامَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرًا.

وَهَذِهِ صِفَةُ الْقُبُورِ الْكَرِيمَةِ:

الصِّفَةُ الْأُولَى:

قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ.

قَبْرُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه.

قَبْرُ عُمَرَ رضي الله عنه.

ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ یوں عرض کرتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبْتَاهُ (یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو، اے ابوبکر صدیق! آپ پر سلام ہو۔ اے ابا جان! آپ پر سلام ہو)۔

امام مالک سے مروی ہے کہ آپ جب بھی (روضہ رسول پر) حاضر ہوتے تو یوں سلام عرض کرتے: اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ پھر اگر کسی نے (زار کو) (حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں) سلام پہنچانے کی وصیت کی ہو تو یوں کہے: اے اللہ کے رسول! آپ پر فلاں کے بیٹے فلاں کا سلام ہو۔ یا (کہے) اے اللہ کے رسول! فلاں بن فلاں آپ پر سلام پیش کرتا ہے، یا اس طرح کی (مزید) عبارات (سلام پہنچانے کے حوالے سے) نقل کی گئی ہیں۔ پھر (زار) اپنی دائیں جانب ایک گز کے فاصلہ پر پیچھے ہٹے، پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی ذات گرامی پر سلام بھیجے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک رسول اللہ ﷺ کے شانہ اقدس کے پاس ہے۔ چنانچہ یوں کہے: اے (سیدنا) ابوبکر صدیق، رسول اللہ ﷺ کے منتخب کردہ دوست اور غارِ (حراء) میں دو میں سے دوسری شخصیت! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نبی ﷺ کی امت کی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔ پھر اپنی دائیں جانب ایک گز کے فاصلہ پر حضرت عمر ؓ کی ذات گرامی پر سلام پڑھنے کے لیے پیچھے ہٹے اور یوں کہے: اے (سیدنا) عمر! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے اسلام کو عزت دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔

ان قبور مقدسہ کی کیفیت اور پہچان اس طرح ہے:

(سب سے پہلے) حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور ہے۔

(پھر) حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی قبر مبارک ہے۔

(پھر) حضرت عمر فاروق ؓ کی قبر مبارک ہے۔

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَوْقِفِهِ الْأَوَّلِ قُبَالَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَتَوَسَّلُ بِهِ فِي حَقِّ نَفْسِهِ، وَيَتَشَفَّعُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، وَمِنْ أَحْسَنِ مَا يَقُولُ مَا حَكَاهُ أَصْحَابُنَا عَنِ الْعُتْبِيِّ مُسْتَحْسِنِينَ لَهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (النساء، ٦٤/٤) وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذَنْبِي. مُسْتَشْفِعًا بِكَ إِلَى رَبِّي ثُمَّ أَنشَأَ يَقُولُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ

فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكْمُ

نَفْسِي فِدَاءً لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرْمُ

أَنْتَ الشَّفِيعُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

عَلَى الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

وَصَاحِبَاكَ فَلَا أَنْسَاهُمَا أَبَدًا

مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

اس کے بعد وہ (زائر) رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کے سامنے اپنی پہلی جگہ پر لوٹ آئے اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے حق میں دعا کرے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کو بطور شفیع پیش کرے۔ کتنی ہی اچھی بات ہے جو ہمارے ائمہ نے خوبصورتی کے ساتھ عقی سے نقل کرتے ہوئے بیان کی ہے۔ امام عقی نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔ میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے سنا ہے وہ (قرآن مجید میں) یہ فرماتا ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بناء پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔ میں آپ ﷺ کے پاس اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے آیا ہوں۔ اپنے رب کی بارگاہ میں آپ ﷺ کو اپنا شفیع بنانے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ پھر وہ (یہ اشعار) کہنے لگا:

اے وہ بہترین ہستی جو زمین کے اس (مقدس) ٹکڑے میں دفن ہے!
میری جان اُس قبر انور پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں۔ (وہ قبر)
جس میں معاف کرنے والی اور جود و سخا کرنے والی ہستی موجود ہے۔
آپ ﷺ ایسی شفاعت فرمانے والی ہستی ہیں کہ جن کی شفاعت کی اُس
وقت بھی اُمید کی جائے گی جب پل صراط پر قدم ڈمگا جائیں گے۔ آپ
کے دونوں ساتھیوں کو بھی میں ہمیشہ نہیں بھولوں گا۔ جب تک قلم چلتا
رہے، میری طرف سے آپ سب پر سلام ہو۔

قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ، فَعَلَبْتَنِي عَيْنَايَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ: يَا عُتْبِي الْحَقَّ الْأَعْرَابِيُّ وَبَشِّرُهُ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَهُ [١].

(٦) قَوْلُ الْحَافِظِ تَقِيِّ الدِّينِ السُّبْكِيِّ

قَالَ الْحَافِظُ تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ فِي كِتَابِهِ 'شِفَاءُ السَّقَامِ' مَا نَصَّهُ:

الْبَابُ الثَّلَاثُ: فِيمَا وَرَدَ فِي السَّفَرِ إِلَى زِيَارَتِهِ ﷺ صَرِيحًا، وَبَيَانٌ أَنَّ ذَلِكَ لَمْ يَزَلْ قَدِيمًا وَحَدِيثًا.

وَمِمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ بِلَالُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ ؓ مُؤَدِّنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَافِرٌ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ لِزِيَارَةِ قَبْرِهِ ﷺ، رَوَيْنَا ذَلِكَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَيْهِ، وَهُوَ نَصٌّ فِي الْبَابِ [٢].

ثُمَّ قَالَ فِي الْبَابِ الرَّابِعِ مِنَ الْكِتَابِ مَا نَصَّهُ: قَالَ الْقَاضِي عِيَّاضُ: وَزِيَارَةُ قَبْرِهِ ﷺ سُنَّةٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مُجْمَعٌ عَلَيْهَا وَفَضِيلَةٌ مُرَغَّبٌ فِيهَا.

ثُمَّ أَفَاضَ فِي نَقْلِ اسْتِحْبَابِهَا عَنْ أَغْيَانٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ، فَقَالَ ذَلِكَ عَنِ الشَّافِعِيَّةِ: عَنِ الْقَاضِي أَبِي الطَّيِّبِ الطَّبْرِيِّ، وَالْمَحَامِلِيِّ، وَالْحَلِيمِيِّ، وَالْمَاوَرِدِيِّ، وَالرُّوْيَانِيِّ، وَالْقَاضِي حُسَيْنٍ، وَالشَّيْخِ أَبِي إِسْحَاقَ الشِّيرَازِيِّ.

[١] النووي في الإيضاح/٤٤٧-٤٥٥

[٢] السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام/١٨٤ -

عقی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ اعرابی چلا گیا اور مجھ پر نیند غالب آ گئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ مجھ سے فرما رہے ہیں: اے عقی! اس اعرابی سے جا ملو اور اسے بشارت دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا ہے۔

۶۔ حافظ تقی الدین السبکی کا قول

حافظ تقی الدین السبکی نے اپنی کتاب 'شِفَاءُ السَّقَام' میں بیان کیا ہے: جس کا متن یہ ہے:

تیسرا باب ان روایات کے بارے میں ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت اقدس کے بارے میں صراحت کے ساتھ بیان ہوئی ہیں اور اس بات کا بیان کہ شروع سے لے کر اب تک یہ (اہل اسلام کا) معمول رہا ہے۔

اس بارے میں جن صحابہ کرام ﷺ سے احادیث مروی ہیں، ان میں مؤذن رسول ﷺ سیدنا بلال بن ابی رباح ﷺ ہیں، جنہوں نے شام سے مدینہ منورہ کا سفر صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے لیے اختیار کیا۔ ہم نے اس بات کو ان سے حید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور وہ زیارت قبر انور کے باب میں نص ہے۔

پھر حافظ تقی الدین سبکی نے چوتھے باب میں قاضی عیاض کا قول بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت مسلمانوں کے درمیان مسنون (معمول) ہے، جس پر تمام اُمت کا اجماع ہے۔ یہ ایک ایسی فضیلت ہے کہ جس کی طرف لوگ کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔

پھر انہوں نے مذاہب اربعہ کے اکابر علماء کی آراء کی روشنی میں زیارتِ قبر کے مستحب ہونے کا تفصیلی بیان کیا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں شوافع میں سے قاضی ابوطیب الطبری، امام محاملی، حلیمی، ماوردی، رویانی، قاضی حسین، شیخ ابواسحق شیرازی کی آراء کو بیان کیا ہے۔

وَعَنِ الْحَفِيفَةِ: عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ الْكُرْمَانِيِّ فِي مَنْاسِكِهِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ فِي شَرْحِ الْمُخْتَارِ، وَأَبِي اللَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيِّ فِي فَتَاوَاهُ، وَالشُّرُوجِيِّ فِي الْغَايَةِ.

وَعَنِ الْحَنَابِلَةِ: عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ الْكَوَازِنِيِّ فِي الْهِدَايَةِ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ السَّامِرِيِّ فِي الْمُسْتَوْعَبِ، وَنَجْمِ الدِّينِ بْنِ حَمْدَانَ فِي الرَّعَايَةِ الْكُبْرَى. وَعَنِ الْمَالِكِيَّةِ: عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْفَاسِيِّ، وَالشَّيْخِ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ.

ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ (مِنْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ: بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ مِنْ سُنَنِهِ): 'وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا' وَأَجَابَ عَنْهُ بِثَلَاثَةِ أَجَوِبَةٍ.

١. يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِهِ الْحَثُّ عَلَى كَثْرَةِ زِيَارَةِ قَبْرِهِ ﷺ، وَأَنْ لَا يُهْمَلُ حَتَّى لَا يَزَارَ إِلَّا فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ كَالْعِيدِ الَّذِي لَا يَأْتِي فِي الْعَامِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ.

٢. وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ لَا تَتَّخِذُوا لَهُ وَقْتًا مَخْصُوصًا لَا تَكُونُ الزِّيَارَةُ إِلَّا فِيهِ، وَزِيَارَةُ قَبْرِهِ ﷺ لَيْسَ لَهَا يَوْمٌ بَعِيْنُهُ بَلْ أَيَّ يَوْمٍ كَانَ.

٣. وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يُرَادَ أَنْ يُجْعَلَ كَالْعِيدِ فِي الْعُكُوفِ عَلَيْهِ، وَإِظْهَارِ الزَّيْنَةِ وَالْاجْتِمَاعِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يُعْمَلُ فِي الْأَعْيَادِ، بَلْ لَا يُؤْتَى إِلَّا لِلزِّيَارَةِ وَالسَّلَامِ وَالِدُّعَاءِ، ثُمَّ يُنْصَرَفُ عَنْهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمُرَادِ نَبِيِّهِ ﷺ [١].

[١] السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام/ ٢٠٢-٢٠٩، —

احناف میں سے امام ابو منصور الکرمانی کی رائے اُن کی کتاب 'مناسک' سے، امام عبد اللہ بن محمود کی رائے 'شرح المختار' سے، امام ابو الیث السمرقندی کا موقف ان کے فتاویٰ سے اور امام سروجی کا موقف 'الغایہ' سے بیان کیا ہے۔

پھر اُنہوں نے ائمہ حنابلہ میں سے امام ابو الخطاب الکواذنی کا موقف ان کی کتاب الہدایۃ سے، امام ابو عبد اللہ السامری کا المستوعب سے، امام نجم الدین بن حمدان کا الرعیۃ الکبریٰ سے بیان کیا ہے۔

پھر ائمہ مالکیہ کا موقف، امام ابو عمران الفاسی اور شیخ ابن ابی زید سے بیان کیا ہے۔
پھر انہوں نے امام ابو داؤد کی حدیث کو کِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ مِنْ سُنَنِہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'تم میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ۔' اُنہوں نے اس حدیث کے (معانی پر وارد ہونے والے اعتراضات کے) تین جوابات دیئے ہیں:

۱۔ سب سے پہلا احتمال یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اس حدیث پاک سے حضور نبی اکرم ﷺ کا منشاء آپ ﷺ کی قبر انور کی بار بار زیارت کی ترغیب دینا ہو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ کبھی کبھی اس طرح حاضری دیں جیسا کہ لوگ عید مناتے ہیں جو کہ سال میں دو مرتبہ آتی ہے۔

۲۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ زیارتِ قبر رسول ﷺ کے لیے کوئی ایک وقت مختص نہ کیا جائے بلکہ جس دن موقع ملے زیارت کے لیے جایا جائے۔

۳۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ عید کی طرح اس کی طرف متوجہ ہونا، زیب و زینت کا اظہار کرنا، اکٹھے ہونا اور دیگر اعمال کرنا جو عیدوں کے موقع پر کئے جاتے ہیں۔ (اس طرح نہ ہو) بلکہ فقط زیارت اور سلام و دعا کے لیے حاضر ہوا جائے اور پھر واپس لوٹا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے نبی ﷺ کی مراد کو خوب جانتا ہے۔

(٧) قَوْلُ الْعَلَامَةِ زَيْنِ الدِّينِ الْمَرَاغِيِّ

قَالَ الْعَلَامَةُ زَيْنُ الدِّينِ الْمَرَاغِيُّ: وَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُسْلِمٍ اعْتِقَادُ كَوْنِ زِيَارَتِهِ ﷺ قُرْبَةً لِلْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي ذَلِكَ وَلَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ [النساء، ٤/٦٤] الْآيَةُ، لِأَنَّ تَعْظِيمَهُ ﷺ لَا يَنْقُطِعُ بِمَوْتِهِ، وَلَا يُقَالُ: إِنَّ اسْتِغْفَارَ الرَّسُولِ لَهُمْ إِنَّمَا هُوَ فِي حَالِ حَيَاتِهِ، وَلَيْسَتْ الزِّيَارَةُ كَذَلِكَ، لِمَا قَدْ أَجَابَ بِهِ بَعْضُ أَيْمَةِ الْمُحَقِّقِينَ، مِنْ أَنَّ الْآيَةَ دَلَّتْ عَلَى تَعْلِيْقِ وَجْدَانِ اللَّهِ تَوَابًا رَحِيمًا بِثَلَاثَةِ أُمُورٍ:

الْمَجِيءُ، وَاسْتِغْفَارُ الرَّسُولِ لَهُمْ، وَقَدْ حَصَلَ اسْتِغْفَارُ الرَّسُولِ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، لِأَنَّهُ ﷺ قَدْ اسْتَغْفَرَ لِلْجَمِيعِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد، ٤٧/١٩]، فَإِذَا وُجِدَ مَجِيئُهُمْ أَوْ اسْتِغْفَارُهُمْ، تَكَامَلَتِ الْأُمُورُ الثَّلَاثَةُ الْمُوجِبَةُ لِتَوْبَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَحْمَتِهِ^[١].

[١] يوسف الصالحى في سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد،

۷۔ علامہ زین الدین المراغی کا قول

علامہ زین الدین المراغی نے کہا ہے: ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنا احادیث مبارکہ کی بناء پر عبادت ہے اور اس وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے ۵ چونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و تکریم آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ختم نہیں ہوئی، یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا اُمتیوں کے لیے بخشش کی دعا فرمانا صرف آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ تک محدود تھا اور زیارت روضہ اطہر کے لیے جانا اس طرح نہیں۔ اس کا علماء محققین نے جواب دیا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تَوَّابًا رَحِيمًا (توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم والا) ہونا تین اُمور کے ساتھ مشروط ہے:

پہلی شرط: در رسول ﷺ پر حاضر ہونا؛ دوسری شرط: رسول اللہ ﷺ کا ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا؛ اور تیسری شرط یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بخشش طلب کرنا پوری اُمت کے لیے ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے پوری اُمت کے لیے مغفرت طلب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ اور آپ (اظہارِ عبودیت اور تعلیم اُمت کی خاطر اللہ سے) معافی مانگتے رہا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی طلبِ مغفرت (یعنی ان کی شفاعت) فرماتے رہا کریں (یہی ان کا سامانِ بخشش ہے)۔ جب لوگوں کا درِ اقدس پر آنا اور طلبِ مغفرت متحقق ہو جائیں تو تینوں اُمور کی تکمیل ہو جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے توبہ کی قبولیت اور رحمت کی صورت میں نصیب ہوں گے۔

(٨) قَوْلُ الْحَافِظِ أَبِي زُرْعَةَ الْعِرَاقِيِّ

وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو زُرْعَةَ الْعِرَاقِيُّ: (الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ) اسْتَدَلَّ بِهِ عَلَى أَنَّهُ لَوْ نَدَرَ إِيَّانَ مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ لِزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ لَزِمَهُ ذَلِكَ، لِأَنَّهُ مِنْ جُمْلَةِ الْمَقَاصِدِ الَّتِي يُؤْتَى لَهَا ذَلِكَ الْمَحَلُّ، بَلْ هُوَ أَعْظَمُهَا^[١].

(٩) قَوْلُ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفَتْحِ: مَا نُقِلَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: زُرْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ أَجَابَ عَنْهُ الْمُحَقِّقُونَ مِنْ أَصْحَابِهِ بِأَنَّهُ كَرِهَ اللَّفْظَ أَدْبًا لَا أَصْلَ الزِّيَارَةِ، فَإِنَّهَا مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ وَأَجَلِ الْقُرْبَاتِ الْمُوَصَّلَةِ إِلَى ذِي الْجَلَالِ وَأَنَّ مَشْرُوعِيَّتَهَا مَحَلٌّ لِجَمَاعٍ بِلَا نِزَاعٍ، وَاللَّهُ الْهَادِي إِلَى الصَّوَابِ^[٢].

(١٠) قَوْلُ الْإِمَامِ الْقُسْطَلَانِيِّ

وَقَالَ الْإِمَامُ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي 'الْمَوَاهِبِ': اعْلَمْ أَنَّ زِيَارَةَ قَبْرِهِ ﷺ الشَّرِيفِ مِنْ أَعْظَمِ الْقُرْبَاتِ، وَأَرْجَى الطَّاعَاتِ، وَالسَّبِيلُ إِلَى أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَمَنْ اعْتَقَدَ غَيْرَ هَذَا فَقَدْ انْخَلَعَ مِنْ رِبْقَةِ الْإِسْلَامِ، وَخَالَفَ اللَّهَ

[١] العراقي في طرح الشريب في شرح التقريب، ٤٠/٦ -

[٢] ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦٦/٣ -

۸۔ حافظ ابو زرعه العراقی کا قول

حافظ ابو زرعه العراقی نے کہا ہے: (گیارہویں بات) اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے مسجد نبوی میں حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی نذر مانی ہو تو اس کو پورا کرنا اس پر لازم ہے، کیونکہ یہ ان تمام شرعی مقاصد میں سے ایک ہے جن کے لیے سفر کیا جاتا ہے، بلکہ یہ اُن میں سے عظیم مقصد ہے۔

۹۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے حوالے سے بیان کیا ہے: یہ جو امام مالک کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس جملے کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی کہے: میں نے قبر انور کی زیارت کی ہے۔ ائمہ شوافع میں سے محققین نے ان کی طرف سے جواب دیا ہے کہ انہوں نے 'زرت قبر النبی' کے الفاظ کو انتہائی ادب کے پیش نظر ناپسند کیا تھا نہ کہ سرے سے زیارت کو ہی ناپسند فرمایا۔ کیونکہ زیارت قبر انور افضل ترین اعمال میں سے اور ان اعمال میں سے ہے جو رب ذوالجلال کے قریب کر دیتے ہیں۔ زیارت قبر انور پر اجماع اُمت ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی صحیح راستے کی طرف ہدایت فرمانے والا ہے۔

۱۰۔ امام قسطلانی کا قول

امام قسطلانی 'المواہب' میں بیان کرتے ہیں: یہ بات جان لو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت قرب الہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، یہ ایسی اطاعت و عبادت ہے جس کی قبولیت کی سب سے زیادہ اُمید ہے، اور یہ بلند درجات کی طرف لے جانے کا ایک راستہ ہے۔ جس نے اس کے علاوہ عقیدہ اختیار کیا، اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا، اُس نے اللہ

وَرَسُولُهُ ﷺ وَجَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ الْأَعْلَامِ. وَقَالَ الْقَاضِي عِيَّاضٌ: إِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ الْمُسْلِمِينَ مُجْمَعٌ عَلَيْهَا، وَفَضِيلَةٌ مُرْغَبٌ فِيهَا^[١].

(١١) قَوْلُ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ الصَّالِحِيِّ الشَّامِيِّ

قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الصَّالِحِيِّ الشَّامِيُّ (م ٩٤٢ هـ) فِي سَبِيلِ الْهُدَى وَالرَّشَادِ فِي هَدْيِ خَيْرِ الْعِبَادِ مَا نَصَّهُ: 'الْبَابُ الثَّلَاثُ فِي الرَّدِّ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّ شَدَّ الرَّحْلِ لِرِيَازَتِهِ ﷺ مَعْصِيَةٌ. قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّهُ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلَى تَأْكُيدِ زِيَارَتِهِ، وَحَدِيثُ: 'لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ' حُجَّةٌ فِي ذَلِكَ.

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْبَرِّ بَعْدَ أَنْ ذَكَرَ حَدِيثَ الصَّحِيحِينَ: أَنَّهُ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا: لَيْسَ فِي إِيَّانِهِ ﷺ مَسْجِدٌ قُبَاءٍ مَا يُعَارِضُ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ، لِأَنَّ ذَلِكَ مَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ فِيمَنْ نَذَرَ عَلَى نَفْسِهِ صَلَاةً فِي أَحَدِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ أَنَّهُ يَلْزِمُهُ إِيَّانُهَا دُونَ غَيْرِهَا. وَأَمَّا إِيَّانُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَوَاضِعِ الرِّبَاطِ، فَلَا بَأْسَ بِإِيَّانِهَا بِدَلِيلِ حَدِيثِ قُبَاءٍ هَذَا^[٢].

[١] القسطلاني في المواهب اللدنية، ٤٠٣/٣ -

[٢] يوسف الصالح في سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد،

تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور علماء کبار کی جماعت کی مخالفت کی۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں: زیارتِ روضہ اقدس مسلمانوں کے معمولات میں سے ایک ایسا مبارک معمول ہے، جس پر سب کا اتفاق ہے، اور یہ ایسی فضیلت ہے جو مسلمانوں میں بہت مرغوب ہے۔

۱۱۔ شیخ محمد بن یوسف الصالحی الشامی کا قول

شیخ محمد بن یوسف الصالحی الشامی (م ۹۴۲ھ) نے نُسْبُ الْهُدَى وَالرَّشَادِ فِي هَذِي خَيْرِ الْعِبَادِ میں بیان کیا ہے: تیسرا باب ان لوگوں کے رد میں ہے جو اس زعم میں مبتلا ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کے لیے رختِ سفر باندھنا (نعوذ باللہ) گناہ ہے۔ یہ بات پہلے بیان ہو چکی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تاکید پر اُمت کا اجماع ہے اور وہ حدیثِ پاک جس میں ہے کہ رختِ سفر نہ باندھا جائے سوائے تین مساجد کے۔ یہ حدیث زیارتِ رسول کے لیے حجت ہے۔

حافظ ابو عمر بن عبد البر نے صحیحین کی حدیث۔ جس میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجدِ قباء سواری پر یا پیدل تشریف لاتے تھے۔ کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ”آپ ﷺ مسجدِ قباء تشریف لائے“ آپ ﷺ کے مسجدِ قباء تشریف لانے میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کا پہلی حدیث کے ساتھ تعارض واقع ہوتا ہو۔ کیونکہ علماء کے نزدیک اس کا معنی اس طرح ہے کہ کوئی شخص اگر ان تین مساجد میں سے کسی مسجد میں نماز کی ادائیگی کی نذر مانے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس مسجد میں جائے، ان کے علاوہ کسی مسجد کی طرف نماز کی نذر پوری کرنے کے لیے جانا لازم نہیں۔ تاہم مسجدِ قباء اور اسی طرح کے دیگر مقاماتِ مقدسہ کی طرف جانے میں اس مسجدِ قباء والی حدیث سے دلیل کی بناء پر کوئی حرج نہیں۔

أَقْوَالُ الْحَنَابِلَةِ

(١) قَوْلُ الْإِمَامِ ابْنِ قُدَامَةَ الْمُقَدِّسِيِّ

قَالَ الْإِمَامُ مُوَفَّقُ الدِّينِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قُدَامَةَ الْمُقَدِّسِيُّ فِي الْمُغْنِيِّ عَلَى مُخْتَصَرِ الْخَرْقِيِّ:

فَصُلُّ: وَيُسْتَحَبُّ زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، لِمَا رَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ، فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي، فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي. وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ بِاللَّفْظِ الْأَوَّلِ سَعِيدٌ. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ أَحْمَدُ، فِي رِوَايَةٍ عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي، إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي، حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ثُمَّ ذَكَرَ الْحِكَايَةَ الْمَشْهُورَةَ عَنِ الْعُتْبِيِّ [١].

(٢) قَوْلُ الْإِمَامِ شَمْسِ الدِّينِ أَبِي الْفَرَجِ بْنِ قُدَامَةَ الْمُقَدِّسِيِّ

وَقَالَ شَمْسُ الدِّينِ أَبُو الْفَرَجِ بْنُ قُدَامَةَ الْمُقَدِّسِيُّ فِي الشَّرْحِ الْكَبِيرِ: فَإِذَا فَرَّغَ مِنَ الْحَجِّ، اسْتَحَبَّ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

حنابلہ کے اقوال

۱۔ امام ابن قدامہ مقدسی کا قول

امام موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن ابن قدامہ المقدسی نے 'المغنی علی مختصر الخرقی' میں بیان کیا ہے:

فصل: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت مستحب ہے جیسا کہ امام دارقطنی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج ادا کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری حیات میں میری زیارت کی۔ ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر انور کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ پہلی حدیث کے الفاظ کے راوی حضرت سعید ہیں انہوں نے کہا: ہمیں حفص بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے حضرت لیث سے، انہوں نے حضرت مجاہد سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے عبد اللہ سے انہوں نے یزید بن قسیط سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے کوئی بھی شخص جو میری قبر انور کے پاس آ کر سلام پیش کرے گا تو اللہ تعالیٰ میری روحانی توجہ اس کی طرف مبذول فرما دے گا حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا خود جواب دوں گا۔

اس کے بعد امام ابن قدامہ نے تقی سے مروی مشہور واقعہ بیان کیا ہے۔

۲۔ امام شمس الدین ابو الفرج بن قدامہ المقدسی کا قول

امام شمس الدین ابو الفرج بن قدامہ المقدسی نے الشرح الکبیر میں بیان کیا ہے: جب (حاجی) حج کی ادائیگی سے فارغ ہو جائے تو اُس کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور آپ ﷺ کے دونوں دوستوں (سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن الخطابؓ) کی قبروں کی

وَقَبْرِ صَاحِبِيهِ عليه السلام [١].

(٣) قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّامِرِيِّ الْحَنْبَلِيِّ

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّامِرِيُّ الْحَنْبَلِيُّ (م ٦١٦ هـ) فِي كِتَابِهِ 'الْمُسْتَوْعِبُ' فِي كِتَابِ الْحَجِّ، فِي بَابِ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ: وَإِذَا قَدِمَ مَدِينَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اسْتَحَبَّ لَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ لِدُخُولِهِ، ثُمَّ يَأْتِيَ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَقْدُمُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى فِي الدُّخُولِ، ثُمَّ يَأْتِيَ حَائِطَ الْقَبْرِ فَيَقِفُ نَاحِيَّتَهُ وَيَجْعَلُ الْقَبْرَ تَلَقَاءَ وَجْهِهِ، وَالْقِبْلَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَالْمَنْبَرَ عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ كَيْفِيَّةَ السَّلَامِ وَالِدُّعَاءِ وَأَطَالَ، وَمِنْهُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ ﷺ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ [النساء، ٤/٦٤]، وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُوجِبَ لِي الْمَغْفِرَةَ كَمَا أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ أَتَاهُ فِي حَالِ حَيَاتِهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ، وَذَكَرَ دُعَاءً طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: وَإِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ عَادَ إِلَى الْقَبْرِ فَوَدَّعَ.

وَهَذَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مِنْ أَيْمَةِ الْحَنَابِلَةِ [٢].

(٤) قَوْلُ الْإِمَامِ الْمُرْدَاوِيِّ

وَقَالَ الْمُرْدَاوِيُّ (م ٨٨٥ هـ) فِي كِتَابِهِ 'الْإِنْصَافُ فِي مَعْرِفَةِ الرَّاجِحِ مِنَ الْخِلَافِ': فَإِذَا فَرَّغَ مِنَ الْحَجِّ، اسْتَحَبَّ لَهُ زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

[١] ابن قدامة في الشرح الكبير، ٤٩٥/٣.

[٢] السامري في المستوعب، ٥٢٤/١-٥٢٦.

زیارت کے لیے جانا مستحب امر ہے۔

۳۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ السامری الحنفی کا قول

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ السامری نے اپنی کتاب 'الْمُسْتَوْعَبُ' میں کتاب الحج کے باب زیارۃ قبر النبی ﷺ میں بیان کیا ہے: جب حاجی مدینہ منورہ آئے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے۔ پھر قبر انور کی دیوار کے پاس آئے اور ایک طرف ہو کر اس طرح کھڑا ہو جائے کہ قبر انور اس کے چہرہ کے سامنے، قبلہ اس کی پشت کی طرف ہو اور منبر شریف اس کے بائیں طرف ہو۔ اس بیان کے بعد امام السامری نے طویل تفصیل کے ساتھ سلام پیش کرنے اور دُعا کرنے کا طریقہ بیان کیا ہے۔ ان تفصیلات میں سے یہ (دعا) بھی ہے: اے اللہ! بے شک تو نے اپنی کتاب مقدس میں اپنے نبی ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے: (اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں.....) اور میں بھی تیری بارگاہ میں اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے کے لیے آیا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما دے، جیسا کہ ان لوگوں کو تو نے معاف فرما دیا تھا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مقدسہ میں آپ ﷺ کے در اقدس پر حاضر ہوتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں تیرے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد امام السامری نے ایک طویل دعا کو بیان کیا ہے۔ پھر کہا: جب زائر مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ کرے تو قبر انور کے پاس حاضر ہو کر رخصت طلب کرے۔

امام عبد اللہ السامری اکابر ائمہ حنابلہ میں سے ہیں۔

۳۔ امام مرداوی کا قول

امام مرداوی نے اپنی کتاب 'الْإِنْصَافُ فِي مَعْرِفَةِ الرَّاجِحِ مِنَ الْخِلَافِ' میں کہا ہے: جب حج کی ادائیگی سے فارغ ہو جائے تو زائر کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت اور آپ ﷺ کے دونوں اصحاب (سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما) کی

وَقَبْرِ صَاحِبِيهِ، هَذَا الْمَذْهَبُ وَعَلَيْهِ الْأَصْحَابُ قَاطِبَةً، مُتَقَدِّمُهُمْ
وَمُتَأَخِّرُهُمْ.

(٥) قَوْلُ الْإِمَامِ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ الْبُهْوتِيِّ الْحَنْبَلِيِّ

وَقَالَ الْإِمَامُ مَنْصُورُ بْنُ يُونُسَ الْبُهْوتِيُّ الْحَنْبَلِيُّ (م ١٠٥١ هـ)
فِي كَشَافِ الْقِنَاعِ عَنْ مَتَنِ الْإِقْنَاعِ: وَإِذَا فَرَعَ مِنَ الْحَجِّ أُسْتُحَبَّ لَهُ زِيَارَةُ
النَّبِيِّ ﷺ وَقَبْرَيْ صَاحِبِيهِ، أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ ﷺ لِحَدِيثِ الدَّارِقُطْنِيِّ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا
زَارَنِي فِي حَيَاتِي. وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ
بِاللَّفْظِ الْأَوَّلِ سَعِيدٌ.

تَنْبِيْهُ: قَالَ ابْنُ نَصْرِ اللَّهِ: لَا زِمَ اسْتِحْبَابُ زِيَارَةِ قَبْرِهِ ﷺ، اسْتِحْبَابُ
شَدِّ الرَّحَالِ إِلَيْهَا، لِأَنَّ زِيَارَتَهُ لِلْحَاجِّ بَعْدَ حَجِّهِ لَا تُمَكِّنُ بِدُونِ شَدِّ الرَّحْلِ،
فَهَذَا كَالْتَصْرِِيحِ بِاسْتِحْبَابِ شَدِّ الرَّحْلِ لِزِيَارَتِهِ ﷺ. [١].

قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ یہی ہمارا مسلک ہے اور اسی پر تمام متقدمین اور متاخرین ائمہ کا اتفاق ہے۔

۵۔ امام منصور بن یونس البہوتی الحسنبی کا قول

امام منصور بن یونس البہوتی الحسنبی نے کشاف القناع عن متن الإقناع میں بیان کیا ہے: جب حج سے فارغ ہو جائے تو حاجی کے لیے مستحب ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر اور آپ ﷺ کے دونوں صحابہ کرام ﷺ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ کی قبروں کی زیارت کے لیے جائے۔ جیسا کہ امام دارقطنی نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج ادا کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ ایک اور روایت میں ہے: جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ پہلی حدیث کے الفاظ حضرت سعید سے مروی ہیں۔

تنبیہ: ابن نصر اللہ نے کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے مستحب ہونے سے حاضری کے ارادہ سے سفر کے لیے سواری کا اہتمام کرنا بھی مستحب ہے۔ کیونکہ حاجیوں کے لیے قبر انور کی زیارت (طویل مسافت کی بنا پر) سواری کو تیار کیے بغیر ممکن ہی نہیں۔ یہ بات آپ ﷺ (کے روضہ اطہر) کی زیارت کے لیے ہمدرد حال (یعنی سواری کے اہتمام) کے استحباب کو واضح کرتی ہے۔

مَشْرُوعِيَّةُ السَّفَرِ لَزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

قَوْلُ الْإِمَامِ أَبِي الْخَطَّابِ الْحَنْبَلِيِّ:

وَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ مِنَ الْحَنَابِلَةِ فِي 'الْهُدَايَةِ': وَإِذَا فَرَّغَ مِنَ الْحَجِّ اسْتَحَبَّ لَهُ زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَبْرِیْ صَاحِبِيهِ ﷺ [١].

وَيَسْتَحَبُّ لِلزَّائِرِ أَنْ يَنْوِيَ بِسَفَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ الشَّرِيفَةِ كُلَّ مَا يَحْضُلُ فِيهَا مِنَ الْقُرْبِ، لِيُثَابَ، كَالزِّيَارَةِ وَالصَّلَاةِ، وَالْإِعْتِكَافِ فِي الْمَسْجِدِ، وَنَحْوَ ذَلِكَ، لِيُثَابَ عَلَى الْقَصْدِ لِكُلِّ مِنْهَا.

وَيَسْتَحَبُّ لِلزَّائِرِ أَنْ يُكْثِرَ فِي طَرِيقِهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَنْبَغِي أَنْ يُنِخَّ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَهِيَ الْمَعْرَسُ، وَيُصَلِّيَ بِهَا؛ تَأْسِيًا بِسَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَدِيدَ الْحَرَصِ عَلَى ذَلِكَ، وَيُرْوَى عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ انْقَطَعَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى سَبَقَهُ إِلَى الْمَعْرَسِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَبَسَكَ عَنِّي؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَخَذْتَ الطَّرِيقَ الْأُخْرَى، وَلَوْ فَعَلْتَ، لَأَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا [٢].

[١] أبو الخطاب الكلواذي الحنبلي في الهداية، ١/١٩٨.

[٢] ابن جماعة الكناني، ٣/١٣٧٢.

﴿ زیارتِ روضہءِ رسول ﷺ کے لیے سفر کرنے کی مشروعیت ﴾

امام ابو الخطاب الحسینی کا قول:

حنا بلہ میں سے ابو الخطاب نے ’الہدایہ‘ میں لکھا ہے: جب حاجی حج سے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں اصحاب (حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر) کی مبارک قبروں کی زیارت کے لیے جانا مستحب ہے۔

زائرِ مدینہ کے لیے مستحب ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں ان تمام نیک اعمال کی نیت کر لے جن سے قربِ مصطفیٰ ﷺ کی نعمت مل سکتی ہے، تاکہ اسے اس نیت کا ثواب بھی مل جائے۔ جیسے زیارتِ قبر انور، نماز، مسجد نبوی شریف میں اعتکاف اور اسی طرح کے دیگر نیک اعمال ہیں، تاکہ اُسے ان تمام اعمال کے ارادے کا ثواب بھی مل جائے۔

زائرِ مدینہ کے لیے مستحب ہے کہ وہ دورانِ سفر رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ و سلام کی کثرت کرے اور اسے چاہیے کہ وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھر ملی جگہ شبانہ قیام گاہ میں ٹھہرے (کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ یہاں رات کے وقت قیام فرماتے تھے)۔ اس مقام پر حضور نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں دو نوافل ادا کرے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کا بڑا شوق تھا۔ حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پچھڑ گئے اور ان سے قبل معرس پہنچ گئے۔ بعد میں وہ ان سے آ ملے اور پوچھا کہ تم مجھ سے جدا کیوں ہو گئے تھے؟ انہوں نے جب حقیقت حال بیان کی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے تو ایسا لگا تھا کہ تو نے (معرس کے علاوہ) کوئی اور راستہ اختیار کر لیا ہے اگر تم نے ایسا کیا ہوتا تو میں تجھے (حضور ﷺ کی سنت ترک کرنے پر) سزا دیتا۔

وَقَالَ الْحِصْنِيُّ: وَكَذَلِكَ ذَكَرَ أَبُو مَنْصُورٍ الْكِرْمَانِيُّ مِنَ الْحَنْفِيَّةِ أَنَّهُ يَدْعُو وَيُطِيلُ الدُّعَاءَ عِنْدَ الْقَبْرِ الْمُكْرَمِ، وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو زَكْرِيَّا النَّوَوِيُّ فِي مَنَاسِكِهِ وَغَيْرِهِ: فَصَلِّ فِي زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَكَرَ كَلَامًا مُطَوَّلًا، ثُمَّ قَالَ: فَإِذَا صَلَّيْتَ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ أَتَى الْقَبْرَ فَاسْتَقْبَلْهُ وَاسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ عَلَى نَحْوِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ مِنْ جِدَارِ الْقَبْرِ وَسَلِّمْ مُقْتَصِدًا، لَا يَرْفَعُ صَوْتَهُ [١].

وَقَالَ الْحِصْنِيُّ: وَذَكَرَهُ أَيُّ السَّفَرِ لَزِيَارَةِ قَبْرِ الرَّسُولِ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ النَّبِيلِ فِي مَنَاسِكِ لَطِيفَةٍ جَرَّدَهَا مِنَ الْأَسَانِيدِ وَالتَّرَمِّ فِيهَا الثُّبُوتِ، وَلَفْظُهُ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَبْعَثُ بِالرَّسُولِ قَاصِدًا مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُقَرِّئَ النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ ثُمَّ يَرْجِعُ. وَهَذَا الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ قَدِيمٌ تُوفِّيَ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ.

وَذَكَرَ السَّيْرَ إِلَيْهِ. أَيُّ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ كَثِيرٌ مِنْ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ مِنْ جُمْلَتِهِمُ السَّيِّدُ الْجَلِيلُ أَبُو زَكْرِيَّا يَحْيَى النَّوَوِيُّ قَدَسَ اللَّهُ رُوحَهُ قَالَ فِي كِتَابِهِ الْمَنَاسِكِ وَغَيْرِهَا: فَصَلِّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ سَوَاءً كَانَ ذَلِكَ عَلَى طَرِيقِهِ أَمْ لَا، فَإِنَّ زِيَارَتَهُ ﷺ مِنْ أَهَمِّ الْقُرْبَاتِ وَأَرْبَحَ الْمَسَاعِي وَأَفْضَلَ الطَّلَبَاتِ.

وَقَالَتِ الْحَنْفِيَّةُ: إِنَّ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَفْضَلِ الْمَنْدُوبَاتِ

[١] أبو بكر الحصني، دفع شبهه من شبهه وتمرد ونسب ذلك إلى السيد

الجليل الإمام أحمد/١٧٠-

امام ابوبکر الحُصَیّی نے کہا ہے: اسی طرح ابو منصور الکرمانی جو ائمہ احناف میں سے ہیں، نے بیان کیا ہے کہ زائرِ رسول اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس آ کر طویل دعا کرے۔ امام نووی نے مناسک وغیرہ میں زیارۃ النبی ﷺ پر فصل قائم کی اور تفصیلی بحث کی ہے، پھر کہا ہے: جب تحیۃ المسجد پڑھے تو قبر انور کے پاس آ کر قبر انور کی طرف رخ کرے، قبلہ شریف کی طرف پشت کر کے قبر انور کی دیوار سے چار گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر آہستہ آواز میں سلام پیش کرے اور آواز کو ہرگز بلند نہ کرے۔

امام ابوبکر الحُصَیّی الشافعی نے مزید کہا ہے: امام ابوبکر احمد بن النبیل نے مناسک کے ذیل میں روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کے حوالے سے ایک لطیف نکتہ اسانید کے بغیر بیان کیا ہے اور اس میں دلیل کا التزام کیا ہے۔ ان کے الفاظ اس طرح ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ملک شام سے قاصد کو محض روضۂ رسول پر سلام پیش کرنے کی غرض سے بھیجتے تھے اور وہ قاصد سلام پیش کر کے واپس لوٹتا تھا۔ یہ امام ابوبکر وہ شخصیت ہیں جن کا تعلق قدیم ائمہ میں ہوتا ہے۔ ان کی وفات ۲۸۷ ہجری میں ہوئی۔

امام حُصَیّی کہتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی طرف سفر اختیار کرنے کا جواز بہت سارے ائمہ شوافع سے منقول ہے۔ ان میں سے جلیل القدر امام ابو زکریا یحییٰ النووی ہیں انہوں نے اپنی کتاب المناسک میں زیارۃ قبر النبی ﷺ کے بارے میں فصل قائم کی (اور وضاحت کی)، خواہ قبر انور زائر کے راستے میں آتی ہو یا نہ ہو، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کے لیے جانا اہم عبادات، نفع بخش مجاہدات اور بہترین خواہشات میں سے ہے۔

ائمہ احناف نے کہا ہے: قبر انور کی زیارت افضل اعمال میں سے ہے۔ ائمہ کرام میں

وَالْمُسْتَحَبَّاتِ، وَمِمَّنْ صَرَّحَ بِذَلِكَ الْإِمَامُ أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ الْكَرْمَانِيُّ فِي مَنْاسِكِهِ، وَالْإِمَامُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي شَرْحِ الْمُخْتَارِ، وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْعَبَّاسِ الشُّرُوجِيُّ: وَإِذَا انْصَرَفَ الْحَاجُّ مِنْ مَكَّةَ شَرَفَهَا اللَّهُ تَعَالَى فَلْيَتَوَجَّهْ إِلَى طَيِّبَةِ مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِزِيَارَةِ قَبْرِهِ فَإِنَّهَا مِنْ أَنْجَحِ الْمَسَاعِي، وَكَلَامُهُمْ فِي ذَلِكَ يَطُولُ.

وَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ مَحْفُوظُ الْكَلَوَاذِيِّ الْحَنْبَلِيُّ مِنْ أَيْمَةِ الْحَنَابِلَةِ، فِي كِتَابِهِ الْهُدَايَةِ فِي آخِرِ بَابِ صِفَةِ الْحَجِّ: اسْتَحَبَّ لَهُ زِيَارَةُ قَبْرِهِ ﷺ وَصَاحِبِيهِ، وَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ فِي الرَّعَايَةِ الْكُبْرَى: وَيَسْتَحَبُّ لِمَنْ فَرَغَ مِنْ نُسُكِهِ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَبْرِ صَاحِبِيهِ ﷺ، وَذَلِكَ بَعْدَ فَرَاحِ الْحَجِّ، وَإِنْ شَاءَ قَبْلَهُ، وَذَكَرَ نَحْوَ ذَلِكَ غَيْرُهُمْ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو الْفَرَجِ بْنُ الْجَوَازِيِّ فِي كِتَابِهِ: مُبِيرُ الْعُزْمِ، وَعَقَدَ لَهُ بَابًا فِي زِيَارَةِ قَبْرِهِ ﷺ، وَمِنْ ذَلِكَ مَا فِي كِتَابِ تَهْذِيبِ الطَّالِبِ لِعَبْدِ الْحَقِّ الصَّقَلِيِّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْمَالِكِيِّ، أَنَّ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَاجِبَةٌ [١].

رَدُّ قَوْلِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ

قَدْ أَلَفَ فِيهَا الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ، وَالشَّيْخُ جَمَالُ الدِّينِ بُنْ

[١] أبو بكر الحصني، دفع شبهه من شبهه وتمرد ونسب ذلك إلى السيد

الجليل الإمام أحمد/ ١٥٧ -

سے جنہوں نے اس کی تصریح کی ہے ان میں امام ابو منصور محمد الکرمانی نے 'مناسک' میں، امام عبد اللہ بن محمود نے 'شرح المختار' میں تصریح کی ہے۔ امام ابو العباس السروجی نے فرمایا ہے: جب حاجی مکہ مکرمہ سے واپس لوٹے تو وہ مدینہ طیبہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی غرض سے سفر کرے، کیونکہ یہ نجات دینے والی کوشش ہے۔ ان ائمہ کرام نے اس بارے میں تفصیلی بحث کی ہے۔

ائمہ حنابلہ میں سے امام ابو الخطاب محفوظ الکواذی الحسنبلی نے اپنی کتاب 'الہدایہ' کے آخر میں بَابُ صِفَةِ الْحَجِّ میں بیان کیا ہے کہ زائرِ حرم مدینہ کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور آپ ﷺ کے دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔ امام احمد بن حمدان نے الرَّعَايَةُ الْكُبْرَى میں بیان کیا ہے کہ حاجی جب مناسک حج سے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور آپ ﷺ کے دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ عموماً یہ سفر حج سے فراغت کے بعد کیا جاتا ہے اور اگر چاہے توجہ کی ادائیگی سے قبل کر لے۔ اسی بات کو دیگر ائمہ حنابلہ نے بھی بیان کیا ہے۔ ان میں سے امام ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی کتاب مَثْبُورُ الْعَزْمِ میں بیان کیا ہے اور اس کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے عنوان سے ایک باب قائم کیا ہے۔ اسی بارے میں امام عبد الحق الصقلی نے اپنی کتاب 'تہذیب الطالب' میں ابو عمران المالکی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت واجب ہے۔

علامہ ابن تیمیہ کے قول کا رد

قبر انور کی زیارت کے لیے سفر کے مشروع ہونے کے بارے میں شیخ تقی الدین سبکی، شیخ

الرَّمْلَكَانِيَّ، وَالشَّيْخُ دَاوُدُ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، وَابْنُ جُمْلَةَ وَعَيْرُهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ، وَرَدُّوا عَلَى عَصْرِيهِمُ الشَّيْخِ تَقِيِّ الدِّينِ بْنِ تَيْمِيَّةَ، فَإِنَّهُ قَدْ أَتَى فِي ذَلِكَ بِشَيْءٍ مُنْكَرٍ، لَا تَغْسِلُهُ الْبَحَارُ، وَاللَّهُ تَعَالَى وَلِيُّ التَّوْفِيقِ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ^[١].

وَالَّذِي أَوْقَعَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي هَذَا التَّحْرِيفِ هُوَ سُوءُ فَهْمِهِ، فَهُوَ كَمَا قَالَ فِيهِ الْحَافِظُ وَلِيُّ الدِّينِ الْعِرَاقِيُّ: 'عِلْمُهُ - أَيُّ ابْنِ تَيْمِيَّةَ - أَكْبَرُ مِنْ عَقْلِهِ، ذَكَرَهُ فِي كِتَابِهِ الْأَجُوبَةِ الْمَرْضِيَّةِ عَلَى الْأَسْئَلَةِ الْمَكِّيَّةِ، وَقَدْ مَرَّ ذَلِكَ. وَابْنُ تَيْمِيَّةَ قَدْ ذَكَرَ أَنَّ كُلَّ حَدِيثٍ يُرْوَى فِي زِيَارَةِ الْقَبْرِ فَهُوَ ضَعِيفٌ، بَلْ مَوْضُوعٌ. وَقَالَ فِي كِتَابِهِ التَّوَسُّلِ مَا نَصَّه: 'فَإِنْ أَحَادِيثُ زِيَارَةِ قَبْرِهِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فِي الدِّينِ، وَلِهَذَا لَمْ يَرَوْا أَهْلُ الصَّحَاحِ وَالسُّنَنِ شَيْئًا مِنْهَا، وَإِنَّمَا يَرَوْنَهَا مِنْ يَرَوِي الضَّعَافَ، كَالدَّارِ قُطْنِي وَالْبَزَارِ وَعَيْرِهِمَا.

وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا مَا نَصَّه: وَالْأَحَادِيثُ الْمَرْوِيَّةُ فِي زِيَارَةِ قَبْرِهِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ بَلْ كَذِبٌ.

فَقَدْ ذَكَرَ السُّيُوطِيُّ فِي مَنَاهِلِ الصَّفَا: أَنَّ حَدِيثَ 'مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي'. وَقَالَ: لَهُ طُرُقٌ وَشَوَاهِدٌ حَسَنَةٌ الدَّهَبِيُّ^[٢].

[١] يوسف الصالحى في سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، ١٢/٣٨٤.

[٢] السيوطي في مناهل الصفا في تخريج أحاديث الشفا/٢٠٨، الرقم/١١١٥.

جمال الدین الزمکانی، شیخ داود ابوسلیمان المالکی، ابن جملہ اور دیگر ائمہ کرام نے کتابیں تالیف کیں اور انہوں نے اپنے ہم عصر عالم دین علامہ ابن تیمیہ کا رد کیا ہے، کیونکہ انہوں نے زیارت روضہ انور کے بارے میں اس قدر منکرات کو بیان کیا ہے جنہیں سمندر بھی دھو نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ مجھے حق بیان کرنے کی توفیق رحمت فرمائے جو ارض و سماء اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے وہی غالب اور مغفرت والا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ سے اس بارے میں جو خطا سرزد ہوئی وہ اُن کی کج فہمی کی وجہ سے ہے۔ یہ معاملہ اسی طرح ہے جیسا کہ حافظ ابن عراقی نے ان کے بارے میں کہا ہے: علامہ ابن تیمیہ کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا۔ اس بات کو انہوں نے اپنی کتاب الْأَجُوبَةُ الْمَوْضِيَّةُ عَلَى الْأَسْئَلَةِ الْمَكِّيَّةِ میں بیان کیا ہے، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے ہر اس حدیث مبارک کو جو قبر انور کی زیارت کے بارے میں مروی ہے، اسے ضعیف قرار دیا ہے، بلکہ موضوع قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب التوسل میں یہ الفاظ درج کیے ہیں: روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے حوالے سے تمام احادیث ضعیف ہیں، ان میں سے کسی کو دینی امر کے لیے دلیل نہیں بنایا جاسکتا، اس وجہ سے صحاح اور سنن کے مؤلفین ائمہ کرام نے ان میں کسی حدیث کو بھی بیان نہیں کیا اور ان احادیث کو ان ائمہ کرام نے روایت کیا ہے، جو ضعیف احادیث کو روایت کرتے ہیں، جیسے امام دارقطنی اور بزار وغیرہ۔

علامہ ابن تیمیہ نے اس حوالے سے مزید بیان کیا ہے کہ قبر انور کی زیارت کے بارے میں تمام احادیث ضعیف ہیں بلکہ من گھڑت ہیں۔

امام سیوطی نے مَنَاهِلُ الصَّفَا میں بیان کیا ہے کہ حدیث: 'جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی' اس کے کئی طرق اور شواہد ہیں جسے امام ذہبی نے حسن کہا ہے۔

وَالْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ - الَّذِي جَاءَ بَعْدَ ابْنِ تَيْمِيَّةَ - اسْتَحْسَنَ كَلَامَ
الْحَافِظِ تَقِيِّ الدِّينِ السُّبْكِيِّ حَيْثُ أُرِدَ أَحَادِيثُ الزِّيَارَةِ.

وَقَدْ ثَبَتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقِفُ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَى
الرَّسُولِ وَصَاحِبِيهِ وَدُعَائِهِ لَهُمَا وَيَدْعُو. صَحَّحَ ذَلِكَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي
أَمَالِيهِ ^[١].

وَقَالَ نَقْلًا عَنِ النَّوَوِيِّ مَا نَصَّهُ: 'قَوْلُهُ: فَضَّلْ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْ قَالَ: فَإِنَّ زِيَارَتَهُ مِنْ أَهَمِّ الْقُرْبَاتِ، قُلْنَا - يَعْنِي ابْنُ حَجَرٍ
نَفْسُهُ: اسْتَدَلَّ الشَّيْخُ فِي الْمُهَذَّبِ لِاسْتِحْبَابِهَا بِحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

أَمَّا اسْتِدْلَالُ ابْنِ تَيْمِيَّةَ، بِحَدِيثِ: 'لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ
مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى، لِتَحْرِيمِ
السَّفَرِ لِزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَوَابُهُ: أَنَّ أَحَدًا مِنَ السَّلَفِ لَمْ يَفْهَمْ مَا فَهَمَهُ
ابْنُ تَيْمِيَّةَ، بَلْ زِيَارَةُ قَبْرِ الرَّسُولِ سُنَّةٌ سَوَاءٌ كَانَتْ بِسَفَرٍ أَوْ بَغَيْرِ سَفَرٍ
كَسُكَّانِ الْمَدِينَةِ، وَالْحَنَابِلَةُ قَدْ نَصُّوا كَعَبْرِهِمْ عَلَى كَوْنِ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ
سُنَّةً، سَوَاءٌ قُصِدَتْ بِالسَّفَرِ لِأَجْلِهَا أَوْ لَمْ تُقْصَدْ بِالسَّفَرِ لِأَجْلِهَا.

وَأَمَّا الْحَدِيثُ فَمَعْنَاهُ الَّذِي فَهَمَهُ السَّلَفُ وَالْخَلَفُ: أَنَّهُ لَا فَضِيلَةَ

حافظ ابن حجر - جو علامہ ابن تیمیہ کے بعد کے زمانے کے ہیں - نے حافظ تقی الدین سبکی کی بحث، جس میں انہوں نے زیارت سے متعلق احادیث کو بیان کیا ہے، کو مستحسن قرار دیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے ثابت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے اور حضرات شیخین کو سلام کرنے کے بعد کھڑے رہتے اور ان دونوں کے لیے دعا کرتے تھے۔ اس روایت کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'الأُمَالِي الْمَصْرِيَّة' میں صحیح قرار دیا ہے۔

انہوں نے امام نووی سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے: ان کا قول: رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے بارے میں فصل جس میں اُن کا یہ کہنا کہ آپ ﷺ کی قبر انور کی زیارت کا شمار اہم نفلی عبادات میں ہوتا ہے۔ ہم (یعنی ابن حجر عسقلانی) کہتے ہیں: شیخ نے المہذب میں حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کی حدیث سے زیارت کے استحباب کا استدلال کیا ہے۔

جہاں تک علامہ ابن تیمیہ کا حدیث مبارک: 'رُخْتُ سَفَرٍ نَهْ بَانْدَهَا جَائِ' سوائے تین مساجد کے: میری اس مسجد (مسجد نبوی)، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ سے قبر انور کی طرف سفر کرنے کی حرمت کا استدلال ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ائمہ اسلاف میں سے کسی ایک نے بھی اس حدیث مبارک سے وہ مفہوم اخذ نہیں کیا جسے علامہ ابن تیمیہ نے سمجھا ہے، بلکہ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے جانا سنت ہے۔ خواہ اس مقصد کے لیے سفر اختیار کیا جائے یا بغیر سفر کیے یہ سعادت نصیب ہو جائے جیسا کہ اہالیانِ مدینہ منورہ کو بغیر سفر کے حاصل ہوتی ہے۔ حنا بلہ نے دیگر ائمہ کی طرح اس کی صراحت کر دی ہے کہ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کے لیے جانا سنت ہے، خواہ اس کے لیے سفر کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

جہاں تک حدیث (مذکور) کا تعلق ہے اس کا معنی وہی ہے جسے جدید و قدیم ائمہ کرام

زَائِدَةً فِي السَّفَرِ لِأَجْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدٍ، إِلَّا السَّفَرَ إِلَى هَذِهِ الْمَسَاجِدِ
الثَّلَاثَةِ، لِأَنَّ الصَّلَاةَ تُضَاعَفُ فِيهَا إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ، وَذَلِكَ فِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ، وَإِلَى أَلْفٍ وَذَلِكَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ، وَإِلَى خَمْسِمِائَةٍ وَذَلِكَ
فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى.

فَالْحَدِيثُ، الْمُرَادُ بِهِ السَّفَرُ لِأَجْلِ الصَّلَاةِ، وَيُبَيِّنُ ذَلِكَ مَا رَوَاهُ
الإمام أحمد بن حنبل في مُسْنَدِهِ مِنْ طَرِيقِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي
سَعِيدٍ رضي الله عنه مَرْفُوعًا: «لَا يَنْبَغِي لِلْمَطِّي أَنْ تُشَدَّ رِحَالُهُ إِلَى مَسْجِدٍ، يُتَغَى فِيهِ
الصَّلَاةُ، غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا، وَهَذَا
الْحَدِيثُ حَسَنُهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ، وَهُوَ مُبَيَّنٌ لِمَعْنَى الْحَدِيثِ (وَهَذَا
تَفْسِيرُ الْحَدِيثِ بِالْحَدِيثِ).

وَقَالَ الْعُبَيْدِيُّ الْمَالِكِيُّ فِي شَرْحِ الرِّسَالَةِ: إِنَّ الْمَشْيَ إِلَى الْمَدِينَةِ
لِزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ إِلَى الْكُعْبَةِ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ، وَصَدَقَ
وَأَجَادَ رضي الله عنه، ثُمَّ قَالَ: وَالنَّقُولُ فِي ذَلِكَ كَثِيرَةٌ جِدًّا وَفِيهَا الْإِجْمَاعُ عَلَى
طَلَبِ الزِّيَارَةِ، بَعْدَتِ الْمَسَافَةُ أَوْ قَصُرَتْ، وَعَمَلُ النَّاسِ عَلَى ذَلِكَ فِي
جَمِيعِ الْأَعْصَارِ مِنْ جَمِيعِ الْأَقْطَارِ، فَكَيْفَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُبَدِّعَهُمْ بِالْقَوْلِ
الزُّورِ، وَيُضِلِّلَ أُمَّةَ أُمَّةٍ الْمُخْتَارِ [١].

[١] أبو بكر الحصني، دفع شبهه وتمرد ونسب ذلك إلى السيد

نے سمجھا ہے کہ فقط نماز کی ادائیگی میں زیادہ ثواب کے حصول کے لیے سوائے ان تین مساجد کے کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنے میں کوئی فضیلت نہیں۔ ان مساجد میں نماز کا ثواب ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) نمازوں تک پہنچ جاتا ہے اور یہ مسجد حرام میں ہے، مسجد نبوی میں ایک ہزار (۱۰۰۰) نمازوں کا ثواب ملتا ہے جبکہ مسجد اقصیٰ میں پانچ سو (۵۰۰) نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

لہذا حدیث مبارک 'لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى' کا مفہوم یہ ہے کہ نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے سفر نہ کیا جائے۔ ایک حدیث مبارک اس مفہوم کو واضح کرتی ہے، جسے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حضرت شہر بن حوشب کے طریق سے حضرت ابوسعید ؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، کہ کسی مسجد میں (زیادہ ثواب کے حصول کے لیے) نماز ادا کرنے کی غرض سے سفر کے لیے سواری تیار نہ کی جائے، سوائے مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کے۔ اس حدیث مبارک کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے حسن قرار دیا ہے۔ اس سے حدیث کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے اور یہ حدیث کے ذریعے حدیث کی تفسیر ہے۔

العبدی المالکی نے شرح الرسالہ میں کہا ہے: مدینہ منورہ کی طرف حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کے لیے سفر کرنا کعبۃ اللہ اور بیت المقدس کی طرف سفر کرنے سے افضل ہے۔ بے شک (العبدی المالکی) نے بڑی عمدہ اور سچی بات کی ہے۔ پھر کہا ہے: اس بارے میں بہت ساری روایات ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ قبر انور کی زیارت کی آرزو واجب ہے، خواہ زائر کا قبر انور سے فاصلہ زیادہ ہو یا کم۔ تمام زمانوں میں تمام علاقوں کے لوگوں کا یہی معمول رہا ہے، پھر فرد واحد کے لیے اس بات کا کیا جواز ہے کہ وہ جھوٹ بول کر ان تمام لوگوں کو بدعتی کہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے تمام ائمہ کو گمراہ قرار دے۔

وَضَحَّ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي الْبِدَايَةِ وَالنَّهَائَةِ مَوْقِفَ الشَّيْخِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ عَنْ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَمَّنَ الْحَوَادِثِ الَّتِي حَدَّثَتْ فِي سَنَةِ ٧٢٦ هـ. وَقَالَ: إِنَّ الْقَوْلَ فِي ابْنِ تَيْمِيَّةَ بَأَنَّهُ مَنَعَ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَقُبُورِ بَقِيَّةِ الْأَنْبِيَاءِ الْكَرَامِ ﷺ قَائِلًا بِأَنَّهَا مَعْصِيَةٌ فَلَيْسَ بِصَوَابٍ حَتْمًا. وَفِي الْحَقِيقَةِ إِنَّ النَّاسَ شَرَحُوا مَوْقِفَ ابْنِ تَيْمِيَّةَ شَرْحًا خَاطِئًا.

يَقُولُ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيرٍ مُوضِّحًا هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ: فَإِنَّ جَوَابَهُ عَلَى هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ لَيْسَ فِيهِ مَنَعُ زِيَارَةِ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَإِنَّمَا فِيهِ ذَكَرَ قَوْلَيْنِ فِي شِدِّ الرَّحْلِ وَالسَّفَرِ إِلَى مُجَرَّدِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ. وَزِيَارَةُ الْقُبُورِ مِنْ غَيْرِ شِدِّ رَحْلٍ إِلَيْهَا مَسْأَلَةٌ، وَشِدُّ الرَّحْلِ لِمُجَرَّدِ الزِّيَارَةِ مَسْأَلَةٌ أُخْرَى، وَالشَّيْخُ لَمْ يَمْنَعْ الزِّيَارَةَ الْخَالِيَةَ عَنْ شِدِّ رَحْلٍ، بَلْ يَسْتَحِبُّهَا وَيُنْدُبُ إِلَيْهَا، وَكُتِبَتْهُ وَمَنَاسِكُهُ تَشْهَدُ بِذَلِكَ، وَلَمْ يَتَعَرَّضْ إِلَى هَذِهِ الزِّيَارَةِ فِي هَذِهِ الْوَجْهِ فِي الْفُتْيَا، وَلَا قَالَ إِنَّهَا مَعْصِيَةٌ، وَلَا حَكَى الْإِجْمَاعَ عَلَى الْمَنَعِ مِنْهَا، وَلَا هُوَ جَاهِلٌ قَوْلِ الرَّسُولِ: 'زُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ'. وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ، ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾ [الشعراء، ٢٦/٢٧٢] [١].

حافظ ابن کثیر نے تاریخ البدایہ والنہایہ میں ۷۲۶ ہجری کے واقعات کے ضمن میں علامہ ابن تیمیہ کے زیارۃ النبی ﷺ بارے موقف کی تشریح کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ علامہ ابن تیمیہ کے بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی قبور کی زیارت کو قطعی طور پر معصیت قرار دے کر اس سے منع کیا ہے، ہرگز درست نہیں ہے۔ دراصل لوگوں نے علامہ ابن تیمیہ کے موقف کی غلط تشریح کی ہے۔

حافظ ابن کثیر اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس مسئلہ کا جواب یہ ہے: اُس میں انبیاء اور صالحین کی قبور کی زیارت سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اس میں محض زیارت قبور کے لیے سفر کرنے کے متعلق آپ نے دو قول بیان کئے ہیں۔ زیارت قبور کے لیے سفر نہ کرنا ایک مسئلہ ہے اور محض زیارت کے لیے سفر کرنا دوسرا مسئلہ ہے۔ شیخ ابن تیمیہ نے سفر کے بغیر زیارت سے منع نہیں کیا بلکہ آپ اسے مستحب اور مندوب قرار دیتے ہیں۔ آپ کی کتب اور اعمال اس امر کے گواہ ہیں، وہ اپنے فتاویٰ میں بھی اس صورت میں زیارت کے درپے نہیں ہوئے۔ نہ ہی آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ معصیت ہے، نہ اس کے ممنوع ہونے پر اجماع بیان کیا ہے اور نہ ہی آپ رسول اللہ ﷺ کے قول - قبروں کی زیارت کرو بلاشبہ وہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہیں - سے نا آشنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بھی کوئی چیز مخفی نہیں اور نہ ہی کوئی چھپنے والی چیز اس سے مخفی رہ سکتی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ (مرنے کے بعد) کوئی پلٹنے کی جگہ پلٹ کر جاتے ہیں ۵

آدابُ زيارَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَقْوَالُ الْمَالِكِيَّةِ

(١) وَقَالَ الْإِمَامُ مَالِكٌ فِي رِوَايَةِ ابْنِ وَهْبٍ: إِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَعَا، يَقِفُ وَوَجْهُهُ إِلَى الْقَبْرِ الشَّرِيفِ لَا إِلَى الْقِبْلَةِ، وَيَذْنُو، وَيُسَلِّمُ، وَلَا يَمَسُّ الْقَبْرَ بِيَدِهِ^[١].

ذَكَرَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا.

(٢) وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضُ:

قَالَ بَعْضُهُمْ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَفَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ^[٢].

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ (التَّابِعِيُّ): مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقُومَ وَجَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلْيَجْعَلِ الْقِنْدِيلَ الَّذِي فِي الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ عَلَى رَأْسِهِ^[٣].

[١] القاضي عياض في الشفا/٥٨٦.

[٢] القاضي عياض في الشفا/٥٨٦.

[٣] القاضي عياض في الشفا/٥٨٦.

﴿ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے آداب ﴾

مالکیہ کے اقوال

(۱) امام مالک نے ابن وہب کی روایت میں بیان فرمایا ہے: جب کوئی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرے اور دعا مانگے تو اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا منہ قبر انور کی طرف ہو، قبلہ کی جانب نہ ہو (یعنی قبلہ کی جانب پشت کرے)، قریب ہو کر سلام عرض کرے اور (ادب و احترام کے باعث) آپ ﷺ کی قبر مبارک کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اسے قاضی عیاض نے 'الشفاء' میں بیان کیا ہے۔

(۲) قاضی عیاض نے بیان کیا ہے:

(ائمہ میں سے) کسی نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے، (ادب کے ساتھ) کھڑے ہوئے، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ (سلام کے لیے) اس طرح اٹھائے کہ مجھے گمان ہوا شاید انہوں نے نماز شروع کر دی ہے، لیکن انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں سلام عرض کیا اور پھر واپس لوٹ گئے۔

ابن ابی ملیکہ تابعی کہتے ہیں: مواہبہ شریف میں کھڑے ہونے والے کو چاہیے کہ اس فتیل کے نیچے کھڑا ہو جو مواہبہ شریف میں قبلہ کے جانب ہے۔

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه يُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ، رَأَيْتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ،
وَأَكْثَرَ يَجِيءُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، السَّلَامُ عَلَى أَبِي
بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَى أَبِي، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ^[١].

وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَقْعَدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ
وَضَعَهَا عَلَى وَجْهِهِ ^[٢].

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضُ:

وَفِي الْمَوْطَأِ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ كَانَ يَقِفُ عَلَى
قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنه ^[٣].

قَالَ مَالِكٌ فِي رِوَايَةِ ابْنِ وَهْبٍ: يَقُولُ الْمُسْلِمُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

قَالَ فِي الْمَبْسُوطِ: وَيُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنه ^[٤].

[١] القاضي عياض في الشفا/٥٨٦-

[٢] القاضي عياض في الشفا/٥٨٦-

[٣] القاضي عياض في الشفا/٥٨٧-

[٤] القاضي عياض في الشفا/٥٨٧-

حضرت نافع نے فرمایا ہے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کو سینکڑوں مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ روضہ اطہر پر حاضر ہوتے اور کہتے: اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ پر سلام ہو، حضرت ابو بکر ؓ پر سلام ہو اور میرے والد گرامی حضرت عمر ؓ پر سلام ہو، اس کے بعد آپ ﷺ واپس چلے جاتے۔

دیکھنے والوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ حاضری کے وقت حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کا معمول یہ تھا: آپ ﷺ منبر پر حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک نشست گاہ کو ہاتھ سے مس کرتے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پر رکھتے۔

قاضی عیاض نے فرمایا ہے:

الموطا میں حضرت یحییٰ بن یحییٰ کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کا معمول تھا کہ وہ مسجد نبوی میں حاضر ہوتے تو مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود عرض کرتے پھر حضرت ابو بکر صدیق ؓ پر اور اس کے بعد حضرت عمر ؓ پر۔

امام مالک ؓ نے ابن وہب کی روایت کے بارے میں کہا ہے: جب کوئی سلام کرنے والا (اُمّتی) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو سب سے پہلے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں) کے الفاظ کے ساتھ سلام پیش کرے۔

مبسوط میں یہ بھی لکھا ہے: زائر اس کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر ؓ کو سلام پیش کرے۔

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضُ:

ثُمَّ تَقِفْ بِالْقَبْرِ مُتَوَاضِعًا مُتَوَقِّرًا فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَتُثْنِي بِمَا يَحْضُرُكَ،
وَتُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَتَدْعُو لَهُمَا، وَأَكْثَرُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ
النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَلَا تَدْعُ أَنْ تَأْتِيَ مَسْجِدَ قُبَا وَقُبُورَ الشُّهَدَاءِ.

قَالَ مَالِكٌ فِي كِتَابِ مُحَمَّدٍ: وَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا دَخَلَ
وَخَرَجَ يَعْنِي فِي الْمَدِينَةِ، وَفِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَإِذَا خَرَجَ جَعَلَ
آخِرَ عَهْدِهِ الْوُقُوفَ بِالْقَبْرِ، وَكَذَلِكَ مَنْ خَرَجَ مُسَافِرًا [١].

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضُ:

وَيُرْوَى أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْمَنْصُورَ نَظَرَ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ فِي مَسْجِدِ
رَسُولِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ مَالِكٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فِي هَذَا
الْمَسْجِدِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَدَبَ قَوْمًا، فَقَالَ: ﴿لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ الْآيَةِ. وَمَدَحَ قَوْمًا فَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغْضَوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ

قاضی عیاض نے کہا ہے:

(اے زائر!) اس کے بعد تم تواضع و انکساری کے ساتھ پُر وقار طریقے سے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کرو۔ اس وقت جو بھی مناسب الفاظ زبان پر آئیں ان کے ساتھ حضور ﷺ کی مدح سرائی کرو۔ پھر تم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ دونوں کو سلام پیش کرو اور ان کے لیے دعا کرو۔ مسجد نبوی میں حاضری کے دوران شب و روز کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھو اور جب بھی موقع ملے مسجد قباء اور قبور شہداء پر آنا ہرگز ترک نہ کرنا۔

امام مالک نے الموطا میں فرمایا ہے: مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے وقت، وہاں سے رخصت ہوتے وقت اور وہاں قیام کے دوران بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتا رہے، (یعنی مدینہ منورہ میں دورانِ قیام اور وہاں سے رخصت ہونے تک یہ معمول جاری رکھے)۔ امام محمد نے فرمایا ہے: مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے ہوئے آخری عمل یہ ہونا چاہئے کہ روضہ اطہر پر حاضر ہو، اسی طرح اہالیانِ مدینہ منورہ میں سے جو شخص مدینہ منورہ سے سفر پر روانہ ہو تو ان کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

قاضی عیاض نے مزید بیان کیا ہے:

روایت کیا گیا ہے کہ خلیفہ ابو جعفر المنصور نے امام مالک بن انسؒ کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں بحث و مباحثہ کیا تو امام مالک نے فرمایا: اے امیر المومنین! اس مسجد (نبوی شریف) میں اپنی آواز کو اونچا نہ کرو، کیونکہ اسی پر اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کی تادیب فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے: 'تم اپنی آوازوں کو نبی مکرم ﷺ کی آواز سے بلند مت کیا کرو.....' ایک گروہ کی تعریف فرمائی اور ارشاد فرمایا ہے: 'بے شک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چن کر خالص کر لیا ہے۔ انہی کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔' ایک گروہ کی

عَظِيمٌ ۝ الْآيَةُ. وَذَمَّ قَوْمًا فَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝﴾ [الحجرات، ٤٩/٣-٤] الْآيَةُ، وَإِنَّ حُرْمَتَهُ مِثْنًا كَحُرْمَتِهِ حَيًّا.

فَاسْتَكَانَ لَهَا أَبُو جَعْفَرٍ وَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، أَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَأَدْعُو أَمْ أَسْتَقْبِلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: وَلَمْ تَصْرِفْ وَجْهَكَ عَنْهُ، وَهُوَ وَسِيلَتُكَ، وَوَسِيلَةُ أَبِيكَ آدَمَ ۖ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ بَلِ اسْتَقْبِلْهُ، وَاسْتَشْفِعْ بِهِ، فَيَشْفِعَهُ اللَّهُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝﴾ [النساء، ٤/٦٤].

وَيَدُلُّ لِلتَّوَسُّلِ بِسَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا رَوِيَ عَنْهُ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ، قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي، فَقَالَ اللَّهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا، وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ، رَفَعْتَ رَأْسِي، فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُصِفْ إِلَيَّ اسْمَكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللَّهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ

نذمت کی ہے اور فرمایا: 'بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر آپ کے بلند و مقام و مرتبہ اور آداب تعظیم کی سمجھ نہیں رکھتے'؛ امام مالک نے فرمایا: آپ ﷺ وفات کے بعد بھی تعظیم کے اُسی طرح حقدار ہیں جس طرح ظاہری حیات مبارکہ میں تھے۔

اس پر ابو جعفر المنصور نے امام مالک کی بات کو مانتے ہوئے عجز و انکساری کا اظہار کیا اور استفسار کیا: اے ابو عبد اللہ! فرمائیں میں قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف؟ اس پر امام مالک نے فرمایا: آپ آقائے دو جہاں ﷺ کی طرف سے اپنا چہرہ کیوں پھیرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ روزِ قیامت آپ کے اور آپ کے باپ سیدنا آدم ﷺ کے لیے بھی بارگاہ رب العزت میں وسیلہ ہوں گے۔ لہذا تم اپنا چہرہ آپ ﷺ کی طرف کر لو اور آپ ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرو، اللہ تعالیٰ تجھے شفاعت نصیب فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: 'اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے'۔

ہمارے آقا رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرنے پر آپ ﷺ کا وہ ارشاد گرامی بھی دلالت کرتا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے: 'جب آدم ﷺ سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہِ الہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کس طرح پہچان لیا، حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ آدم ﷺ نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق فرمایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہرستون پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ اس سے میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہو سکتا ہے جو تمام مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا

لَا حُبَّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، أَدْعِي بِحَقِّهِ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ [١].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ جَمَاعَةَ وَقَالَ: رَوَاهُ الْحَافِظَانِ ابْنُ بَشْكُوَالٍ ثُمَّ الْقَاضِي عِيَّاضٌ فِي الشِّفَا رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى. وَلَا يُلْتَفَتُ إِلَى قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مَوْضُوعٌ لَهُوَ الَّذِي أَرَادَهُ [٢].

وَحَكَى الْقَاضِي عِيَّاضٌ فِي الشِّفَا: أَنَّ أَبَا الْفَضْلِ الْجَوْهَرِيَّ لَمَّا وَرَدَ الْمَدِينَةَ زَائِرًا وَقَرَّبَ مِنْ بَيُوتِهَا تَرَجَّلَ، وَمَشَى بَاكِيًا مُنْشِدًا:

وَلَمَّا رَأَيْنَا رَسْمَ مَنْ لَمْ يَدْعُ لَنَا
فُؤَادًا لِعِرْفَانِ الرُّسُومِ وَلَا لُبًّا

[١] أخرجه الحاكم في المستدرک، ٦٧٢/٢، الرقم/٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤٨٩/٥، والقاضي عياض في الشفا/٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣٧/٧، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٨١/١، وأيضًا، ٣٢٢/٢، وأيضًا، ٢٨٤/٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٢/١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/١٣٠، الرقم/٢٠٦.

[٢] القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى/٥٢٠-٥٢١، وابن جماعة في هداية السالك، ١٣٨١/٣

ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اُن کے وسیلہ سے مجھ سے دعا مانگو، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں معاف فرما دیا اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اسے امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اسے ابن جماعہ نے بیان کیا ہے اور کہا: اس واقعہ کو دو حفاظ ابن بشکوال نے اور قاضی عیاض نے الشفا میں بیان کیا ہے۔ ابن جماعہ نے کہا ہے: ان لوگوں کے قول کی طرف توجہ نہ دی جائے جو اپنی نفسانی خواہش کی بنا پر کہتے ہیں کہ یہ موضوع ہے۔

قاضی عیاض نے الشفا میں بیان کیا ہے کہ ابو الفضل جوہری جب مدینہ منورہ میں روضہ اطہر کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور مدینہ منورہ کی آبادی قریب آئی تو انہوں نے سواری سے اتر کر پیدل چلنا شروع کر دیا۔ وہ روتے ہوئے یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے:

جب ہم نے اس ہستی کے مقدس نشانات کو دیکھا جس نے نشانات کی معرفت کے لیے ہماری عقل و خرد کو نہ چھوڑا۔

نَزَلْنَا عَنْ الْأَكْوَارِ نَمْشِي كَرَامَةً

لِمَنْ بَانَ عَنْهُ أَنْ نُلِمَّ بِهِ رُكْبًا^[١]

(٣) وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَوْتِيُّ الصَّاوِي الْمَالِكِيُّ (م)

(١٢٤١ هـ) فِي حَاشِيَةِ الصَّاوِي عَلَى الشَّرْحِ الصَّغِيرِ:

وَمِمَّا يَتَأَكَّدُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَدِينَةِ الْمُشْرِفَةِ الْغُسْلُ وَالتَّطَيُّبُ
وَتَجْدِيدُ التَّوْبَةِ، وَحِينَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ الشَّرِيفَ يَأْتِي الرُّوضَةَ فَيُصَلِّي بِهَا
رَكْعَتَيْنِ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَأْتِي قُبَاةَ الْقَبْرِ الشَّرِيفِ وَيَقُولُ: السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ،
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا أَشْرَفَ رُسُلِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ
الْمُتَّقِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ بَلَغْتَ
الرِّسَالَةَ، وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ، وَجَلَّيْتَ
الظُّلْمَةَ، وَنَطَقْتَ بِالْحُكْمَةِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ، وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ
أَجْمَعِينَ. ثُمَّ يَتَوَسَّلُ بِهِ فِي جَمِيعِ مَطْلُوبَاتِهِ.

لہذا ہم اس محبوب کے تقدس کی خاطر اپنی سواریوں سے اُتر پڑے
اور پیدل چلے کیونکہ یہ خلاف ادب ہے کہ اس کی زیارت کے لیے سوار
ہو کر آئیں۔

(۳) امام ابو العباس احمد بن محمد الصاوی المالکی (م ۱۲۴۱ھ) حاشیۃ الصاوی علی
الشرح الصغير میں فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے جن حسن آداب کی تاکید کی جاتی ہے ان میں
غسل کرنا، خوشبو لگانا، نئے کپڑے پہننا شامل ہے۔ جب زائر مسجد نبوی میں داخل ہو تو روضہ
النور پر حاضر ہو اور وہاں پر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے، پھر مواجہہ شریف کے پاس حاضر ہو اور
یوں عرض کرے: السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، (میرے آقا! اے اللہ کے
(آخری) رسول آپ پر سلام)، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ، (میرے آقا! اے
اللہ کے حبیب! آپ پر سلام)، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا سَيِّدِي يَا أَشْرَفَ رُسُلِ اللَّهِ، (میرے
آقا! اے اللہ کے تمام رسولوں سے افضل رسول! آپ پر سلام)، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا إِمَامَ
الْمُتَّقِينَ، (اے متقین کے امام! آپ پر سلام) السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (اے
تمام جہانوں کے لیے رحمت! آپ پر سلام)۔ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ بَلَغْتَ الرِّسَالَۃَ،
وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ، وَجَلَّيْتَ الظُّلْمَةَ، وَنَطَقْتَ
بِالْحُكْمَةِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَیْکَ، وَعَلَىٰ آلِکَ وَأَصْحَابِکَ أَجْمَعِينَ، میں گواہی دیتا ہوں
کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ آپ نے رب کا پیغام ہم تک پہنچایا، امانت کو سپرد کیا، اُمت کو
نصیحت فرمائی، رنج و غم کو دور کیا، تاریکی کو اجالا میں بدل دیا اور حکمت سے گفتگو فرمائی، آپ پر
اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود ہو، آپ کے تمام آل پر اور اصحاب پر درود ہو۔ پھر زائر اپنی
تمناؤں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کا وسیلہ پیش کرے۔

ثُمَّ يَنْتَقِلُ قُبَالَهَ قَبْرِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِدِّيقَ رَسُولِ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ جَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ خَيْرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَأَرْضَاكَ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مُتَقَلِّبَكَ وَمَثْوَاكَ، وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ، ثُمَّ يَتَوَسَّلُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ثُمَّ يَنْتَقِلُ قُبَالَهَ قَبْرِ عُمَرَ رضي الله عنه وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ جَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ خَيْرًا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَأَرْضَاكَ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مُتَقَلِّبَكَ وَمَثْوَاكَ، وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ. ثُمَّ يَتَوَسَّلُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ.

ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْبُقِيعِ، فَيَسْلِمُ عَلَى أَهْلِهِ هَكَذَا، وَيَتَوَسَّلُ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلْتَحْفَظْ تِلْكَ الْأَدَابَ، فَإِنَّ مَنْ فَعَلَهَا مَعَ الشَّوْقِ وَفَرَاغِ الْقَلْبِ مِنَ الْأَغْيَارِ بَلَغَ كُلَّ مَا يَتَمَنَّى إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى [١].

(٤) وَفِي الْجَلَابِ مِنْ كُتُبِ الْمَالِكِيَّةِ: وَيَسْتَحِبُّ الْمَقَامُ بِالْمُعَرَّسِ لِمَنْ قَفَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَالصَّلَاةُ بِهِ، وَمَنْ آتَاهُ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَلْيَقُمْ، حَتَّى يُصَلِّيَ،

[١] أحمد بن محمد الخلوتي في حاشية الصاوي على الشرح الصغير،

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے سامنے آئے اور یوں عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، (اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ پر سلام) السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَدِيقَ رَسُولِ اللَّهِ، (اے رسول اللہ کے صدیق! آپ پر سلام)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے راہِ خدا میں جہاد کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اُمتِ محمدیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوا اور میں بھی آپ سے راضی ہوں، جنت آپ کا ٹھکانہ ہو اور اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کرام سے بھی راضی ہو جائے۔ اس کے بعد زائر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں وسیلہ بنائے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے سامنے آئے اور یوں عرض کرے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، (اے رسول اللہ کے صحابی! آپ پر سلام) السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ، (اے امیر المؤمنین، عمر الفاروق! آپ پر سلام)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے راہِ خدا میں جہاد کا حق ادا کیا، اللہ تعالیٰ اُمتِ محمدیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ سے خوب راضی ہو جائے، جنت آپ کا ٹھکانہ بنائے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی راضی ہو جائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں وسیلہ بنائے۔

اس عمل سے فارغ ہو کر پھر بقیع قبرستان کی طرف چلا جائے اور بقیع قبرستان والوں کو اسی طرح سلام کرے، ان سب کو بارگاہِ رسالت مآب رضی اللہ عنہ میں وسیلہ بنائے اور تمام آداب کا خیال رکھے، کیونکہ جو بھی ان آداب کو شوق سے اور غیروں کو دل سے نکال کر بجالایا تو وہ جس چیز کی بھی تمنا کرے گا ان شاء اللہ پالے گا۔

(۴) مالکیوں کی کتاب الْجَلَاب میں ہے کہ مقام معرس پر ٹھہرنا اس شخص کے لیے مستحب ہے جو مدینہ منورہ کی طرف سفر سے واپس آ رہا ہو۔ (کیونکہ حضور ﷺ کا بھی یہی معمول تھا) اور وہاں نماز پڑھنا بھی مستحب ہے۔ جو شخص نماز کے اوقات کے علاوہ دیگر اوقات میں وہاں آئے

إِلَّا أَنْ يَخَافَ فَوَاتًا أَوْ ضُرُورَةً، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ.
انتهى [١].

أَقْوَالُ الْحَنْفِيَّةِ

(١) وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُكْرَمٍ بْنُ شَعْبَانَ الْكِرْمَانِيُّ الْحَنْفِيُّ (م ٥٩٧هـ) فِي الْمَسَالِكِ فِي الْمَنَاسِكِ: وَإِذَا خَرَجَ وَتَوَجَّهَ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ كَثِيرًا فِي الطَّرِيقِ، فَإِنَّهُ يَبْلُغُ سَلَامُكَ عَلَيْهِ، وَيَعْرِفُ مَجِيئَكَ إِلَيْهِ زَائِرًا، عَلَى مَا قَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

فَإِذَا وَقَعَ بِصَرْكَ عَلَى جِدَارِ الْمَدِينَةِ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَتَقُولُ: اَللّٰهُمَّ، هَذَا حَرَمُ رَسُولِكَ فَاجْعَلْهُ لِي وَقَايَةً مِنَ النَّارِ، وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ.

ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَبْلَ الدُّخُولِ مِنْ بئرٍ تَكُونُ أَقْرَبَ بِئرٍ إِلَى الْمَدِينَةِ - إِنْ أُمِكَنَ -، ثُمَّ تُطَيِّبُ وَتَلْبَسُ ثِيَابًا جَدِّدًا - إِنْ أُمِكَنَ -، فَإِنَّ الدُّخُولَ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ أَقْرَبَ إِلَى التَّعْظِيمِ فَكَانَ أَوْلَى.

ثُمَّ يَدْخُلُ مُتَوَاضِعًا مَعَ السَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَيَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ، وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ، وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا (بني إسرائيل، ١٧/٨٠) -

تو اسے چاہئے کہ وہ وہاں ٹھہر کر انتظار کرے تاکہ وہاں نماز ادا کر سکے۔ اگر اسے کسی ضروری کام کے رہ جانے کا ڈر ہو، تو پھر کوئی حرج نہیں کہ وہ نماز پڑھے بغیر (مدینہ منورہ کی طرف) واپسی کا سفر جاری رکھے۔

أَحْنَفُ كَے اقوال

(۱) امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان الکرمانی لکھی (م ۵۹۷ھ) اپنی کتاب 'المسالك في المناسك' میں بیان کرتے ہیں: جب زائر مدینۃ النبی ﷺ کی طرف زیارت کی نیت سے روانہ ہو تو وہ راستے میں حضور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔ بلاشبہ تیرا سلام آپ ﷺ تک پہنچ جاتا ہے اور آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جانے والے کو وہ پہنچانتے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

جب تیری نگاہ مدینہ منورہ کی در و دیوار پر پڑے تو آپ ﷺ پر درود بھیج اور یہ دعا کر: اے اللہ! یہ تیرے رسول معظم ﷺ کا حرم پاک ہے۔ اسے میرے لیے دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ فرما دے اور اسے میرے لیے عذاب آخرت اور بُرے حساب سے محفوظ رکھنے والا بنادے۔

پھر جب تم مدینہ منورہ پہنچ جاؤ تو شہر مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے قریب ترین کنوئیں سے، اگر یہ تمہارے لیے ممکن ہو تو غسل کر لے۔ پھر اگر ممکن ہو تو خوشبو لگا اور نیا لباس زیب تن کر کے یہ ادب کا تقاضا ہے، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس سب سے بڑھ کر تعظیم کی مستحق ہے۔

پھر پورے سکون اور وقار کے ساتھ مدینہ منورہ میں داخل ہو اور کہے: اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے آغاز اور حضور ﷺ کی حلت میں ہونے کی برکت سے، اے میرے رب! مجھے سچائی و خوشنودی کے ساتھ داخل فرما اور مجھے سچائی اور خوشنودی کے ساتھ باہر لے آ اور مجھے اپنی جانب سے مدد اور غلبہ و قوت عطا فرما۔

فَإِنْ لَمْ يَغْتَسِلْ عِنْدَ الدُّخُولِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَغْتَسِلَ بَعْدَ الدُّخُولِ فِي الْمَدِينَةِ، فَإِنَّهُ أَقْرَبُ إِلَى التَّعْظِيمِ.

ثُمَّ يَتَوَجَّهُ إِلَى الْمَسْجِدِ - يَعْنِي مَسْجِدَ النَّبِيِّ ﷺ - وَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ مِنْ بَابِ جَبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ، أَوْ مِنْ بَابٍ آخَرَ، أَيْ بَابٍ كَانَ أَيْسَرَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ عِنْدَ الدُّخُولِ فِي الْمَسْجِدِ: ﴿اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ﴾.

ثُمَّ يَتَوَجَّهُ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ مِنْبَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَلَى وَجْهِ، يَكُونُ مُسْتَقْبِلًا لِلْسَّارِيَةِ الَّتِي إِلَى جَانِبِهَا الصَّنْدُوقُ، وَتَكُونُ الدَّائِرَةُ الَّتِي فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَعَمُودُ الْمِنْبَرِ بِحَدَائِ مِنْكِبِهِ الْيُمْنَى، فَإِنَّ مَوْقِفَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ، وَهُوَ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ عَلَى مَا قَالَ ﷺ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

وَيَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ، فِي الْأُولَى: فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ. وَفِي الثَّانِيَةِ: بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

وَيُمَثِّلُ صُورَتَهُ الْكَرِيمَةَ فِي عَيْنَيْهِ أَنَّهُ مَوْضُوعٌ فِي اللَّحْدِ بِإِزَائِكَ كَالنَّائِمِ، وَأَنَّهُ عَالِمٌ بِحُضُورِكَ وَقِيَامِكَ وَزِيَارَتِكَ، وَأَنَّهُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ

اگر شہر مدینہ میں داخل ہونے کے وقت غسل نہ کر سکے تو چاہیے کہ مدینہ منورہ داخل ہونے کے بعد غسل کرے کیونکہ ایسا کرنا زیادہ تعظیم کے قریب ہے۔

پھر مسجد نبوی ﷺ کی طرف چلا جائے اور مسجد میں باب جبریل ﷺ یا جس بھی دروازے سے آسانی سے داخل ہو سکے، داخل ہو۔ پھر مسجد میں داخل ہونے کے وقت یوں عرض کرے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ۔ (اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے تو اپنی رحمت اور فضل کے دروازے کھول دے۔)

پھر اس مقام کی طرف جائے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کا مبارک منبر ہے اور منبر کے پاس دو رکعت نوافل اس ستون کی طرف منہ کر کے ادا کرے جہاں آپ ﷺ کا روضہ اطہر ہے۔ مسجد کا دائرہ اس کے سامنے ہو جو کہ مسجد کے قبلہ کی طرف ہے اور منبر کا ستون اس کے دائیں کندھے کے برابر ہو، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام اسی مبارک مقام پر ہوتا تھا اور یہ جگہ قبر انور اور منبر شریف کے درمیان ہے جس کے بارے میں ارشاد فرمایا: میری قبر انور اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض (کوثر) کے اوپر ہے۔

اور دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرے۔

(اے) زائرِ روضہ رسول! چاہیے کہ تو آپ ﷺ کی صورت طیبہ کا تصور اپنی آنکھوں میں اس طرح لائے کہ آپ ﷺ تمہاری آنکھوں کے سامنے اپنی لحد مبارک میں سونے والے کی طرح استراحت فرما رہے ہیں اور وہ تمہاری حاضری، قیام اور زیارت سے آگاہ ہیں۔ اور یہ کہ

وَسَلَامَكَ وَصَلَوَاتِكَ، لِقَوْلِهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ. وَلَآنَ ذَلِكَ أَقْوَى تَعْظِيمًا لَهُ فِي قَلْبِكَ.

وَكَيْفِيَةُ السَّلَامِ أَنْ يَقُولَ مَا هُوَ الْأَشْهُرُ:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأُمَّةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتِمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَاهِرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَاقِبَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزْمِلَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُدَثِّرَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْبَرِّ وَالْخَيْرِ. جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ، وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ.

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَأَوْضَحْتَ الْحُجَّةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ وَفِي دِينِهِ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ، صَلَّى اللَّهُ

آپ ﷺ تمہاری گفتگو اور تمہارا صلوة و سلام عرض کرنا سماعت فرما رہے ہیں۔ اس کی دلیل آپ ﷺ کا وہ ارشاد گرامی ہے: جس شخص نے میرے روضہ اطہر کے پاس مجھ پر درود بھیجا تو میں بذات خود اسے سن لیتا ہوں۔ اور آپ ﷺ کی ذات گرامی کے حوالے یہ تصور کر لینا تمہارے دل میں آپ ﷺ کی زیادہ تعظیم کا باعث ہوگا۔

سلام کی کیفیت یہ ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کرے جو معروف ہیں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأُمَّةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتِمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَاهِرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَاقِبُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزْمَلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُدَثِّرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْبَرِّ وَالْخَيْرِ. جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ، وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ ﷺ نے رسالت کو پہنچا دیا اور امانت کو سپرد کر دیا۔ امت کو وعظ و نصیحت کی اور اتمام حجت فرمایا، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور دین میں وصال مبارک تک مجاہدہ فرمایا۔ آپ ﷺ پر درود ہو اور تمام روحوں سے بڑھ کر آپ ﷺ

عَلَيْكَ وَعَلَى رُوحِكَ فِي الْأَرْوَاحِ، وَعَلَى جَسَدِكَ فِي الْأَجْسَادِ، وَعَلَى قَبْرِكَ فِي الْقُبُورِ.

وَنَحْنُ وَفْدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَزُؤَارُ قَبْرِكَ، جِئْنَاكَ مِنْ بِلَادٍ شَاسِعَةٍ، وَأَمْكِنَةٍ بَعِيدَةٍ، نَقْطَعُ إِلَيْكَ السَّهْلَ وَالْجَبَلَ وَالْحَزْنَ وَالْمَفَاوِزَ وَالْخُبُوتَ وَالْبِلَادَ وَالْقُرَى، قَصَدْنَا بِهِ قَضَاءَ حَقِّكَ، وَالنَّظَرَ إِلَى مَا تَرِكَ، وَالتَّيَمَّنَ بِزِيَارَتِكَ، وَالتَّبَرُّكَ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ، وَالِاسْتِشْفَاعَ بِكَ إِلَى رَبِّنَا وَرَبِّكَ، فَإِنَّ الْخَطَايَا قَدْ قَصَمَتْ ظُهُورَنَا، وَالْأَوْزَارَ قَدْ أَثْقَلَتْ كَوَاهِلَنَا، جِئْنَاكَ لِلِاسْتِشْفَاعِ إِلَى رَبِّكَ، فَأَنْتَ الشَّافِعُ الْمُشَفَّعُ، أَلْمَوْعُودُ بِالشَّفَاعَةِ الْكُبْرَى، وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ، وَقَدْ قَالَ تَعَالَى فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْكَ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ [النساء، ٤/٦٤]، وَقَدْ جِئْنَاكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ظَالِمِينَ لَأَنْفُسِنَا، مُسْتَغْفِرِينَ لِدُنُوبِنَا، وَأَنْتَ نَبِينَا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا وَرَبِّكَ، وَاسْأَلْهُ أَنْ يُمِيتَنَا عَلَى سُنَّتِكَ، وَأَنْ يَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِكَ، وَأَنْ يُورِدَنَا حَوْضَكَ وَأَنْ يَسْقِينَا بِكَأْسِكَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى.

کی روح انور پر درود ہو، تمام جسموں سے بڑھ کر آپ ﷺ کے جسم اطہر پر درود ہو اور جملہ قبور سے بڑھ کر آپ ﷺ کی قبر انور پر درود ہو۔

یا رسول اللہ! ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔ آپ کی قبر انور کی زیارت کرنے والے ہیں۔ ہم دور دراز علاقوں سے چل کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم آپ کی خاطر جنگل بیابان، پہاڑوں اور زمین کی تکالیف برداشت کر کے شہروں اور دیہاتوں سے گزر کر آئے ہیں۔ اس سے ہمارا ارادہ آپ ﷺ کے حق کو ادا کرنا ہے اور آپ ﷺ کے آثار مقدسہ کی زیارت کرنا ہے۔ آپ کی زیارت مقدسہ سے برکت کا حصول ہے۔ آپ ﷺ پر سلام پیش کر کے تبرک کا حصول ہے۔ آپ سے اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت طلب کرتا ہے۔ بے شک گناہوں نے ہماری کمر ٹیڑھی کر دی ہے اور خطاؤں نے ہمارے کندھے بھاری کر دیئے ہیں۔ ہم آپ ﷺ کو رب کی بارگاہ میں شفیع بنانے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ ہی شفاعت کرنے کے حقدار ہیں۔ شفاعت کبریٰ اور مقام محمود پر آپ ﷺ کو فائز کیا جائے گا۔ آپ پر نازل شدہ وحی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اپنی خطاؤں کی معافی کے طلبگار ہیں اور آپ ہمارے نبی مکرم ہیں۔ آپ اپنے اور ہمارے رب کریم کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں اور آپ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ ہمیں آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے موت عطا کرے۔ ہمارا حشر آپ کے ساتھ فرمائے، پھر اللہ ہمیں آپ کے حوض کوثر پر لے جائے تاکہ ہم آپ کے جام سے بغیر کسی ذلت و ندامت کے سیراب ہو سکیں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ، الشَّفَاعَةَ الشَّفَاعَةَ - يَقُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -، فَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ تَعَالَى بِالرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ، فَاشْفَعْ لِمَنْ أَتَاكَ ظَالِمًا لِنَفْسِهِ، مُعْتَرِفًا بِذَنْبِهِ، تَائِبًا إِلَى رَبِّهِ.

وَاعْفِرْ (اللَّهُمَّ) لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ [الحشر، ١٠/٥٩].

فَإِنْ كَانَ قَدْ أَوْصَاكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِتَبْلِيغِ السَّلَامِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، يَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّ الشَّافِعَ الْمُشَفَّعُ، الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ.

ثُمَّ تَتَحَوَّلُ مِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ قَدَرِ ذِرَاعٍ إِلَى أَنْ تُحَازِيَ قَبْرَ الصِّدِّيقِ (ع)، فَإِنْ رَأَسَ الصِّدِّيقِ عِنْدَ مَنْكِبِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَأَسَ عُمَرَ عِنْدَ مَنْكِبِ الصِّدِّيقِ (ع)، ثُمَّ تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْغَارِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَفِيقَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْأَسْفَارِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْأَسْرَارِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِدِّيقُ، جَزَاكَ اللَّهُ أَفْضَلَ مَا جَزَى إِمَامًا عَنْ أُمَّةٍ نَبِيٍّ، فَلَقَدْ خَلَفْتَهُ بِأَحْسَنِ الْخِلَافَةِ، وَسَلَكْتَ طَرِيقَهُ وَمَنَاهَجَهُ بِأَحْسَنِ الْمَنَاهِجِ،

يَا رَسُولَ اللَّهِ، الشَّفَاعَةُ الشَّفَاعَةُ: (تین بار) کہے۔ (پھر عرض کرے:) بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو الرؤف الرحیم سے ملقب فرمایا ہے، لہذا جو اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہو کہ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کے طلبگار بھی ہو تو آپ اس کی شفاعت فرمائیے۔

اے اللہ! مہاجرین و انصار صحابہ کرام ﷺ اور قیامت تک ان کے تبعین کی مغفرت فرما۔ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ، اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

اگر تمہیں کسی مسلمان بھائی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرنے کا کہا ہو تو اس طرح عرض کرو: یا رسول اللہ! آپ پر فلاں کے بیٹے فلاں (نام لے) کی طرف سے سلام ہو۔ وہ آپ سے آپ کے رب کی بارگاہ سے شفاعت، رحمت اور مغفرت طلب کر رہا تھا۔ یا رسول اللہ! اس کی شفاعت فرمائیے اور دیگر تمام مسلمانوں کی بھی، بے شک آپ ہی شفاعت کرنے والی وہ ہستی ہیں جن کی شفاعت قبول کر لی جائے گی اور آپ الرؤف الرحیم ہیں۔

پھر اس جگہ سے ایک گز پیچھے ہٹ جائے یہاں تک کہ سیدنا صدیق اکبر ﷺ کی قبر مبارک کے برابر کھڑا ہو، کیونکہ سیدنا صدیق اکبر ﷺ کا مبارک سر حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش اقدس کے برابر ہے اور سیدنا عمر فاروق ﷺ کا سر مبارک سیدنا صدیق اکبر ﷺ کے کندھے کے برابر ہے۔ پھر یوں کہے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْغَارِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَفِيقَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْأَسْفَارِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْأَسْرَارِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِدِّيقَ اللَّهِ تَعَالَى آپ کو وہ بہترین اجر عطا فرمائے جو جزائے خیر کسی بھی نبی محترم ﷺ کی امت کے امام (خلیفہ) کو عطا ہوا۔ بے شک آپ نے بہترین خلافت پیچھے چھوڑ دی تھی۔ آپ نے خلافت کا بہترین انتظام و انصرام کیا تھا۔

وَقَاتَلَتْ أَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدْعَةِ، وَنَصَرَتْ الْإِسْلَامَ، وَكَفَلَتْ الْإِيْتَامَ، وَوَصَلَتْ
الْأَرْحَامَ، وَلَمْ تَزَلْ قَائِلًا لِلْحَقِّ نَاصِرًا لِأَهْلِهِ إِلَى أَنْ أَتَاكَ الْيَقِينُ، رَضْوَانُ
اللَّهِ عَلَيْكَ وَبَرَكَاتُهُ وَسَلَامُهُ وَتَحِيَّاتُهُ، أَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُمِيتَنَا عَلَى
مَحَبَّتِكَ وَأَنْ يَحْشُرَنَا فِي زُمْرَةِ نَبِيِّنَا وَزُمَرَتِكَ، وَأَنْ لَا يَخِيبَ سَعْيَنَا وَأَنْ
يُنْفَعَنَا بِمَحَبَّتِكَ كَمَا وَفَّقَنَا لِزِيَارَتِكَ إِنَّكَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ثُمَّ تَحَوَّلَ قَدَرُ ذِرَاعٍ إِلَى أَنْ يُحَاذِيَ رَأْسَ قَبْرِ الْفَارُوقِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مُظْهَرَ الْإِسْلَامِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاسِرَ الْأَصْنَامِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ، وَدَفَعَ بِهِ الْكُفْرَةَ وَالْأَصْنَامَ، جَزَاكَ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
أَفْضَلَ مَا جَزَى إِمَامًا عَنْ أُمَّةٍ نَبِيٍّ وَرَضِيَ عَمَّنِ اسْتَخْلَفَكَ، فَلَقَدْ نَظَرَ
لِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَارْتَضَى لَهُمْ مَنِ ارْتَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله،
وَلَقَدْ كَفَلَتْ الْإِيْتَامَ وَوَصَلَتْ الْأَرْحَامَ وَقَوِيَ بِكَ الْإِسْلَامُ، وَسَلَكْتَ بِأَمَّةٍ
مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله طَرِيقَةَ مَرْضِيَّةٍ، وَأَمَرْتَهُمْ بِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، وَنَهَيْتُهُمْ عَمَّا
نَهَاَهُمْ عَنْهُ، وَكُنْتَ فِيهِمْ هَادِيًا مَهْدِيًّا، وَإِمَامًا مَرْضِيًّا، فَجَمَعْتَ شَمْلَهُمْ،
وَأَغْنَيْتَ فَقْرَهُمْ، وَجَبَرْتَ كَسْرَهُمْ، وَلَا نَالُوا فِي دِينِ اللَّهِ وَفِي عِبَادِ اللَّهِ
جَهْدًا، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهَرَ
الْإِسْلَامِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاسِرَ الْأَصْنَامِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ

آپ نے مرتدین اور اہل بدعت کے خلاف جہاد کیا اسلام کی مدد کی، یتیموں کی کفالت کی، صلہ رحمی کی اور آپ اپنی وفات تک حق کے غلبہ کے لیے برسرِ پیکار رہے۔ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَبَرَکَاتُهُ وَسَلَامُهُ وَحَیَاتُهُ۔ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں ہمیں آپ کی محبت میں موت عطا کرے اور ہمارا حشر حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھ ہو اور یہ کہ ہماری کوشش رائیگاں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی محبت سے اسی طرح سرشار کرے جس طرح اس نے ہمیں آپ کی زیارت کی توفیق دی بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

پھر اس جگہ سے ایک گز کے فاصلہ کی مقدار ہٹ کر فاروق اعظم ؓ کے مبارک سر کے برابر کھڑا ہو اور یہ کہے: السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا مُظْهَرِ الْإِسْلَامِ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا کَاسِرَ الْأَصْنَامِ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَدَفَعَ بِهِ الْکُفْرَةَ وَالْأَصْنَامَ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ بہترین جزاء عطا فرمائے جو اس نے کسی بھی نبی ﷺ کی امت کے حکمران کو عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی راضی ہو جائے جسے آپ نے خلیفہ بنایا، آپ نے زندگی اور موت دونوں میں اسلام اور مسلمانوں کا خیال رکھا اور مسلمانوں کے لیے اس ہستی کو بطور خلیفہ پسند کیا۔ جو رسول اللہ ﷺ کو پسندیدہ ہے۔ بے شک آپ نے یتیموں کی کفالت کی، صلہ رحمی کی اور آپ کی بدولت اسلام کو تقویت ملی، آپ نے امت مسلمہ کے لیے پسندیدہ راستہ اختیار کیا، آپ نے انہیں ان امور کا حکم دیا جن کا امر رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا۔ اور ان چیزوں سے منع کیا جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ آپ امت مسلمہ کے لیے ہدایت دینے والے اور ہدایت یافتہ تھے۔ آپ ان کے مقبول حکمران تھے آپ نے امت کو جمع کیا ان کے فقر کو دور کیا۔ ان کے شکستہ کو جوڑا، آپ کی انہی کاوشوں کی وجہ سے دشمنان اسلام اللہ کے دین اور اللہ کے بندوں کا کچھ بگاڑ نہ سکے، اے امیر المؤمنین آپ پر سلامتی ہو۔

السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا مُظْهَرِ الْإِسْلَامِ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا کَاسِرَ الْأَصْنَامِ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ

الْإِسْلَامَ وَدَفَعَ بِهِ الْكُفْرَةَ وَالْأَضْنَامَ.

ثُمَّ يَرْجِعُ قَدَرُ نِصْفِ ذِرَاعٍ، وَيَقِفُ بَيْنَ رَأْسِ الصِّدِّيقِ وَرَأْسِ الْفَارُوقِ، وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيعَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا رَفِيقَي رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَعَاوِنَيْنِ لَهُ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّينِ وَالْعَادِلَيْنِ النَّاصِحِينَ فِي أُمَّتِهِ فِي أُمُورِ الْإِسْلَامِ، وَيَعْمَلَانِ بِسُنَّتِهِ مَا دَامَا فِي الْأَحْيَاءِ، فَجَزَا كُفَا اللَّهُ خَيْرَ جَزَاءٍ، جِئْنَا يَا صَاحِبَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَائِرِينَ هُنَا لِنَبِّينَا وَصَدِيقَيْنَا وَفَارُوقَيْنَا، وَنَحْنُ تَنَوَّسَلُ بِكُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَشْفَعَ لَنَا، وَنَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَتَقَبَّلَ سَعِينَا، وَأَنْ يُحْيِيَنَا عَلَى مِلَّتِكُمْ، وَيُمِيتَنَا عَلَى مِلَّتِكُمْ، وَيَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِكُمْ.

ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَيَسْأَلُ حَاجَتَهُ، وَيُصَلِّي فِي آخِرِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى آلِهِ.

ثُمَّ يَجِيءُ إِلَى قَرِيبِ أُسْطُوَانَةِ أَبِي لُبَابَةَ الَّتِي رَبَطَ نَفْسَهُ بِهَا، وَهِيَ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ وَالرُّوْضَةِ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الْحُظِيرَةِ أُسْطُوَانَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ، يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثَمَّةً، وَيَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ.

ثُمَّ يَأْتِي إِلَى الرُّوْضَةِ، وَيُصَلِّي فِيهَا أَيْضًا مَا تيسَّرَ لَهُ، وَيَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى

الْإِسْلَامَ وَدَفَعَ بِهِ الْكُفْرَةَ وَالْأَصْنَامَ.

اس کے بعد نصف گز کے فاصلے پر پیچھے لوٹے اور سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ؓ کے مبارک سروں کے درمیان کھڑے ہو کر یوں سلام عرض کرے: اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا صَاحِبَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. آپ دونوں دین کے قیام میں رسول اللہ کے معاونین تھے، اسلام کے معاملے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے لیے عادل اور نصیحت کرنے والے تھے۔ اپنی زندگی میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اے رسول اللہ ﷺ کے دونوں صحابہ ہم یہاں اپنے نبی اکرم ﷺ اپنے صدیق اور فاروق ؓ کی زیارت کے لیے آئیں ہیں۔ ہم آپ دونوں کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بطور وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری شفاعت فرمائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہماری سعی کو قبول فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری ملت پر زندہ رکھے اور تمہاری ہی ملت پر موت دے اور ہمارا حشر تمہارے ساتھ ہو۔

پھر اپنے لیے اپنے والدین تمام مؤمنین و مؤمنات کے حق میں دعا اور اپنی حاجت روائی کا سوال کرے اور آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ پر دو رد بھیجے۔

پھر ستون ابولبابہ ؓ کے قریب آئے جس کے ساتھ انہوں نے اپنے آپ کو باندھ لیا تھا۔ یہ ستون قبر انور، منبر مبارک اور روضہ اطہر کے درمیان ہے، اس ستون اور روضہ اطہر کے درمیان ایک اور ستون ہے وہاں بھی دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت اور مغفرت کی دعا کرے۔

پھر روضہ اطہر کی طرف آئے اور جس قدر ممکن ہو سکے نوافل ادا کرے، سجدے میں اللہ

وَهُوَ سَاجِدٌ، وَيُكْثِرُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِغْفَارِ وَالشُّكْرِ لَهُ حَيْثُ وَفَّقَهُ عَلَى هَذِهِ الْفَتْوحِ.

ثُمَّ تَقُومُ إِلَى الْمِنْبَرِ، وَتَجْعَلُ يَدَكَ عَلَى رَأْسِ الرُّمَّانَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا عِنْدَ الْخُطْبَةِ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ، وَيَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى رِضْوَانَهُ وَرَحْمَتَهُ، وَيَتَعَوَّذُ بِرَحْمَتِهِ مِنْ سَخَطِهِ وَعُقُوبَتِهِ، وَيَتَصَوَّرُ وَيَتَوَهَّمُ فِي قَلْبِهِ صُعودَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرِ، وَتَمَثَّلَ فِي قَلْبِكَ طَلْعَتُهُ الْبَهِيَّةَ الْحَظِيَّةَ.

ثُمَّ يَأْتِي الْأَسْطُورَانَةَ الْحَنَانَةَ فَيَحْتَضِنُهَا لِأَنَّهُ السُّنَّةُ. لِمَا رَوَى أَنَّهُ ﷺ كَانَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ وَكَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ فَحَنَّتِ الَّتِي يَسْتَنِدُ إِلَيْهَا حَنِينًا سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَهَا بِيَدِهِ فَسَكَتَتْ.

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اخْتَضَنَهَا فَسَكَتَتْ، وَقَالَ: لَوْ لَمْ اخْتَضِنْهُ -يَعْنِي الْجِذْعَ- لَحَنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

وَهَذَا تَمَامُ الزِّيَارَةِ، وَآخِرُهَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلِيَجْتَهِدَ أَنْ يَبِيتَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيُحْيِيَ لَيْلَتَهُ فِيهِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَذَكَرِ اللَّهَ تَعَالَى، وَيُكْثِرُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ إِلَى الْقَبْرِ وَالْحَظِيرَةِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ، وَيَدْعُو تَارَةً سِرًّا، وَتَارَةً جَهْرًا. وَتَذْكُرُ مَنْ أَحَبَبَتْ مِنْ إِخْوَانِكَ وَأَوْلَادِكَ فِي دُعَايِكَ.

تعالیٰ سے دعا کرے اور وہاں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ثناء کرے، اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سعادت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پھر منبر کے پاس کھڑے ہو کر اور اپنا ہاتھ لوہے کے عصا پر رکھے جس پر رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے وقت اپنا دستِ اقدس رکھتے تھے۔ آپ ﷺ پر درود پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور رحمت طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور رحمت کا سوال کرے، اس کے غضب اور عذاب سے پناہ مانگے، اپنے دل و دماغ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر پر قیام فرمانے والے کا تصور کرے اور اپنے دل میں آپ ﷺ کے تصور سے سرور محسوس کرے۔

پھر استن حنانه کے پاس آئے اور اسے اپنے سینے سے لگائے، کیونکہ یہ عمل سنت ہے۔ جیسا کہ روایت ہے کہ آپ ﷺ کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، جب منبر تیار ہوا اور آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہونے لگے تو وہ تنے پر آپ ﷺ تکیہ لگاتے تھے، اس نے رونا شروع کر دیا، اس کے رونے کی آواز مسجد میں موجود لوگوں نے بھی سنی، رسول اللہ ﷺ نے اس پر دستِ شفقت رکھا تو وہ چپ ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے اپنے آغوش میں لیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے اپنی آغوش میں نہ لیتا تو یہ قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔

اسی پر زیارت النبی ﷺ مکمل ہو جائے گی۔ اس زیارت کی سعادت کا اختتام، رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے۔ زائرِ مدینہ مسجد نبوی ﷺ میں خوب مجاہدہ کرے اور یہاں راتوں کو تلاوت قرآن کریم، ذکر الہی کرتا رہے اور بار بار کثرت کے ساتھ راتوں میں ہر گھڑی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرتا رہے۔ کبھی پست آواز اور کبھی ذرا بلند آواز کے ساتھ دعا کرتا رہے۔ اور اپنی دعاؤں میں اپنے بھائیوں، اولاد اور احباب کو یاد رکھے۔

فَإِذَا فَرَغَ مِنْ هَذَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ الْمَشَاهِدَ وَالْمَزَارَاتِ كُلَّهَا، وَتَزُورَ خُصُوصًا الْبَقِيعَ وَشُهَدَاءَ أُحُدٍ.

وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْبَقِيعِ بَعْدَ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِنَّ فِيهِ قَبْرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ ﷺ، وَهُوَ مُفْرَدٌ فِي قُبَّةٍ، وَقَبْرَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ الْعَبَّاسِ ﷺ، وَقَبْرَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَقَبْرَ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَقَبْرَ ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ، وَقَبْرَ ابْنِهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ ﷺ، كُلُّهُمْ فِي قُبَّةٍ وَاحِدَةٍ مَعْرُوفَةٍ بِقُبَّةِ الْعَبَّاسِ ﷺ. وَفِيهِ قُبَّةُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقُبَّتُهُ أَيْضًا مُفْرَدَةٌ، وَقَبْرُ عَقِيلِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَقَبْرُ عَمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَفِيَّةَ، وَقَبْرُ أُمِّ عَلِيٍّ ﷺ، وَقُبُورُ أَرْبَعٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَفِيهِ قَبْرُ مَالِكِ صَاحِبِ الْمَذْهَبِ، وَقَبْرُ رُومَةَ، وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، كُلُّهُمْ بِالْبَقِيعِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَزُورَ كُلَّ يَوْمٍ، وَيُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ فَاطِمَةَ ﷺ.

وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَزُورَ شُهَدَاءَ أُحُدٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ كَمَا ذَكَرَ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِي الْإِحْيَاءِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَالْفُقَهَاءِ.

وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْتٍ إِنْ أُمِنَ؛ لِمَا رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ يَفْعَلُ هَكَذَا. وَقَدْ قَالَ ﷺ: 'مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءَ، وَيُصَلِّيَ فِيهِ كَانَ لَهُ عَدْلُ عُمْرَةٍ.

جب وہ اس مستحب عمل سے فارغ ہو تو مدینہ منورہ کے دیگر مزارات اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرے، بالخصوص جنت البقیع اور شہداء احد کے مزارات کی زیارت کرے

یہ عمل مستحب ہے کہ روزانہ زیارت النبی ﷺ کے بعد بقیع قبرستان کو جائے کہ وہاں پر امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان ؓ کی قبر مبارک ایک الگ چبوترے میں ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا محترم حضرت عباس، حضرت حسن بن علی المرتضیٰ، حضرت زین العابدین علی بن حسین بن علی ؓ، حضرت محمد بن علی الباقر ؓ اور جعفر بن محمد الصادق ؓ سب کی مبارک قبریں ایک چبوترے کے اندر ہیں۔ اسی طرح بقیع قبرستان میں حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم ؓ کی قبر انور ایک الگ چبوترے میں ہے۔ پھر جنت البقیع میں حضرت عقیل بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن جعفر، رسول اللہ کی پھوپھی محترمہ حضرت صفیہ، سیدنا علی المرتضیٰ کی والدہ محترمہ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی چار ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی قبریں بھی ہیں۔ بقیع قبرستان میں مالکی مذہب کے امام حضرت امام مالک اور رومہ وغیرہ الغرض بہت سے صحابہ و تابعین کی قبریں بقیع میں ہی ہیں۔ ان تمام کی زیارت کے لیے روزانہ جانا مستحب عمل ہے اور زائر کے لیے مستحب ہے کہ مسجد فاطمہ میں نماز ادا کرے۔

یہ بھی مستحب عمل ہے کہ شہداء احد کی زیارت جمعرات کے روز کرے، جیسا کہ امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں اور دیگر فقہاء اور ائمہ اسلام نے ذکر کیا ہے۔

اگر ممکن ہو تو ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء چلا جائے جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہر ہفتہ کے روز یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی اتباع میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بھی ایسا ہی کرتے رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اپنے گھر سے نکلا اور مسجد قباء آیا اس نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی تو اس کا ثواب عمرہ ادا کرنے کے برابر ہے۔

ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ الْفَتْحِ وَهُوَ عَلَى الْخَنْدَقِ

وَقَالَ: وَيَأْتِي جَمِيعَ الْمَسَاجِدِ وَالْمَشَاهِدِ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ ثَلَاثُونَ مَوْضِعًا يَعْرِفُهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ، فَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَزُورَ وَيُصَلِّيَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ.

وَيَقْصِدُ الْآبَارَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَيَغْتَسِلُ وَيَشْرَبُ مِنْهَا اتِّبَاعًا لِفِعْلِهِ ﷺ، وَطَلَبًا لِلشِّفَاءِ وَالْبَرَكَاتِ، وَهِيَ سَبْعَةُ آبَارٍ يَعْرِفُهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَحِبُّ إِتْيَانُ ذَلِكَ.

وَقَدْ رَوَى جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِيَعُودَنَّ هَذَا الْأَمْرُ كَمَا بَدَأَ، وَلِيَعُودَنَّ كُلُّ إِيْمَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا بَدَأَ، حَتَّى يَكُونَ كُلُّ الْإِيْمَانِ بِالْمَدِينَةِ.

فَإِنْ اخْتَارَ الرُّجُوعَ، وَعَزَمَ عَلَى النُّهُوضِ مِنْهَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، يُعِيدُ تِلْكَ الدَّعَوَاتِ الَّتِي سَبَقَ ذِكْرُهَا فِي ابْتِدَاءِ الزِّيَارَةِ، ثُمَّ يُودِّعُ قَبْرَهُ ﷺ وَدَاعًا بِنَحِيَّةٍ كَامِلَةٍ، وَصَلَاةٍ شَامِلَةٍ [١].

(٢) قَالَ ابْنُ الْهَمَامِ الْحَنْفِيُّ فِي شَرْحِ فَتْحِ الْقَدِيرِ:

وَإِذَا تَوَجَّهَ إِلَى الزِّيَارَةِ يُكْثِرُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مُدَّةَ الطَّرِيقِ، وَالْأُولَى فِيمَا يَقَعُ عِنْدَ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ تَجْرِيدُ النِّيَّةِ لَزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ إِذَا حَصَلَ لَهُ إِذَا قَدِمَ زِيَارَةَ الْمَسْجِدِ أَوْ يَسْتَفْتِحُ فَضَلَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ فِي مَرَّةٍ

پھر خندق کے مقام پر مسجد فتح کی زیارت کو آئے۔

اور یہ کہا ہے: مدینہ منورہ کی تمام مساجد اور تمام معروف مقامات مقدسہ جو ۳۰ (تیس) بنتے ہیں جنہیں اہالیان مدینہ منورہ جانتے ہیں کی زیارت کرے۔ مستحب یہ ہے کہ ان کی زیارت کرتے ہوئے جس قدر ممکن ہو نفل نماز ادا کرے۔

پھر ان کنوؤں کی زیارت کرے جن سے حضور نبی اکرم ﷺ وضو اور غسل فرماتے رہے اور ان کا پانی نوش فرماتے رہے۔ زائر بھی آپ ﷺ کی اتباع میں بیماریوں سے شفا اور حصول برکت کے ارادے سے وہاں جائے۔ ان کنوؤں کی تعداد سات ہے جنہیں اہالیان مدینہ جانتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ دین جہاں سے شروع ہوا تھا وہیں لوٹ آئے گا۔ ایمان مدینہ منورہ لوٹ کر آئے گا جیسا کہ یہاں سے ابتداء ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ مکمل ایمان مدینہ منورہ میں سمٹ جائے گا۔

جب زائر مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ کرے تو مستحب ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضری دے اور وہ تمام دعائیں جو زیارت النبی ﷺ کے حوالے سے مذکور ہیں وہ کرے۔ پھر کامل ادب و احترام اور درود و سلام کے ساتھ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس سے رخصت ہو۔

(۲) امام ابن ہمام لکھی نے شرح فتح القدیر میں بیان کیا ہے:

جب زیارت کے لیے سفر شروع کرے تو راستے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کثرت سے ہدیہ درود و سلام پیش کرے۔ اس بندہ عاجز (امام ابن ہمام) کے نزدیک فقط قبر انور کی زیارت کی نیت کرنا افضل ہے۔ پھر جب اسے یہ سعادت نصیب ہو جائے تو وہ مسجد نبوی میں آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوسری مرتبہ سفر کا سامان ہو جائے تو پھر وہ ان دونوں

أُخْرَى يَنْوِيهِمَا فِيهَا، لِأَنَّ فِي ذَلِكَ زِيَادَةَ تَعْظِيمِهِ ﷺ وَإِجْلَالِهِ، وَيُؤَافِقُ ظَاهِرَ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ قَوْلِهِ ﷺ: لَا تَعْمَلْهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي. وَإِذَا وَصَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ اغْتَسَلَ بِظَاهِرِهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا أَوْ تَوَضَّأَ، وَالْغُسْلُ أَفْضَلُ، وَلِبَسَ نَظِيفَ ثِيَابِهِ وَالْجَدِيدُ أَفْضَلُ.

وَقَالَ: وَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ النَّاسِ مِنَ النَّزُولِ بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَشْيِ عَلَى أَقْدَامِهِ إِلَى أَنْ يَدْخُلَهَا حَسَنٌ، وَكُلُّ مَا كَانَ أَدْخَلَ فِي الْأَدَبِ وَالْإِجْلَالِ، كَانَ حَسَنًا.

وَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ ﷻ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ ﴿الآيَةُ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ ﷺ، مَا رَزَقْتَ أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ، وَاعْفُ رُحْمَتِي، يَا خَيْرَ مُسْتَوْلٍ.

وَلْيَكُنْ مُتَوَاضِعًا مُتَحَشِّعًا مُعَظِّمًا لِحُرْمَتِهَا، لَا يَفْتَرُ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْتَحْضِرًا، أَنَّهَا بَلَدُهُ الَّتِي اخْتَارَهَا اللَّهُ تَعَالَى دَارَ هَجْرَةِ نَبِيِّهِ، وَمَهَبِطًا لِلْوَحْيِ وَالْقُرْآنِ، وَمَنْبَعًا لِلْإِيمَانِ وَالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ [١].

وَلِذَا كَانَ مَالِكٌ لَا يَرْكَبُ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ يَقُولُ: اسْتَحْيَ

کی زیارت کی نیت کرے، کیونکہ روضہ اقدس کی نیت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیادہ تعظیم اور تکریم ہے اور بظاہر اس کی تائید حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان سے بھی ہوتی ہے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: زائر کی نیت سوائے میری زیارت کے اور کوئی نہ ہو۔ جب وہ مدینہ منورہ پہنچے تو مدینہ منورہ داخل ہونے سے پہلے بیرون شہر ہی غسل کرے یا وضوء کرے، اور غسل کرنا بہتر ہے۔ (غسل کے بعد) وہ صاف لباس زیب تن کرے جبکہ نیا لباس پہننا افضل ہے۔

امام ابن ہمام نے کہا ہے: بعض لوگوں کا یہ معمول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر، شہر میں داخل ہونے تک اپنی سواری سے اتر کر پیدل چلنا شروع کر دیتے ہیں، یہ بڑا اچھا عمل ہے۔ اسی طرح ہر وہ کام جو ادب و تعظیم رسالت ﷺ کے اظہار کے دائرے میں داخل ہو وہ عمل بھی پسندیدہ ہے۔

جب زائر شہر مدینہ میں داخل ہو جائے تو وہ کہے: بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اور پھر یوں دعا گو ہو: اے اللہ! میرے لیے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنے رسول مکرم ﷺ کی زیارت عطا فرما، جس طرح تو نے اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں کو عطا فرمائی، مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر التجا کو قبول کرنے والی ذات۔

یہ ضروری ہے کہ زائر عاجزی و انکساری اور خشیتِ الہی کا اظہار کرے، اور مدینہ طیبہ کی حرمت اور تعظیم کا خیال رکھے، دورانِ قیام حضور نبی اکرم ﷺ پر ہدیہ درود پیش کرنے میں سستی نہ کرے، کیونکہ مدینہ طیبہ وہ مبارک بستی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محترم ﷺ کے لیے دارِ ہجرت بنایا، اور نزول وحی کا مرکز بنایا اور ایمان و احکام شریعت کا سرچشمہ و منبع بنایا ہے۔

اسی لیے امام مالک کبھی مدینہ منورہ کے راستوں (گلی کوچوں) میں سواری پر سوار نہیں ہوتے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں (اپنی) سواری

مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ أَطَا تَرَبُّعَهُ، فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِحَافِرِ دَابَّةٍ [١].

وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَعَلَ مَا هُوَ السُّنَّةُ فِي دُخُولِ الْمَسَاجِدِ مِنْ تَقْدِيمِ الْيَمِينِ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَيَدْخُلُ مِنْ بَابِ جَبْرِيلَ أَوْ غَيْرِهِ، وَيَقْصُدُ الرُّوضَةَ الشَّرِيفَةَ وَهِيَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ الشَّرِيفِ، فَيُصَلِّي تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ مُسْتَقْبِلًا السَّارِيَةَ الَّتِي تَحْتَهَا الصُّنْدُوقُ، بَحِيثٌ يَكُونُ عَمُودُ الْمِنْبَرِ حِذَاءَ مَنْكِبِهِ الْيَمِينِ إِنْ أَمْكَنَهُ، وَتَكُونُ الْحَنِيَّةُ الَّتِي فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَلِذَلِكَ مَوْقِفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَبْلَ قَبْلِ أَنْ يُغَيَّرَ الْمَسْجِدُ. وَفِي بَعْضِ الْمَنَاسِكِ: يُصَلِّي تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ فِي مَقَامِهِ ﷺ [٢].

(٣) وَقَالَ الْحَنْفِيَّةُ: إِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَغْتَسِلَ عِنْدَ دُخُولِهَا أَوْ يَتَوَضَّأَ كَمَا فِي دُخُولِ مَكَّةَ.

وَفِي النَّوَادِرِ كَمَا فِي شَرْحِ اللَّبَابِ، قَالَ أَشْهَبُ: وَلَوْلَا أَنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ بِالْغُسْلِ لِرِيزَارَةِ الْقَبْرِ لَأَجَبْتُ ذَلِكَ [٣].

(٤) وَقَالَ سَنَدٌ [٤]: مِنْ آدَبِ الزِّيَارَةِ: الْغُسْلُ وَلِبَاسُ أَفْضَلِ الثِّيَابِ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الشَّرِيفَةَ قَائِلًا: بِسْمِ اللَّهِ، رَبِّ أَذْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ،

[١] ابن الهمام في شرح فتح القدير، ١٨٠/٣ -

[٢] ابن الهمام في شرح فتح القدير، ١٨٠/٣ -

[٣] ابن جماعة الكناني، ١٣٧٤/٣ -

[٤] وَهُوَ سَنَدُ بُنْ عِنَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَرِيزِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَلْفِ الْأَزْدِيِّ —

کے پاؤں سے اس (ارض مقدس کی) مٹی کو روندوں جس میں رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں۔

جب زائر مسجد نبوی میں داخل ہو جائے تو سنت کے مطابق عمل کرے۔ پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا کرے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ باب جبریل یا کسی اور دروازہ سے داخل ہو، پھر ریاض الجنت کا رخ کرے جو منبر شریف اور قبر انور کے درمیان ہے، وہاں اس ستون کی طرف رخ کرے جس کے نیچے صندوق ہے، وہاں تحیۃ المسجد (کے نوافل) ادا کرے۔ اگر ممکن ہو تو اس طرح کھڑا ہو کہ منبر شریف اس کے دائیں کندھے کے برابر میں ہو۔ مسجد نبوی میں قبلہ کی طرف، محراب اس کے بالکل سامنے ہو۔ کیونکہ کہا گیا ہے کہ مسجد نبوی میں تعمیراتی تبدیلی سے قبل یہی حضور نبی اکرم ﷺ کے کھڑے ہونے کا مقام تھا۔ بعض مناسک حج کی کتابوں میں لکھا ہے کہ زائر محراب میں آپ ﷺ کے قیام کی جگہ میں تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کرے۔

(۳) احناف کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت زائر کو چاہیے کہ ضرور غسل یا وضو کر لے جیسا کہ دخول مکہ کے لیے کرتے ہیں۔

اور نوادر میں ہے جیسا کہ شرح اللباب میں بیان ہوا ہے: اشھب نے کہا ہے: اگر مدینہ منورہ کی حاضری کے لیے غسل کا حکم نہ بھی ہوتا تو بھی میں یہ پسند کرتا کہ غسل کروں۔

(۴) امام سند نے کہا ہے: زیارت نبوی ﷺ کے آداب میں سے غسل کرنا اور بہترین لباس کا پہننا بھی ہے، پھر زائر مدینہ منورہ میں یہ دعا کرتے ہوئے داخل ہو: بِسْمِ اللّٰهِ، رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ

وَأُخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ، وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا.

وَلْيَكُنْ خَاشِعًا خَاضِعًا مُعْظَمًا لِحُرْمَتِهَا، مُكْثِرًا مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَاصِدًا الْمَسْجِدَ الشَّرِيفَ، وَلِيَحْضُرَ فِي نَفْسِهِ شَرَفَ الْبُقْعَةِ، وَجَلَالَهَ مَنْ شَرَفَتْ بِهِ، وَأَنَّهَا دَارُ هِجْرَتِهِ ﷺ، وَمَهْبِطُ وَحْيِهِ، وَأَصْلُ الْأَحْكَامِ، وَمَنْبَعُ الْإِيمَانِ. وَلْيَكُنْ مُمْتَلِيًا الْقَلْبِ مِنْ هَيْبَتِهِ ﷺ كَأَنَّهُ يَرَاهُ. وَلْيُمَثِّلْ فِي نَفْسِهِ إِذَا مَشَى مَوَاقِعَ الْأَقْدَامِ الشَّرِيفَةِ النَّبَوِيَّةِ، فَلَعَلَّهُ يَمْشِي فِي مَوْضِعِ قَدَمَيْهِ الْعَزِيزَتَيْنِ، فَلَا يَضَعُ قَدَمَهُ إِلَّا بِسَكِينَةٍ وَوَقَارٍ كَمَا كَانَ ﷺ يَمْشِي.

وَمِنَ الْأَدَبِ إِذَا دَخَلَهَا أَنْ لَا يَرْكَبَ فِيهَا، كَمَا كَانَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَعَلَ، وَكَانَ يَقُولُ: أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ ﷻ أَنْ أَطَأَ تُرْبَةً فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَافِرِ دَابَّةٍ. كَمَا فِي الْإِيضَاحِ، وَالْمَجْمُوعِ، وَشَرْحِ اللَّبَابِ، وَشَرْحِ فَتْحِ الْقَدِيرِ، وَمَرْقَاةِ الْمَفَاتِيحِ، وَالْإِحْيَاءِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ جَمَاعَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ^[١].

[١] الغزالي في إحياء علوم الدين، ٢٨/١، وابن الهمام في شرح فتح القدير،

٤٣/١، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٦٥/١، وابن جماعة

في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك، ٣/١٣٧٥.

صِدْقٍ، وَأَخْرَجَنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ، وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔ اے میرے رب! مجھے سچائی و خوش نودی کے ساتھ (اس شہر مدینہ میں) داخل فرما اور مجھے سچائی و خوش نودی کے ساتھ (اس سے) باہر لے آ، اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ و قوت عطا فرما دے۔

زائرِ خشوع و خضوع کے ساتھ حرمِ مدینہ کی حرمت و تعظیم کرنے والا، رسول اللہ ﷺ پر کثرت کے ساتھ صلاۃ و سلام پڑھتے ہوئے مسجدِ نبوی شریف کا رخ کرنے والا ہو۔ اس دوران وہ اپنے دل میں قبرِ انور کی شرف و تکریم کا خیال پختہ کرے اور اس ہستی کی عظمت کا تصور کرے جس کی وجہ سے یہ ہستی شرف والی ہوئی۔ یہ تصور کرے کہ مدینہ منورہ ہجرت گاہِ نبوی ہے، وحی الہی کے نزول کی جگہ ہے اور احکامِ شریعت کا سرچشمہ اور ایمان کا منبع ہے۔ اس کا دل حضور نبی اکرم ﷺ کے رعبِ عظمت سے مامور ہو، گویا کہ آپ ﷺ اسے دیکھ رہے ہیں اور جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک قدموں کے مس ہونے والی جگہوں پر جائے تو اپنے دل میں حضور کے چلنے کے مناظر کو سامنے لائے کہ شاید وہ بھی انہیں مقامات پر چلنے کی سعادت پا رہا ہے جہاں آپ ﷺ کے قدیم شریفین لگتے تھے۔ لہذا وہ سکون اور وقار کے ساتھ ہی قدم رکھے، جیسا کہ آپ ﷺ وقار و سکون کے ساتھ مَحْضَرِ خرام ہوتے تھے۔

مدینہ منورہ کی حاضری کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی حدود میں سواری پر سوار نہ ہوں، جیسا کہ امام مالک کا معمول تھا۔ امام مالک فرماتے تھے: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ اس مبارک قطعہ زمین کو اپنی سواری کے پاؤں سے روندوں جس میں رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں۔ ایسا ہی بیان ’الایضاح‘، ’مجموع‘، ’شرح اللباب‘، ’شرح فتح القدیر‘، ’مرقاۃ المفاتیح‘ اور ’احیاء علوم الدین‘ میں بھی ہے۔ اسے ابنِ جماعہ نے بھی ذکر کیا ہے اور مذکورہ الفاظ انہی کے ہیں۔

(٥) قَالَ الْكِرْمَانِيُّ وَصَاحِبُ الْاِخْتِيَارِ: وَيَسْجُدُ لِلَّهِ شُكْرًا عَلَى هَذِهِ النِّعْمَةِ وَيَسْأَلُهُ تَمَامَهَا وَالْقُبُولَ. وَقِيلَ: ذُرْعُ مَا بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَمَوْقِفِهِ ﷺ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ ذِرَاعًا وَشِبْرًا، وَمَا بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ ذِرَاعًا وَشِبْرًا، ثُمَّ يَأْتِي الْقَبْرَ الشَّرِيفَ، فَيَسْتَقْبِلُ جِدَارَهُ وَيَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ، عَلَى نَحْوِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ مِنَ السَّارِيَةِ الَّتِي عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ فِي زَاوِيَةِ جِدَارِهِ.

وَمَا عَنْ أَبِي اللَّيْثِ أَنَّهُ يَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مَرْدُودًا، بِمَا رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ ﷺ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ، وَتَجْعَلَ ظَهْرَكَ إِلَى الْقِبْلَةِ، وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ، ثُمَّ تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ^[١]. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ اللَّهِ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالََةَ، وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَكَشَفْتَ الْعُمَةَ، فَجَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا خَيْرًا، جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَازَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ.

[١] هذا الأثر في مسند أبي حنيفة عن نافع عن ابن عمر ﷺ.

(۵) امام کرمانی اور صاحب الاختیار نے کہا ہے: اس نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مکمل ادائیگی اور قبولیت کی دعا مانگے۔ کہا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر شریف اور وہ مبارک جگہ جہاں پر آپ ﷺ نماز ادا کرتے تھے کے درمیان گز کے اعتبار سے فاصلہ ۱۴ گز اور ایک باشت کا ہے۔ قبر انور اور منبر شریف کے درمیان فاصلہ ۵۳ گز اور ایک باشت ہے۔ پھر زائر قبر انور کے پاس آئے اور اس کی دیوار کی طرف رخ اور قبلہ کی طرف پشت کرے۔ اس کا فاصلہ اس ستون سے قبر انور کے پاس دیوار کے زاویہ میں چار گز ہے۔

امام ابوللیث سے جو یہ مروی ہے کہ (زیارت قبر انور کے وقت) قبلہ شریف کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں، (علماء کے ہاں) اس کی دلیل امام ابوحنیفہ سے مروی وہ حدیث پاک ہے جسے انہوں نے اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: یہ بات سنت ہے کہ تم حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضری کے وقت قبلہ کی طرف سے آؤ، تیری پشت قبلہ کی طرف ہو اور قبر انور تیرے چہرے کے بالکل سامنے ہو، پھر تو کہے: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اے نبی محترم! آپ ﷺ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو، اے اللہ کی مخلوق میں سے افضل ترین ہستی آپ پر سلام ہو، سلام ہو آپ پر، آپ کو اللہ تعالیٰ نے جمیع مخلوقات میں سے منتخب فرمایا۔ اے اللہ کے حبیب! آپ پر سلام ہو۔ اے تمام بنی آدم کے سردار! آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بے شک آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہم تک پہنچایا، اور اس کی امانت کو سپرد کر دیا اور اُمت کی خیر خواہی فرمائی، اور آپ نے تمام ابہام دور فرما دیئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے اس سے بھی افضل جزاء عطا فرمائے، جو اس نے کسی بھی نبی کو اُن کی اُمت کی طرف سے عطا فرمائی ہے۔

اللَّهُمَّ أَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ،
وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيعَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمُحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، وَأَنْزِلْهُ
الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ، إِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

وَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى حَاجَتَهُ مُتَوَسِّلًا إِلَى اللَّهِ بِحَضْرَةِ نَبِيِّهِ ﷺ. وَأَعْظَمُ
الْمَسَائِلِ وَأَهْمُهَا سُؤَالُ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ، ثُمَّ يَسْأَلُ
النَّبِيَّ ﷺ الشَّفَاعَةَ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ،
أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ، وَأَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى اللَّهِ فِي أَنْ أَمُوتَ مُسْلِمًا عَلَى مِلَّتِكَ
وَسُنَّتِكَ [١].

(٦) قَالَ ابْنُ هَمَامٍ: وَيَزُورُ الْقُبُورَ الْمَشْهُورَةَ كَقَبْرِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ ؓ،
وَقَبْرِ الْعَبَّاسِ ؓ، وَهُوَ فِي قُبَّتِهِ الْمَشْهُورَةِ، وَفِيهَا قَبْرَانِ: الْغُرْبِيُّ مِنْهُمَا قَبْرُ
الْعَبَّاسِ ؓ، وَالشَّرْقِيُّ قَبْرُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَرَيْنِ الْعَابِدِينَ وَوَلَدِهِ مُحَمَّدٍ
الْبَاقِرِ ابْنِهِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ ؓ كُلُّهُمْ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ. وَعِنْدَ بَابِ الْبَقِيعِ عَنْ
يَسَارِ الْخَارِجِ قَبْرُ صَفِيَّةٍ أُمِّ الزُّبَيْرِ عَمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَفِيهِ قَبْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ
أَسَدٍ أُمِّ عَلِيٍّ ؓ. وَيُصَلِّي فِي مَسْجِدِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْبَقِيعِ
وَقِيلَ: إِنَّ قَبْرَهَا فِي بَيْتِهَا وَهُوَ فِي مَكَانِ الْمِحْرَابِ الْخَشَبِ الَّذِي خَلَفَ
الْحُجْرَةَ الشَّرِيفَةَ دَاخِلَ الدَّارِ بَزَيْنِ.

اے اللہ! ہمارے آقا اور اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما، اور بلند ترین درجہ عطا فرما اور آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، اور آپ ﷺ کو اپنی بارگاہ میں (مزید) مقام قرب عطا فرما۔ بے شک تو صاحبِ عظمت و جلال ہے اور فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

اس کے بعد زائرِ حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت روائی کے لیے التجا کرے۔ سب سے بڑا اور اہم سوال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خاتمہ بالخیر، رضائے الہی اور گناہوں کی بخشش طلب کرنا ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے کہے: یا رسول اللہ! آپ سے شفاعت کا خواست گار ہوں، میں آپ سے شفاعت کا طلب گار ہوں اور میں آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ میں آپ کی سنت اور ملت پر مسلمان رہتے ہوئے فوت ہو جاؤں۔

(۶) امام ابن ہمام نے کہا ہے: پھر بقیع قبرستان میں مشہور قبروں کی زیارت کرے، جیسا کہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عباس ؓ کی قبریں اور یہ عباس ؓ کی قبر اس مشہور قبہ میں ہے جس کے اندر دو قبریں ہیں: مغربی جانب حضرت عباس ؓ کی قبر ہے اور مشرقی جانب امام حسن بن علی ؓ کی قبر ہے۔ امام زین العابدین، ان کے صاحبزادے امام محمد بن باقر اور ان کے صاحبزادے امام جعفر الصادق کی قبریں ایک ہی جگہ پر واقع ہیں۔ بقیع میں باہر کی طرف بائیں جانب رسول اللہ ﷺ کی محترمہ پھوپھی، حضرت زبیر ؓ کی والدہ حضرت صفیہ ؓ کی قبر ہے، وہیں سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کی والدہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ کی قبر بھی ہے۔ زائر مدینۃ البقیع میں مسجد فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ میں نوافل ادا کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی قبر ان کے گھر میں ہے اور وہ جگہ حجرہ شریف کے پیچھے لکڑی والے محراب میں دونوں کناروں کے درمیان ہے۔

وَبِالْبَقِيعِ قُبَّةٌ يُقَالُ: إِنَّ فِيهَا قَبْرَ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَالْمَقْبُولُ أَنَّ قَبْرَ عَقِيلٍ فِي دَارِهِ، وَفِيهِ حَظِيرَةٌ مُسْتَهْدَمَةٌ مَبْنِيَّةٌ بِالْحِجَارَةِ يُقَالُ: إِنَّ فِيهَا قُبُورَ مَنْ دُفِنَ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ وَفِيهِ قَبْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مَدْفُونٌ إِلَى جَنْبِ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ، وَدُفِنَ إِلَى جَنْبِ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ [١].

أَقْوَالُ الشَّافِعِيَّةِ

(١) قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي الْمَجْمُوعِ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَغْتَسِلَ قَبْلَ دُخُولِهِ، وَيَلْبَسَ أَنْظَفَ ثِيَابِهِ، وَيَسْتَحْضِرَ فِي قَلْبِهِ شَرَفَ الْمَدِينَةِ، وَأَنَّهَا أَفْضَلُ الْأَرْضِ بَعْدَ مَكَّةَ، عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ، وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ أَفْضَلُهَا مُطْلَقًا، وَأَنَّ الَّذِي شَرِفَتْ بِهِ ﷺ خَيْرُ الْخَلَائِقِ.

وَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قُدُومِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ مُسْتَشْعِرًا لِتَعْظِيمِهِ مُمْتَلِئَ الْقَلْبِ مِنْ هَيْبَتِهِ كَأَنَّهُ يَرَاهُ، فَإِذَا وَصَلَ بَابَ مَسْجِدِهِ ﷺ فَلْيُقِلِّ الذِّكْرَ الْمُسْتَحَبَّ فِي دُخُولِ كُلِّ مَسْجِدٍ، وَسَبَقَ بَيَانُهُ فِي آخِرِ بَابِ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ، وَيَقْدِمُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى فِي الدُّخُولِ وَالْيُسْرَى فِي الْخُرُوجِ كَمَا فِي سَائِرِ الْمَسَاجِدِ، فَإِذَا دَخَلَ قَصَدَ الرُّوضَةَ الْكَرِيمَةَ، وَهِيَ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ، فَيُصَلِّي تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ بِجَنْبِ الْمَنْبَرِ.

بقیع میں ایک گنبد کے نیچے حضرت عقیل بن ابی طالب ؓ اور ان کے بھتیجے حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ؓ کی قبر ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حضرت عقیل کی قبر ان کے گھر میں ہے۔ اور وہاں جنت البقیع میں ایک احاطہ ہے جو پتھروں سے بنا ہے، کہا گیا ہے کہ اس جگہ بعض اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی مبارک قبریں بھی ہیں۔ بقیع میں رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم ؓ کی قبر بھی ہے، جو کہ حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے پہلو میں مدفون ہیں۔ حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے ایک پہلو میں حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ بھی مدفون ہیں۔

شوافع کے اقوال

(۱) امام نووی نے المجموع میں فرمایا ہے: مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے زائر کے لیے غسل کرنا اور صاف ستھرے کپڑے پہننا مستحب ہے، وہ اپنے دل میں مدینہ منورہ کے شرف و عظمت کا تصور کرے اور یہ یقین رکھے کہ مدینہ منورہ ہی تمام روئے زمین سے افضل ہے، کیونکہ مدینہ منورہ کو تمام مخلوقات سے افضل ترین ہستی حضور نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ہی شرفِ افضلیت نصیب ہوا ہے۔

مدینہ منورہ میں پہلا قدم رکھنے سے لے کر واپس لوٹنے تک ہر وقت آپ ﷺ کی تعظیم اور ادب کا دھیان رہے اور دل آپ ﷺ کی عظمت و ہیبت سے پُر ہو، گویا کہ آپ ﷺ اسے دیکھ رہے ہیں۔ جب مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پر پہنچے تو مسجد میں داخل ہونے والی معروف دعا پڑھے جس کا بیان باب کے آخر میں 'ما یوجب الغسل' کے ذیل میں گزر چکا ہے، دایاں پاؤں پہلے رکھے اور نکلتے ہوئے بایاں پاؤں پہلے باہر رکھے جیسا کہ تمام مساجد میں معمول ہے۔ جب مسجد کے اندر داخل ہو تو روضہ اقدس کی نیت کرے جو قبر انور اور منبر شریف کے درمیان ہے اور منبر کے پاس تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کرے۔

وَفِي إِحْيَاءِ عُلُومِ الدِّينِ: أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَجْعَلَ عُمُودُ الْمِنْبَرِ حَدَاءَ مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ، وَيَسْتَقْبِلَ السَّارِيَةَ الَّتِي إِلَى جَانِبِهَا الصُّنْدُوقُ، وَتَكُونُ الدَّائِرَةُ الَّتِي فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَذَلِكَ مَوْقِفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَدْ وَسَّعَ الْمَسْجِدُ بَعْدَهُ ﷺ.

وَفِي كِتَابِ الْمَدِينَةِ: أَنَّ ذُرْعَ مَا بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَمَقَامِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ حَتَّى تُوفِّيَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ ذِرَاعًا وَشِبْرًا، وَأَنَّ ذُرْعَ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ ذِرَاعًا وَشِبْرًا، فَإِذَا صَلَّى التَّحِيَّةَ فِي الرُّوضَةِ أَوْ غَيْرِهَا مِنَ الْمَسْجِدِ شَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى هَذِهِ النِّعْمَةِ، وَسَلَّاهُ إِتِمَامَ مَا قَصَدَهُ وَقَبُولَ زِيَارَتِهِ ثُمَّ يَأْتِي الْقَبْرَ الْكَرِيمَ فَيَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ، وَيَسْتَقْبِلُ جِدَارَ الْقَبْرِ، وَيُبْعُدُ مِنْ رَأْسِ الْقَبْرِ نَحْوَ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ، وَيَجْعَلُ الْقُنْدِيلَ الَّذِي فِي الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ عَلَى رَأْسِهِ، وَيَقِفُ نَاطِرًا إِلَى أَسْفَلِ مَا يَسْتَقْبِلُهُ مِنْ جِدَارِ الْقَبْرِ، غَاضٍ الطَّرْفَ فِي مَقَامِ الْهَيْبَةِ وَالْإِجْلَالِ، فَارِغَ الْقَلْبِ مِنْ عِلَاقِ الدُّنْيَا، مُسْتَحْضِرًا فِي قَلْبِهِ جَلَالَهَ مَوْقِفِهِ، وَمَنْزِلَهَ مَنْ هُوَ بِحَضْرَتِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يَرْفَعُ صَوْتَهُ، بَلْ يَقْصِدُ، فَيَقُولُ:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَأَزْوَاجِكَ وَأَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ،

احیاء علوم الدین میں بیان کیا گیا ہے: یہ مستحب امر ہے کہ (تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کرتے وقت) منبر کا ستون دائیں کندھے کے برابر رکھے، وہ ستون جس کے پاس صندوق (روضہ مطہرہ) ہے اس طرف رُخ کرے اور محراب جو مسجد میں قبلہ کی طرف ہے، اس کی آنکھوں کے سامنے ہو، یہی رسول اللہ ﷺ کے نماز میں قیام کی جگہ تھی، اس کے بعد مسجد نبوی کی توسیع ہو گئی تھی۔

’کتاب المدینہ‘ میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر شریف اور وہ جگہ جہاں آپ ﷺ وصال مبارک تک نماز ادا فرماتے رہے کے درمیان فاصلہ ۱۴ گز اور ایک بالشت ہے، قبر انور اور منبر کے درمیان فاصلہ ۵۳ گز اور ایک بالشت ہے۔ زائر جب روضہ اطہر کے احاطے میں یا مسجد میں جہاں ممکن ہو تحیۃ المسجد ادا کر لے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس نعمت کے حصول پر شکر ادا کرے، اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی کی دعا کرے، زیارت قبر انور کی قبولیت کی دعا کرے، پھر قبر انور کے قریب آئے، قبلہ شریف کی طرف پشت کر کے روضہ اطہر کی دیواروں کی طرف رخ کرے اور قبر انور سے تقریباً ۴ گز کے فاصلے پر کھڑا ہو، قبر انور کے پاس قبلہ کی جانب جو فانوس ہے وہ سر کے اوپر ہو۔ زائر اس طرح کھڑا ہو کہ قبر انور کی دیواروں۔ جو اس کے سامنے ہیں۔ کے نیچے دیکھ رہا ہو، اس مقام کی ہیبت اور جلال سے نظریں جھکی ہوئی ہوں، دل دنیاوی آلاش سے پاک ہو، اور دل پر حضور نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ اور تشریف فرما ہونے کی ہیبت طاری ہو کہ زائر کس بلند مقام و مرتبہ والی ہستی کی بارگاہ میں حاضر ہے۔ پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرے لیکن آواز اونچی نہ کرے بلکہ معتدل آواز کے ساتھ یوں عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَأَزْوَاجِكَ وَأَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ،

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَجَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

جَزَاكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ،
وَصَلَّى عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ، أَفْضَلَ
وَأَكْمَلَ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَخَيْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ،
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي
اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، اللَّهُمَّ آتِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي
وَعَدْتَهُ، وَآتِهِ نَهَايَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْأَلَهُ السَّائِلُونَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ،
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

وَمَنْ طَالَ عَلَيْهِ هَذَا كُلُّهُ اقْتَصِرْ عَلَى بَعْضِهِ وَأَقْلُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم.

وَجَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه وَغَيْرِهِ مِنَ السَّلَفِ الْإِقْتِصَارُ جِدًّا، فَعَنِ ابْنِ
عُمَرَ رضي الله عنه مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ قَرِيبًا، وَعَنْ مَالِكٍ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَجَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

جَزَاكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ،
وَصَلَّى عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ، أَفْضَلَ
وَأَكْمَلَ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَخَيْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ،
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي
اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، اللَّهُمَّ آتِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي
وَعَدْتَهُ، وَآتِهِ نَهَايَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْأَلَهُ السَّائِلُونَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ،
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

جو شخص اس میں زیادہ طوالت محسوس کرے تو اس میں کچھ الفاظ کم کرے، وہ کم از کم
السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ضرور پڑھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ اور دیگر اسلاف سے مختصر کلمات درود و سلام کا ذکر ملتا ہے،
حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے مروی کلمات جنہیں ہم نے ابھی بیان کیا ہے اور امام مالک ؓ
سے مروی ہے کہ زائر ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کرے: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

وَإِنْ كَانَ قَدْ أُوصِيَ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِ ﷺ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ، وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نَحْوَ هَذِهِ الْعِبَارَةِ.

ثُمَّ يَتَأَخَّرُ إِلَى صَوْبِ يَمِينِهِ قَدَرِ ذِرَاعٍ لِلْسَّلَامِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ﷺ، لِأَنَّ رَأْسَهُ عِنْدَ مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، صَفِيِّ رَسُولِ اللَّهِ، وَثَانِيَهُ فِي الْغَارِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرًا.

ثُمَّ يَتَأَخَّرُ إِلَى صَوْبِ يَمِينِهِ قَدَرِ ذِرَاعٍ لِلْسَّلَامِ عَلَى عُمَرَ ﷺ، وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ الَّذِي أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ نَبِيِّهِ ﷺ خَيْرًا.

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَوْقِفِهِ الْأَوَّلِ قِبَالَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَتَوَسَّلُ بِهِ فِي حَقِّ نَفْسِهِ، وَيَسْتَشْفِعُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى.

وَمِنْ أَحْسَنِ مَا يَقُولُ مَا حَكَاهُ الْمَاوَرْدِيُّ، وَالْقَاضِي أَبُو الطَّيِّبِ، وَسَائِرُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْعُتْبِيِّ مُسْتَحْسِنِينَ لَهُ. ثُمَّ ذَكَرَ النَّوَوِيُّ 'الْحِكَايَةَ الْمَشْهُورَةَ' عَنِ الْعُتْبِيِّ [١].

اگر کسی اور شخص نے زائر کو سلام پیش کرنے کا پیغام دیا ہو تو وہ اس کی طرف سے سلام یوں عرض کرے: یا رسول اللہ! فلاں ابن فلاں کی طرف سے آپ پر سلام ہو اور فلاں ابن فلاں آپ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کر رہا تھا یا اس طرح کی عبارت کے ساتھ (اپنی زبان میں) لوگوں کے سلام آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پہنچا دے۔

پھر اس کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر ؓ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کے لیے ایک گز کی مقدار دائیں جانب پیچھے ہو جائے۔ کیونکہ سیدنا صدیق اکبر ؓ کا سر مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش مبارک کے برابر میں ہے اور وہ عرض کرے: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ مخلص دوست اور غار حرا میں ان کے ساتھ ثانی کا درجہ پانے والے، اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اُمت کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پھر مزید ایک گز کے فاصلے پر دائیں طرف پیچھے ہو جائے اور حضرت عمر ؓ کی بارگاہ میں سلام پیش کرے اور یوں عرض کرے: اے سیدنا عمر! سلام ہو آپ پر کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم ﷺ کی اُمت کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پھر پہلے کھڑے ہونے والی جگہ پر آجائے اور مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو اپنے حق میں وسیلہ بنائے اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب کے حضور شفاعت کا طلب گار ہو۔

کتنی خوبصورت بات ہے جسے امام ماوردی، قاضی ابوطیب اور تمام ائمہ شوافع نے تہنی کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ اس کے بعد امام نووی نے تہنی سے مروی مشہور واقعہ بیان کیا ہے۔

(٢) قَالَ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ: يَقُولُ الزَّائِرُ بَعْدَ السَّلَامِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾. اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا قَوْلَكَ، وَاَطَعْنَا اَمْرَكَ وَقَصَدْنَا نَبِيَّكَ هَذَا ﷺ مُسْتَشْفِعِينَ بِهِ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِنَا، وَمَا اَثْقَلَ ظُهُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا، تَائِبِينَ اِلَيْكَ فِي زَلَلِنَا، مُعْتَرِفِينَ بِخَطَايَانَا وَتَقْصِيْرِنَا، فَتُبْ اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا وَشَفِّعْ نَبِيَّكَ هَذَا ﷺ فِئْنَا، وَارْقِنَا بِمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكَ وَحَقِّهِ عَلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، ﴿وَلَا خَوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الحشر، ١٠/٥٩] [١].

(٣) قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي 'كِتَابِ الْإِيضَاحِ:

وَفِي الْبَابِ مَسَائِلُ:

الْأُولَى: إِذَا انْصَرَفَ الْحَجَّاجُ وَالْمُعْتَمِرُونَ مِنْ مَكَّةَ، فَلْيَتَوَجَّهُوا إِلَى مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِزِيَارَةِ تَرْبَتِهِ ﷺ، فَإِنَّهَا مِنْ أَهَمِّ الْقُرْبَاتِ وَانْجَحِ الْمَسَاعِي. وَقَدْ رَوَى الْبَزَّارُ وَالذَّارِقُطْنِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(۲) امام غزالی نے فرمایا ہے: مدینہ منورہ میں حاضری دینے والا شخص صلوٰۃ و سلام کے بعد یوں عرض کرے: اے اللہ! بے شک تو نے ارشاد فرمایا ہے اور تیرا یہ فرمان حق ہے: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔ اے اللہ! ہم نے تیرا قول سنا، ہم نے تیرے حکم کی اطاعت کی اور تیرے اس برگزیدہ نبی محترم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہوئے حاضر ہوئے۔ ہماری پشتوں پر ہمارے گناہوں کا کتنا ثقیل بوجھ ہے؟ ہم تجھ سے اپنی لغزشوں کی معافی مانگتے ہوئے، اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں، لہذا اے اللہ! ہماری توبہ قبول فرما اور ہمارے حق میں اس نبی مکرم ﷺ کی شفاعت قبول فرما، اور تیری بارگاہ میں آپ ﷺ کی جو قدر و منزلت اور حق ہے اس کے صدقے سے ہمارے درجات کو بلند فرما دے۔ اے اللہ! مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما، ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ، اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

(۳) امام نووی نے اپنی کتاب 'الإيضاح' میں بیان کیا ہے:

زیارت روضہ رسول ﷺ کے بارے میں چند مسائل کا بیان:

پہلا مسئلہ: جب تمام حاجی اور عمرہ ادا کرنے والے لوگ حج و عمرہ کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس جائیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی غرض سے رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ منورہ کا رخ کریں، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت قرب الہی کا سب سے اہم ذریعہ، سب سے زیادہ نفع بخش کوشش ہے۔ امام بزار اور دارقطنی دونوں نے اپنی اسناد کے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

الثَّانِيَةُ: يُسْتَحَبُّ لِلزَّائِرِ أَنْ يَنْوِيَ مَعَ زِيَارَتِهِ ﷺ التَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالْمَسَافَرَةِ إِلَى مَسْجِدِهِ ﷺ، وَالصَّلَاةِ فِيهِ.

الثَّالِثَةُ: يُسْتَحَبُّ إِذَا تَوَجَّهَ إِلَى زِيَارَتِهِ ﷺ أَنْ يُكْثِرَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ فِي طَرِيقِهِ. فَإِذَا وَقَعَ بَصَرُهُ عَلَى أَشْجَارِ الْمَدِينَةِ وَحَرَمِهَا وَمَا يُعْرِفُ بِهَا، زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ ﷺ، وَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَنْفَعَهُ بِزِيَارَتِهِ، وَأَنْ يَتَقَبَّلَهَا مِنْهُ^[١].

وَقَالَ مِقْلَهُ فِي 'الْأَذْكَارِ': فَإِذَا وَقَعَ بَصَرُهُ عَلَى أَشْجَارِ الْمَدِينَةِ وَحَرَمِهَا وَمَا يُعْرِفُ بِهَا زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ ﷺ^[٢].

(٤) قَالَ الدِّمِيَّاطِيُّ: وَأَنْ يَقُولَ إِذْ بَلَغَ حَرَمَ الْمَدِينَةِ: اللَّهُمَّ هَذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ، فَاجْعَلْهُ لِي وَقَايَةً مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَارْزُقْنِي فِي زِيَارَةِ نَبِيِّكَ مَا رَزَقْتَهُ أَوْلِيَائَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ، وَاعْفُ رُحْمَتِي، وَارْحَمْنِي، يَا خَيْرَ مُسْئُولٍ^[٣].

[١] النووي في الإيضاح/٤٤٦-٤٤٧-

[٢] النووي في الأذكار/١٦٢-

[٣] الدمياطي في إعانة الطالبين، ٣١٣/٢-

ساتھ حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبرِ انور کی زیارت کی اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دوسرا مسئلہ: زائر کے لیے مستحب ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد کی طرف سفر کرنے اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے جاتے ہوئے آپ ﷺ کی زیارت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت بھی کرے۔

تیسرا مسئلہ: (زائر کے لیے) یہ بات بھی مستحب ہے کہ جب وہ (آپ ﷺ کی قبر انور) کی زیارت کی طرف محو سفر ہو تو راستے میں آپ ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کرے۔ جب زائر کی نظر مدینہ منورہ کے درختوں اور حرم مدینہ یا اُس کے آثار اور نشانیوں پر پڑے، تو آپ ﷺ کی ذات اقدس پر درود و سلام کثرت سے پڑھے، اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے (عاجزی سے) سوال کرے کہ آپ ﷺ کی قبر انور کی زیارت اس کے لیے نفع مند ہو اور اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے۔

امام نووی نے اسی طرح ’الاذکار‘ میں فرمایا ہے: جب زائر کی نظریں مدینہ منورہ کے درختوں، اس کے حرم پاک اور جو بھی آپ ﷺ کی پہچان والی چیزیں ہیں، ان پر پڑیں، تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام کثرت کے ساتھ پڑھے۔

(۳) امام دیلمی نے بیان کیا ہے: جب زائر حرم مدینہ پہنچے تو یوں کہے: اے اللہ! یہ تیرے نبی محترم ﷺ کا حرم پاک ہے تو اسے میرے لیے آگ سے نجات کا ذریعہ بنا دے اور عذاب اور برے حساب سے جائے پناہ بنا دے۔ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنے پیارے نبی مکرم ﷺ (کے روضہ اطہر) کی زیارت میں وہ کچھ عطا فرما دے جو تو نے اپنے اولیاء اور اہل اطاعت کو عطا فرمایا ہے، میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما دے، اے درخواست کو بہتر قبول کرنے والے۔

وَأُورِدَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ مِنْ قَوْلِهِ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ^[١].

(٥) قَالَ الْإِمَامُ عَزُّ الدِّينِ بْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: وَقَالَ وَالِدِي تَغَمَّدَهُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ وَجَمَعَنَا وَإِيَّاهُ فِي دَارِ كِرَامَتِهِ:

إِنَّ مَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ النَّاسِ مِنَ النَّزُولِ عَنِ الرَّوَاحِلِ عِنْدَ رُؤْيَيْهِمُ الْمَدِينَةَ وَالْحَرَمَ النَّبَوِيَّ وَمَشْيِهِمْ، إِمَّا قَلِيلًا أَوْ إِلَى أَنْ يَصْلُوا لَا بَأْسَ بِهِ، لِأَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ ﷺ نَزَلُوا عَنِ الرَّوَاحِلِ، وَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ، وَتَعْظِيمُ جِهَتِهِ ﷺ وَحَرَمِهِ الْمُقَدَّسِ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَهُوَ فِي حَيَاتِهِ^[٢].

(٦) قَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْمَجْمُوعِ: وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَغْتَسِلَ لِدُخُولِ الْمَدِينَةِ الشَّرِيفَةِ، وَيَلْبَسَ أَنْظَفَ ثِيَابِهِ^[٣].

(٧) قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ: وَيَنْبَغِي أَنْ يَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ وَإِنْ قَلَّ^[٤].

وَقَالَ أَيْضًا: وَيَنْبَغِي لِمَنْ كَانَ بِالْمَدِينَةِ الشَّرِيفَةِ، أَنْ يَزِمَ نَفْسَهُ مَدَّةَ مَقَامِهِ فِي ذَلِكَ الْمَحَلِّ الشَّرِيفِ، بِزِمَامِ الْخَشْيَةِ وَالْتِعَازِزِ وَالتَّعْظِيمِ، وَيَخْفِضَ

[١] النووي في الأذكار/١٦٢-

[٢] ابن جماعة في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك،

١٣٧٣/٣-

[٣] ذكره النووي في المجموع، ٢٠١/٨-

[٤] ابن جماعة في هداية السالك، ١٣٧٤/٣-

اور امام نووی نے اذکار میں بیان کیا ہے: یا اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۵) امام عز الدین بن جماعہ الکنانی نے بیان کیا ہے: میرے والد محترم اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے سمیت اپنی بارگاہ کرم میں اپنی رحمت سے نوازے، نے فرمایا:

بعض لوگوں کا مدینہ منورہ اور حرم نبوی ﷺ کو دیکھتے ہی اپنی سواریوں سے اتر کر تھوڑا سا پیدل چلنا یا وہاں پہنچنے تک پیدل چلتے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ وفد عبد القیس نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تو وہ (حرم نبوی سے تھوڑا دور ہی) اپنی سواریوں سے اتر آئے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے اس عمل کو برا نہ جانا۔ آپ ﷺ کی تعظیم اور آپ کے حرم مقدس کی تعظیم بعد از وفات بھی ایسے ہی لازم ہے جیسے آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں تھی۔

(۶) امام نووی نے المجموع میں فرمایا ہے: مستحب ہے کہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے زائر پہلے غسل کرے اور صاف ستھرے کپڑے پہنے۔

(۷) امام ابن جماعہ نے کہا ہے: (زائر کے لیے) ضروری ہے کہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل کوئی چیز صدقہ کرے خواہ تھوڑی ہی ہو۔

امام ابن جماعہ نے ہی کہا ہے: اور جو شخص مدینہ منورہ میں حاضر ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ جب تک وہ اس مقدس مقام میں قیام پذیر رہے، تو خشیت، نہایت ادب و تعظیم اور عاجزی و انکساری کے ساتھ رہے اور مسجد نبوی میں اپنی

جَنَاحَهُ، وَيَغْضُ صَوْتَهُ فِي الْمَسْجِدِ الشَّرِيفِ، لَا سِيَّمَا لَدَى الْحَضْرَةِ الشَّرِيفَةِ^[١].

(٨) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَتَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَذْهَبُ فَاتَّبِعْنِي بِهِدْيِي. فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ. قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ، لَأَوْجَعْتُكُمَا ضَرْبًا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.^[٢]

(٩) قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ: قَالَ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّينِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ: فَإِذَا أَرَدْتَ صَلَاةً، فَلَا تَجْعَلْ حُجْرَتَهُ وَرَاءَ ظَهْرِكَ، وَلَا بَيْنَ يَدَيْكَ. قَالَ: وَالْأَدَبُ مَعَهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ مِثْلُهُ فِي حَيَاتِهِ. قَالَ: فَمَا كُنْتُ صَانِعَهُ فِي حَيَاتِهِ، فَاصْنَعُهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ مِنْ أَحْتِرَامِهِ، وَالْإِطْرَاقِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَتَرْكِ الْخِصَامِ، وَتَرْكِ الْخَوْضِ، فِيمَا لَا يَنْبَغِي أَنْ تَخَوْضَ فِيهِ فِي مَجْلِسِهِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَانْصِرَافُكَ خَيْرٌ مِنْ مُقَامِكَ.

[١] ابن جماعة في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك،

١٣٩١/٣ -

[٢] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، أبواب المساجد، باب

رفع الصوت في المسجد، ١/١٧٩، الرقم/٤٥٨ -

آواز کو پست رکھے، خصوصاً حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کے پاس تو یہ اور بھی ضروری ہے۔

(۸) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری، میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کون ہو یا (فرمایا) تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ دونوں نے کہا: (ہم) اہل طائف سے ہیں۔ فرمایا: اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

(۹) امام ابن جماعہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام نے فرمایا: (اے زائر!) جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو حضور نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کی طرف نہ تو اپنی پشت کر اور نہ ہی اُسے اپنے سامنے رکھ۔ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا ادب و احترام آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی اسی طرح لازم ہے جیسے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تھا۔ انہوں نے فرمایا: جس طرح تو آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں آپ ﷺ کا ادب و احترام کرتا تھا اور ان کی بارگاہ اقدس میں سر جھکا کر بیٹھتا تھا، اسی طرح آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی عمل پیرا ہو۔ جس طرح جھگڑا کرنا اور دوسروں سے گفتگو میں مشغول ہونا آپ ﷺ کی مجلس میں جائز نہ تھا اب بھی اس کا ترک کرنا ضروری ہے، اگر یہ تجھے تسلیم نہیں یا آپ ﷺ کی بارگاہ کے آداب بجا نہیں لاسکتا، تو تیرا یہاں سے واپس چلے جانا، ٹھہرنے سے بہتر ہے۔

وَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ بِهَا أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْبَقِيعِ، وَيَزُورَ مَنْ بِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَغَيْرَهُمْ رَحِمَهُمُ اللَّهُ^[١].

(١٠) وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي مَنْسَكِهِ: إِنَّ ذَلِكَ يُسْتَحَبُّ كُلَّ يَوْمٍ، خُصُوصًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَكُونُ ذَلِكَ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ. وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَلْآحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ^{[٢][٣]}.

(١١) قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ: وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَأْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْتٍ، وَيُصَلِّيَ فِيهِ، وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَزُورَ الشُّهَدَاءَ رضي الله عنهم بِأَحَدٍ. وَأَفْضَلُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ كَمَا قَالَ النَّوَوِيُّ فِي مَنْسَكِهِ، وَيَبْدَأُ بِحَمْزَةِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَهُ فِي الْقَبْرِ ابْنُ أُخْتِهِ الْمَجْدَعُ فِي اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ رضي الله عنه ثُمَّ يَزُورُ بَاقِي

[١] ابن جماعة في هداية السالك، ٣/١٣٩٢-١٣٩٣.

[٢] أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول

القبور والدعاء لأهلها، ٢/١٧١، الرقم/٩٧٥.

[٣] ابن جماعة في هداية السالك، ٣/١٣٩٣-١٣٩٤.

اور جو شخص مدینہ منورہ میں حاضر ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ بقیع قبرستان کی طرف جائے اور وہاں جتنے صحابہ کرام ﷺ اور دیگر بزرگوں کے مزارات ہیں ان کی زیارت کرے۔

(۱۰) امام نووی نے اپنی مناسک (کی کتاب) میں لکھا ہے: یہ (جنت البقیع میں جا کر مزارات کی زیارت کا) معمول روزانہ رکھنا مستحب ہے، خصوصاً یوم جمعہ کو، اور یہ معمول حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام عرض کرنے کے بعد ہونا چاہئے۔

امام مسلم کی روایت میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، انہوں نے بیان کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ اور حضرت زہیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَكَا حِقُونَ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ (اے مسلمانوں اور مومنوں کے گھر والو! السلام علیکم، ان شاء اللہ ہم تمہارے ساتھ آ ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں)۔

(۱۱) ابن جماعہ نے کہا ہے: ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں آنا اور وہاں نفل ادا کرنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ شہداء احد کی قبور کی زیارت کی جائے۔ قبور شہداء احد کی زیارت جمعرات کے روز مستحب ہے، جیسا کہ امام نووی نے اپنی (کتاب) مناسک میں بیان کیا ہے۔ وہاں زیارت قبور کی ابتداء رسول اللہ ﷺ کے عم محترم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت سے کی جائے۔ ان کے ساتھ ان کے بھانجے حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور اس کے بعد دیگر شہداء کرام کی

الشُّهَدَاءِ، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُمْ حَوْلَ حُمْرَةِ ﷺ.

وَيَزُورُ الْمَوَاضِعَ الشَّرِيفَةَ بِجَبَلِ أُحُدٍ، كَالْمَسْجِدِ الصَّغِيرِ تَحْتَهُ،
الَّلَّاصِقُ بِهِ، الْمُتَهَدَّمُ الْبِنَاءُ؛ يُقَالُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِيهِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ
الْأُحُدِ، بَعْدَ انْفِصَالِ الْقِتَالِ. وَفِي جِهَةِ الْقِبْلَةِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ، مَوْضِعٌ
مَنْقُورٌ فِي الْجَبَلِ عَلَى قَدَرِ رَأْسِ الْإِنْسَانِ، يُقَالُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ عَلَى
الصَّخْرَةِ الَّتِي تَحْتَهُ كَمَا فِي السَّيْرِ وَالْمَغَارِي لِابْنِ إِسْحَاقَ، وَمَغَارِي
الْوَاقِدِيِّ، وَالسَّيْرَةِ لِابْنِ هِشَامٍ.

وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَأْتِيَ الْآبَارَ، الَّتِي شَرِبَ مِنْهَا وَتَوَضَّأَ سَيِّدُنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَيَتَبَرَّكُ بِمَائِهَا، وَأَنْ يَتَبَرَّكَ بِسَائِرِ الْمَشَاهِدِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، وَهِيَ
مَعْرُوفَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ^[١].

(١٢) وَقَالَ الْقَاضِي عِيَّاضٌ فِي الشِّفَا: مِنْ إِعْظَامِهِ ﷺ وَإِكْبَارِهِ إِعْظَامُ جَمِيعِ
أَسْبَابِهِ وَإِكْرَامُهُ جَمِيعِ مَشَاهِدِهِ وَأَمْكِنَتِهِ وَمَا لَمَسَهُ بِيَدِهِ أَوْ عُرِفَ بِهِ^[٢].

(١٣) وَقَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْمَالِكِيُّ: حَرَمُ الْمَدِينَةِ شَرَّفَهَا اللَّهُ تَعَالَى اثْنَا عَشَرَ
مِيلًا مِنْ كُلِّ جِهَةٍ.

[١] ابن جماعة في هداية السالك، ٣/١٣٩٥-١٣٩٧.

[٢] القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق مصطفى، ٥٤٠-.

قبور کی زیارت کی جائے۔ یہ سب قبریں سیدنا حمزہ ؓ کی قبر کے ارد گرد ہیں۔

زائر کو چاہیے کہ جبل اُحد میں مقدس مقامات کی زیارت کرے۔ جیسا کہ جبل اُحد کے دامن میں اس سے متصل ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس کی عمارت گرتی جا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس مقام پر غزوہ اُحد کے روز جنگ کے اختتام پر ظہر اور عصر کی نماز پڑھی تھی۔ اس مسجد سے جانب قبلہ (جبل اُحد میں) ایک جگہ ہے جو انسانی سر کی مقدار تراشیدہ (لگتی) ہے، کہا جاتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے نیچے چٹان پر تشریف فرما ہوئے تھے (وہ چٹان موم ہو کر، آپ ﷺ کے سراقدرس پر پیالے کی شکل میں ڈھل گئی تھی) جیسا کہ السیر والمغازی میں ابن اسحاق نے، واقدی نے المغازی میں اور ابن ہشام کی السیرۃ النبویۃ میں بیان کیا ہے۔

یہ بھی مستحب ہے کہ زائر ان مقدس کنوؤں کی بھی زیارت کو جائے، جہاں جہاں سے حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی نوش فرمایا اور وضو کیا۔ لہذا ان کنوؤں کے پانی سے تبرک حاصل کرے اور تمام مقدس یادگاروں سے تبرک حاصل کیا جائے جو اہل مدینہ کے ہاں معروف ہیں۔

(۱۲) قاضی عیاض نے 'الشفا بعریف حقوق المصطفیٰ' میں بیان کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کے تعظیم و اکرام میں یہ امور بھی شامل ہیں کہ جن چیزوں کو آپ ﷺ کی ذات اقدس سے نسبت حاصل ہے ان کو ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے، مثلاً وہ مقامات مقدسہ جہاں آپ ﷺ تشریف لے گئے اور ہر وہ چیز جس کو آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے مس کیا اور ہر وہ چیز جس سے آپ ﷺ کی کوئی یاد وابستہ ہو۔

(۱۳) ابن جماعہ المالکی نے کہا ہے: حرم مدینہ منورہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید عزت عطا فرمائے ہر طرف سے ۱۲ میل تک ہے۔

إِذَا أَرَادَ السَّفَرُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَدَعَ الْمَسْجِدَ بَرَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُو عَقِبَهُمَا بِمَا أَحَبَّ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَبْرَ الْمُقَدَّسَ الشَّرِيفَ فَيُسَلِّمُ عَلَى سَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ، وَيُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَيَدْعُو كَمَا قَدَّمْنَا فِي ابْتِدَاءِ الزِّيَارَةِ.

وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ مَالِكٍ: إِذَا خَرَجَ جَعَلَ آخِرَ عَهْدِهِ الْوُقُوفَ بِالْقَبْرِ، وَكَذَلِكَ مَنْ خَرَجَ مُسَافِرًا. قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: وَتَرَكَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ وَدَاعِكَ^[١].

(١٤) وَقَالَ النَّوَوِيُّ: يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ الْعَهْدِ بِحَرَمِ رَسُولِكَ ﷺ، وَسَهِّلْ لِي الْعُودَةَ إِلَى الْحَرَمَيْنِ سَبِيلًا سَهْلَةً، وَالْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ^[٢].

(١٥) قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيِّ: وَيَنْصَرِفُ مُتَالِّمًا مُتَحَرِّزًا عَلَى فِرَاقِ الْحَضْرَةِ النَّبَوِيَّةِ، مُتَأَسِّفًا عَلَى مَا يَفُوتُهُ مِنْ بَرَكَتِهَا، وَيَتَصَدَّقُ عَلَى فَقَرَاءِ جِيرَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَقَارِبِهِ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ جُمْلَةِ بَرِّهِ ﷺ.

وَيَنْوِي عِنْدَ سَفَرِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ مَلَازِمَةَ التَّقْوَى، وَالْإِسْتِعْدَادَ لِلِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَالْقِيَامَ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْحُقُوقِ لِيَكُونَ مُطِيعًا فِي جَمِيعِ

[١] ابن جماعة الكِنَانِي فِي هِدَايَةِ السَّالِكِ، ٣/١٤٠٤، وَابْنُ الْحَاجِّ فِي

الْمُدْخَلِ، ١/٢٦٢.

[٢] النَّوَوِيُّ فِي الْمَجْمُوعِ، ٨/٢٠٦، وَأَيْضًا فِي الْأَذْكَارِ، ١٦٣-.

اور جب زائرِ مدینہ، مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ کرے تو وہ مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھ کر رخصت ہو جائے اور ان دو رکعتوں کے بعد جو چاہے دعا مانگے، پھر حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرے اور درود پیش کرے، پھر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں سلام عرض کرے، اور اس طریقے سے دعا مانگے جس طرح ہم نے زیارت کی ابتداء میں بیان کیا ہے۔

امام محمد نے امام مالک سے روایت کیا ہے کہ جب زائر واپس جانے لگے تو اس کا آخری عمل حضور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر کھڑا ہونا ہو اور اسی طرح جو مقیم مدینہ سے سفر کے لیے روانہ ہونے لگے، تو اس کا بھی یہی الوداعی عمل ہونا چاہئے۔ ابن حبیب نے کہا ہے: اور (اے زائر!) تو الوداع کے موقع پر دو رکعت نماز ادا کر۔

(۱۳) امام نووی نے کہا ہے: زائر یہ دعا کرے: اے اللہ! میری اس حاضری کو اپنے رسول ﷺ کے حرم مبارک کی آخری حاضری نہ بنا، میرے لیے حرمین شریفین کی زیارت کے لیے دوبارہ حاضر ہونے کے اسباب ارزاں فرما اور مجھے دنیا و آخرت میں مغفرت اور سلامتی عطا فرما۔

(۱۵) ابن جماعہ الکنانی نے کہا: زائرِ حرم نبوی سے فراق رسول ﷺ میں غمزہ اور محزون لوٹے۔ جو برکات وہ حاصل نہ کر سکا اس پر اظہارِ افسوس کرے اور رسول اللہ ﷺ کے پڑوسی فقراء اور آپ ﷺ کے اقارب پر ہدیہ کرے، کیونکہ یہ سب نعمتیں حضور نبی اکرم ﷺ کے احسانات ہیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی پر تقویٰ اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کی نیت کرے۔ اور اپنے اوپر واجب تمام حقوق کی ادائیگی کی نیت کرے، تاکہ وہ تمام سفر کے دوران

سَفَرِهِ [١].

أَقْوَالُ الْحَنَابِلَةِ

قَالَ الْإِمَامُ مُوَفَّقُ الدِّينِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قُدَامَةَ الْمَقْدِسِيِّ فِي الْمُنْغَبِيِّ عَلَى مُخْتَصَرِ الْخَرْقِيِّ:

إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ. ثُمَّ تَأْتِي الْقَبْرَ فَتَوَلَّى ظَهْرَكَ الْقِبْلَةَ، وَتَسْتَقْبِلُ وَسْطَهُ، وَتَقُولُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، وَخَيْرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ وَعِبَادِهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ، فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ كَثِيرًا، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى.

اللَّهُمَّ اجْزِ عَنَّا نَبِيَّنَا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمُحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، يَغِيبُطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ

[١] ابن جماعة الكناني في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في

اطاعت گزاری میں ہی رہے۔

حنابلہ کے اقوال

امام موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی نے المغنی علی مختصر الخرقی میں بیان کیا ہے:

(اے زائر!) جب تم مسجد نبوی میں داخل ہو جاؤ تو قبر انور کے پاس حاضر ہو کر اپنی پشت کو قبلہ کی طرف کر لو، پھر مواجہہ شریف کے وسط کی طرف رخ کر کے یوں عرض کر: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَخَيْرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ۔ سلام کے بعد یوں کہہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اور (یا رسول اللہ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغام کو اس کے بندوں تک (نہایت احسن طریقہ سے) پہنچا دیا ہے، اور آپ نے ہمیشہ اپنی اُمت کی خیر خواہی کی اور لوگوں کو حکمت اور موعظتِ حسنہ کے ساتھ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف دعوت دی اور آپ نیساری زندگی اپنے پروردگار کی عبادت کی یہاں تک کہ وقت وصال آ گیا۔ پس اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق) بے حساب درود و سلام بھیجے جیسے ہمارا رب چاہتا ہے اور پسند فرماتا ہے۔

اے ہمارے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی مکرم ﷺ کو وہ افضل جزاء عطا فرما جو تو نے انبیاء و رسل میں سے کسی کو بھی عطا (نہیں) فرمائی ہے اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور جس پر اگلے اور پچھلے (انبیاء و اولیاء) تمام لوگ رشک کریں گے۔ اے اللہ! تو درود بھیج (حضرت) محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے

إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ
 قُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا
 اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾. [النساء، ٤/٦٤].
 وَقَدْ أَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذُنُوبِي، مُسْتَشْفِعًا بِكَ إِلَى رَبِّي، فَاسْأَلْكَ يَا
 رَبِّ، أَنْ تُوجِبَ لِي الْمَغْفِرَةَ، كَمَا أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ أَنَاهُ فِي حَيَاتِهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
 أَوَّلَ الشَّافِعِينَ، وَأَنْجَحِ السَّائِلِينَ، وَأَكْرِمِ الْآخِرِينَ وَالْأَوَّلِينَ، بِرَحْمَتِكَ يَا
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

ثُمَّ يَدْعُو لِوَالِدَيْهِ وَلِإِخْوَانِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ
 قَلِيلًا، وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 عُمَرَ الْفَارُوقَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَضَجِيعِيهِ
 وَوَزِيرِيهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْزِهِمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ
 خَيْرًا. (سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ، فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ). اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ

درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! بے شک تو نے ہی یہ فرمایا ہے اور تیرا فرمان (یقیناً) حق ہے: ﴿اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔﴾ اور (پھر آپ ﷺ کی ذات مبارک سے براہ راست توسل کرتے ہوئے یوں عرض کرے: یا رسول اللہ! بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی اور آپ کو اپنے رب کے ہاں وسیلہ بنا کر مغفرت طلب کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لیے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے اس شخص کے لیے واجب کی جو آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ کے پاس (گناہوں کی مغفرت کے لیے) حاضر ہوا (کیونکہ آپ ﷺ اب بھی اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ کی طرح ہی جلوہ افروز ہیں۔) اے اللہ! میرے آقا ﷺ کو روزِ محشر سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور تیری بارگاہ میں سب سے کامیاب سوال کرنے والا بنا۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رب! تو اپنی رحمت کے وسیلہ جلیلہ سے آپ ﷺ کو اولین و آخرین میں سب سے معزز بنا۔

پھر اپنے والدین، بہن بھائیوں، اور ساری اُمتِ مسلمہ کے لیے دعا مانگے۔ اس کے بعد تھوڑا سا آگے بڑھے اور (حضرت ابو بکر و عمر علیہ السلام کے مزارات کے پاس کھڑے ہو کر) یوں عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّیقُ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عُمَرُ الْفَارُوقُ. اَللّٰهُمَّ اجْزِهِمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرًا. سَلَامٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ (اے ابو بکر صدیق! آپ پر سلامتی ہو، اے عمر فاروق! آپ پر سلامتی ہو! رسول اللہ ﷺ کے محبوب اور آپ کے قرب میں آرام کرنے والے اے اصحاب! اور آپ ﷺ کے دونوں وزیرو! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔ اے اللہ! ان دونوں (یعنی

آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ قَبْرِ نَبِيِّكَ ﷺ. وَمِنْ حَرَمِ مَسْجِدِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ^[١].

[١] ابن قدامة في المغني، ٤/٧٣٣-٧٣٥.

حضرت ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو ان کے نبی مکرم ﷺ اور تمام اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرما۔ آپ پر سلامتی ہو آپ کے صبر کرنے کے صلہ میں۔ (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔ (پھر یوں عرض کرے:) اے اللہ! اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! میری اس زیارت کو اپنے نبی مکرم ﷺ کی قبر انور اور اپنی مسجد کے حرم کی آخری زیارت نہ بنانا (بلکہ بار بار مجھے حاضری کی توفیق و سعادت عطا فرما)۔

الْبَابُ الرَّابِعُ

فَضَائِلُ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

باب چہارم

﴿مکہ مکرمہ کے فضائل﴾

فُضِّلَ مَكَّةَ الْمُكْرَمَةَ فِي الْقُرْآنِ

(١) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(البقرة، ٢/١٢٥-١٢٧)

(٢) إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِّلنَّاسِ لِلَّذِي بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ۝

(آل عمران، ٣/٩٦)

(٣) وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝

(ابراهيم، ١٤/٣٥)

(٤) رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْنَدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝

(ابراهيم، ١٤/٣٧)

﴿قرآن حکیم میں مکہ مکرمہ کے فضائل کا بیان﴾

(۱) اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (ﷺ) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقام نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (ﷺ) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو اور جب ابراہیم (ﷺ) نے عرض کیا: اے میرے رب! اسے امن والا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں کو طرح طرح کے پھلوں سے نواز، (یعنی) ان لوگوں کو جو ان میں سے اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے، (اللہ نے) فرمایا اور جو کوئی کفر کرے گا اس کو بھی زندگی کی تھوڑی مدت (کے لیے) فائدہ پہنچاؤں گا، پھر اسے (اس کے کفر کے باعث) دوزخ کے عذاب کی طرف (جانے پر) مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے ○ اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل (ﷺ) خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دونوں دعا کر رہے تھے) کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے، بے شک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے ○

(۲) بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لیے (مرکز) ہدایت ہے ○

(۳) اور (یاد کیجیے) جب ابراہیم (ﷺ) نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو جائے امن بنا دے اور مجھے اور میرے بچوں کو اس (بات) سے بچالے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں ○

(۴) اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی اولاد (اسماعیل (ﷺ) کو) (مکہ کی) بے آب و گیاه وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسا دیا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ وہ شوق و محبت کے ساتھ ان کی طرف مائل

(٥) إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ذِي
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○
(النمل، ٩١/٢٧)

(٦) لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ○ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ○ (البعد، ٩٠/١-٢)

(٧) وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ○ (التين، ٩٥/٣)

رہیں اور انہیں (ہر طرح کے) پھلوں کا رزق عطا فرما، تاکہ وہ شکر بجالاتے رہیں ○

(۵) (آپ ان سے فرما دیجیے کہ) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے عزت و حرمت والا بنایا ہے اور ہر چیز اُسی کی (ملک) ہے اور مجھے (یہ) حکم (بھی) دیا گیا ہے کہ میں (اللہ کے) فرمانبرداروں میں رہوں ○

(۶) میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں ○ (اے حبیبِ مکرم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں ○

(۷) اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم ○

حُرْمَةُ مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ وَالنَّهْيُ عَنْ اسْتِحْلَالِهَا

١/٩٤. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ - وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ -: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ، أُحَدِّثُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، فَسَمِعْتُهُ أُذْنًا، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِمَرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٩٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنَى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟

٩٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب لا يعضد شجر الحرم، ٦٥١/٢، الرقم/١٧٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاتها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام، ٩٨٧/٢، الرقم/١٣٥٤، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تحريم القتال فيه، ٢٠٥/٥، الرقم/٢٨٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥٩/٧، الرقم/١٣١٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٥/٢٢، الرقم/٤٨٤ -

٩٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب الخطبة أيام منى، —

﴿ مکہ مکرمہ کی حرمت کا حکم اور اس کی بے حرمتی کی ممانعت ﴾

۱/۹۴۔ حضرت ابو شریح عدوی ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید - جو مکہ مکرمہ پر لشکر کشی کر رہا تھا - سے کہا: اے امیر! اجازت دیجیے کہ میں آپ کے سامنے وہ قول مبارک بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن صبح کے وقت ارشاد فرمایا تھا، اس حدیث مبارک کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کر لیا ہے، جب آپ ﷺ گفتگو فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ ﷺ کی زیارت کر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے نہ کہ انسانوں نے اُسے حرم بنایا، جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں خون بہائے، یا یہاں کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول اللہ کے (فتح مکہ کے موقع پر) قتال سے جواز نکالے تو اس سے یہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی، لیکن تمہیں اجازت نہیں ہے، اور مجھے بھی اس نے صرف دن کی تھوڑی سی دیر کے لیے اجازت دی تھی، آج پھر مکہ کی حرمت اسی طرح قائم ہو گئی ہے جیسی کل تھی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۹۵۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے منی (کے میدان) میں فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟

..... ۲/۶۲۰، الرقم/۱۶۵۵، وأيضاً في كتاب الأدب، باب قوله تعالى:

(يا أيها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم عسى أن يكونوا خيراً منهم)

إلى قوله تعالى: (فأولئك هم الظالمون)، ۵/۲۲۴۷، الرقم/۵۶۹۶۔

قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيَّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: بَلَدٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيَّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣/٩٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتُهُ، إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خِلَالَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب لا يحل القتال بمكة، ٦٥١/٢، الرقم/١٧٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلالها وشجرها ولقظتها إلا لمنشد على الدوام، ٩٨٦/٢، الرقم/١٣٥٣، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب حرمة مكة، ٢٠٣/٥، الرقم/٢٨٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٥/١، الرقم/٢٨٩٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٠/١١، الرقم/١٠٩٤٣.

صحابہ کرام ؓ عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ حرمت والا دن ہے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا: یہ حرمت والا شہر ہے، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ کرام ؓ عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ ؐ نے (مزید) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح حرام کی ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر (حرام) ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳/۹۶۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور نبی اکرم ؐ نے فرمایا: اب (مکہ سے) ہجرت فرض نہیں رہی، لیکن جہاد اور (اچھی) نیت اب بھی باقی ہے۔ جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ (آپ ؐ نے یہ بھی فرمایا: اس شہر (مکہ) کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے وقت ہی حرمت والا بنا دیا تھا اور یہ شہر خداداد حرمت کی وجہ سے قیامت تک حرم ہی رہے گا۔ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے۔ کوئی شخص مکہ میں گری ہوئی چیز کو نہ اٹھائے، ماسوا اس شخص کے جو اس چیز کا اعلان کر کے اس کو مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو، اور یہاں کی گھاس بھی نہ اکھاڑی جائے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٩٧. وَفِي رِوَايَةٍ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِي قَطُّ إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٥/٩٨. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكُعْبَةِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نَضْبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ [الإسراء، ٨١/١٧]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب مَنْ شَهِدَ الْفَتْحَ، ١٥٦٧/٤، الرقم/٤٠٥٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١٤٠/٥، الرقم/٩١٨٩، وذكره الهندي في كنز العمال، ٩١/١٢، الرقم/٣٤٦٥٢.

٩٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تحرق الزقاق فإن كسر صنما أو صليبا أو طنورا أو ما لا ينتفع بخشبه، ٨٧٦/٢، الرقم/٢٣٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب إزالة الأصنام من حول الكعبة، ١٤٠٨/٣، الرقم/١٧٨١.

۴/۹۷۔ حضرت مجاہد نے (مرسلًا) روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ قیام فرما ہوئے پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے دن ہی مکہ مکرمہ کو حرمت والا بنا دیا تھا۔ لہذا یہ اللہ تعالیٰ کے اسے حرمت والا بنانے کی وجہ سے قیامت تک حرمت والا رہے گا، نہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی یہ صرف تھوڑی دیر کے لیے حلال ہوا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۵/۹۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ ﷺ اپنے دست اقدس میں ایک لکڑی لیے انہیں چھوتے اور فرماتے جاتے: 'حق آگیا ہے اور باطل مٹ گیا ہے'۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لِمَكَّةَ

٦/٩٩. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَكَّةَ: مَا أَطْيَبَكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكَ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٧/١٠٠. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنٍ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ، إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالدَّارِمِيُّ.

٩٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل مكة، ٧٢٣/٥، الرقم/٣٩٢٦، وابن حبان في الصحيح، ٢٣/٩، الرقم/٣٧٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٠/١٠، الرقم/١٠٦٣٣.

١٠٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل مكة، ٧٢٢/٥، الرقم/٣٩٢٥، وابن ماجه في السنن، كتاب المناقب، باب فضل مكة، ١٠٣٧/٢، الرقم/٣١٠٨، والدارمي في السنن، كتاب السير، باب إخراج النبي ﷺ من مكة، ٣١١/٢، الرقم/٢٥١٠.

﴿ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مکہ مکرمہ سے شدید محبت ﴾

۶/۹۹۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے (مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: تُو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے، اگر میری قوم تجھ سے نکلنے پر مجھے مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷/۱۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام حزوہ پر کھڑے دیکھا، آپ ﷺ نے (سر زمین مکہ کو دیکھتے ہوئے) فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ کی تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر تجھ سے نکالے جانے پر مجھے مجبور نہ کیا جاتا تو میں یہاں سے کبھی نہ جاتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

شَرَفُ كَعْبَةِ اللَّهِ وَتَعْظِيمُهَا

٨/١٠١. عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِيهٍ: قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ الْأَوَّلِ: لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى الْأَرْضِ إِلَّا أَمَرَهُ بِزِيَارَةِ الْبَيْتِ، فَيَنْقُصُ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مُحَرَّمًا مُلَبِّيًا حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا بِالْبَيْتِ، وَيُصَلِّي فِي جَوْفِهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يَصْعَدُ.

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَالْحَلَبِيُّ وَذَكَرَهُ اللَّفْظُ لَهُ.

٩/١٠٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دُوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَاهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَى أَكْمَةِ مُرْتَفَعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا. قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ، وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهِذَا الْحَجَرِ، فَوَضَعَهُ لَهُ، فَقَامَ عَلَيْهِ،

١٠١: أَخْرَجَهُ الْأَزْرَقِيُّ فِي أَحْبَارِ مَكَّةَ، ٣٩/١، وَذَكَرَهُ الْحَلَبِيُّ فِي إِنْسَانِ الْعِيُونِ فِي سِيرَةِ الْأَمِينِ الْمَأْمُونِ، ١/٢٤٧.

١٠٢: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ، بَابُ يَزْفُونِ النَّسْلَانِ فِي الْمَشْيِ، ٣/١٢٢٩، الرَّقْمُ/٣١٨٤، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ١٠١/٥، الرَّقْمُ/٨٣٨٠.

﴿ کعبۃ اللہ کی عظمت اور اس کی تعظیم و تکریم ﴾

۸/۱۰۱۔ حضرت وہب بن معبہ بیان کرتے ہیں: میں نے پہلے لوگوں کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بھی فرشتہ کو کسی امر کی انجام دہی کے لیے زمین پر نازل فرماتا ہے تو اسے حکم ارشاد فرماتا ہے: وہ بیت اللہ کی زیارت کرے، لہذا وہ عرش کے نیچے سے احرام پہن کر تبلیہ کہتا ہوا اترتا ہے حتیٰ کہ وہ استلام حجر کرتا ہے (یعنی اسے چومتا ہے، یا اسکی طرف ہاتھ اٹھا کر ان کو چومتا ہے۔) پھر سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، پھر دو رکعتیں ادا کرتا ہے اس کے بعد (تفویض کردہ امر سرانجام دے کر) واپس چلا جاتا ہے۔

اسے امام اُزرقی نے اور حلبی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

۹/۱۰۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل ؑ چاہ زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے اپنا تیر درست فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے لیے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور دونوں نے ایسے اخلاق کا مظاہرہ کیا جیسے ایک والد اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور بیٹا والد کے ساتھ کرتا ہے (یعنی باپ نے بیٹے پر شفقت کی اور بیٹے نے باپ کے ساتھ ادب و احترام کے تمام تقاضے پورے کیے)۔ پھر حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا: اے اسماعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض گزار ہوئے: جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور پورا کیجئے۔ فرمایا: کیا تم میری مدد کرو گے؟ عرض کیا: میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اسی مقام پر (اللہ تعالیٰ کا) ایک گھر تعمیر کروں، آپ نے ایک اونچے ٹیلے اور اس کی حدود کی جانب اشارہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں۔ حضرت اسماعیل ؑ پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم ؑ تعمیر فرماتے، یہاں تک کہ جب دیواریں بلند ہو گئیں تو حضرت اسماعیل ؑ اس (مقام ابراہیم میں نصب) پتھر کو اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا (تا کہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم ؑ تعمیر کرتے

وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَادِيهِ الْحَجَّارَةَ، وَهُمَا يَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [البقرة، ١٢٧/٢]، قَالَ: فَجَعَلَا بَيْنَيْنِ، حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ، وَهُمَا يَقُولَانِ: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [البقرة، ١٢٧/٢].

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

١٠٣/١٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ رضي الله عنه، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، قُلْتُ: لَا لُبْسَنَ ثِيَابِي، وَكَانَ دَارِي عَلَى الطَّرِيقِ، فَلَا نَظَرَنَّ مَا يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَاِنْطَلَقْتُ، فَوَأَفَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكُعْبَةِ وَأَصْحَابُهُ قَدْ اسْتَلَمُوا الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الْحَاطِئِ، وَقَدْ وَضَعُوا خُذُودَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَطَهُمْ. فَقُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ؟ قَالَ: صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

١٠٤/١١. عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رِبْعَةَ الْمَخْزُومِيِّ رضي الله عنه، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا

١٠٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٣١/٣، الرقم/١٥٥٩١، وأبو

داود في السنن، كتاب المناسك، باب في دخول الكعبة، ٢١٤/٢،

الرقم/٢٠٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب

الملتمزم، ٩٢/٥، الرقم/٩١١٤.

١٠٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٧/٤، الرقم/١٩٠٧٢، وابن —

رہیں۔ وہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیل ؑ انہیں پتھر لا کر دیتے رہے، اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے: 'اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے، بے شک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔' راوی کا بیان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے، یہاں تک کہ بیت اللہ کے چاروں طرف یہ دعا پڑھتے رہے: 'اے ہمارے رب! تو ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے، بے شک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔'

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰۳۔ حضرت عبد الرحمن بن صفوان ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ضرور نئے کپڑے پہنوں گا اور پھر جا کر دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ (بیت اللہ میں) کیا کرتے ہیں، جبکہ میرا گھر راستے میں پڑتا تھا۔ میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ مقدسہ سے باہر نکلے ہیں اور آپ ﷺ کے صحابہ باب کعبہ سے لے کر حطیم تک بیت اللہ شریف کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے رخسار بیت اللہ پر رکھے ہوئے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان تھے۔ حضرت صفوان ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر ؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب کعبہ مقدسہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۰۴۔ حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

..... ماجہ فی السنن، کتاب المناسک، باب فضل مکة، ۱۰۳۸/۲،

الرقم/۳۱۱۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۶۸/۳،

الرقم/۱۴۰۹۰، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ۲۰/۲،

الرقم/۶۸۹۔

تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ، مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا، فَإِذَا ضَيَّعُوا ذَلِكَ، هَلَكُوا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: فَإِذَا تَرَكَوْهَا وَضَيَّعُوهَا هَلَكُوا.

١٢/١٠٥. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ: مَا أَطْيَبَ، وَأَطْيَبَ رِيْحِكَ، مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتِكَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكَ، مَالِهِ وَدَمِهِ، وَأَنْ نَنْظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

١٣/١٠٦. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا.

١٠٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ١٢٩٧/٢، الرقم/٣٩٣٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٣٩٦/٢، الرقم/١٥٦٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٠١/٣، الرقم/٣٦٧٩.

١٠٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب قبله أهل المدينة وأهل الشام والمشرق، ١/١٥٤، الرقم/٣٨٦، ومسلم في الصحيح، —

اس امت کے لوگ اس وقت تک بھلائی (اور نیکی) پر قائم رہیں گے، جب تک وہ اس حرمت (یعنی حرم مکہ) کی کاہقہ تعظیم بجالاتے رہیں گے، اور جب انہوں نے اس حرمت کو ضائع کر دیا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے: جب وہ اس حرمت کو چھوڑ دیں گے اور اسے ضائع کر دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔

۱۲/۱۰۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا، اس حال میں کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: (اے کعبہ!) تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے! تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! مومن کی جان و مال کی حرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری حرمت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لیے ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہئے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۰۶۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو نہ تم قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ۔

..... کتاب الطہارۃ، باب الاستطابۃ، ۱/۲۴۴، الرقم/۲۶۴، والترمذی فی السنن، کتاب الطہارۃ، باب فی النهی عن استقبال القبلة بغائط أو بول، ۱/۱۳، الرقم/۸، والنسائی فی السنن، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن استدبار القبلة عند الحاجة، ۱/۲۲، الرقم/۲۱، والدارمی فی السنن، ۱/۱۷۸، الرقم/۶۶۵، وابن خزيمة فی الصحيح، ۱/۳۳، الرقم/۵۷۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٧/١٤. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرْفًا، وَأَشْرَفَ الْمَجَالِسِ مَا اسْتَقْبَلَ بِهِ الْقِبْلَةَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

١٠٨/١٥. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَا أَتَى هَذَا الْبَيْتَ طَالِبُ حَاجَةٍ لِدِينٍ، أَوْ دُنْيَا إِلَّا رَجَعَ بِحَاجَتِهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٠٩/١٦. وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلْسَّائِلِ عَنْ خُرُوجِهِ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ: أَمَّا خُرُوجُكَ مِنْ بَيْتِكَ تَوْمُ الْبَيْتِ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ وَطْأَةٍ تَطَّأَهَا رَاحِلَتُكَ يَكْتُبُ اللَّهُ لَكَ بِهَا حَسَنَةً، وَيَمْحُو عَنْكَ بِهَا سَيِّئَةً..... الْحَدِيثُ رَوَاهُ التَّطَبَّرَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ بِمَعْنَاهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

١٠٧: أخرجه الحاكم في المستدرک على الصحيحين، ٣٠٠/٤، الرقم/٧٧٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٥/٣، الرقم/٢٣٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ٢٢٥/١، الرقم/٦٧٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ١٢٣/٢، الرقم/١٠٢٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥٩/٨.

١٠٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣/١٢٢، الرقم/٢٦٦٢.

١٠٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤٢٥/١٢، الرقم/١٣٥٦٦، —

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۳/۱۰۷۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بے شک ہر شے کا ایک بلند رتبہ ہوتا ہے اور تمام مجالس سے زیادہ شرف اور بزرگی والی مجلس وہ ہے جو قبلہ رخ ہو۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۰۸۔ حضرت سعید بن جبیر نے کہا ہے: جو شخص بھی اس بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے آیا اور اپنی کسی دنیاوی یا اخروی حاجت کا طالب ہوا تو واپس لوٹنے سے پہلے اس کی حاجت ضرور پوری ہوئی۔

اس روایت کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۱۰۹۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ارشاد گرامی میں کسی سائل کو ایسے شخص کے بارے جو اپنے گھر سے حرم کعبہ کے ارادہ سے نکلا ہو، فرمایا: تیرا اپنے گھر سے حرم کعبہ کی زیارت کے ارادہ سے نکلنے پر تیری سواری جو قدم بھی طے کرے گی تجھے ایک ایک قدم کے بدلے ایک نیکی کا اجر ملے گا اور تیرا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔

اسے امام طبرانی اور امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ اور ابن حبان نے بھی اسی مفہوم کی حدیث روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ یا اس کے بدلے اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔

..... وعبد الرزاق في المصنف، ۱۶/۵، الرقم/۸۸۳۰، وابن حبان في

الصحيح، ۲۰۷/۵، الرقم/۱۸۸۷، والفاكهی في أخبار

مكة، ۱/۴۲۴، الرقم/۹۱۸۔

(١) مَا رُويَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِينَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَنْ أَصَابَ حَدًّا، ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ، فَإِنَّهُ لَا يُؤْوَى، وَلَا يُبَايَعُ، وَلَا يُجَالَسُ وَيُذَكَّرُ فِيهِ، حَتَّى يُخْرَجَ مِنَ الْحَرَمِ، فَيَقَامُ عَلَيْهِ ^[١].

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ فِي التَّفْسِيرِ وَالْفَاكِهِيُّ فِي الْأَخْبَارِ.

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا مِنْ بَلَدَةٍ يُؤْخَذُ الْعَبْدُ فِيهَا بِالْهَمَّةِ قَبْلَ الْعَمَلِ إِلَّا مَكَّةَ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً دَالِعَاكِفٍ فِيهِ وَالْبَادِطِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِمِ بَطْلُمْ نَذِقْهُ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ ۝﴾ [الحج، ٢٢/٢٥] ^[٢].
ذَكَرَهُ الْمَلَّا عَلِيُّ الْقَارِي فِي الْمَرْقَاةِ.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَوْ وَجَدْتُ قَاتِلَ عُمَرَ فِي الْحَرَمِ مَا هَجُتُهُ ^[٣].

[١] الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٣/٤، والفاكهي في

أخبار مكة، ٣٦١/٣، الرقم/٢٢٠٣.

[٢] الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، باب حرم مكة، الفصل الثاني، ٦١٣/٥.

[٣] الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٣/٤، والشوكان في —

(۱) صحابہ کرام ؓ اور سلف صالحین کے اقوال

حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ فرماتے ہیں: جس شخص پر حد لگی ہو، پھر وہ حرم (حدود) میں داخل ہو تو نہ اس کو پناہ دی جائے گی اور نہ اس سے خرید و فروخت کی جائے گی، نہ اُسے کسی مجلس میں بیٹھنے دیا جائے گا اور اس (پر حد لگنے) کا حرم میں ذکر کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر نکلے گا۔ تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔

اسے امام طبری نے تفسیر اور فاکہی نے اخبار مکہ میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ شہروں میں سے کوئی شہر ایسا نہیں جس میں عمل کرنے سے بھی پہلے محض ارادے پر بندے کی گرفت ہو جائے، سوائے اس شہر مکہ کے، پھر آپ ؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: 'اور مسجد حرام جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں بنایا ہے اس میں وہاں کے باسی اور پردیسی (میں کوئی فرق نہیں) اور جو شخص اس میں ناحق طریقہ سے کج روی (یعنی مقررہ حدود و حقوق کی خلاف ورزی) کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے'۔

اسے ملا علی قاری نے 'مرقاۃ المفاتیح' میں بیان کیا ہے۔

حضرت (عبداللہ) بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں حضرت عمر ؓ کے قاتل کو حرم میں پالوں تو اس پر حملہ نہیں کروں گا۔

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ فِي التَّفْسِيرِ وَذَكَرَهُ الشُّوْكَانِيُّ فِي النَّيْلِ.

قَالَ مُجَاهِدٌ: بَظْلَمٍ يَعْمَلُ فِيهِ عَمَلًا سَيِّئًا، وَهَذَا مِنْ خُصُوصِيَّةِ الْحَرَمِ، أَنَّهُ يُعَاقَبُ الْبَادِي فِيهِ الشَّرَّ، إِذَا كَانَ عَازِمًا عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يُوقِعْهُ [١].

ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ.

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيرٍ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ﴾ أَي: يَهْمُ فِيهِ بِأَمْرٍ فَطِيعٍ مِنَ الْمَعَاصِي الْكِبَارِ. وَقَوْلُهُ: ﴿بَظْلَمٍ﴾ أَي: عَامِدًا قَاصِدًا أَنَّهُ ظَلَمَ، لَيْسَ بِمُتَأَوِّلٍ [٢].

ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ.

وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا﴾

[البقرة، ١٢٥/٢].

قَالَ الْإِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى قَاتِلَ أَبِيهِ أَوْ أَخِيهِ فِيهِ فَلَا يَعْرِضُ لَهُ [٣].

[١] ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢١٥/٣.

[٢] ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢١٥/٣.

[٣] الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٥٣٤/١، وذكره ابن كثير —

اسے امام طبری نے تفسیر میں روایت کیا ہے اور شوکانی نے 'نیل الأوطار' میں بیان کیا ہے۔

حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ ”بِظُلْمٍ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس شہر مکہ میں برا کام کرے اور یہ حرم کی خصوصیت ہے کہ اس میں برائی شروع کرنے والے کو بھی سزا دی جاتی ہے، جبکہ اس نے ابھی اس کا ارادہ ہی کیا ہو، اور اس شر کو عملاً سرانجام نہ بھی دیا ہو۔

اسے حافظ ابن کثیر نے تفسیر میں بیان کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان 'اور جو شخص اس میں ناحق طریقہ سے کج روی (یعنی مقررہ حدود و حقوق کی خلاف ورزی) کا ارادہ کرے' کا مطلب یہ ہے کہ وہ حرم مکہ میں کبیرہ گناہوں میں سے کسی بڑے عملِ بد کا ارادہ کرتا ہے (تو بھی ظلم شمار کیا جائے گا) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان 'ظلم کے ساتھ' کا مطلب یہ ہے کہ عمداً اور قصداً ایسا کرے اور بے شک یہ ارادہ کرنا ہی ظلم ہے۔ اس کی کوئی اور تاویل نہیں ہوگی۔

اسے حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ: 'اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا'۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص بیت اللہ شریف میں اپنے باپ یا بھائی کے قاتل کو پالیتا، تو بھی اس سے تعرض اور مؤاخذہ نہ کرتا تھا۔

رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ وَذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ.

عَنِ الْإِمَامِ أَبِي الْعَالِيَةِ ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
وَأَمْنًا﴾ يَقُولُ: ﴿وَأَمْنًا﴾ مِنَ الْعَدُوِّ وَأَنْ يُحْمَلَ فِيهِ السِّلَاحُ،
وَقَدْ كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ، وَهُمْ
آمِنُونَ لَا يُسَبُّونَ [١].

ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي التَّفْسِيرِ وَالسِّيُوطِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ.

(٢) مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ إِلَى الْكَعْبَةِ

١٧/١١٠. عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: أَلَنَظَرُ إِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

[١] ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٦٩، وذكره السيوطي في

الدر المنثور، ١/٢٨٩

١١٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٤٣، الرقم/١٤٧٦٠، وعبد

الرزاق في المصنف، ٥/١٣٥، الرقم/٩١٧٣، والبيهقي في شعب

الإيمان، ٣/٤٥٥، الرقم/٤٠٥٢، والديلمي في المسند، ٢/١٩٥،

٢٩٦٩؟، ٤/٢٩٣، الرقم/٦٨٦٤، والزرکشي في البرهان في علوم

القرآن، ١/٤٦٣.

اسے امام طبری نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے اور ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے۔

حضرت ابو عالیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا“ کے متعلق بیان کرتے ہیں: ﴿وَأَمْنًا﴾ امن سے مراد، دشمن سے امن ہے، اور یہ کہ حرم میں اسلحہ نہ اٹھایا جائے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل حرم کے ارد گرد سے لوگوں کو اغوا اور قتل کر دیا جاتا تھا، حالانکہ وہ حالت امن میں ہوتے تھے اور انہیں قیدی نہیں بنایا جاسکتا تھا۔

اسے حافظ ابن کثیر اور سیوطی نے اپنی اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

(۲) کعبۃ اللہ کی طرف دیکھنے کا اجر

۱۱۰/۱۷۔ حضرت طاووس سے روایت ہے (کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے): بیت اللہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١١١/١٨. وَفِي فَضَائِلِ مَكَّةَ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: وَالنَّظَرُ إِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَظَرَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَتَصَدِيقًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَحُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِينَ.

١١٢/١٩. وَفِي رِسَالَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ نَظْرَةً مِنْ غَيْرِ طَوَافٍ وَلَا صَلَاةٍ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَفْضَلَ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ بِغَيْرِ مَكَّةَ صَائِمًا وَقَائِمًا رَاكِعًا وَسَاجِدًا.

١١٣/٢٠. عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: النَّظَرُ إِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ وَالنَّاظِرُ إِلَى الْبَيْتِ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الدَّائِمِ الْمُحِبِّ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١١٤/٢١. وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: النَّظَرُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَحْضُ الْإِيْمَانِ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١١١: أخرجه الحسن البصري في فضائل مكة/٢٣-

١١٢: رواه الكتاني في هداية السالك، ١/٧٥-

١١٣: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ٢/٩-

١١٤: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ٢/٩-

۱۸/۱۱۱۔ حضرت حسن البصری ؒ نے فضائل مکہ میں بیان کیا ہے: کعبۃ اللہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے حالتِ ایمان میں ثواب کی نیت سے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، کعبۃ اللہ پر نگاہ ڈالی تو اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کی بخشش کر دی جائے گی اور قیامت کے دن اُسے نجات پانے والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔

۱۹/۱۱۲۔ حضرت حسن البصری ؒ کے رسالہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی بیان ہوا ہے کہ جس شخص نے طواف اور نماز کی ادائیگی کے علاوہ بھی بیت اللہ کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکہ مکرمہ کے علاوہ کی گئی ایک سال پر مشتمل صیام و قیام اور رکوع و سجود کی عبادت سے افضل ہے۔

۲۰/۱۱۳۔ حضرت عطاء سے روایت ہے کہ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا): حرم کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ کعبۃ اللہ کی طرف دیکھنے والا ہمیشہ خشوع و خضوع کے ساتھ روزہ رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے، اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۱۱۴۔ اور انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کعبۃ اللہ کی طرف دیکھنا بھی جوہرِ ایمان ہے۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے۔

٢٢/١١٥. وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ إِيمَانًا وَتَصَدِيقًا خَرَجَ مِنَ الْخَطَايَا كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

٢٣/١١٦. وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ الْمَدِينِيِّ قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ إِيمَانًا وَتَصَدِيقًا تَحَاتَّتْ عَنْهُ الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

٢٤/١١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُنْزَلُ اللَّهُ ﻋَلَيْهِ عَلَى هَذَا الْبَيْتِ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَشْرِينَ وَمِائَةً رَحْمَةً: سِتُّونَ مِنْهَا لِلطَّائِفِينَ وَأَرْبَعُونَ لِلْمُصَلِّينَ، وَعِشْرُونَ لِلنَّاطِرِينَ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

(٣) فَضْلُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

٢٥/١١٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَ الْحَجَرُ

١١٥: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ٩/٢.

١١٦: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ٨/٢.

١١٧: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ٨/٢.

١١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٧/١، ٣٢٩، ٣٧٣،

الرقم/٢٧٩٦، ٣٠٤٧، ٣٥٣٧، والترمذي في السنن، كتاب الحج، —

۲۲/۱۱۵۔ حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے جس شخص نے کعبۃ اللہ کی طرف ایمان اور تصدیق کے ساتھ دیکھا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا، جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۱۱۶۔ حضرت ابوسائب المدینی سے روایت ہے: جس نے کعبۃ اللہ کی طرف ایمان اور تصدیق سے دیکھا تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں، جس طرح درختوں سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۱۱۷۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر روز شب کعبۃ اللہ پر ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے: جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے، چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لیے، جبکہ بیس رحمتیں صرف کعبۃ اللہ کی طرف دیکھنے والوں کے لیے نازل فرماتا ہے۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

(۳) حجرِ اسود کی فضیلت

۲۵/۱۱۸۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجرِ اسود

الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما. وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢٦/١١٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٢٧/١٢٠. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه يَرْفَعُهُ، قَالَ: لَوْلَا مَا مَسَّهُ مِنْ أَنْجَاسِ الْجَاهِلِيَّةِ، مَا مَسَّهُ ذُو عَاهَةٍ إِلَّا شَفِي، وَمَا عَلَى الْأَرْضِ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَّةِ غَيْرُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٢٨/١٢١. وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اسْتَمْتَعُوا مِنْ هَذَا الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَشَيْءٍ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ذَكَرَهُ الْعَيْنِيُّ وَالنَّوَوِيُّ.

١١٩: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٢٧٧/٣، الرَّقْمُ/١٣٩٧٤،
وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، ٣٩٩/٢،
الرَّقْمُ/٣٩١٦.

١٢٠: أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ٧٥/٥، الرَّقْمُ/٩٠١٢.

١٢١: ذَكَرَهُ الْعَيْنِيُّ فِي عَمْدَةِ الْقَارَى، ٢٤٢/٩، وَالنَّوَوِيُّ فِي الْمَجْمُوعِ، ٤٠/٨.

جنت سے اترتو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، پھر انسانوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔
امام ترمذی نے کہا ہے: اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ ؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث ابن عباس ؓ حسن صحیح ہے۔

۲۶/۱۱۹۔ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حجر اسود جنت سے آیا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۱۲۰۔ اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس (حجر اسود) کو زمانہ جاہلیت کی پلیدیوں نے مس نہ کیا ہوتا تو اس کو جو مصیبت زدہ چھوتا، شفا پاتا۔ روئے زمین پر سوائے اس کے، جنت کی کوئی اور چیز موجود نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۸/۱۲۱۔ حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حجر اسود کو آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل اُس سے فائدہ اٹھا لو کیونکہ یہ جنت سے نکال کر لایا گیا ہے اور جو چیز بھی جنت سے نکل کر آئی ہو وہ قیامت سے قبل دوبارہ جنت میں لوٹ جائے گی۔

اسے امام عینی اور نووی نے بیان ذکر ہے۔

٢٩/١٢٢. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّ جِبْرِيلَ ﷺ، هُوَ الَّذِي نَزَلَ عَلَيْهِ بِالْحَجَرِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَنَّهُ وَضَعَهُ حَيْثُ رَأَيْتُمْ، وَأَنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا دَامَ بَيْنَ ظَهْرَانِكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَجِيءَ فَيَرْجِعَ بِهِ مِنْ حَيْثُ جَاءَ بِهِ.

رَوَاهُ الْأُزْرَقِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ كُلُّهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

٣٠/١٢٣. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: وَاللَّهِ، لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٢٢: أخرجه الأزرقي في أخبار مكة، ١/٦٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٤٢.

١٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠٧، الرقم/٢٧٩٧، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في الحجر الأسود، ٣/٢٩٤، الرقم/٩٦١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢٠٦، الرقم/٢١١، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب ما ورد في الحجر الأسود والمقام، ٥/٧٥، الرقم/٩٠١٤.

۲۹/۱۲۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جبریل امین ؑ اس پتھر کو جنت سے لائے ہیں اور اُسے اس جگہ رکھا جہاں اُسے اب تم دیکھ رہے ہو۔ لہذا تم لوگ جس قدر ہو سکے اس سے فائدہ اٹھا لو۔ بے شک جب تک یہ پتھر تم میں موجود ہے، سو تم اس سے خیر و برکت حاصل کرتے رہو جس قدر بھی ممکن ہو سکے۔ عنقریب یہ جہاں (جنت) سے آیا تھا وہیں لوٹ جائے گا۔

اسے امام ازرقی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے کہا ہے: اس پوری روایت کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے اور اس کے تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۳۰/۱۲۳۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرِ اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پتھر کو ضرور اس طرح لائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بولے گا۔ جس نے بھی اسے حق جان کر اس سے استلام کیا ہوگا (یعنی اسے چوما ہوگا، یا اسکی طرف ہاتھ اٹھا کر ان کو چوما ہوگا۔) یہ (یعنی حجرِ اسود) اس کی گواہی دے گا۔ (تاکہ اسکی بخشش و شفاعت ہو سکے۔)

اس حدیث کو احمد بن حنبل، امام ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

٣١/١٢٤. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِهَذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ. يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقِّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْمُقَدِّسِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

٣٢/١٢٥. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَشْهَدُوا هَذَا الْحَجَرَ خَيْرًا، فَإِنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، لَهُ لِسَانٌ وَشَفَتَانِ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

٣٣/١٢٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه، فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ السَّبْعِ، رَكَعْنَا فِي دُبْرِ الْكُعْبَةِ، فَقُلْتُ

١٢٤: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٢٦٦/١، الرَّقْمُ/٢٣٩٨، وَابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ٢٥/٩، الرَّقْمُ/٣٧١٢، وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي الصَّحِيحِ، ٢٢١/٤، الرَّقْمُ/٢٧٣٦، وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ١/٦٢٧، الرَّقْمُ/١٦٨٠، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ، ١٠٧/٥، الرَّقْمُ/٢٧١٩، وَالْمُقَدِّسِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَارَةِ، ٢٠٤/١٠، الرَّقْمُ/٢٠٩-٢١٠، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ، ٤٥٠/٣، الرَّقْمُ/٤٠٣٥.

١٢٥: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ٢٢٠/٣، الرَّقْمُ/٢٩٧١.

١٢٦: أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ اللَّقْطَةِ، بَابُ الْمُلْتَزِمِ، ١٨١/٢،

الرَّقْمُ/١٨٩٩، وَابْنُ مَاجَهَ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ الْمُلْتَزِمِ، —

۳۱/۱۲۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جن سے یہ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے اسے حق سمجھ کر اس کا استلام کیا ہوگا (یعنی اسے چوما ہوگا، یا اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر ان کو چوما ہوگا)۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، حاکم، ابویعلیٰ اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۲/۱۲۵۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پتھر (یعنی حجر اسود) کو خیر پر گواہ بنایا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول بھی ہوگی۔ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں۔ یہ ہر اس شخص کے لیے گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۱۲۶۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے طریق سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے ساتھ طواف کیا۔ جب ہم طواف کے ساتویں چکر سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے نماز پڑھی، تب میں نے کہا:

أَلَا نَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، قَالَ: ثُمَّ مَضَى فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ فَأَلْصَقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٤/١٢٧. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَاوَضَهُ فَإِنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمَنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

٣٥/١٢٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الرُّكْنُ يَعْنِي الْحَجَرَ يَمِينُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ مُصَافِحَةَ الرَّجُلِ أَخَاهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْفَاكِهِيُّ.

٣٦/١٢٩. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: إِنَّ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ يَمِينُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ

١٢٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ٩٨٥/٢، الرقم/٢٩٥٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ٩٩/١٢، الرقم/٣٤٧٤٩، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ١٢٣/٢، الرقم/١٧٦٠.

١٢٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣٩/٥، الرقم/٨٩١٩، والفاكهي في أخبار مكة، ٨٩/١، الرقم/٢٠، وقال: إسناده حسن، وذكره العجلوني في كشف الحفاء، ٤١٧/١.

١٢٩: أخرجه الأزرقى فى أخبار مكة، ١/ ٣٢٥، والفاكهي في أخبار مكة، —

کیا ہم اللہ تعالیٰ سے دوزخ کی پناہ نہ مانگیں؟ انہوں نے کہا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ (میں اللہ تعالیٰ سے دوزخ کی پناہ مانگتا ہوں)۔ پھر انہوں نے جا کر رکن (یعنی حجرِ اسود) کو استلام کیا، پھر حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان (مقامِ ملتزم) پر کھڑے ہوئے، اس سے اپنا سینہ، اپنے ہاتھ اور رُخسارِ مَسَّ کیے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ سے، عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۱۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حجرِ اسود کو مس کیا تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کے دستِ اقدس کو مس کیا۔
اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۱۲۸۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رکن یعنی حجرِ اسود، اللہ تبارک و تعالیٰ کا اس زمین پر دایاں ہاتھ ہے، وہ اس کے ذریعے اپنی مخلوق سے (اپنی شان کے لائق) مصافحہ فرماتا ہے جیسے آدمی اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔
اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۱۲۹۔ حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حجرِ اسود زمین پر اللہ تعالیٰ کا دایاں دستِ اقدس ہے،

لَمْ يُدْرِكْ بَيْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ الْحَجَرَ، فَقَدْ بَايَعَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﷺ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ.

٣٧/١٣٠. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ الرُّكْنَ يَمِينُ اللَّهِ ﷻ فِي الْأَرْضِ
يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَسْأَلُ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا عِنْدَهُ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

(٤) فَضْلُ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

٣٨/١٣١. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، الْيَمَانِيِّ
وَالْحَجَرِ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا، فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو عَوَانَةَ.

٣٩/١٣٢. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ

١٣٠: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ١/٣٢٦.

١٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب استحباب استلام
الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين، ٢/٩٢٤،
الرقم/١٢٦٨، وأبو عوانة في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم/٣٤٢٦.

١٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢١٣-٢١٤،
الرقم/٧٠٠-٧٠٠٨، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما —

جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے براہِ راست بیعت کی سعادت حاصل نہ کی تھی، جب اس نے حجرِ اسود کو مس کیا، تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بیعت کر لی۔

اسے امام ازرقی اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۰/۱۳۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رکنِ اسود زمین پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا دایاں دست مبارک ہے جس سے وہ اپنے بندوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابنِ عباس کی جان ہے! کوئی مسلمان اس (حجرِ اسود) کے پاس (کھڑا ہو کر) اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے وہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

اسے ازرقی نے روایت کیا ہے۔

(۴) رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت

۳۸۰/۱۳۱۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کی تعظیم و استلام کرتے دیکھا ہے، تب سے میں نے ان دو رکنوں کی تعظیم اور استلام کو کبھی نہیں چھوڑا، نہ ہی تکلیف میں اور نہ ہی راحت میں۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۳۹۰/۱۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

..... جاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ۲۲۶/۳، الرقم/۸۷۸، وابن حبان في الصحيح، ۲۴/۹، الرقم/۳۷۱۰، والحاكم في المستدرک، ۶۲۶/۱، الرقم/۱۶۷۷، وروي عن أنس بن مالك رضي الله عنه بنحوه في المستدرک، ۶۲۷/۱، الرقم/۱۶۷۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۳۹/۵، الرقم/۸۹۲۱۔

الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْفُوتَتَانِ مِنْ يَأْفُوتِ الْجَنَّةِ. طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ
نُورَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٤٠/١٣٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَسْحَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ
وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ يَحُطُّ الْخَطَايَا حَطًّا.
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٤١/١٣٤. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، أَنَّ جِبْرِيلَ عليه السلام وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ حُمْرَاءُ، قَدْ عَلَاهَا الْعُبَارُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْعُبَارُ
أَرَى عَلَى عِصَابَتِكَ، أَيُّهَا الرُّوحُ الْأَمِينُ؟ قَالَ: إِنِّي زُرْتُ الْبَيْتَ فَازْدَحَمَتِ
الْمَلَائِكَةُ عَلَى الرُّكْنِ، فَهَذَا الْعُبَارُ الَّذِي تَرَى مِمَّا تُشِيرُ بِأَجْحِ حَيْتَهَا.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

٤٢/١٣٥. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَكُلَّ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا
فَمَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوا: آمِينَ.

١٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٨٩/٢، الرقم/٥٦٢١، وذكره

الشوكاني في نيل الأوطار، ١١٥/٥.

١٣٤: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ٣٥/١.

١٣٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، —

ہوئے سنا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی بجا دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کی روشنی نہ بجاتا، تو یہ مشرق سے مغرب تک ساری فضا کو روشن کر دیتے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۴۰/۱۳۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونا یقیناً گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۴۱/۱۳۴۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کھڑے تھے اور ان کے سر پر سرخ رنگ کی پگڑی تھی جو گرد آلود تھی رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: اے روح الامین! یہ کس قسم کا غبار ہے جسے میں تمہاری پگڑی پر دیکھ رہا ہوں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے بیت اللہ شریف کی زیارت کی تو رکن پر بہت زیادہ فرشتے جمع ہو گئے۔ یہ وہی غبار ہے جسے فرشتوں کے پراڑاتے ہیں۔ اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۴۲/۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتوں کو متعین کیا گیا ہے جو شخص یہ دعا مانگے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں بخشش اور عافیت کا طلب گار ہوں، اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز دے، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ تو فرشتے آمین کہتے ہیں۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٤٣/١٣٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ مَلَكٌ يَقُولُ:
آمِينَ، فَإِذَا مَرَرْتُمْ بِهِ فَقُولُوا: ﴿اللَّهُمَّ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [البقرة، ٢/٢٠١].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: وَلَا تَصَادُّ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ عَلَى
تَقْدِيرِ الصَّحَّةِ، إِذْ يَحْتَمِلُ أَنَّ السَّبْعِينَ مُوَكَّلُونَ بِهِ، لَمْ يَكْلَفُوا
قَوْلَ آمِينَ، وَإِنَّمَا يُؤْمِنُونَ عِنْدَ سَمَاعِ الدُّعَاءِ، وَالْمَلَكَانِ كِلَاهُمَا
أَنْ يَقُولَا: آمِينَ، وَمَلَكٌ فِي الرِّوَايَةِ الْآخِرَةِ مَحْمُولٌ عَلَى
الْجِنْسِ [١].

٤٤/١٣٧. وَفِي رِسَالَةِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: وَأَنَّ عِنْدَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ بَابًا
مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَالرُّكْنَ الْأَسْوَدَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو
عِنْدَ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ، وَكَذَلِكَ عِنْدَ الْمِيزَابِ.

١٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٨٢، الرقم ٢٩٦٣٥،
والأزرقي في أخبار مكة، ١/ ٣٣٨، والفاكهي في أخبار مكة،
١/ ١٤٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/ ٢٢٦ -

[١] الكنانى في هداية السالك، ١/ ٦٢ -

١٣٧: عزاه الكنانى في هداية السالك، ١/ ٥٥ -

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴۳/۱۳۶۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: رکن یمانی کے پاس ایک فرشتہ ہے جو (دعا مانگنے والوں کی دعا پر) آمین کہتا ہے، جب تم رکن یمانی کے پاس سے گزرو تو کہو: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز دے، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابن جماعہ الکنانی نے کہا ہے: مذکورہ احادیث کی صحت میں کوئی تضاد نہیں کہ رکن یمان پر جو ۷۰ فرشتے متعین ہیں وہ ہر وقت آمین کہنے پر مامور نہیں، اور فقط دعا کی سماعت کے وقت آمین کہتے ہیں۔ دو فرشتوں کی ذمہ داری ہے کہ آمین کہتے رہیں آخری روایت میں جس ایک فرشتے کا ذکر ہے، اُس سے مراد جنس فرشتہ ہے۔ گویا کئی فرشتے بھی مراد ہو سکتے ہیں۔

۴۴/۱۳۷۔ حضرت حسن البصری کے رسالہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ رکن یمانی کے پاس جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور رکن اسود جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور جو شخص بھی رکن اسود کے پاس کھڑا ہو کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے، اور میزابِ رحمت کے پاس بھی دعا کی قبولیت اسی طرح ہوتی ہے۔

٤٥/١٣٨. وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تُكْثِرُ اسْتِلَامَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ. قَالَ: فَقَالَ—إِنْ كَانَ قَالَهُ:—مَا أَتَيْتُ عَلَيْهِ قَطُّ إِلَّا وَجِبْرِيلُ عليه السلام قَائِمٌ عِنْدَهُ يَسْتَغْفِرُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

(٥) فَضْلُ الْمُلتَزِمِ وَالِدُّعَاءِ فِيهِ

٤٦/١٣٩. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْحَجَرِ، وَالْبَابِ وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٤٧/١٤٠. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مُلتَزِمٌ، مَا يَدْعُو بِهِ صَاحِبُ عَاهَةِ إِلَّا بَرَأً. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

٤٨/١٤١. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: الْمُلتَزِمُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، وَسُمِّيَ بِذَلِكَ لِأَنَّ النَّاسَ يَلْتَزِمُونَهُ.

١٣٨: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ١/٣٣٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٢٢/٢، الرقم/١٧٥٦.

١٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٠/٣، الرقم/١٥٥٨٩.

١٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٢١/١١، الرقم/١١٨٧٣.

١٤١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢٣٦/٣، الرقم/١٣٧٧٨، —

۴۵/۱۳۸۔ حضرت عطا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ، آپ رکن یمانی کو بار بار کثرت سے استلام فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جب بھی اس کے پاس آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو اس کے پاس کھڑا پایا، وہ ہر اس شخص کے لیے مغفرت طلب کر رہے تھے جو بھی اس کا استلام کر رہا تھا۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

(۵) مقام ملتزم اور اس میں دعا کرنے کی فضیلت

۴۶/۱۳۹۔ حضرت عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان (مقام ملتزم پر) بیت اللہ (کی دیوار) پر رخ انور رکھے ہوئے پایا۔ اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۴۷/۱۴۰۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان کی جگہ ملتزم ہے، جو بھی مصیبت زدہ شخص یہاں دعا مانگے، اسے یقیناً مصیبت سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۸/۱۴۱۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: مقام ملتزم، حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان کی جگہ کا نام ہے، اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ لوگ اس کو تھامتے ہیں۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَاكِهِيُّ.

٤٩/١٤٢. وَفِي رِوَايَةِ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ، لَا يُفَارِقُونَهُ، هُمْ هُنَالِكَ مَنْذُ خَلَقَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْبَيْتَ.

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

٥٠/١٤٣. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَلْزِمُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ، وَكَانَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ يُدْعَى الْمُلتَزِمُ، لَا يَلْزِمُ مَا بَيْنَهُمَا أَحَدٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٥١/١٤٤. وَفِي رِسَالَةِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ الْبِقَاعِ وَأَقْرَبُهَا إِلَى اللَّهِ ﷻ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ.

٥٢/١٤٥. وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

١٤٢: أَخْرَجَهُ الْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٣٣٩/١.

١٤٣: أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ١٦٤/٥، الرَّقْمُ/٩٥٤٧، وَأَيْضاً فِي مَعْرِفَةِ السَّنَنِ وَالْآثَارِ، ١٥٠/٤.

١٤٤: رِسَالَةُ الْحَسَنِ فِي فَضْلِ مَكَّةَ وَالسَّكَنِ فِيهَا أَوْرَدَهَا الْفَاكِهِيُّ بِتَمَامِهَا

فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٤٦٨/١، الرَّقْمُ/١٠٣٢.

١٤٥: أَخْرَجَهُ الْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٤٤/١.

اسے امام ابن ابی شیبہ اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۱۴۲۔ حضرت مجاہد روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رکن یمانی اور رکن اُسود کے درمیان ۷۰ ہزار فرشتے ہر وقت موجود رہتے ہیں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو پیدا کیا ہے۔ تب سے وہیں پر ہیں۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۱۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ وہ حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان کے حصہ کو ہر صورت پکڑتے تھے اور کہا کرتے تھے: رکن اور باب کی درمیانی جگہ ہی ملتزم ہے۔ جو شخص بھی اس کو تھام کر اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتا ہے۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۱۴۴۔ امام حسن البصریؒ کے رسالہ میں یہ روایت بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کا بہترین ٹکڑا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرب ترین جگہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان واقع ہے۔

۵۲/۱۴۵۔ حضرت سلیمان بن بُریدہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

طَافَ آدَمُ ﷺ سَبْعًا بِالْبَيْتِ حِينَ نَزَلَ، ثُمَّ صَلَّى تَجَاهَ بَابِ الْكَعْبَةِ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَتَى الْمُلتَزِمَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْرَتِي، وَعَلَانِيَتِي، فَاقْبَلْ مَعْدِرَتِي، وَتَعْلَمَ مَا فِي نَفْسِي، وَمَا عِنْدِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَتَعْلَمَ حَاجَتِي، فَاعْطِنِي سُوْلِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي، وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي، وَالرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ عَلَيَّ، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، قَدْ دَعَوْتَنِي بِدَعَوَاتٍ فَاسْتَجَبْتُ لَكَ، وَلَنْ يَدْعُوْنِي بِهَا أَحَدٌ مِنْ وَلَدِكَ إِلَّا كَشَفْتُ غُمُومَهُ، وَهَمُومَهُ، وَكَفَفْتُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَنَزَعْتُ الْفَقْرَ مِنْ قَلْبِهِ، وَجَعَلْتُ الْغِنَاءَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَتَجَرْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تَجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَإِنْ كَانَ لَا يُرِيدُهَا، قَالَ: فَمَدَّ طَافَ آدَمُ ﷺ كَانَتْ سُنَّةُ الطَّوَافِ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: وَلَعَلَّهُ يُرِيدُ سُنَّةَ الطَّوَافِ فِي الْعُدَدِ وَإِلَّا فَقَدْ وَرَدَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ طَافَتْ بِهِ قَبْلَ آدَمَ ﷺ. فَلَعَلَّهُ كَانَ بِغَيْرِ عَدَدٍ، أَوْ بِغَيْرِ ذَلِكَ الْعُدَدِ أَوْ أَرَادَ سُنَّةَ لِنَبِيِّهِ مِنْ بَعْدِهِ [١].

حضرت آدم ؑ جب زمین پر اترے تو انہوں نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگا کر طواف کیا، پھر کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز ادا کی، پھر مقام ملتزم کی طرف آئے اور یہ دعا کی: 'اے اللہ! بے شک تو میری پوشیدہ اور ظاہری خطاؤں سے باخبر ہے لہذا میری معافی قبول فرما لے، تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے لہذا میرے گناہوں کو بخش دے، تو میری حاجت سے واقف ہے لہذا مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ بس چکا ہو اور یقین صادق کا سوال کرتا ہوں۔ جس سے میں جان جاؤں کہ مجھے وہی کچھ ملے گا جو میرے مقدر میں ہے اور جو کچھ میرے مقدر میں لکھا ہے اُس پر راضی رہنے کی دُعا کرتا ہوں اور تیری رضا کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ؑ کی طرف وحی کی اور فرمایا: اے آدم! تو نے مجھ سے دعائیں کیں میں نے قبول کیں، اب تیری اولاد میں سے جو بھی یہ دُعا کرے گا میں اس کے غم اور اس کی تنگی کو دور کروں گا اور اس کے دل سے فقر کو نکال دوں گا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان غنا لکھ دوں گا (یعنی اُسے دنیا سے بے نیاز کر دوں گا)۔ میں اس کی ہر تجارت کے پیچھے ہوں گا اور دنیا اس کے پاس ذلت و انکسار کے ساتھ آئے گی اگرچہ وہ دنیا کا چاہنے والا نہ بھی ہو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے حضرت آدم ؑ نے طواف کیا ہے تب سے یہ سنت بن گیا ہے۔

اسے ازرتی نے بیان کیا ہے۔

امام ابن جماعہ الکنانی نے کہا ہے: شاید اس سے مراد عددی اعتبار سے طواف کی سنت ہو ورنہ یہ بیان ہوا ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم ؑ سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا تھا، شاید وہ طواف عدد کے بغیر تھا یا اس مقررہ عدد سے مختلف تھا یا اس سے مراد ان کی اولاد کے لیے ان کے بعد سنت قرار دینا ہو سکتا ہے۔

٥٣/١٤٦. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي سِيرَتِهِ: وَكَانَ إِذَا صَلَّى بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْأَسْوَدِ وَالْيَمَانِيِّ.

٥٤/١٤٧. وَفِي تَارِيخِ دِمَشْقَ: أَنَّ آدَمَ ﷺ رَكَعَ إِلَى جَانِبِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ رَكَعَتَيْنِ.

٥٥/١٤٨. وَقَالَ الشَّيْخُ عَزُالدِّينِ بُنْ عَبْدِ السَّلَامِ: إِنَّ الْحُفْرَةَ الْمُلَاصِقَةَ لِلْكَعْبَةِ بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ هِيَ الْمَكَانُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ جِبْرِيلُ ﷺ بِالنَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمَيْنِ، حِينَ فَرَضَهَا اللَّهُ عَلَى أُمَّتِهِ.

(٦) فَضْلُ الْحَطِيمِ (الْحَجَرِ) وَالصَّلَاةِ وَالِدُّعَاءِ فِيهِ

٥٦/١٤٩. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فِي الْحَجَرِ، فَقَالَ: صَلِّي فِي الْحَجَرِ إِذَا أَرَدْتَ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ. فَإِنْ قَوْمَكَ اقْتَصَرُوا حِينَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ.

١٤٦: أخرجه ابن إسحاق في السيرة، ٤/ ١٨٨.

١٤٧: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق، ٧/ ٤٣٢، والمقدسي في الترغيب في الدعاء/ ١١٤، الرقم/ ٦٨.

١٤٨: ذكره الحلبي في السيرة، ١/ ٢٣٣.

١٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٩٢، الرقم/ ٢٤٦٦٠، وأبو داود

في السنن، كتاب المناسك، باب في الحجر، ٢/ ٢١٤، الرقم/ ٢٠٢٨، —

۵۳/۱۳۶۔ ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں لکھا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا کرتے تو دونوں رکن، رکن اسود اور رکن یمانی کے درمیان نماز ادا فرماتے تھے۔

۵۳/۱۳۷۔ تاریخ دمشق میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے رکن یمانی کی جانب دو رکعت نماز ادا کی تھی۔

۵۵/۱۳۸۔ شیخ عزیر الدین بن عبدالسلام نے کہا ہے: باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان کعبۃ اللہ سے متصل جگہ وہ مقام ہے جہاں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دو دنوں تک پانچوں وقت کی نمازیں ادا کیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے نمازوں کو آپ ﷺ کی امت پر فرض فرمایا تھا۔

(۶) حطیم کعبہ اور اس میں ادائیگی نماز اور دعا کرنے کی فضیلت

۵۶/۱۳۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کیا اور فرمایا: حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اسی کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے کعبہ بناتے وقت اسے مختصر کر کے حطیم کو چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے باہر کر دیا۔

..... والترمذی فی السنن، کتاب الحج، باب ما جاء فی الصلاة فی

الحجر، ۲۲۵/۳، الرقم ۸۷۶، وأبو یعلیٰ فی المسند، ۸۳/۸،

رقم ۴۶۱۵۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٥٧/١٥٠. عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ أَبِي عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها، سَأَلَتْ أَنْ يُفْتَحَ لَهَا بَابُ الْكَعْبَةِ لِيَلَّا فَأَبَى عَلَيْهَا شَيْبَةُ ابْنُ عُثْمَانَ فَقَالَتْ لِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقِي بِنَا حَتَّى نَدْخُلَ الْكَعْبَةَ فَدَخَلَتِ الْحِجْرَ.
رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْأَزْرَقِيُّ.

٥٨/١٥١. وَفِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ..... الحديث.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ: وَلَا يَبْعُدُ أَنْ تَكُونَ صَلَاتُهُ ﷺ
تَحْتَ الْمِيزَابِ، فَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما
أَنَّ قِبْلَةَ النَّبِيِّ ﷺ تَحْتَ الْمِيزَابِ ^[١].

١٥٠: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥ / ١٣٠، الرقم / ٩١٥٤، ٩١٥٦،
والأزرق في أخبار مكة، ٣١٣/١.

١٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب ما لقي
النبي وأصحابه من المشركين، ٣ / ١٣٩٨، الرقم / ٣٦٤٣.
[١] ابن جماعة الكناني في هداية السالك، ٧٨/١.

اسے امام احمد، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷/۱۵۰۔ حضرت ام کلثوم بنت ابی عوف نے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے پیغام بھیجا کہ ان کے لیے رات کے اوقات میں کعبہ کا دروازہ کھول دیا جائے تو شبہ بن عثمان نے کہا: ہم رات کے اوقات میں کعبۃ اللہ کو نہیں کھولتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے اپنی بہن ام کلثوم بنت ابی بکر ؓ سے کہا: آؤ چلتے ہیں اور کعبہ کے اندر داخل ہوتے ہیں، پھر وہ حطیم میں (عبادت کے لئے) داخل ہوئیں (گویا حطیم میں داخل ہونا، کعبۃ اللہ میں داخل ہونا ہی ہے)۔

اسے امام عبد الرزاق اور ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۱۵۱۔ صحیح بخاری شریف میں ہے: ایک بار حضور نبی اکرم ؐ حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا..... آگے طویل حدیث ہے۔

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام ابن جماعہ الکنانی نے کہا ہے: اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ آپ ؐ میزاب رحمت کے نیچے نماز ادا فرما رہے تھے۔ سعید بن منصور نے حضرت (عبد اللہ) بن عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ؐ کا قبلہ میزاب کے نیچے تھا۔

٥٩/١٥٢. وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: صَلُّوا فِي مُصَلَّى الْأَخْيَارِ، وَاشْرَبُوا مِنْ شَرَابِ الْأَبْرَارِ، وَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: مَا مُصَلَّى الْأَخْيَارِ؟ قَالَ: تَحْتَ الْمِيزَابِ، قِيلَ: وَمَا شَرَابُ الْأَبْرَارِ؟ قَالَ: مَاءُ زَمْزَمَ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ.

٦٠/١٥٣. وَفِي التَّبَصُّرَةِ لِابْنِ الْحَوْزِيِّ: أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَدْ شَكَا إِلَى رَبِّهِ حَرَّ مَكَّةَ. فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنِّي أَفْتَحُ لَكَ بَابًا مِنَ الْجَنَّةِ فِي الْحَجَرِ، يَجْرِي عَلَيْكَ مِنْهُ الرُّوحُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَفِي الْحَجَرِ قَبْرُهُ.

٦١/١٥٤. قَالَ الْفَاكِهِيُّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رضي الله عنه أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِنْ أَيْنَ جِئْتُ؟ مَا زِلْتُ قَائِمًا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ يَعْنِي تَحْتَ الْمِيزَابِ.

٦٢/١٥٥. وَقَالَ الشَّيْخُ مُحِبُّ الدِّينِ الطَّبْرِيُّ: إِنَّهُ يَرُوى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو تَحْتَ الْمِيزَابِ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ عَطَاءٍ.

١٥٢: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ١/ ٣١٨، والفاكهى في أخبار مكة،

٢/ ٢٩٢، والحسن البصرى في فضائل مكة، ٢٨-

١٥٣: أخرجه ابن الحوزى في التبصرة، ١/ ١٢٥-

١٥٤: أخرجه الفاكهى في أخبار مكة، ٢/ ٢٩٢-

١٥٥: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ١/ ٣١٨، ومحب الدين الطبرى في —

۵۹/۱۵۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اختیار کے مقام پر نماز پڑھا کرو اور نیکو کاروں کے مشروب سے پیا کرو۔ پوچھا گیا: اختیار کا مقام نماز کیا ہے؟ فرمایا: میزاب کے نیچے اور پوچھا گیا! ابرار کا مشروب کیا ہے؟ فرمایا: زمزم۔ اس کو ازرتی اور فاکہی نے بیان کیا ہے۔

۶۰/۱۵۳۔ ابن الجوزی نے 'التبصرة' میں بیان کیا ہے کہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم ؓ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مکہ کی شدید گرمی کے حوالے سے فریاد کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر وحی نازل فرمائی: میں تمہارے لیے حطیم کی جانب جنت کا دروازہ کھول دوں گا، جس میں سے قیامت تک ٹھنڈی ہوا آتی رہے گی۔ سوان کی قبر انور حطیم کعبہ میں ہے۔

۶۱/۱۵۴۔ فاکہی نے کہا ہے: ایک دن حضرت عثمان بن عفان ؓ تشریف لائے اور اپنے احباب سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں کہاں سے آیا ہوں؟ انہوں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں (کچھ دیر پہلے) جنت کے دروازے پر کھڑا تھا یعنی میزابِ رحمت کے نیچے کھڑا تھا۔

۶۲/۱۵۵۔ شیخ محبت الدین الطمری نے کہا ہے: روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میزابِ رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر دعا مانگتا ہے تو اُس کی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ اسے امام ازرتی نے عطاء سے روایت کیا ہے۔

وَرَوَى عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ أَنَّ مَنْ صَلَّى تَحْتَ الْمِيزَابِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِشَيْءٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَهُوَ سَاجِدٌ اسْتَجِيبَ لَهُ.

٦٣/١٥٦. وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: مَنْ قَامَ تَحْتَ مُثَعَبِ الْكُعْبَةِ فَدَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ وَخَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

٦٤/١٥٧. وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَزَيْنِ الْعَابِدِينَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَلْتَزِمُونَ مَا تَحْتَ الْمِيزَابِ مِنَ الْكُعْبَةِ.

٦٥/١٥٨. عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الْعِبَادَةِ: النَّظَرُ إِلَى الْمُصْحَفِ وَالنَّظَرُ إِلَى الْكُعْبَةِ، وَالنَّظَرُ إِلَى الْوَالِدَيْنِ، وَالنَّظَرُ فِي زَمْرٍ، وَهِيَ تَحْطُّ الْخَطَايَا، وَالنَّظَرُ فِي وَجْهِ الْعَالِمِ.
رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَعَزَاهُ السُّيُوطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْهِنْدِيُّ.

٦٦/١٥٩. وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْرٍ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَحْمِلُهُ.

١٥٦: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ٣١٨/١.

١٥٧: ذكره ابن جماعة الكنانى في هداية السالك، ٩٧/١.

١٥٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٥، الرقم ٢٩٦٩،

وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٤/١٥٥، والهندي في كنز

العمال، ١٥/٣٧١، الرقم ٤٣٤٩٤.

١٥٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب: ١١٥، ٢٩٥/٣، —

بعض ائمہ سلف سے مروی ہے کہ جس نے میزاب کے نیچے دو رکعتیں پڑھیں، پھر حالت سجدہ میں ۱۰۰ مرتبہ کسی چیز کا سوال کیا تو اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

۶۳/۱۵۶۔ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: جو شخص بھی کعبۃ اللہ کے پرنا لہ (میزاب رحمت) کے نیچے کھڑا ہو کر دعا کرتا ہے، وہ ضرور قبول کی جاتی ہے اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح پہلے دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۶۴/۱۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت زین العابدین کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ میزاب کے نیچے کعبۃ اللہ سے چٹ جایا کرتے تھے۔

۶۵/۱۵۸۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اعمال عبادت ہیں:

۱۔ قرآن مجید کو دیکھنا، ۲۔ کعبۃ اللہ کو دیکھنا، ۳۔ والدین کو دیکھنا، ۴۔ زمزم کو دیکھنا کہ یہ گناہ مٹا دیتا ہے، ۵۔ کسی عالم باعمل کے چہرے کو دیکھنا۔

اسے امام دہلوی نے روایت کیا ہے۔ سیوطی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ہندی نے اُن کی تائید کی ہے۔

۶۶/۱۵۹۔ ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آب زم زم اٹھا کر لے جاتیں اور فرماتیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بھی اسے اٹھا کر لے جاتے تھے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

(٧) فَضْلُ طَوَافِ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ

الْقُرْآنُ

(١) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ○

(البقرة، ١٢٥/٢)

(٢) وَلِيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ○

(الحج، ٢٩/٢٢)

الْحَدِيثُ

٦٠/١٦٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّىٰ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ. قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُونَ كُلِّ وَجْهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

١٦٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب وجوب طواف

الوداع وسقوطه عن الحائض، ٩٦٣/٢، الرقم/١٣٢٧، وأحمد بن

حنبل في المسند، ٢٢٢/١، الرقم/١٩٣٦، وأبو داود في السنن،

كتاب المناسك، باب الوداع، ٢/٢٠٨، الرقم/٢٠٠٢ -

اسے امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

(۷) بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کی فضیلت

آیات قرآنیہ

(۱) اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (ؑ) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقامِ نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (ؑ) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو۔

(۲) اور (اللہ کے) قدیم گھر (خانہ کعبہ) کا طواف (زیارت) کریں۔

احادیث مبارکہ

۶۷/۱۶۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حج ادا کرنے کے بعد) لوگ بہر طور واپس چلے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص بھی ہرگز بیت اللہ کا آخری طواف کیے بغیر (گھر کو) نہ لوٹے۔ (حدیث کے راوی) زہیر نے یَنْصَرِفُونَ کُلُّ وَجْهِ کے الفاظ کہے اور فی (کُلِّ وَجْهِ) نہیں کہا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد بن حنبل اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

٦٨/١٦١. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٦٩/١٦٢. قَالَ الْفَاكِهِيُّ: وَالْمُرَادُ بِخَمْسِينَ مَرَّةً. وَاللَّهُ أَعْلَمُ خَمْسُونَ أُسْبُوعًا لِأَنَّ الشُّوْطَ لَا يُتَعَبَّدُ بِهِ. وَيَدُلُّ لِذَلِكَ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ وَالْفَاكِهِيَّ وَغَيْرَهُمَا رَوَوْهُ فَقَالُوا: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ أُسْبُوعًا كَانَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

فَهَذِهِ الرَّوَايَةُ مُفَسَّرَةٌ لِلرَّوَايَةِ الْأُولَى، وَلَيْسَ الْمُرَادُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْخَمْسِينَ فِي آنٍ وَاحِدٍ. وَإِنَّمَا الْمُرَادُ أَنْ تُوْجَدَ فِي صَحِيفَةِ حَسَنَاتِهِ ^[١].

٧٠/١٦٣. وَعَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ لَا يُرِيدُ إِلَّا إِيَّاهُ، فَطَافَ طَوَافًا كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

١٦١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل الطواف، ٢١٩/٣، الرقم/٨٦٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٢٣/٢، الرقم/١٧٦٣.

١٦٢: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥٠٠/٥، رقم/٩٨٠٩، والفاكهي في أخبار مكة، ١٩٥/١.

[١] الكنانى في هداية السالك، ٥٣/١-٥٤.

١٦٣: الكنانى في هداية السالك، ٥٥/١.

۶۸/۱۶۱۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پچاس مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا، وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے وہ اپنی ماں (کے پیٹ) سے پیدا ہونے والے دن تھا۔
اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۶۹/۱۶۲۔ فاکھی نے بیان کیا ہے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ۵۰ سے مراد (مجموعی طور پر) ۵۰ طواف ہوں، کیونکہ ایک وقت میں اس قدر طواف مقرر نہیں کئے گئے، اس بات پر عبدالرزاق اور فاکھی وغیرہ کی روایت دلالت کرتی ہے۔ انہوں نے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے بیت اللہ کا طواف ۵۰ بار کیا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنتا تھا۔

یہ روایت پہلی روایت کی تفسیر ہے اور اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ ایک ہی بار ۵۰ مرتبہ طواف کرے اس سے مراد یہ بھی ہے کہ وہ اپنے صحیفہ میں (اتنی بار طواف کرنے کی) نیکیاں پالے گا۔

۷۰/۱۶۳۔ حضرت عمر ؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا: جو شخص حرم کعبہ صرف اُس کی زیارت کی نیت سے گیا اور اس کا طواف کیا، وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے وہ اپنی ماں سے پیدا ہونے والے دن تھا۔

ذَكَرَهُ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيِّ .

٧١/١٦٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

٧٢/١٦٥. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٧٣/١٦٦. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ، دَخَلَ فِي حَسَنَةٍ، وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ، مَغْفُورًا لَهُ.

١٦٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في استلام الركنتين، ٢٩٢/٣، الرقم/٩٥٩، وأبو يعلى في المسند، ٥٢/١٠-٥٣، الرقم/٥٦٨٧، والحاكم في المستدرک، ١/٦٦٤، الرقم/١٧٩٩-

١٦٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ٩٨٥/٢، الرقم/٢٩٥٦-

١٦٦: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣٣٢/٤، الرقم/٣٠١٣، والبيهقي —

اسے ابنِ جماعہ الکنانی نے ذکر کیا ہے۔

۱۶۳/۱۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے اس گھر کے سات چکر لگائے اور ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے (کے ثواب) کے برابر ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: وہ جب بھی کوئی قدم (زمین پر) رکھتا ہے اور دوسرے کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی ایک خطا معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو یعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۶۵/۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

اسے امام ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۶/۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوتا ہے وہ نیکی میں داخل ہوتا ہے اور گناہوں کی آلودگی سے پاک صاف ہو کر بخشا ہوا باہر نکل آتا ہے۔

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

٧٤/١٦٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الطَّوْفُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنْكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

٧٥/١٦٨. قَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، مُحِيتَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلِيهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلِيهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَالتَّبْرَانِيُّ.

١٦٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في الكلام في الطواف، ٢٩٣/٣، الرقم/٩٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٢٢/٤، الرقم/٢٧٣٩، وأبو يعلى في المسند، ٤٦٧/٤، الرقم/٢٥٩٩، والحاكم في المستدرک، ٦٣٠/١، الرقم/١٦٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، كتاب الحج، باب الطواف على الطهارة، ٨٧/٥، الرقم/٩٠٨٥.

١٦٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ٩٨٥/٢، الرقم/٢٩٥٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٠٢/٨، الرقم/٨٤٠٠.

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷۴/۱۶۷۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مثل ہے، مگر فرق یہ ہے کہ تم طواف میں گفتگو کر سکتے ہو۔ لہذا جو کوئی اس میں کلام کرے، تو وہ نیکی کے علاوہ کوئی اور کلام نہ کرے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن خزیمہ، ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷۵/۱۶۸۔ عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بغیر کلام کئے سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور صرف یہ الفاظ پڑھتا رہا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر جس نے حالت طواف میں کلام کیا اور اسی حال میں رہا تو وہ صرف اپنے پاؤں کی حد تک رحمت میں داخل ہوا جیسے کوئی پانی میں اپنے پاؤں کو ڈبو رہا ہے (اور مکمل طور پر غوطہ زن نہیں ہوتا)۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٦/١٦٩. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِالطَّائِفِينَ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ بَيْهَقٍ.

٧٧/١٧٠. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ وُضْوءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَكَبَّرَ وَتَشَهَّدَ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا شَيْئًا، كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ، وَحَطَّ عَنْهُ سَبْعِينَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ سَبْعِينَ أَلْفَ دَرَجَةٍ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ كَانَ فِي خِرَافٍ مِنْ خِرَافِ الْجَنَّةِ، وَشَفَعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ، أَوْ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فَأَحْسَنَ رُكُوعَهُ وَسُجُودَهُ، كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ عَدْلَ سِتِينَ رَقَبَةً كُلُّهُمْ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام.
رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

٧٨/١٧١. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْكَعْبَةُ مَحْفُوفَةٌ بِسَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ طَافَ بِهَا، وَيُصَلُّونَ عَلَيْهَا.

١٦٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢١٦/٨، والبيهقي في شعب

الإيمان، ٣/٤٧٣، الرقم/٤٠٩٦، ٤٠٩٧.

١٧٠: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ٩٦/١.

١٧١: أخرجه الحسن البصري في فضائل مكة، ٣٣، والفاكهي في أخبار —

۷۶/۱۶۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (ملائکہ کے سامنے) اپنے گھر کا طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔
اسے امام ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷۷/۱۷۰۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر مسجد حرام کی طرف چل پڑا اور استلام حجر کیا (یعنی حجر اسود کو چوما، یا اسکی طرف ہاتھ اٹھا کر ان کو چوما) اور تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دی، حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ سے مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش طلب کی۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور دنیا کے امور میں سے کسی چیز کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ۷۰ ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے، ۷۰ ہزار خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے، اُس کے ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور جب وہ دو رکعتوں، رکن اسود اور رکن یمانی کے درمیان آتا ہے تو وہ اس وقت جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہوتا ہے۔ اس کے خاندان کے لیے یا اس کے خاندان میں سے ۷۰ افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ یحییٰ بن سلیم کو اس میں شک ہے۔ پھر جب وہ دو رکعت نماز پڑھے اور اچھے طریقے سے رکوع و سجود کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ۶۰ یا ۷۰ ایسے غلاموں کی آزادی کے برابر اجر لکھ دیتا ہے۔ جو سب کے سب اولاد اسماعیل میں سے ہوں۔
اسے فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۷۸/۱۷۱۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کعبۃ اللہ ۷۰ ہزار فرشتوں سے گھرا ہوا رہتا ہے، جو ہر اس شخص کے لیے استغفار کرتے ہیں جو اس کا طواف کرتا ہے، اور وہ فرشتے خانہ کعبہ پر نماز پڑھتے ہیں۔

رَوَاهُ الْحَسَنُ الْبُصْرِيُّ وَالْفَاكِهُِّ.

٧٩/١٧٢. وَفِي رِسَالَةِ الْحَسَنِ الْبُصْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ جَلَسَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ سَاعَةً وَاحِدَةً مُحْتَسِبًا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولِهِ ﷺ تَعْظِيمًا لِلْبَيْتِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ، وَالْمُعْتَمِرِ، وَالْمُرَابِطِ الْقَائِمِ، وَأَوَّلُ مَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْحَرَمِ فَمَنْ رَأَاهُ مُصَلِّيًّا غَفَرَ لَهُ، وَمَنْ رَأَاهُ قَائِمًا غَفَرَ لَهُ، وَمَنْ رَأَاهُ جَالِسًا مُسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةِ غَفَرَ لَهُ.

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ وَابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٨٠/١٧٣. وَعَنِ ابْنِ عُمرَ ؓ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ الْفَاكِهُِّ.

٨١/١٧٤. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَكْرَمُ سُكَّانِ أَهْلِ السَّمَاءِ عَلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَطُوفُونَ حَوْلَ عَرْشِهِ، وَأَكْرَمُ سُكَّانِ أَهْلِ الْأَرْضِ الَّذِينَ يَطُوفُونَ حَوْلَ بَيْتِهِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيُّ.

١٧٢: الْغَزَالِيُّ فِي إحياءِ علومِ الدين، ١/ ٢٤٢، وَالْكِنَانِيُّ فِي هدايةِ السَّالِكِ، ١/ ٥٤.

١٧٣: أَخْرَجَهُ الْفَاكِهُِّ فِي أخبارِ مَكَّةَ، ١/ ٢٣٨، وَالْعَقِيلِيُّ فِي الضَّعْفَاءِ،

٤/ ٤٣، الرَّقْمُ / ١٥٩٠، وَابْنُ عَدِي فِي الْكَامِلِ، ٦/ ١٥٣.

١٧٤: ذَكَرَهُ الْكِنَانِيُّ فِي هدايةِ السَّالِكِ، ١/ ٥٥.

اسے امام حسن البصری اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۷۹/۱۷۲۔ حضرت حسن البصری کے رسالہ میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے تصور میں ثواب کی نیت سے، بیت اللہ کی تعظیم میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ایک لمحہ کے لیے بیٹھے، اسے حج، عمرہ کرنے والے اور دین اسلام کے دفاع میں راتوں کو پہرہ دینے والے جیسا ثواب ملتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اہل حرم پر پہلی نظر ڈالتا ہے تو جسے حالت نماز میں دیکھتا ہے اس کی بخشش فرما دیتا ہے، جسے حالت قیام میں دیکھتا ہے اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جسے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھا ہوا دیکھتا ہے اس کی بھی مغفرت فرما دیتا ہے۔

اسے امام غزالی نے اور ابن جماعہ الکنانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۸۰/۱۷۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے پسندیدہ اعمال میں سے یہ تھا کہ جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے۔

اسے امام فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۸۱/۱۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہالیانِ سماء میں سب سے زیادہ معزز وہ ہیں جو عرشِ معلیٰ کا طواف کرتے ہیں اور اہالیانِ زمین میں سب سے زیادہ معزز وہ لوگ ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔

اسے ابن جماعہ الکنانی نے ذکر کیا ہے۔

فَضْلُ الصَّفا وَالْمَرْوةِ

الْقُرْآنُ

إِنَّ الصَّفا وَالْمَرْوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝

(البقرة، ١٥٨/٢)

الْحَدِيثُ

٨٢/١٧٥. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ   أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا، هُمْ وَعَسَّانُ يُهْلُونَ لِمَنَاةَ، فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوةِ، وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةَ فِي آبَائِهِمْ، مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ، لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوةِ، وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ   فِي ذَلِكَ   إِنَّ الصَّفا وَالْمَرْوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ   (البقرة، ١٥٨/٢).

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

١٧٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله تعالى   إِنَّ الصَّفا وَالْمَرْوةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ  .

﴿ صفا اور مروہ کی فضیلت ﴾

آیت مبارکہ

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے ۵

حدیث مبارکہ

۸۲/۱۷۵۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ انصار اور غسان اسلام قبول کرنے سے پہلے منات کا احرام باندھتے تھے، اس لیے وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے۔ یہ ان کا آبائی طریقہ تھا کہ جو شخص منات کا احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبردار ہے ۵﴾۔

یہ حدیث متفق علیہ اور مذکورہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

..... عَلَیْہِ السَّلَامُ، ۴/۱۶۳۵، الرقم/۴۲۲۵، ومسلم فی الصحیح، کتاب الحج، باب بیان أن السعی بین الصفا والمروة رکن لا یصح الحج إلا به، ۲/۹۳۰، الرقم/۱۲۷۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶/۱۴۴، الرقم/۲۵۱۵۵۔

سَفَرُ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ ﷺ لِحَجِّ الْبَيْتِ وَالطَّوَافِ بِهِ

(١) حَجَّ سَيِّدِنَا آدَمَ ﷺ

٨٣/١٧٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ آدَمَ أَتَى الْبَيْتَ أَلْفَ أُتْيَةٍ، لَمْ يَرْكَبْ فِيهِنَّ مِنَ الْهِنْدِ، عَلَى رَجُلَيْهِ.
رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

٨٤/١٧٧. وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ آدَمَ، ﷺ لَمَّا أَهْبَطَ الْأَرْضَ حَزَنَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِمَّا كَانَ يَرَى، وَيَسْمَعُ فِي الْجَنَّةِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ، فَبَوَّأَ اللَّهُ لَهُ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، وَأَمَرَهُ بِالسَّيْرِ إِلَيْهِ، فَسَارَ إِلَيْهِ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا فَجَرَ اللَّهُ لَهُ مَاءً مَعِينًا، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَّةَ، فَأَقَامَ بِهَا يَعْبُدُ اللَّهَ عِنْدَ ذَلِكَ الْبَيْتِ، وَيَطُوفُ بِهِ فَلَمْ تَزَلْ دَارُهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ بِهَا.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١٧٦: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢٤٥/٤، الرقم/٢٧٩٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢١٢/٣، الرقم/٤٦٠٥، وأبو الشيخ الأصبهاني في العظمة، ١٥٨٧/٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٠٧/٢، الرقم/١٦٩٦.

١٧٧: أخرجه الأزرق في أخبار مكة ١/٣٩.

﴿سابقہ انبیاء کرام علیہ السلام کا حج بیت اللہ اور طوافِ کعبہ کے

لیے سفر﴾

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کا حجِ کعبہ کا سفر

۸۳/۱۷۶۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک حضرت آدم علیہ السلام زیارتِ کعبہ کے لیے ہند سے پیدل چل کر ایک ہزار مرتبہ (مکہ) تشریف لائے اور انہوں نے ان سفروں میں سواری نہیں کی۔

اسے امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۸۴/۱۷۷۔ محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتارا گیا تو وہ اس نعمت کے چھن جانے سے غمگین ہوئے جس کا وہ جنت میں مشاہدہ کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید سنتے تھے، لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بیت الحرام کو جائے سکونت بنایا اور حکم دیا کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کریں۔ (دورانِ سفر) اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے ہر منزل پر پانی کا چشمہ جاری فرماتا رہا حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ پہنچے پھر آپ وہیں ٹھہر گئے، آپ بیت اللہ کے پاس ہی عبادت کرتے اور اس کا طواف کرتے حتیٰ کہ آپ نے اپنی وفات تک اس گھر کو نہیں چھوڑا۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے۔

۸۵/۱۷۸۔ وَرَوَى عُثْمَانُ بْنُ سَاحٍ أَنَّ آدَمَ ﷺ حَجَّ عَلَى رَجُلَيْهِ سَبْعِينَ حَجَّةً

مَاشِيًا.

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ وَالْحَلَبِيُّ.

التَّعْلِيْقُ

ائمہ و محدثین اور سلف صالحین نے اپنی اپنی کتب میں لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے سیدنا آدم ﷺ کو جنت سے زمین پر خطہ ہند میں سراندیپ کے مقام پر اتارا (جو کہ آج کل سری لنکا میں ہے)۔ زمین پر اترنے کے کچھ عرصہ بعد سیدنا آدم ﷺ کو ملاء اعلیٰ کی یاد آئی، جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا ہوتی رہتی تھی۔ وہاں ملائکہ اللہ تعالیٰ کے حضور لبیک اللہم لبیک کی صدائیں بلند کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے وہاں کی فضا میں ہر گھڑی معمور ہوتی تھیں اور جنت کی ہواؤں میں ذکرِ الہی سن سن کر سیدنا آدم ﷺ کے کان ان سردی کلمات سے مانوس ہو گئے تھے۔ چونکہ سیدنا آدم ﷺ زمین پر اترنے والے پہلے فرد بشر تھے، لہذا وہ ہر وقت ملاء اعلیٰ کی فضاؤں کے لیے اداس رہنے لگے۔

اللہ رب العزت نے سیدنا آدم ﷺ کی تنہائی کی وحشت دور کرنے کے لیے مبارک شہر مکہ مکرمہ میں بیت المعمور کے عین نیچے زمین پر کعبۃ اللہ بنوا کر فرش پر عرش بریں کا سماں باندھ دیا۔ سیدنا آدم ﷺ کئی بار ہندوستان سے پیدل مکہ مکرمہ آئے اور یہاں کعبۃ اللہ کی زیارت اور طواف کیا اور لبیک اللہم لبیک کی صدائیں بلند کر کے اپنے دل و جان کو ذکرِ الہی سے معطر و منور کیا۔

۱۷۸: أخرجه الأزرقی فی أخبار مكة، ۴۵/۱، والسیوطی فی الدر المنثور،

۳۱۴/۱، والحبلی فی السیرة الحلبیة = إنسان العیون فی سیرة الأملین

المأمون، ۲۴۶/۱۔

۸۵/۱۷۸۔ حضرت عثمان بن ساج بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم ﷺ نے (سرزمین ہند سے) پیدل چل کر ستر مرتبہ بیت اللہ کا حج کیا۔

اسے امام ازرقی، سیوطی اور حلبی نے بیان کیا ہے۔

..... کتب احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا آدم ﷺ زیارتِ کعبہ کے لیے ایک ہزار مرتبہ سرزمین ہند سے پیدل مکہ مکرمہ تشریف لائے، کیونکہ جب آپ کا دل اداس ہوتا تو زیارتِ کعبہ کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے آتے۔ سادہ سی بات ہے کہ سارا سال حج تو نہیں ہوتا ہوگا، حج کے لیے تو سال میں چند ایام ہی مخصوص ہوتے ہیں۔ لہذا ایک ہزار اسفار میں آپ نے ستر مرتبہ بیت اللہ کا حج ادا کیا۔ اس کے علاوہ ہر بار زیارتِ کعبہ کے لیے تشریف لاتے۔ وہ عمر مبارک کے آخری حصے میں مکہ معظمہ میں ہی مقیم ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔

(٢) حَجَّ سَيِّدِنَا نُوحٍ عليه السلام

٨٦/١٧٩. وَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: بَلَغَنِي أَنَّ نُوحًا عليه السلام حَجَّ الْبَيْتَ وَجَاءَ وَعَظَّمَهُ قَبْلَ الْغُرُقِ.

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَعَزَاهُ السُّيُوطِيُّ.

(٣) حَجَّ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَسَيِّدِنَا إِسْمَاعِيلَ عليهما السلام وَهَاجَرَ عليهما السلام

٨٧/١٨٠. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَجَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عليهما السلام مَاشِيَيْنِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْأَزْرَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٨٨/١٨١. وَقَالَ ابْنُ هِشَامٍ: لَمْ يَعْثِ اللَّهُ ﷻ نَبِيًّا بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام إِلَّا وَقَدْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ.

١٧٩: أخرجه الأزرقى في أخبار مكة، ١/٧٢، وذكره السيوطى فى الدر المنثور، ١/٣١٦.

١٨٠: أخرجه البيهقي فى السنن الكبرى، ٤/٣٣٢، الرقم/٨٤٣٠، والأزرقى فى أخبار مكة، ١/٦٨، وذكره الطبري فى جامع البيان فى تفسير القرآن، ١٧/١٤٦، وابن عساكر فى تاريخ مدينة دمشق، ٦/٢١١.

١٨١: ذكره الشرييني فى الإقناع، ١/٢٥٠، وفى المغنى المحتاج، ١/٤٦٠.

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کا حج کعبہ کا سفر

۸۶/۱۷۹۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بیت اللہ کا حج کیا، اور وہاں تشریف لائے اور (طوفانِ نوح میں) ڈوبنے سے پہلے اس کی تعظیم بجالائے۔

اسے امام ازرقی نے روایت کیا ہے جبکہ امام سیوطی نے تائید کی ہے۔

(۳) سیدنا ابراہیم، سیدنا اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کے حج کعبہ کا ذکر

۸۷/۱۸۰۔ اور مجاہد نے کہا ہے: حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام نے پیدل حج کیا۔

اسے امام بیہقی نے اور ازرقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے

۸۸/۱۸۱۔ ابن ہشام بیان کرتے ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا جس نے اس گھر کا حج نہ کیا ہو۔

(۴) حَجَّ سَيِّدِنَا مُوسَى وَ سَيِّدِنَا يُونُسَ عليهما السلام

۸۹/۱۸۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ، فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عليه السلام هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ، وَلَهُ جُورَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ، ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ هَرُشَى، فَقَالَ: أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟ قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرُشَى، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عليه السلام عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، خِطَامٌ نَافَتِهِ خُلْبَةٌ، وَهُوَ يَلْبَسِي. قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لِفًا.

التَّعْلِيْقُ

حضور ﷺ کا ارشاد فرمانا کہ گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلندی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے اللھم لیبیک کہہ رہے ہیں، محض خیال یا گمان نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ کے عقیدہ و عمل کی طرح آپ ﷺ کے فکر و خیال کو بھی عصمت کا درجہ حاصل ہے۔ ایک مسلمان کے لیے یہ تصور ناممکن ہے کہ وہ دل میں یہ خیال لائے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدنا موسیٰ اور سیدنا یونس علیہما السلام کے بارے میں جو ارشاد فرمایا معاذ اللہ وہ فقط ایک تصور اور منظر کشی ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو جو شانِ عصمت عطا فرمائی اس میں

۱۸۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسرائاء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ۱/۱۵۲، الرقم/۱۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۱۵، الرقم/۱۸۵۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۴۴۷، الرقم/۴۰۲۳، وأيضاً في السنن الكبرى، ۵/۴۲، الرقم/۸۷۹۶، وابن منده في الإيمان، ۲/۷۳۶، الرقم/۷۲۳۔

(۴) سیدنا موسیٰ اور سیدنا یونس علیہ السلام کا حج کعبہ کا سفر

۸۹/۱۸۲- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وادی ازرق سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ وادی ازرق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلندی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے اللہم لبیک کہہ رہے ہیں، پھر آپ ﷺ کا گزر ہرشی کی وادی پر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ ہرشی کی وادی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: گویا میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقتور سرخ اوٹنی پر سوار ہیں، اور آپ ﷺ نے اونی جبہ زیب تن کیا ہوا ہے، آپ کی اوٹنی کی ٹیکل کجور کی چھال کی ہے اور وہ اس وادی سے تلبیہ پڑھتے ہوئے گزر رہے ہیں۔

.....

آپ ﷺ کے مبارک فکر و خیال کا تصور بھی مقدس اور حقیقت پر مبنی ہے۔ یاد رہے کہ آپ ﷺ کا خیال بھی ہرگز خلاف حقیقت اور خلاف واقعہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ کا تصور اور فکر و خیال بھی معصوم اور مقدس ہے۔ لہذا یہ آپ ﷺ کی شان عصمت کے منافی ہے کہ آپ ﷺ ایسا تصور بیان کریں جو حقیقت پر مبنی نہ ہو۔

سیدنا موسیٰ اور سیدنا یونس علیہ السلام بھی مدتوں پہلے اپنے زمانوں میں کعبۃ اللہ کا حج کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان انبیاء کرام علیہم السلام کے حج کا جو مشاہدہ فرمایا ہے یہ آپ ﷺ کا کشف تھا۔ ہزار ہا سال قبل زمانہ ماضی کا واقعہ حال کی صورت بنا کر آپ ﷺ کی چشمان مقدس کے سامنے رکھ دیا گیا اور زمانے کی مسافتیں اس طرح ختم کر دی گئیں کہ جیسے کئی ہزار سال پہلے کا واقعہ آپ ﷺ اپنی نگاہوں سے مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٩٠/١٨٣. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَاْدِي الْأَزْرَقِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: وَاْدِي الْأَزْرَقِ. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا لَهُ خُورًا إِلَى اللَّهِ بِالتَّكْبِيرِ. ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟ قَالُوا: ثَنِيَّةٌ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خَطَامُهَا لَيْفٌ، وَهُوَ يَلْبِي وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو عَوَانَةَ وَأَبُو نَعِيمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٩١/١٨٤. عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ مَرَّ بِالصَّخْرَةِ مِنَ الرُّوحَاءِ سَبْعُونَ نَبِيًّا، مِنْهُمْ مُوسَى نَبِيُّ اللَّهِ حُفَاةً، عَلَيْهِمُ الْعَبَاءُ، يَوْمُئِذٍ بَيْتَ اللَّهِ الْعَتِيقَ.

١٨٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٠٣/١٤، الرقم/٦٢١٩، والحاكم في المستدرک، ٣٧٣/٢، الرقم/٦٣٨، الرقم/٣٣١٣، ٤١٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٩/١٢، الرقم/١٢٧٥٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٢٣/٢، ٩٦/٣، وأبو عوانة في المسند، ٤٢١/٢، الرقم/٣٦٨٢.

١٨٤: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٢٠١/١٣، الرقم/٧٢٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٠/١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٣٣/٣، الرقم/٥٣٢٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٢٠/٣، والهندي في كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، ٩٧/١٢.

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹۰/۱۸۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادیِ اُزرق کی طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا: یہ کونسی وادی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ وادیِ اُزرق ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس وادی میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہوئے اتر رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑی راستے کی طرف تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون سا پہاڑی راستہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ فلاں فلاں پہاڑی راستہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا میں حضرت یونس بن متی رضی اللہ عنہ کو سرخ گنگریالے بالوں والی اُونٹنی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اُس اُونٹنی کی لگام کھجور کی چھال کی ہے، آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ نے اُون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم نے مذکورہ الفاظ سے، طبرانی، ابوعوانہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۹۱/۱۸۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وادیِ روحاء کے مقامِ صخرہ سے ستر انبیاء کرام علیہم السلام، ننگے پاؤں اپنے اوپر عباءِ زیب تن کیے ہوئے گزرے ہیں، ان میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کے قدیم گھر (کعبۃ اللہ) کی زیارت کو جا رہے تھے۔

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَأَبُو نُعَيْمٍ.

٩٢/١٨٥. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ رضي الله عنه فِي هَذَا الْوَادِي مُحَرَّمًا بَيْنَ قِطَوَانِيَّتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

التَّعْلِيقُ

حضور نبی اکرم ﷺ ماضی کا مشاہدہ بھی حال کی طرح فرماتے اور ہزاروں برس پہلے کے واقعات، آنکھوں کے سامنے حاضر و موجود پاتے تھے۔

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حَجَّ مُوسَى عَلَى ثَوْرِ أَحْمَرَ عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَطَوَانِيَّةٌ [١].

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكَرٍ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَبَقِيَّةُ رُؤَايِهِ ثَقَاتٌ.

١٨٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٢/١٠، الرقم/١٠٢٥٥،
وأيضاً في المعجم الأوسط، ٣٠٨/٦، الرقم/٦٤٨٧، وأبو يعلى في
المسند، ٢٧/٩، الرقم/٥٠٩٣، وذكره المنذري في الترغيب
والترهيب، ١١٨/٢، الرقم/١٧٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد،
٢٢١/٣، وأيضاً، ٢٠٤/٨۔

[١] أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧٢/١٢، الرقم/١٢٥١٠، وابن
عساكر، ١٦٧/٦١۔

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۹۲/۱۸۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گویا میں (اس وقت بھی) حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اس وادی میں دو قطوانی چادروں میں حالتِ احرام میں دیکھ رہا ہوں۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور بیہقی نے فرمایا ہے: اس کی اسناد حسن ہے۔

حضرت (عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم کا ارشاد گرامی بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے سرخ رنگ کے بیل پر سوار ہو کر حج کیا اور آپ ﷺ نے قطوانی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔

اس کو امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے اس کو ذکر کر کے کہا: اسے امام طبرانی نے لیث بن ابی سلیم سے روایت کیا ہے اور اس کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

٩٣/١٨٦. وَفِي رِوَايَةٍ: لَقَدْ مَرَّ بِهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا بِسَبْعِينَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى نَاقَةٍ وَرُقَاءَ، عَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قَطَوَانِيَّتَانِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

٩٤/١٨٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوسَى عليه السلام كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قَطَوَانِيَّتَانِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِ شَنْوَةٍ مَخْطُومٌ بِخَطَامٍ لَيْفٍ لَهُ ضِفْرَانِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالْفَاكِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٩٥/١٨٨. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: حَجَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام فِي خَمْسِينَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قَطَوَانِيَّتَانِ وَهُوَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ،

١٨٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٦-١٧، الرقم/١٢، من حديث كثير بن عبد الله المزني عن أبيه عن جده، فذكره.

١٨٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٥٢، الرقم/١٢٢٨٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/١٠، وابن عدي في الكامل، ٦/٥٨، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٦٦، الرقم/٢٥٩٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٩٢، الرقم/٣٧٤٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٢١، ٢٩٧-.

١٨٨: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٧٧، الرقم/٩٦١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٦، الرقم/١٢، وابن أبي عاصم —

۹۳/۱۸۶۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران ؑ اپنی سفید سیاہی مائل اونٹنی پر حج یا عمرہ کرنے کی غرض سے ستر ہزار بنی اسرائیل کے افراد کے ساتھ آئے، آپ نے دو قبطانی عبائیں زیب تن کی ہوئی تھیں۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۴/۱۸۷۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام ؑ نے نماز ادا کی، جن میں حضرت موسیٰ ؑ بھی شامل تھے، گویا میں (اس وقت بھی) ان کی طرف دیکھ رہا ہوں، ان پر دو قبطانی چادریں ہیں۔ اور وہ حالت احرام میں قبیلہ شنوہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار ہیں، جس کی نکیل (لگام) کھجور کی چھال کی ہے، اور اس کی دو رسیاں ہیں۔

اس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا ہے: اس کے رجال ثقافت ہیں۔

۹۵/۱۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران ؑ نے بنی اسرائیل کے پچاس ہزار لوگوں کی معیت میں کعبۃ اللہ کا حج ادا کیا۔ آپ پر دو قبطانی عبائیں تھیں اور وہ تلبیہ کہہ رہے تھے (جس کے کلمات ہیں:) اے اللہ! میں حاضر ہوں،

..... فی کتاب الزہد، ۸۷/۱، وابن عدی فی الکامل، ۵۶/۶، والفاکھی فی أخبار مکة، ۲۶۸-۲۶۹، الرقم/۲۶۰۱، وذكره الذهبي في ميزان الاعتدال، ۴۹۴/۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۶۷/۶۱، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۶۸/۶۔

اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَبَّيْكَ، أَنَا أَعْبُدُكَ، أَنَا لَدَيْكَ، لَدَيْكَ
يَا كَشَافَ الْكُرْبِ قَالَ: فَجَاوَبْتُهُ الْجِبَالَ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ بِنَحْوِهِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

التَّعْلِيْقُ

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت بنی اسرائیل کے پچاس ہزار لوگوں کے ہم راہ کعبۃ اللہ کا حج ادا کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے مشاہدہ فرما کر بطور کشف ہزاروں سال قبل کا واقعہ اس انداز سے بیان فرمایا جیسے ابھی سارا منظر ہو بہو چشمانِ اقدس کے سامنے وقوع پذیر ہو رہا ہے۔

۹۶/۱۸۹. عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: حَجَّ مُوسَى النَّبِيُّ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ، فَمَرَّ بِالرُّوحَاءِ عَلَيْهِ عَبَاتَانِ قَطَوَانِيَتَانِ مُتَرِّزَا بِأَحْدِهِمَا مُرْتَدِيَا بِالْأُخْرَى، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَبَيْنَا هُوَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِذْ سَمِعَ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَبْدِي أَنَا مَعَكَ، فَخَرَّ مُوسَى سَاجِدًا.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

(۵) حَجَّ سَيِّدِنَا مُوسَى وَسَيِّدِنَا هُودٌ وَسَيِّدِنَا صَالِحٌ وَالْأَنْبِيَاءُ

الْآخَرَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۹۷/۱۹۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۸۹: أخرجه الأزرقی فی أخبار مكة، ۶۸/۱۔

۱۹۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۲۳۲/۱، الرقم/۲۰۶۷۔

میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت اور غلامی کے لیے حاضر ہوں۔ میں تیری عبادت کرتا ہوں، تیرے پاس ہوں، تیرے پاس، اے مصائب کو دور کرنے والے رب!۔ آپ بیان کرتے ہیں: پہاڑوں نے آپ کی اس لہیک کا جواب دیا یعنی انہوں نے بھی تلبیہ پڑھا۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اسی طرح کی حدیث امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے بھی روایت کی ہے۔

۹۶/۱۸۹۔ حضرت مجاہد نے بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ ؑ نے سرخ اونٹ پر سوار ہو کر حج کیا آپ روحاء سے گزرے، آپ پر دو قطوانی عبا ئیں تھیں، آپ نے ایک چادر کا تہبند باندھا ہوا تھا، اور دوسری کو اوپر اوڑھ رکھا تھا۔ آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، اور جب آپ تلبیہ ادا کر رہے تھے تو آپ نے آسمان سے ایک آواز سنی، کوئی کہہ رہا تھا: اے میرے بندے! میں بھی موجود ہوں اور تیرے ساتھ ہوں، یہ سن کر موسیٰ ؑ سجدہ ریز ہو گئے۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے

(۵) سیدنا موسیٰ، ہود، صالح اور دیگر انبیاء کرام ؑ کے حج کعبہ

کے اسفار

۹۷/۱۹۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ دوران حج حضور نبی اکرم ﷺ کا

بَوَادِي عُسْفَانَ حِينَ حَجَّ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ قَالَ: وَادِي عُسْفَانَ، قَالَ: لَقَدْ مَرَّ بِهِ هُوذٌ، وَصَالِحٌ عَلَى بَكَرَاتٍ حُمْرٍ؟ خُطْمُهَا اللَّيْفُ، أَزْرُهُمُ الْعَبَاءُ، وَأَرْدِيَتُهُمُ النَّمَارُ، يُلْبَثُونَ يَحْجُونَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٩٨/١٩١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: لَقَدْ مَرَّ بِهَذَا الْوَادِي هُوذٌ، وَصَالِحٌ، وَمُوسَى
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ..... الْحَدِيثُ.

٩٩/١٩٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: لَقَدْ مَرَّ بِهِ هُوذٌ، وَصَالِحٌ، وَنُوحٌ
رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ..... الْحَدِيثُ.

١٠٠/١٩٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِهَذَا الْوَادِي يَعْنِي عُسْفَانَ
إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ وَهُوذٌ، وَصَالِحٌ، وَشُعَيْبٌ..... الْحَدِيثُ.
رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

١٩١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٣٢، الرقم/ ٢٠٦٧

١٩٢: ذكره ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/ ٢٧٥

١٩٣: أخرجه الديلمي في المسند، ٤/ ١٧٠، الرقم/ ٦٥٣٠

وادی عُثْفَان سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو بکر! یہ کونسی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وادی عُثْفَان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وادی پر سے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہ السلام کا گزر ہوا تھا۔ وہ ایسی سرخ اونٹنیوں پر سوار تھے جن کی نکلیں کھجور کی چھال کی تھیں، ان کے تہ بند عبائیں اور ان کی چادریں چیتوں کی کھال کی تھیں، وہ تلبیہ پڑھ رہے تھے، اور اس قدیم گھر (کعبۃ اللہ) کی زیارت کو جا رہے تھے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۹۸/۱۹۱۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ اس وادی سے حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزر ہوا تھا۔ آگے طویل حدیث ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۹/۱۹۲۔ اور آپ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اس وادی سے حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت نوح علیہ السلام کا گزر ہوا تھا۔ آگے طویل حدیث ہے۔

اسے امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۱۰۰/۱۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اس وادی عُثْفَان سے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن، حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہ السلام کا گزر ہوا تھا۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

حَجُّ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ وَصَلَاتُهُمْ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَمَسْجِدِ الرُّوحَاءِ

١٠١/١٩٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ سَلَكَ فَجَّ الرُّوحَاءِ سَبْعُونَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ، وَلَقَدْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

١٠٢/١٩٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزْنِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الرُّوحَاءِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَبْلِي سَبْعُونَ نَبِيًّا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

١٠٣/١٩٦. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ جَعْفَرِ الصَّادِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

١٩٤: أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ٦٥٣/٢، الرَّقْمُ/٤١٦٩، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ٤٧٤/١٢، الرَّقْمُ/١٣٥٢٥، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، ١٧٧/٥، الرَّقْمُ/٩٦١٨، وَالْفَاكُهِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٢٦٦/٤، الرَّقْمُ/٢٥٩٤، وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ٢٩٧/٣.

١٩٥: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ١٧-١٦/١٧، الرَّقْمُ/١٢، مِنْ حَدِيثِ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، وَابْنِ أَبِي نَعِيمٍ فِي حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ، ١٠/٢، وَذَكَرَهُ ابْنُ عَسَاكَرٍ فِي تَارِيخِ مَدِينَةِ دِمَشْقَ، ١٦٧/٦١، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ٦٨/٦.

١٩٦: أَخْرَجَهُ الْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ١/٧٣.

﴿ ستر انبیاء کرام ﷺ کا حج کعبہ اور ان سب کا مسجد الحنیف اور مسجد روحاء میں نماز ادا کرنا ﴾

۱۰۱/۱۹۴۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روحاء کے راستے پر ستر انبیاء کرام ﷺ حج کعبہ کی غرض سے گزرے، جو اُن کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے اور مسجد حنیف میں بھی ان ستر انبیاء کرام ﷺ نے نماز ادا کی ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۰۲/۱۹۵۔ حضرت عمرو بن عوف المزنی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسجد روحاء میں نماز ادا فرمائی، پھر فرمایا: بے شک مجھ سے پہلے اس مسجد میں ستر انبیاء کرام ﷺ نماز ادا کر چکے ہیں۔ اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳/۱۹۶۔ اور حضرت جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَقَدْ مَرَّ بِهَذَا الْفَجِّ - سَبْعُونَ نَبِيًّا عَلَى نُوقِ حُمْرٍ خُطْمُهَا اللَّيْفُ، وَلُبُّوْسُهُمُ الْعَبَاءُ، وَتَلَبَّيْتُهُمْ شَتَّى، مِنْهُمْ يُونُسُ بْنُ مَتَّى، فَكَانَ يُونُسُ يَقُولُ: لَبَّيْكَ فَرَّاجَ الْكَرْبِ لَبَّيْكَ، وَكَانَ مُوسَى يَقُولُ: لَبَّيْكَ أَنَا عَبْدُكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ. قَالَ: وَتَلَبَّيْتُ عِيسَى: لَبَّيْكَ أَنَا عَبْدُكَ، ابْنُ أُمِّتِكَ، بِنْتُ عَبْدِيكَ لَبَّيْكَ.

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١٠٤/١٩٧. وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: لَقَدْ كَانَ هَذَا الْبَيْتُ يَحُجُّهُ سَبْعُ مِائَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، يَصْعُقُونَ نِعَالَهُمْ بِالتَّعْصِيمِ، وَيَدْخُلُونَ حُفَاةً تَعْظِيمًا لِلْبَيْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَاكِهِيُّ.

١٠٥/١٩٨. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَدَّةَ حُفَاةٍ وَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَيَقْضُونَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَدَّةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

١٠٦/١٩٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ عليه السلام، أَنَّهُ قَالَ: حَجَّ الْحَوَارِيُّونَ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْحَرَمَ مَشَوْا تَعْظِيمًا لِلْحَرَمِ.

١٩٧: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمَصْنَفِ، ٢٣٨/٣، الرَّقْمُ/١٣٧٩٨، وَالْفَاكِهِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٢/٢٦٧، الرَّقْمُ/١٤٩٤ -

١٩٨: أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَه فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ، ٩٨٠/٢، الرَّقْمُ/٢٩٣٩ -

١٩٩: أَخْرَجَهُ الْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٢/١٣٧ -

بے شک اس وادی سے ستر انبیاء ﷺ سرخ اونٹنیوں پر جن کی نیل (لگام) کھجور کی چھال کی تھی سوار ہو کر گزرے ہیں، جو عبائیں زیب تن کئے ہوئے تھے، اور ان سب کا تلبیہ جدا جدا (کلمات میں) تھا، ان میں سے یونس بن مثنیٰ فرما رہے تھے: اے مصائب کو دور فرمانے والے رب! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ اور موسیٰ ﷺ فرما رہے تھے: میں حاضر ہوں، میں تیرا بندہ حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور حضرت عیسیٰ ﷺ کا تلبیہ یوں تھا: میں تیرا بندہ حاضر ہوں، تیری باندی، اور تیرے دو بندوں کی بیٹی کا بیٹا، میں حاضر ہوں۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے

۱۰۴/۱۹۷۔ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کا حج بنی اسرائیل کے سات سو انبیاء ﷺ نے کیا، وہ اپنے جوتے تعظیم کے مقام پر ہی اتار دیتے تھے، اور حرم میں بیت اللہ کی تعظیم کی خاطر ننگے پاؤں داخل ہوتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور فاکہی نے بیان کیا ہے

۱۰۵/۱۹۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انبیاء کرام ﷺ حرم مکہ میں برہنہ پاؤں چل کر داخل ہوا کرتے تھے۔ بیت اللہ کا طواف اور مناسک حج بھی پیدل اور برہنہ پا ادا کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶/۱۹۹۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی حدیث میں ہے کہ (حضرت موسیٰ ﷺ کے) حواریوں نے حج ادا کیا، جب وہ حرم مکہ میں داخل ہوئے تو حرم کی تعظیم کی خاطر پیدل چلے (سوار یوں پر نہیں بیٹھے)۔

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

التَّعْلِيْقُ

بعد از وصال انبیاء کرام ﷺ کی حیات مبارکہ کا ثبوت

ان روایات کے معنی و مفہوم کی تشریح میں دو امکانات ہو سکتے ہیں جیسا کہ ائمہ محدثین اور شارحین نے بیان کیا ہے۔

ایک معنی تو یہ ہے کہ ان انبیاء کرام ﷺ نے اپنے اپنے زمانے میں حج کیے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلام الہی سے اس کا مشاہدہ فرماتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرمایا۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ بعد از وصال انبیاء کرام ﷺ کی حیات مبارکہ ثابت ہے۔ قبروں کے اندر عالم برزخ میں بھی اُن کے اعمال اور عبادات جاری رہتی ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث مبارک میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ [۱] .

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزْزَارُ وَرِجَالُ أَبِي يَعْلَى ثِقَاتٌ.

انبیاء کرام ﷺ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

[۱] أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱/۶، ۱۴۷، الرقم/ ۳۴۲۵، والبيهقي في

حياة الأنبياء صلوات الله عليهم بعد الوفاة/ ۹۶، الرقم/ ۱، والديلمي

في مسند الفردوس، ۱/۱۱۹، الرقم/ ۴۰۳، وذكره الهيثمي في

معجم الزوائد، ۸/۲۱۱۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے۔

..... اسے امام ابویعلیٰ، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے کہا ہے کہ اسے امام ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام ابویعلیٰ کے رجال ثقہ ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی 'فتح الباری' میں لکھتے ہیں:

وَقَدْ جَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُورِهِمْ أُوْرِدَ فِيهِ حَدِيثُ أَنَسٍ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ. أَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيقِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ عَنِ الْمُسْتَلَمِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَسْوَدِ وَهُوَ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْبَصْرِيِّ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مُعِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْهُ [٢].

امام بیہقی نے انبیاء کرام ؑ کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں ایک خوب صورت کتاب لکھی ہے جس میں حضرت انس ؓ کی یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ انبیاء کرام ؑ اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز بھی ادا کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے یحییٰ بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کیا ہے اور وہ صحیح بخاری و مسلم کے رجال میں سے ہیں، انہوں نے المستلم بن سعید سے روایت کیا ہے جنہیں امام احمد بن حنبل اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے حجاج الاسود سے جو ابو زیاد البصری ہیں۔ سے روایت کیا ہے جنہیں امام احمد اور ابن

.....
 معین نے ثقہ قرار دیا ہے، انہوں نے ثابت سے اور انہوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ انبیاء سابقین ؑ جیسے حضرت آدم ؑ، حضرت نوح ؑ، حضرت ابراہیم ؑ، حضرت اسماعیل ؑ، حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت یونس ؑ وصال نہ فرمانے کے باوجود اب بھی اپنی قبروں کے اندر اپنے روحانی ذوق کے لیے (باوجود اس کے کہ یہ اُن پر واجب نہیں کیونکہ اب وہ دار العمل میں نہیں ہیں) نمازیں پڑھتے اور تلبیہ کہتے ہیں۔ اس بات کی تصدیق واقعہ معراج سے ہوتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج والے دن مسجد اقصیٰ پہنچنے سے پہلے میں نے حضرت موسیٰ ؑ کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس طرح انبیاء کرام ؑ اپنی قبور میں نماز پڑھ سکتے ہیں، اسی طرح کعبۃ اللہ میں حج کے لیے بھی آسکتے ہیں۔ وہ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں بھی آتے ہوں گے۔ اس واقعہ سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبیاء کرام ؑ کی قبریں ان کے مبارک جسموں اور روحوں سے معمور و آباد ہوتی ہیں۔ اسی بات کی وضاحت ائمہ سلف صالحین نے کی ہے۔

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

وَكَلْذَا وَرَدَّ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ يُلْبَثُونَ وَيَحْجُونَ، فَبَيْنَا ﷺ أُولَى
 بِهَذِهِ الْكَرَامَاتِ [۱]۔

اسی طرح روایت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام تلبیہ کہتے ہیں اور کعبۃ اللہ کا حج کرنے کے لیے آتے ہیں۔ (جب انبیاء سابقین علیہم السلام روحانی طور پر حج کرنے کے لیے اب تک آتے ہیں تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو سب سے بڑھ کر ہے۔) سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بلند شان کی بدولت ان کرامات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

امام قسطلانی نے کہا ہے:

وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ يَحْجُونَ وَيُكَبُّونَ فَإِنْ قُلْتَ: كَيْفَ يُصَلُّونَ وَيَحْجُونَ وَيُكَبُّونَ؟ وَهُمْ أَمْوَاتٌ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ، وَلَيْسَتْ دَارُ عَمَلٍ؟ فَالْجَوَابُ: إِنَّهُمْ كَالشُّهَدَاءِ، بَلْ أَفْضَلُ مِنْهُمْ، وَالشُّهَدَاءُ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْزُقُونَ. فَلَا يَبْعُدُ أَنَّ يَحْجُوا وَيُصَلُّوا [۲]۔

یہ بات ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام وصال کے بعد حج بھی کرتے ہیں، تلبیہ بھی کہتے ہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ وہ تو عالم برزخ میں وفات شدہ ہیں اور وہ دار العمل میں نہیں ہیں، پھر وہ کیسے نماز پڑھتے، حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہیدوں سے بھی بڑھ کر اعلیٰ زندگی عطا فرمائی ہے۔ جب شہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق عطا کیا جاتا ہے، تو یہ بات بھی بعید نہیں ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام وصال کے بعد حج کریں، نماز پڑھیں اور

تلبیہ کہیں۔

معراج کی شب تمام انبیاء کرام ﷺ کا مسجد اقصیٰ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی امامت میں نماز ادا کرنا ثابت ہے۔ یہاں اصولی طور پر دو طرح کے امکانات موجود ہیں۔ ایک یہ کہ انبیاء کرام ﷺ نے اپنے اپنے زمانوں میں کعبۃ اللہ کا حج ادا کیا جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے کشف سے بیان فرمایا ہے۔ دوسرا امکان وہ ہے جسے ائمہ و محدثین نے بیان کیا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ انبیاء کرام ﷺ وفات پا گئے ہوں اور وہ پھر پلٹ کر نہیں آئیں گے، نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ اگر ان کی روحيں چاہیں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ آج بھی مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کے حج کے لیے روحانی طور پر آ سکتی ہیں۔ اس لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں وادی اُزرق میں حضرت موسیٰ ﷺ کو تلبیہ پڑھتے دیکھ رہا ہوں۔

مَسْجِدُ الْخَيْفِ مَدْفَنُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ

وَمِنْ فَضَائِلِ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الْمُبَارَكَةِ؛ أَنَّ قَبْرَ فِي مَسْجِدِ خَيْفِهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا؛ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، كَمَا أَخْبَرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

١٠٧/٢٠٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

١٠٨/٢٠١. عَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَبْرُ سَبْعِينَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي مُخْتَصَرِ زَوَائِدِ الْبَزَارِ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

١٠٩/٢٠٢. عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: حَجَّ خَمْسَةَ وَسَبْعُونَ نَبِيًّا،

٢٠٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤٥٢/١١، الرقم/١٢٢٨٣، وأيضاً في المعجم الأوسط، ٣١٢/٥، الرقم/٥٤٠٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٩٢/١٠-٢٩٣، الرقم/٣٠٩.

٢٠١: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ٢٦٦/٤، الرقم/٢٥٩٤، وذكره الهيثمي في كشف الأستار عن زوائد البزار، ٤٨/٢، الرقم/١١٧٧، وأيضاً في مجمع الزوائد، ٢٩٧/٣ والعسقلاني في مختصر زوائد البزار، ٤٧٦/١ رقم ٨١٣.

٢٠٢: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ٦٩/١، ١٧٤/٢، والفاكهي في —

﴿ مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام ﷺ مدفون ہیں ﴾

اس شہر مبارک کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام ﷺ مدفون ہوئے ہیں، جیسا کہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

۱۰۷/۲۰۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ستر (۷۰) انبیاء کرام ﷺ نے نماز پڑھی ان میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ اسے امام طبرانی اور امام مقدسی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸/۲۰۱۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام ﷺ کی قبور ہیں۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور فاکہی نے روایت کیا ہے اور پیشی نے کہا ہے: اس کے راوی ثقہ ہیں۔ جبکہ حافظ ابن حجر نے مختصر زوائد البزازی میں لکھا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۹/۲۰۲۔ حضرت مجاہد سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: پچھتر (۷۵) انبیاء کرام ﷺ نے بیت

كُلُّهُمْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى فِي مَسْجِدِ مِنِّي، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا
تَفُوتَكَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ مِنِّي فَافْعَلْ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ.

١١٠/٢٠٣. وَقَالَ: إِنَّ قَبْرَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِقُرْبِ الْمَنَارَةِ فِيهِ.
رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبْرِيِّ.

اللہ کا حج ادا کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے بیت اللہ کا طواف کیا اور منیٰ کی مسجد میں نماز ادا کی، اگر آپ کے لیے ممکن ہو کہ مسجد منیٰ میں آپ سے کوئی نماز نہ چھوٹ پائے تو ایسا اہتمام ضرور کرو۔
اسے امام ازرقی اور فاکہی نے بیان کیا ہے۔

۱۱۰/۲۰۳۔ اور انہوں نے کہا کہ حضرت آدم ؑ کی قبر مسجد کے منارہ کے قریب ہے۔
اسے امام محب الطبری نے بیان کیا ہے۔

وَادِي السُّرَرِ مَدْفُنُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ

١١١/٢٠٤. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنه: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ مِنْ مَنَى - وَنَفَخَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ: السُّرَرُ، بِهِ شَجَرَةٌ سُرَّرَتْ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ حَبَّانٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ.

٢٠٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٣٨/٢، الرقم/٢٦٣٨، والنسائي في السنن، كتاب الحج، باب ما ذكر في منى، ٢٤٨-٢٤٩، الرقم/٢٩٩٥، ومالك في الموطأ، كتاب الحج، باب جامع الحج، ١/٤٢٣، الرقم/٩٤٩، وابن حبان في الصحيح، ١٣٧/١٤، الرقم/٦٢٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٣٩/٥، الرقم/٩٣٩٢، والهيثمي في موارد الظمان/٢٥٤-٢٥٥.

﴿ وادی سُرر میں ستر انبیاء کرام ﷺ مدفون ہیں ﴾

۱۱۱/۲۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب آپ مٹی کے دن ان دو پہاڑیوں کے درمیان ہوں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس کو سرر کہا جاتا ہے وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر انبیاء کرام ﷺ نے شہادت پائی۔

اسے امام احمد بن حنبل، نسائی، مالک، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حَوْلَ الْكُعْبَةِ قَبْرُ ثَلَاثِمِائَةِ نَبِيٍّ وَمَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ قَبْرُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﷺ

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ بِلْدَةٌ وَقَدْ
إِلَيْهَا جَمِيعُ النَّبِيِّينَ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْمُرْسَلِينَ أَجْمَعِينَ، وَصَالِحِ
عِبَادِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِنِّ إِلَّا مَكَّةُ^[١].

وَفِي فَضَائِلِ مَكَّةَ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: وَكُلُّ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
-عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ- إِذَا كَذَبَهُ قَوْمُهُ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ
أَظْهَرِهِمْ إِلَى مَكَّةَ. وَمَا مِنْ نَبِيٍّ هَرَبَ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا هَرَبَ إِلَى
مَكَّةَ، فَعَبَدَ اللَّهَ -تَعَالَى- بِهَا عِنْدَ الْكُعْبَةِ، حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ،
وَهُوَ الْمَوْتُ. وَأَنَّ حَوْلَ الْكُعْبَةِ قَبْرُ ثَلَاثِمِائَةِ نَبِيٍّ، وَمَا بَيْنَ
الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ قَبْرُ سَبْعِينَ نَبِيًّا، وَقَبْرُ
إِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ هَاجَرَ -ﷺ- فِي الْحِجْرِ تَحْتَ الْمِيزَابِ.
وَقَبْرُ نُوحٍ، وَهُودٍ، وَشُعَيْبٍ، وَصَالِحٍ، -صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا
وَعَلَيْهِمُ وَسَلَّمَ- فِيمَا بَيْنَ زَمْزَمَ وَالْمَقَامِ^[٢].

[١] حسن البصري في فضائل مكة والسكن فيها/ ٢٠.

[٢] حسن البصري في فضائل مكة والسكن فيها/ ٢٠، وذكره الحلبي في

إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، ١/ ٢٥٠.

﴿ کعبۃ اللہ کے ارد گرد (مطافِ کعبہ میں) تین سوا انبیاء کرام ﷺ مدفون ہیں، جب کہ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان سترِ انبیاء کے مقابر ہیں ﴾

امام حسن البصری نے فرمایا ہے: اس سر زمین مکہ کے علاوہ کوئی ایسا شہر نہیں ہے جس کی طرف تمام انبیاء، تمام ملائکہ اور جن و انس میں سے زمین و آسمان کے تمام نیک بندوں نے سفر کیا ہو۔

امام حسن البصری نے فضائل مکہ میں بیان کیا ہے: انبیاء کرام ﷺ میں سے ہر پیغمبر ﷺ کو جب ان کی قوم جھڑپاتی تھی تو وہ اس قوم کو چھوڑ کر مکہ معظمہ چلے آتے تھے۔ سو جو نبی بھی اپنی قوم سے نکلا وہ مکہ ہی کی طرف عازم سفر ہوا۔ چنانچہ جملہ انبیاء کرام ﷺ کعبۃ اللہ کے قرب میں ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ یقیناً یعنی موت سے ہمکنار ہو جاتے۔ کعبۃ اللہ کے گرد تین سوا انبیاء ﷺ کی قبریں ہیں، اور رکنِ یمانی اور رکنِ اسود کے مابین ستر انبیاء ﷺ کی قبریں ہیں، جبکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام کی قبریں حطیم میں پر نالے کے نیچے ہیں، اور نوح، ہود، شعیب اور صالح علیہم السلام کی قبریں زمزم اور مقام (ابراہیم) کی درمیانی جگہ پر ہیں۔

١١٢/٢٠٥. قَالَ الْفَاكِهِيُّ: وَسَمِعْنَا أَنَّ حَوْلَ الْكَعْبَةِ قُبُورٌ ثَلَاثُمِائَةٍ نَبِيٍّ، وَأَنَّ قَبْرَ نُوحٍ، وَهُودٍ، وَشُعَيْبٍ، وَصَالِحٍ عليه السلام فِيهَا بَيْنَ الْمُلتَزِمِ وَالْمَقَامِ، وَأَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ قُبُورٌ سَبْعِينَ نَبِيًّا.

١١٣/٢٠٦. وَقَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ: خَطَبَ صَالِحٌ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ حِينَ هَلَكَ قَوْمُهُ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ دَارُ سَخَطِ اللَّهِ عَلَيْهَا وَعَلَى أَهْلِهَا فَارْحَلُوا عَنْهَا فَقَالُوا: مُرْنَا بِمَا نَفْعَلُ. قَالَ: تَلَحُّقُونَ بِحَرَمِ اللَّهِ، فَأَهْلُوا مِنْ سَاعَتِهِمْ بِالْحَجِّ. ثُمَّ أُحْرِمُوا فِي الْعِبَادَةِ. فَوَرَدُوا مَكَّةَ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهَا حَتَّى مَاتُوا، فَتِلْكَ قُبُورُهُمْ، بَيْنَ دَارِ النَّدْوَةِ وَدُورِ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١١٤/٢٠٧. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَكَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِذَا هَلَكَ قَوْمُهُ وَنَجَا هُوَ وَالصَّالِحُونَ مَعَهُ إِلَى مَكَّةَ بِمَنْ مَعَهُ فَيَعْبُدُونَ اللَّهَ فِيهَا حَتَّى يَمُوتُوا. رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ وَالثَّعْلَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ الْبُغْيِ.

٢٠٥: الفاكهي في أخبار مكة، ٢/٢٩١

٢٠٦: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ١/٧٣-

٢٠٧: أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١/١٩٩، والثعلبي

في الكشف والبيان عن تفسير القرآن، ٤/٢٥٠، والبغوي في معالم

التنزيل، ٢/١٧٤، والحازن في لباب التأويل في معاني التنزيل،

٢/٢٢٠ وذكره السيوطي في الدر المنثور ١/٣٢٧-

۱۱۲/۲۰۵۔ امام فاکہی نے بیان کیا ہے: ہم نے سن رکھا ہے کہ بے شک کعبہ کے گرد تین سو انبیاء ﷺ کی قبور ہیں، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت شعیب اور حضرت صالح ﷺ کی قبریں ملتزم اور مقام (ابراہیم) کے درمیان ہیں، رکن اسود سے رکن یمانی تک ستر انبیاء ﷺ کی قبریں ہیں۔

۱۱۳/۲۰۶۔ وہب بن مہب نے کہا ہے: حضرت صالح ﷺ نے ان لوگوں سے خطاب کیا جو آپ ﷺ پر ایمان لے آئے تھے جب کہ ان کی بقیہ قوم ہلاک ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس جگہ اور اس کے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ہے لہذا اس سے کوچ کر جاؤ، انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیں ہم کیا کریں، آپ نے فرمایا: مکہ میں اللہ تعالیٰ کے حرم کے ساتھ جا ملو، اور حج کرو، (اور وہیں قیام پذیر ہو جاؤ) پھر انہوں نے عباؤں میں احرام باندھا، اور مکہ مکرمہ آگئے اور تادم وفات وہیں رہے اور ان کی قبریں دار الندوہ اور بنو ہاشم کے گھروں کے درمیان واقع ہیں۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے۔

۱۱۳/۲۰۷۔ ایک اور روایت میں ہے: انبیاء ﷺ میں سے جب کسی نبی ﷺ کی قوم (اپنے پیغمبر کی تکذیب کے باعث) ہلاک ہو جاتی تو وہ نبی اور اس کے ساتھ دوسرے نیک لوگ نجات پا کر مکہ مکرمہ چلے جاتے، اور وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے یہاں تک کہ ان کا وصال ہو جاتا۔

اسے امام طبری اور ثعلبی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور امام بغوی نے روایت کیا ہے۔

وَفَاةُ آدَمَ وَحَوَّاءَ عليهما السلام وَقَبْرَاهُمَا

١١٥/٢٠٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: أَنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلُّوا عَلَى آدَمَ عليه السلام، قَالَ: وَوَضَعُوهُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ، عِنْدَ الْقُبُورِ، وَدَفَنُوهُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ. ذَكَرَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

١١٦/٢٠٩. وَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه: أَتَاهُ جَبْرِيلُ بِشِيَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَحُنُوطٍ مِنْ حُنُوطِهَا، وَحَمَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى وَضَعَتْهُ بِبَابِ الْكُعْبَةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ جَبْرِيلُ عليه السلام، ثُمَّ حَمَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، حَتَّى دَفَنَتْهُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ. رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَنَاصِرُ الدِّينِ الدِّمَشْقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

قَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِ مَدِينَةِ دِمَشْقَ (٤٥٨/٧)،
وَالسُّيُوطِيُّ فِي الدَّرِّ الْمَنْثُورِ (١٥٠/١): قَبْرُ آدَمَ فِي مَعَارَةِ
فَيْمَاءَ بَيْنَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ وَمَسْجِدِ إِبْرَاهِيمَ.

٢٠٨: ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٥٧/٧-٤٥٨، وذكره
السيوطي في الدر المنثور، ١٤٩/١ -

٢٠٩: أخرجه ابن الجوزي في المنتظم، ٢٢٨/١، وذكره ابن عساكر في
تاريخ مدينة دمشق، ٤٥٨/٧، وابن ناصر الدين في جامع الآثار في
مولود النبي المختار ﷺ، ٤٥٨/٧ -

﴿ حضرت آدم ؑ اور حضرت حوا ؑ کی وفات اور ان کی قبور ﴾

۱۱۵/۲۰۸۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم ؑ کی نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا کہ حضرت آدم ؑ کو انہوں نے خانہ کعبہ کے قریب قبور کے پاس رکھا اور انہیں مسجد خیف میں دفن کیا۔

اسے ابن عساکر نے بیان کیا ہے

۱۱۶/۲۰۹۔ حضرت عروہ بن زبیر ؓ فرماتے ہیں: حضرت جبریل ؑ (حضرت آدم ؑ) کے لیے جنتی کپڑے اور حنوط لائے۔ فرشتوں نے ان کا جنازہ اٹھایا اور انہیں باب کعبہ کے پاس رکھا۔ جبریل امین ؑ نے ان کا جنازہ پڑھایا، پھر فرشتوں نے انہیں اٹھایا اور ان کی تدفین مسجد خیف میں کی گئی۔

اسے ابن جوزی، ابن عساکر اور ناصر الدین دمشقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت

کیا ہے۔

امام ابن عساکر نے تاریخ مدینہ دمشق اور امام سیوطی نے الدر المنثور میں کہا ہے کہ حضرت آدم ؑ کی قبر ایک غار میں ہے جو بیت المقدس اور مسجد ابراہیم کے درمیان ہے۔

۱۱۷/۲۱۰. قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ: قَالَ وَهْبٌ: وَحْفَر لَهُ فِي مَوْضِعٍ فِي أَبِي قُبَيْسٍ يُقَالُ لَهُ: غَارُ الْكَنْزِ.

رَوَاهُ ابْنُ قُتَيْبَةَ وَذَكَرَهُ الْعَيْنِيُّ وَالطَّبْرِيُّ وَالْحَمَوِيُّ.

التَّعْلِيْقُ

جبل ابوقبیس وہ پہاڑ ہے جس کے دامن میں کعبۃ اللہ ہے، اسی کے دامن میں محلہ بنو ہاشم ہے۔ دار الندوہ سے لے کر بنو ہاشم کے سارے گھر جبل ابوقبیس کے دامن میں ہیں۔ اسی جبل ابوقبیس کے دامن میں سیدہ آمنہ ؓ کا وہ مبارک گھر ہے جہاں حضور نبی اکرم ؐ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ دوسرے لفظوں میں حضور نبی اکرم ؐ کا میلاد بھی اسی جبل ابوقبیس کے دامن میں ہوا ہے۔ یہیں پر حضور نبی اکرم ؐ کا بچپن گزرا اور یہیں آپ ؐ کے شباب کے شب و روز گزرے۔ اسی جبل ابوقبیس پر آپ ؐ نے کھڑے ہو کر چاند کو دو ٹکڑے کیا تھا۔ یہی وہ پہاڑ ہے جہاں حضرت آدم ؑ ٹھہر گئے تھے اور اسی کے دامن میں دفن ہوئے۔

۱۱۸/۲۱۱. ذَكَرَ ابْنُ جَرِيرٍ فِي تَارِيخِهِ مُعَلِّقًا عَمَّنْ قَالَ مِنَ الْعُلَمَاءِ، أَنَّ حَوَاءَ عَاشَتْ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ مَاتَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَدُفِنَتْ مَعَ زَوْجِهَا آدَمَ ؑ فِي الْغَارِ الَّذِي ذَكَرْتُ.

۱۱۹/۲۱۲. وَفِي حَيَاةِ الْحَيَوَانَ عَاشَ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا سِتِّينَ عَامًا وَفِي

۲۱۰: أخرجه ابن قتيبة في المعارف/ ۱۹، وذكره العيني في عمدة القاري،

۴/ ۹۴، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/ ۱۰۱، والياقوت

الحموي في معجم البلدان، ۴/ ۱۸۳۔

۲۱۱: ذكره ابن جرير الطبري في تاريخ الطبري، ۱/ ۱۰۱۔

۲۱۲: أخرجه الدميري في حياة الحيوان لكبرى، ۲/ ۵۴۹، وابن قتيبة في —

۱۱۷/۲۱۰۔ امام ابن قتیبہ نے کہا ہے: وہب نے بیان کیا ہے کہ حضرت آدم ؑ کی قبر مبارک ابوقتیس کے مقام پر بنائی گئی، اس جگہ کو 'غار الكنز' سے موسوم کیا جاتا ہے۔
اسے ابن قتیبہ، عینی، طبری اور حموی نے بیان کیا ہے۔

۱۱۸/۲۱۱۔ امام ابن جریر نے اپنی تاریخ میں علماء کی بیان کردہ معلق روایت کے طور پر بیان کیا ہے کہ سیدنا آدم ؑ کے بعد حضرت حواء ؑ ایک سال تک زندہ رہیں اور پھر وفات پا گئیں اور مذکورہ غار میں ہی اپنے شوہر (حضرت آدم ؑ) کے پہلو میں مدفون ہوئیں۔

۱۱۹/۲۱۲۔ اور 'حیاء الحیوان' میں ہے کہ حضرت آدم ؑ نے ۹۳۰ سال عمر پائی، اور

الْمُخْتَصَرِ إِلَّا سَبْعِينَ عَامًا. وَفِي الْمَعَارِفِ لِابْنِ قُتَيْبَةَ: إِلَّا سَبْعِينَ عَامًا. وَفِي
الْأَنْسِ الْجَلِيلِ تِسْعِمَائَةٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً.

رَوَاهُ الدَّمِيرِيُّ وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَمَجِيرُ الدِّينِ الْحَنْبَلِيُّ.

١٢٠/٢١٣. وَفِي رِوَايَةٍ: وَمُدَّةُ مَرَضِهِ أَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا، وَتُوُفِّيَ بِمَكَّةَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ جَبْرِيلُ وَاقْتَدَى بِهِ الْمَلَائِكَةُ وَبَنُو آدَمَ.
رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالطَّبْرِيُّ وَابْنُ الْأَثِيرِ وَابْنُ كَثِيرٍ بِالْفَاظِ مُخْتَلِفَةً.

١٢١/٢١٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الطَّبْرِيِّ: صَلَّى عَلَيْهِ شَيْثُ بَأْمَرِ جَبْرِيلَ، وَدُفِنَ
بِمَكَّةَ فِي قَبْرِ لُحْدَ لَهُ فِي غَارِ أَبِي قُبَيْسٍ، وَهُوَ غَارٌ يُقَالُ لَهُ: غَارُ الْكَنْزِ. قَالَهُ
وَهْبٌ.

وَقِيلَ: عِنْدَ مَسْجِدِ الْخَيْفِ. حَكَاهُ الذَّهَبِيُّ وَهَذَا قَوْلُ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ [١].

٢١٣: أَخْرَجَهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ فِي السَّنَنِ، ٧٠/٢، الرِّقْمَ ١، وَابْنُ الْأَثِيرِ الْحَزْرِي
فِي الْكَامِلِ فِي التَّارِيخِ، ٤٤/١، وَالطَّبْرِيُّ فِي تَارِيخِ الْأُمَمِ وَالْمُلُوكِ،
١٠٠/١-١٠١، وَابْنُ كَثِيرٍ فِي الْبَدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ، ٧٦/١، وَابْنُ الْحَوْزِيِّ
فِي الْمُنْتَظَمِ، ٢٢٨/١.

٢١٤: ذَكَرَهُ الطَّبْرِيُّ فِي تَارِيخِ الْأُمَمِ وَالْمُلُوكِ، ١٠١/١، وَالْعَيْنِيُّ فِي عَمْدَةِ
الْقَارِي، ٤٩/٤، وَابْنُ الْحَوْزِيِّ فِي التَّبَصُّرَةِ، ١٧/١، وَابْنُ قُتَيْبَةَ فِي
الْمَعَارِفِ/١٩.

[١] ذَكَرَهُ ابْنُ الْحَوْزِيِّ فِي الْمُنْتَظَمِ، ٢٢٨/١، وَالْمَكِّي فِي سَمَطِ النُّجُومِ —

ابن قتیہ کی 'المعارف' میں ہے کہ آپ ﷺ نے ۹۳۰ سال عمر پائی۔ اور 'الانس الجلیل' میں ہے کہ ۹۳۰ سال عمر پائی۔

اسے امام دمیری، ابن قتیہ اور مجیر الدین الحسنبی نے بیان کیا ہے

۱۲۰/۲۱۳۔ اور ایک روایت میں ہے: حضرت آدم ﷺ کے مرض الموت کی مدت ۱۱ دن تھی، آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں جمعہ کے روز وصال فرمایا، آپ ﷺ کی نماز جنازہ حضرت جبریل امین ﷺ نے پڑھائی، اُن کی اقتداء فرشتوں اور حضرت آدم ﷺ کے صاحبزادوں نے کی۔

اسے امام دارقطنی، طبری، ابن اثیر اور ابن کثیر نے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۲۱/۲۱۳۔ اور طبری کی ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ کی نماز جنازہ حضرت جبریل ﷺ کے حکم پر حضرت شیث ﷺ نے پڑھائی، آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں اس قبر میں مدفون ہوئے جس کی لحد غار ابو قتیس میں بنائی گئی تھی۔ یہ وہ غار ہے جسے 'غَارُ الْكَنْزِ' کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہب نے کہا ہے۔

اور کہا گیا ہے: آپ ﷺ مسجد خیف کے پاس مدفون ہوئے۔ اسے امام ذہبی نے بیان کیا ہے اور عروہ بن زبیر کا بھی یہی قول ہے۔

مَدْفَنُ إِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ عليهما السلام فِي حَاطِئِ الْكَعْبَةِ

١٢٢/٢١٥. عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: شَهِدْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقْلَعُ الْقَوَاعِدَ الَّتِي أَسَّسَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام لِبِنَاءِ الْبَيْتِ، فَأَتَوْا عَلَى تُرْبَةٍ صَفْرَاءَ عِنْدَ الْحَاطِئِ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: هَذَا قَبْرُ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام. فَوَارَاهُ.
رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٢٣/٢١٦. قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَمَحِيُّ: لَمَّا حَفَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَجَرَ وَجَدَ فِيهِ سَفْطًا مِنْ حِجَارَةٍ خَضِرٍ، فَسَأَلَ قُرَيْشًا عَنْهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِيهِ عِلْمًا، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي فَسَأَلَهُ. فَقَالَ لَهُ: هَذَا قَبْرُ إِسْمَاعِيلَ، فَلَا تُحَرِّكْهُ، فَتَرَكَهُ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١٢٤/٢١٧. وَذَكَرَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ فِي تَارِيخِهِ وَابْنُ قُتَيْبَةَ فِي مَعَارِفِهِ وَاللَّفْظُ لَهُ: أَنَّ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام عَاشَ مِئَةً وَسَبْعًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً،

٢١٥: أَخْرَجَهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي الثَّقَاتِ ٤/٢٨٤، الرَّقْمُ ٢٩٢١، وَابْنُ إِسْحَاقَ

فِي السَّيْرَةِ، ٨٦/٢، الرَّقْمُ ١١١-

٢١٦: أَخْرَجَهُ الْأَزْرَقِيُّ فِي أَحْبَارِ مَكَّةَ، ١/٣١٢-

٢١٧: ذَكَرَهُ الطَّبْرِيُّ فِي تَارِيخِ الْأُمَمِ وَالْمُلُوكِ، ١/١٨٩، وَابْنُ قُتَيْبَةَ فِي —

﴿ حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہما السلام کی قبورِ حطیم کعبہ کے اندر

ہیں

۱۲۲/۲۱۵۔ حضرت سعید بن حرب سے روایت ہے کہ میں اس وقت حاضر تھا جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ کی تعمیر نو کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تجدید کر رہے تھے۔ جب وہ حطیم کے پاس ایک زرد رنگ کے پتھر (قطعۂ ارضی) تک پہنچے تو انہوں نے فرمایا: یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے۔ پھر انہوں نے اسے ڈھانپ دیا۔

اسے امام ابن حبان اور ابن اسحاق نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۲۳/۲۱۶۔ صفوان بن عبد اللہ الجمحی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حطیم کو کھودا تو اس میں ایک مقام پر سبز رنگ کے پتھر کے ریزے پائے، انہوں نے قریش سے اس کے بارے میں پوچھا، تو قریش میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پایا جو اس کے بارے میں جانتا تھا، پھر انہوں نے میرے والد کو بلا بھیجا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا، انہوں نے آپ کو بتایا: یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر مبارک ہے، اسے نہ چھڑیں، لہذا انہوں نے اُسے ویسے ہی رہنے دیا۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے

۱۲۴/۲۱۷۔ اور ابو جعفر محمد بن جریر نے اپنی تاریخ میں اور ابن قتیبہ نے اپنی کتاب 'المعارف' میں لکھا ہے اور مذکورہ الفاظ بھی ابن قتیبہ کے ہی ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ۱۳۷ برس عمر پائی

وَدُفِنَ فِي الْحَجَرِ وَفِيهِ دُفِنَتْ أُمُّهُ هَاجِرٌ.

١٢٥/٢١٨. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَكَانَ عُمَرُ إِسْمَاعِيلَ فِيمَا يَذْكُرُونَ مِائَةَ سَنَةٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً، ثُمَّ مَاتَ رَحْمَةً اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْهِ وَدُفِنَ فِي الْحَجَرِ مَعَ أُمِّهِ هَاجِرَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

١٢٦/٢١٩. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَّغَنِي عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ: قَبْرُ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَا بَيْنَ زَمْزَمَ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْفَاكِهِ.

١٢٧/٢٢٠. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: دُفِنَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فِي الْحَجَرِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: لَمَّا تُوفِّيَ إِسْمَاعِيلُ دُفِنَ فِي الْحَجَرِ مَعَ أُمِّهِ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١٢٨/٢٢١. عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ:

٢١٨: ذكره ابن هشام في السيرة النبوية، ١١/١.

٢١٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١١٩/٥، الرقم/٩١٢٨، والفاكهي في أخبار مكة، ٣٢/٢، الرقم/١٠٩٠.

٢٢٠: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ١/٥٦، ٨١، ٣١٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٥٢، والذهبي في تاريخ الإسلام، ١/٢٠.

٢٢١: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ١٢٤/٢، الرقم/١٢٧٥، —

اور وفات کے بعد حطیم کعبہ میں دفن کئے گئے اور اسی مقام پر ان کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ ؓ بھی دفن کی گئی تھیں۔

۱۲۵/۲۱۸۔ ابن اسحاق نے کہا ہے: حضرت اسماعیل ؓ کی عمر جیسا کہ (ائمہ اور سلف صالحین) بیان کرتے ہیں ایک سو تیس سال تھی، پھر آپ۔ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔ فوت ہوئے اور اپنی والدہ محترمہ ہاجرہ ؓ کے پہلو میں حطیم کعبہ کے اندر مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرمائے۔

۱۲۶/۲۱۹۔ ابن جریر نے کہا ہے: مجھے یہ بات کعب سے پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا: حضرت اسماعیل ؓ کی قبر زمزم، رکن اور مقام کی درمیانی جگہ پر ہے۔ اسے امام عبدالرزاق اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۷/۲۲۰۔ اور ابن جریر نے کہا ہے: حضرت اسماعیل ؓ کی والدہ ماجدہ حطیم میں دفن کی گئی تھیں، اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب حضرت اسماعیل ؓ کی وفات ہوئی تو وہ بھی اپنی والدہ محترمہ کے پہلو میں حطیم کعبہ میں مدفون ہوئے۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے

۱۲۸/۲۲۱۔ امام کلبی، ابوصالح سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں،

فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَبْرَانِ، قَبْرُ إِسْمَاعِيلَ وَشُعَيْبٍ، فَقَبْرُ إِسْمَاعِيلَ فِي الْحِجْرِ مُقَابِلَ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ.

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَذَكَرَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

١٢٩/٢٢٢. قَالَ ابْنُ هِشَامٍ أَنَّ قَبْرَهَا وَقَبْرَ ابْنَتِهَا إِسْمَاعِيلَ فِي الْحِجْرِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ.

رَوَاهُ الْفَاسِيُّ.

١٣٠/٢٢٣. قَالَ السُّهَيْلِيُّ: مَاتَتْ هَاجِرُ وَابْنَتُهَا إِسْمَاعِيلَ ۞ ابْنُ عَشْرِينَ سَنَةً، وَقَبْرُهَا فِي الْحِجْرِ، ثُمَّ قَبْرُ إِسْمَاعِيلَ ۞.

١٣١/٢٢٤. قَالَ النَّوَوِيُّ فِي 'التَّهْذِيبِ' فِي تَرْجَمَتِهِ إِبْرَاهِيمَ: وَفِي 'التَّارِخِ' -أَيْضًا- يَعْنِي 'تَارِخَ ابْنِ عَسَاكِرَ' فِي تَرْجَمَةِ هَاجِرَ، وَأَنَّهَا تُوفِّيَتْ وَلَا بِنَتَهَا إِسْمَاعِيلَ عَشْرُونَ سَنَةً، وَلَهَا تِسْعُونَ سَنَةً، فَدَفَنَهَا إِسْمَاعِيلُ فِي الْحِجْرِ.

١٣٢/٢٢٥. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: أَنَّ إِسْمَاعِيلَ لَمَّا تُوفِّيَ دُفِنَ مَعَ أُمِّهِ فِي

٢٢٢: أخرجه أبو الطيب المكي الحسني الفاسي في شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، ١٩/٢ -

٢٢٣: ذكره السهيلي في الروض الأنف، ١/٢١٤ -

٢٢٤: ذكره النووي في تهذيب الأسماء واللغات، ١/١٣٠، الرقم/٣٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٥٢ وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٠/١٤٦ -

٢٢٥: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ١/٨٠ -

انہوں نے کہا: مسجد حرام میں دو قبریں (نہایت معروف) حضرت اسماعیل اور حضرت شعیب ؑ کی جن میں سے حضرت اسماعیل ؑ کی قبر حطیم میں حجر اسود کی مقابل سمت میں ہے۔ اسے امام فاکہی اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

۱۲۹/۲۲۲۔ ابن ہشام نے بیان کیا ہے: حضرت ہاجرہ اور آپ کے صاحبزادے حضرت اسماعیل ؑ کی قبر کعبہ کے ساتھ حطیم میں واقع ہے۔ اسے امام فاسی نے بیان کیا ہے۔

۱۳۰/۲۲۳۔ امام سیہلی نے کہا ہے جب حضرت ہاجرہ ؑ نے وفات پائی تو اس وقت ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل ؑ کی عمر بیس سال تھی، آپ کی اور حضرت اسماعیل ؑ دونوں کی قبر حطیم میں ہے۔

۱۳۱/۲۲۴۔ امام نووی نے 'التمہید' میں حضرت ابراہیم ؑ کے سوانح میں لکھا ہے اور تاریخ ابن عساکر میں حضرت ہاجرہ ؑ کے سوانح میں ہے کہ جب حضرت ہاجرہ ؑ نے وفات پائی تو حضرت اسماعیل ؑ کی عمر بیس سال تھی اور ان کی عمر نوے سال تھی، حضرت اسماعیل ؑ نے انہیں حطیم میں دفن کیا۔

۱۳۲/۲۲۵۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے: جب حضرت اسماعیل ؑ نے وصال فرمایا تو ان کو اپنی والدہ

الْحَجَرِ.

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١٣٣/٢٢٦. قَالَ الْوَلِيدُ الْأَزْرَقِيُّ فِي كِتَابِ 'أَخْبَارِ مَكَّةَ': حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْمَخْزُومِيِّ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْحَجَرِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: شَكَأَ إِسْمَاعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّ مَكَّةَ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنِّي أَفْتَحُ لَكَ بَابًا مِنَ الْجَنَّةِ يَجْرِي عَلَيْكَ مِنْهُ الرُّوحُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَفِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ تُوْفِّي.

قَالَ خَالِدٌ: فَيَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ مَا بَيْنَ الْمِيزَابِ إِلَى بَابِ الْحَجَرِ الْغَرْبِيِّ فِيهِ قَبْرُهُ.

رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَالشَّامِيُّ.

٢٢٦: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ٣١٢/١، وذكره ابن الجوزي في المنتظم، ٣٠٥/١، وأيضاً في التبصرة، ١٢٥/١، وابن عابدين الشامي في الحاشية، ٤٩٦/٢ -

محترمہ کے ساتھ حطیم میں ہی دفن کیا گیا۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے۔

۱۳۳/۲۲۶۔ امام ولید ازرقی نے اپنی کتاب 'اخبار مکہ' میں لکھا ہے: میرے دادا نے عبدالرحیم بن مسلم الحِمْزِی کے طریق سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ابن مبارک بن حسان نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو حطیم میں دیکھا اور انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت اسماعیل ؑ نے اپنے رب کے حضور مکہ کی شدید گرمی کی فریاد کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی فرمائی: میں تمہارے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول رہا ہوں، وہاں سے تمہیں قیامت کے دن تک راحت ملے گی سو اسی جگہ آپ ؑ نے وفات پائی۔

خالد بیان کرتے ہیں: ائمہ مورخین اور اہل سیر کا کہنا یہ ہے کہ حضرت اسماعیل ؑ کی قبر مبارک میزاب رحمت اور حطیم کے مغربی دروازے کے درمیان ہے۔

اسے امام ازرقی، ابن الجوزی اور ابن عابدین الشامی نے بیان کیا ہے۔

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَزَمْزَمَ قَبْرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا:
وَإِنَّ قَبْرَ هُودٍ وَشُعَيْبٍ وَصَالِحٍ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١٣٤/٢٢٧. وَرَوَى ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ: عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
فَرُوءَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَبْرُ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ تَحْتَ الْمِيزَابِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَيْتِ.

١٣٥/٢٢٨. فِي رِسَالَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَهْرُبُ نَبِيٌّ مِنْ قَوْمِهِ
إِلَّا هَرَبَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَعَبَدَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا، حَتَّى يَمُوتَ، وَسَمِعْنَا أَنَّ حَوْلَ
الْكَعْبَةِ قُبُورٌ ثَلَاثُمِائَةٍ نَبِيٍّ، وَأَنَّ قَبْرَ نُوحٍ، وَهُودٍ، وَشُعَيْبٍ، وَصَالِحٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِيمَا
بَيْنَ الْمُلْتَزَمِ وَالْمَقَامِ، وَأَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ قُبُورُ
سَبْعِينَ نَبِيًّا.

١٣٦/٢٢٩. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَ
الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَزَمْزَمَ قَبْرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا وَإِنَّ قَبْرَ هُودٍ وَشُعَيْبٍ وَصَالِحٍ
وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ.

٢٢٧: أَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ لِكَبْرِ، ٥٢/١، وَذَكَرَهُ ابْنُ الْحَوْزِيِّ

فِي الْمُنْتَظَمِ، ٣٠٦/١، وَابْنُ تَيْمِيَّةٍ فِي الْفَتَاوَى لِكَبْرِ، ٣٦٥/٥.

٢٢٨: رِسَالَةُ الْحَسَنِ فِي فَضْلِ مَكَّةَ وَالسَّكَنِ فِيهَا أَوْرَدَهَا الْفَاكُهِي بِتَمَامِهَا

فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٢/٢٩١، الرَّقْمُ/١٥٤٥.

٢٢٩: أَخْرَجَهُ الثَّعْلَبِيُّ فِي الْكَشْفِ وَالْبَيَانِ، ٢٥٠/٤، وَالبَغْوِيُّ فِي مَعَالِمِ —

﴿صحنِ کعبہ میں حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم اور مقامِ زمزم کے درمیان ۹۹ انبیاء کرام علیہم السلام مدفون ہیں: حضرت نوح، ہود، شعیب، صالح اور اسماعیل علیہم السلام بھی انہی میں سے ہیں﴾

۱۳۴/۲۲۷۔ ابن سعد نے 'الطبقات الکبریٰ' میں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر رکن اور بیت اللہ کے درمیان میزابِ رحمت کے نیچے ہے۔

۱۳۵/۲۲۸۔ امام حسن بصری کے رسالہ میں ہے: جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی قوم سے بچ کر نکلا اس نے خانہ کعبہ کی طرف سفر اختیار کیا۔ پھر انہوں نے خانہ کعبہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔ ہم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر تابعین سے) سنا ہے کہ کعبۃ اللہ کے ارد گرد تین سو انبیاء علیہم السلام کی قبریں موجود ہیں۔ حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت شعیب اور حضرت صالح علیہم السلام کی قبریں ملتزم اور مقامِ ابراہیم کے درمیان واقع ہیں اور حجرِ اسود سے لے کر رکنِ یمانی تک ستر (۷۰) انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں۔

۱۳۶/۲۲۹۔ حضرت عطاء بن سائب حضرت عبدالرحمن بن سابط سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رکن، مقام اور زمزم کی درمیانی جگہ میں ننانوے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں ہیں اور بے شک حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت صالح اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قبریں بھی زمین کے اسی ٹکڑے میں ہیں۔

١٣٧/٢٣٠. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ: بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَمَزَمَ قَبْرَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا، وَإِنَّ قَبْرَ هُودٍ وَشُعَيْبٍ وَصَالِحٍ وَإِسْمَاعِيلَ عليه السلام فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ. رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَالْأَزْرَقِيُّ.

١٣٨/٢٣١. أَخْرَجَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَيْنَ رَمَزَمَ قَبْرَ سَبْعِينَ نَبِيًّا، مِنْهُمْ هُودٌ وَصَالِحٌ وَإِسْمَاعِيلُ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١٣٩/٢٣٢. أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: بَيْنَ الْمَقَامِ وَالرُّكْنِ وَرَمَزَمَ قَبْرَ تِسْعَةَ وَسَبْعُونَ نَبِيًّا، وَإِنَّ قَبْرَ نُوحٍ وَهُودٍ وَشُعَيْبٍ وَصَالِحٍ وَإِسْمَاعِيلَ فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ. ذَكَرَهُ السَّيُوطِيُّ.

١٤٠/٢٣٣. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَائِطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

٢٣٠: أخرجه الشَّيْبَانِيُّ فِي مَسَائِلِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَوَاةُ ابْنِهِ أَبِي الْفَضْلِ صَالِحٍ/٤٠٨، وَالْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٦٨/١، ١٣٤، وَالثَّعْلَبِيُّ فِي الْكَشْفِ وَالْبَيَانِ عَنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، ٢٥٠/٤، وَالبُغْوِيُّ فِي مَعَالِمِ التَّنْزِيلِ، ١٧٣/٢، الْقُرْطُبِيُّ فِي الْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ، ١٣٠/٢، وَالْعَيْنِيُّ فِي عَمْدَةِ الْقَارِي، ٢٢٧/١٥.

٢٣١: أخرجه الْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٧٣/١، وَذَكَرَهُ السَّيُوطِيُّ فِي الدَّر المنثور ٣٢٨/١.

٢٣٢: السَّيُوطِيُّ فِي الدَّر المنثور، ٤٨٧/٣.

٢٣٣: أخرجه الْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٦٨/١، وَذَكَرَهُ الْقُرْطُبِيُّ فِي الْجَامِعِ —

۱۳۰/۲۳۰۔ امام عبدالرحمن بن سابط نے کہا ہے: رکن، مقام اور زمزم کے درمیان ننانوے انبیاء ﷺ کی قبریں ہیں، اور بے شک حضرت ہود، شعیب، صالح اور اسماعیل ﷺ کی قبریں بھی اسی جگہ ہیں۔

اسے امام شیبانی اور ازرقی نے بیان کیا ہے

۱۳۸/۲۳۱۔ ازرقی نے مقاتل سے روایت کیا ہے کہ مسجد حرام میں زمزم کے پاس ستر انبیاء ﷺ کی قبریں ہیں ان میں سے حضرت ہود، صالح اور اسماعیل ﷺ ہیں۔

اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے

۱۳۹/۲۳۲۔ ابن عساکر نے ابن سابط سے روایت کیا ہے کہ مقام، رکن اور زمزم کی درمیانی جگہ میں ۷۹ انبیاء کرام ﷺ کی قبور ہیں، بے شک حضرت نوح، ہود، صالح اور اسماعیل ﷺ کی قبریں بھی اسی جگہ میں ہیں۔

اسے امام سیوطی نے بیان کیا ہے۔

۱۴۰/۲۳۳۔ محمد بن سابط حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: انبیاء کرام ﷺ میں سے

إِذَا هَلَكْتَ أُمَّتُهُ لِحَقِّ بِمَكَّةَ، فَيَعْبُدُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا حَتَّى يَمُوتَ، فَمَاتَ بِهَا
نُوحٌ وَهُودٌ وَصَالِحٌ وَشُعَيْبٌ عليه السلام، وَقُبُورُهُمْ بَيْنَ زَمْزَمَ وَالْحَجَرِ.
رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ.

١٤١/٢٣٤. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: مَا بَيْنَ الْمَقَامِ إِلَى الرُّكْنِ
إِلَى بئرِ زَمْزَمَ إِلَى الْحَجَرِ قَبْرُ سَبْعَةٍ وَسَبْعِينَ نَبِيًّا، جَاءُوا حَاجِّينَ فَمَاتُوا
فَقُبِرُوا هُنَالِكَ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

جب کسی نبی ﷺ کی امت ہلاک ہو جاتی تو وہ مکہ چلے جاتے اور وہاں تادم وصال اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے، چنانچہ وہیں پر ہی حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہم السلام کی وفات ہوئی، اور ان کی قبریں بھی زمزم اور حجر اسود کے درمیان واقع ہیں۔
اسے امام ازرقی نے بیان کیا ہے۔

۱۴۱/۲۳۴۔ حضرت عبداللہ بن ضمیرہ سلولی بیان کرتے ہیں: مقام (ابراہیم) سے رکن تک، وہاں سے مقام زمزم اور وہاں سے حجر اسود تک ۷۷ انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں جو حج کے لیے وہاں تشریف لائے اور وہیں ان کا وصال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔
اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فِي الْحَطِيمِ قَبْرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا

١٤٢/٢٣٥. وَفِي شَفَاءِ الْغَرَامِ مِنْ فَضَائِلِ الْحَطِيمِ "أَنَّ فِيهِ قَبْرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَمْرَةَ السَّلُولِيِّ يَقُولُ: مَا بَيْنَ الرُّكْنِ إِلَى الْمَقَامِ إِلَى زَمْزَمَ قَبْرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَبِيًّا جَاءُوا حُجَّاجًا فَقَبِضُوا هُنَاكَ.

١٤٣/٢٣٦. وَفِي الْعُمْدَةِ فِي الْحَدِيثِ: فِي الْحَطِيمِ قَبْرُ تِسْعِينَ نَبِيًّا. قَالَ مُقَاتِلٌ: فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَيْنَ زَمْزَمَ وَالرُّكْنِ قَبْرُ تِسْعِينَ نَبِيًّا. مِنْهُمْ هُوْدٌ وَصَالِحٌ وَإِسْمَاعِيلُ.

رَوَاهُ الْفَاسِيُّ وَالْذَّيَارَ بَكْرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢٣٥: أخرجه الفاسي في شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، ١/٢٦٤.

٢٣٦: أخرجه الفاسي في شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام، ١/٢٦٤، والديار

بكرى في تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس، ١/١٢١.

﴿حطیم میں ننانوے (۹۹) انبیاء کرام ﷺ مدفون ہیں﴾

۱۴۲/۲۳۵۔ شفاء الغرام میں حطیم کے فضائل میں بیان کیا گیا ہے کہ اس میں ۹۹ انبیاء ﷺ کی قبور ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن ضمہرہ سلولی بیان کرتے ہیں کہ رکن یمانی سے مقام ابراہیم اور وہاں سے زمزم تک ۹۹ انبیاء ﷺ کی قبور ہیں جو حج کی غرض سے آئے اور وہیں ان کا وصال ہوا۔

۱۴۳/۲۳۶۔ العمدۃ فی الحدیث میں ہے: حطیم میں بھی (۹۰) انبیاء ﷺ کی قبور ہیں۔ حضرت مقاتل نے کہا ہے کہ مسجد حرام، زمزم اور رکن کے درمیان بھی ۹۰ انبیاء ﷺ کی قبور ہیں، ان میں سے حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت اسماعیل ﷺ کی قبریں بھی ہیں۔ اسے امام فاسی اور دیار بکری نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ دیار بکری کے ہیں۔

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَزَمَزَمَ قَبْرُ حَوَالِي أَلْفِ نَبِيِّ ﷺ

۱۴۴/۲۳۷. قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ الْكِنَانِيِّ: وَيُرْوَى أَنَّ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَزَمَزَمَ قَبْرَ نَحْوِ مِنْ أَلْفِ نَبِيِّ.

التَّعْلِيْقُ

مسجد اقصیٰ قریب ہونے کے باوجود انبیاء کرام ﷺ کعبۃ اللہ کی زیارت

اور مکہ میں اقامت اختیار کرنے کے لیے کیوں آتے رہے؟

کعبہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر ہے، جس کی فضیلت کے بارے میں گزشتہ صفحات میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں تفصیلی بحث کی گئی ہے کہ کس طرح انبیاء کرام ﷺ کعبۃ اللہ کی زیارت اور حج کے لیے تشریف لاتے تھے۔ ان میں سے کتنے ہی ایسے تھے جو یہیں آباد ہونے اور یہیں پر وصال فرمانے کو ترجیح دیتے تھے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ کئی انبیاء کرام ﷺ کی قبریں بھی حرم مکہ میں ہیں۔ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ تعمیر کعبہ کے چالیس سال بعد اللہ تعالیٰ کا دوسرا گھر مسجد اقصیٰ بن گیا تھا۔ یعنی اس زمانے میں کعبہ، اللہ کا ایک ہی گھر نہیں تھا۔ سیدنا ابراہیم ؑ نے کعبۃ اللہ کو طوفان نوح میں منہدم ہو جانے کے بعد سیدنا آدم ؑ کی بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ. [البقرة، ۱۲۷/۲]

۲۳۷: ابن جماعة في هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك،

﴿ رکن، مقامِ ابراہیم اور مقامِ زمزم کے درمیان مجموعی طور پر ایک ہزار کے قریب انبیاء کرام علیہم السلام مدفون ہیں ﴾

۱۴۴/۲۳۷۔ ابن جماعہ الکنتانی نے بیان کیا ہے کہ رکن یمانی، مقامِ ابراہیم اور زمزم کے درمیان تقریباً ایک ہزار انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں۔

..... اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

قرآن نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تاسیس (بنیاد) رکھی۔ اسی طرح مسجد اقصیٰ کے حوالے سے بھی جو معروف بات ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کی حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی مسجد اقصیٰ کے مؤسس نہیں ہیں، انہوں نے بھی تجدید کی ہے اور اپنے زمانے میں دوبارہ پہلے والی بنیادوں پر تعمیر کیا ہے۔

شارحین حدیث نے صحیح بخاری کی حدیث کی شرح میں اس پر تفصیلی بحث کر کے وضاحت کی ہے کہ کعبۃ اللہ سب سے پہلے بنا اور مسجد اقصیٰ اُس کے بعد بنی، ان دونوں کی تعمیر میں چالیس سال کا فرق ہے۔ علامہ ابن الجوزی نے وضاحت کی ہے کہ لوگوں کا یہ خیال کہ شاید کعبۃ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا، درست نہیں ہے، بلکہ کعبہ تو سیدنا آدم علیہ السلام نے بنایا تھا۔ اس طرح وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا یہ خیال کہ شاید مسجد اقصیٰ حضرت داؤد علیہ السلام نے تعمیر کی، پھر اُن کے صاحبزادے حضرت سلیمان علیہ السلام نے تکمیل کی۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے بلکہ جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کے مجدد ہیں اسی طرح سیدنا سلیمان علیہ السلام بھی مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے مجدد ہیں۔ اس ضمن میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح بخاری کی حدیث اور اس کی شرح ذیل میں ملاحظہ کریں۔

١٤٥/٢٣٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدَ فَصِلَةٍ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(١) قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي شَرْحِ هَذَا الْحَدِيثِ: فَإِنْ قِيلَ: كَيْفَ قَالَ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ عَامًا وَإِنَّمَا بَنَى الْكَعْبَةَ إِبْرَاهِيمُ وَبَنَى بَيْتَ الْمُقَدَّسِ سُلَيْمَانُ وَبَيْنَهُمَا أَكْثَرُ مِنْ أَلْفِ سَنَةٍ؟

فَالْجَوَابُ: أَنَّ الْإِشَارَةَ إِلَى أَوَّلِ الْبِنَاءِ وَوَضَعَ آسَاسِ الْمَسْجِدَيْنِ، وَلَيْسَ أَوَّلُ مَنْ بَنَى الْكَعْبَةَ إِبْرَاهِيمُ، وَلَا أَوَّلُ مَنْ بَنَى بَيْتَ الْمُقَدَّسِ سُلَيْمَانُ. وَفِي الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْبَانِينَ كَثْرَةٌ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ ابْتَدَأَ. وَقَدْ رَوَيْنَا أَنَّ أَوَّلَ مَنْ بَنَى الْكَعْبَةَ آدَمُ، ثُمَّ انْتَشَرَ وَلَدُهُ فِي الْأَرْضِ، فَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ بَعْضُهُمْ قَدْ وَضَعَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ [١].

٢٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب يَرْفُوعُ النَّسَلَانِ فِي الْمَشْيِ، ١٢٣١/٣، الرقم/٣١٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ٣٧٠/١، الرقم/٥٢٠. [١] ابن الجوزي في كشف المشكل، ٣٦٠/١.

۱۳۵/۲۳۸۔ حضرت ابو ذر ؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام۔ انہوں نے کہا: میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کونسی مسجد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔ اس پر میں نے عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنی مدت کا فرق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس سال۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اب جہاں بھی تجھے نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ لے، بے شک فضیلت نماز پڑھنے میں ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱) علامہ ابن الجوزی اس حدیث مبارک کی شرح میں لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ ان دونوں کے درمیان چالیس برس کی مدت کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ کعبۃ اللہ کو سیدنا ابراہیم ؑ نے تعمیر کیا تھا اور بیت المقدس کو سیدنا سلیمان ؑ نے اور ان دونوں کے درمیان ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث پاک میں سب سے پہلی تعمیر اور دونوں مسجدوں کی بنیاد رکھنے کی طرف اشارہ ہے۔ سیدنا ابراہیم ؑ وہ پہلی شخصیت نہیں ہیں جنہوں نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی اور نہ سیدنا سلیمان ؑ نے سب سے پہلے بیت المقدس کو تعمیر کیا۔ انبیاء ؑ، صالحین کرام اور تعمیر کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ سب سے پہلے تعمیر کس ہستی نے کی تھی اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ حضرت آدم ؑ نے سب سے پہلے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی۔ بعد میں ان کی اولاد زمین میں پھیل گئی تو یہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں ان کی اولاد میں سے کسی نے بیت المقدس کی تعمیر کی ہو۔

(٢) قَالَ الْقُرْطُبِيُّ فِي الْجَامِعِ: فَجَاءَ إِشْكَالُ بَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ، لِأَنَّ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَيْمَانَ أَمَادًا طَوِيلَةً. قَالَ أَهْلُ التَّوَارِيخِ: أَكْثَرُ مِنْ أَلْفِ سَنَةٍ. فَقِيلَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَيْمَانَ عليهما السلام إِنَّمَا جَدَّدَا مَا كَانَ أَسَسَهُ غَيْرُهُمَا.

وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ بَنَى الْبَيْتَ آدَمُ عليه السلام كَمَا تَقَدَّمَ. فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ غَيْرُهُ مِنْ وَلَدِهِ وَضَعَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ مِنْ بَعْدِهِ بَارَبَعِينَ عَامًا، وَيَجُوزُ أَنْ تَكُونَ الْمَلَائِكَةُ أَيْضًا بَنَتْهُ بَعْدَ بَنَائِهَا الْبَيْتَ بِإِذْنِ اللَّهِ، وَكُلُّ مُحْتَمَلٍ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ [١].

(٣) وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ فِي شَرْحِ الْحَدِيثِ:

١ - قَالَ ابْنُ الْجَوَازِيِّ: وَلَيْسَ إِبْرَاهِيمُ أَوَّلَ مَنْ بَنَى الْكَعْبَةَ وَلَا سُلَيْمَانُ أَوَّلَ مَنْ بَنَى بَيْتَ الْمُقَدَّسِ.

٢ - وَكَذَا قَالَ الْقُرْطُبِيُّ: إِنَّ الْحَدِيثَ لَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ

(۲) امام قرطبیؒ الجامع لاحکام القرآن میں لکھتے ہیں: دو حدیثوں کے درمیان اشکال وارد ہوا ہے۔ اس لیے کہ سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا سلیمانؑ کے درمیان ایک طویل زمانے کا فاصلہ ہے۔ تاریخ دانوں نے کہا ہے: ایک ہزار سال سے زیادہ مدت کا عرصہ ہے اور کہا گیا ہے: سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا سلیمانؑ ان دو مقامات کی تجدید کرنے والے ہیں اور ان دونوں کی بنیادیں ان دونوں انبیاءؑ کے علاوہ کسی اور نے رکھی ہے۔

اور مروی ہے کہ سیدنا آدمؑ ہی وہ پہلی شخصیت ہیں کہ جنہوں نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ یہ امر بھی جائز ہے کہ ان کے علاوہ ان کی اولاد میں سے کسی اور نے ان سے چالیس سال کے عرصہ کے بعد بیت المقدس کی بنیاد رکھی ہو اور یہ بھی درست ہے کہ فرشتوں نے آدمؑ کے بیت اللہ کی تعمیر کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت المقدس بنایا ہو۔ ان میں سے ہر بات کا احتمال ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۳) حافظ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں حدیث مبارک کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں: حضرت ابراہیمؑ بیت اللہ شریف کے بانی اول نہیں ہیں اور نہ حضرت سلیمانؑ بیت المقدس کے بانی اول ہیں۔

۲۔ اسی طرح امام قرطبیؒ نے کہا ہے: یہ حدیث اس امر پر دلالت نہیں کرتی

إِبْرَاهِيمَ وَسَلِّيمَانَ لَمَّا بَنَيَا الْمَسْجِدَيْنِ ابْتِدَاءً وَضَعَهُمَا لَهُمَا
بَلْ ذَالِكَ تَجْدِيدٌ لِمَا كَانَ أَسَسَهُ غَيْرُهُمَا.

٣ - قُلْتُ: الْإِحْتِمَالُ الَّذِي ذَكَرَهُ أَوَّلًا مُوجَّهٌ وَقَدْ رَأَيْتُ
لِغَيْرِهِ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسَسَ الْمَسْجِدَ الْأَقْصَى آدَمُ ﷺ وَقِيلَ:
الْمَلَائِكَةُ. وَقِيلَ: سَامُ بْنُ نُوحٍ ﷺ. وَقِيلَ: يَعْقُوبُ ﷺ. فَعَلَى
الْأَوَّلَيْنِ يَكُونُ الْوَقْعُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ أَوْ يَعْقُوبَ أَصْلًا وَتَأْسِيسًا،
وَمِنْ دَاوُدَ تَجْدِيدًا لِذَالِكَ وَابْتِدَاءً بِنَاءً فَلَمْ يَكْمُلْ عَلَى يَدِهِ
حَتَّى أَكْمَلَهُ سُلَيْمَانُ ﷺ.

٤ - لَكِنْ الْإِحْتِمَالُ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ أَوْجَهُ وَقَدْ
وَجَدْتُ مَا يَشْهَدُ لَهُ وَيُؤَيِّدُ قَوْلَ مَنْ قَالَ:

٥ - إِنَّ آدَمَ هُوَ الَّذِي أَسَسَ كُلًّا مِنَ الْمَسْجِدَيْنِ فَذَكَرَ
ابْنُ هِشَامٍ فِي كِتَابِ التَّيْجَانِ أَنَّ آدَمَ لَمَّا بَنَى الْكُعْبَةَ أَمَرَهُ اللَّهُ
بِالسَّيْرِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَنْ يَبْنِيَهُ فَبَنَاهُ وَنَسَكَ فِيهِ. وَبَنَاءُ
آدَمَ لِلْبَيْتِ مَشْهُورٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ قَرِيبًا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

کہ حضرات انبیاء کرام حضرت ابراہیم اور حضرت سلیمان ؑ نے دونوں مسجدوں کی ابتدائی بنیاد رکھی ہو بلکہ یہ دونوں انبیاء کرام ؑ تو ان دونوں کی تجدید کرنے والے ہیں جبکہ ان کی بنیاد رکھنے والے ان دونوں کے علاوہ کوئی اور ہیں۔

۳۔ میں کہتا ہوں: جس پہلے احتمال کا ذکر کیا گیا ہے وہ قابل توجہ ہے اور میں نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے کہ سب سے پہلے جس ہستی نے مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھی وہ سیدنا آدم ؑ ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے: مسجد اقصیٰ کو فرشتوں نے بنایا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے: سام بن نوح ؑ نے اس کی تعمیر کی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے: اس کے بانی سیدنا یعقوب ؑ ہیں۔ پہلے دونوں اقوال کے مطابق سیدنا ابراہیم اور سیدنا یعقوب ؑ اس کے اصلاً بانیان ہو سکتے ہیں اور سیدنا داؤد ؑ اس کی تجدید کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے اس کی تعمیر کی ابتداء کی مگر تکمیل نہ کر سکے جسے بعد ازاں سیدنا سلیمان ؑ نے مکمل کیا۔

۴۔ لیکن وہ احتمال جسے علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے اور میں نے دیگر مرویات کو دیکھا ہے جو اس قول کی مؤید اور شاہد ہیں۔

۵۔ سیدنا آدم ؑ ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے ان دونوں مسجدوں کی بنیاد رکھی۔ ابن ہشام نے کتاب التَّجَانُّبِ میں بیان کیا ہے کہ حضرت آدم ؑ نے جب کعبۃ اللہ کی تعمیر کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیت المقدس کی طرف سفر کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ اس کی بھی تعمیر کریں۔ انہوں نے اسے بنایا اور وہاں عبادت کی، اور حضرت آدم ؑ کا بیت اللہ شریف کی تعمیر

أَنَّ النَّبِيَّ رُفِعَ زَمَنَ الطُّوفَانِ حَتَّى بَوَّاهُ اللَّهُ لِإِبْرَاهِيمَ.

٦ - وَرَوَى ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ مِنْ طَرِيقِ مُعَمَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:
وَضَعَ اللَّهُ النَّبِيَّ مَعَ آدَمَ لَمَّا هَبَطَ فَفَقَدَ أَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ
وَتَسْبِيحَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ: يَا آدَمُ، إِنِّي قَدْ أَهْبَطْتُ بَيْتًا يُطَافُ بِهِ
كَمَا يُطَافُ حَوْلَ عَرْشِي فَانْطَلِقْ إِلَيْهِ فَخَرَجَ آدَمُ إِلَى مَكَّةَ
وَكَانَ قَدْ هَبَطَ بِالْهِنْدِ وَمَدَّ لَهُ فِي خَطْوِهِ فَآتَى النَّبِيَّ فَطَافَ بِهِ
وَقِيلَ: إِنَّهُ لَمَّا صَلَّى إِلَى الْكَعْبَةِ أُمِرَ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ
فَاتَّخَذَ فِيهِ مَسْجِدًا وَصَلَّى فِيهِ لِيَكُونَ قِبْلَةً لِبَعْضِ ذُرِّيَّتِهِ^[١].

(٤) وَقَالَ بَذْرُ الدِّينِ الْعَيْنِيُّ:

١ - قَوْلُهُ: (كَمْ بَيْنَهُمَا؟) أَي: بَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً. وَقَالَ ابْنُ
الْجَوْزِيِّ: فِيهِ إِشْكَالٌ، لِأَنَّ إِبْرَاهِيمَ بَنَى الْكَعْبَةَ وَسُلَيْمَانُ، عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، بَنَى بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، وَبَيْنَهُمَا أَكْثَرُ مِنْ أَلْفِ سَنَةٍ،

[١] ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٠٨ -

کرنا معروف ہے جس کا ذکر اس سے پہلے حضرت عبد اللہ بن عمرو کی روایت میں ہوا کہ طوفان نوح کے دوران بیت اللہ شریف کو اٹھا لیا گیا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ حضرت ابراہیم ؑ کے لیے خانہ کعبہ کی تعمیر کی جگہ کا تعین فرمایا۔

۶۔ ابن ابی حاتم نے معمر سے انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو حضرت آدم ؑ کے ساتھ زمین پر اتارا۔ جب حضرت آدم ؑ زمین پر اترے تو انہوں نے یہاں فرشتوں کی آوازوں اور تسبیحات کو نہ پایا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اے آدم! میں نے ایک گھر کو اتارا ہے اس کا طواف اسی طرح کیا جائے گا جیسا کہ میرے عرش کے گرد طواف کیا جاتا ہے لہذا آپ وہاں چلے جائیں۔ پھر حضرت آدم ؑ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے حالانکہ وہ اس سے پہلے ہند میں اتارے گئے تھے۔ ان کے سفر کو ان کے لیے مختصر کر دیا گیا وہ بیت اللہ شریف تشریف لائے اور اس کا طواف کیا۔ کہا گیا ہے: جب انہوں نے کعبۃ اللہ کی طرف نماز ادا کی تو انہیں بیت المقدس کی طرف چہرہ کرنے کا حکم دیا گیا اس لیے انہوں نے وہاں ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز پڑھی تاکہ وہ ان کی بعض اولاد کے لیے قبلہ بنے۔

(۴) علامہ بدر الدین العینی لکھتے ہیں:

۱۔ حدیث میں یہ قول کہ ”ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ گزرا“۔ یعنی ان کے درمیان چالیس سال کا عرصہ گزرا تھا۔ ابن الجوزی نے کہا ہے: اس میں اشکال ہے کیونکہ سیدنا ابراہیم ؑ نے بیت اللہ شریف کو بنایا اور سیدنا سلیمان ؑ نے بیت المقدس کو، ان دونوں کے درمیان ہزار

وَالْجَوَابُ عَنْهُ مَا قَالَهُ الْقُرْطُبِيُّ: إِنَّ الْآيَةَ الْكَرِيمَةَ وَالْحَدِيثَ لَا يَذْلَانِ عَلَى أَنَّ إِبْرَاهِيمَ وَسَلِيمَانَ، عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، ابْتَدَأَ وَضَعَهُمَا، بَلْ كَانَ تَجْدِيدًا لِمَا أَسَسَ غَيْرُهُمَا.

٢ - وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ بَنَى الْبَيْتَ آدَمُ، وَعَلَى هَذَا فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ غَيْرُهُ مِنْ وَلَدِهِ رَفَعَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ بَعْدَهُ بِأَرْبَعِينَ عَامًا، وَيُوضِّحُهُ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ هِشَامٍ فِي كِتَابِهِ: (التَّيْجَانِ): إِنَّ آدَمَ لَمَّا بَنَى الْبَيْتَ أَمَرَهُ جِبْرِيلُ، عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، بِالْمَسِيرِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَأَنْ يَبْنِيَهُ فَبَنَاهُ وَنَسَكَ فِيهِ.

وَرُوِيَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ: أَنَّ سُلَيْمَانَ بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ عَلَى أَسَاسٍ قَدِيمٍ [١].

(٥) وَقَالَ السُّيُوطِيُّ فِي الدِّيَّانِجِ: وَرَدَ أَنَّ وَاضِعَ الْمَسْجِدَيْنِ آدَمُ. وَبِهِ يَنْدَفِعُ الْإشْكَالُ بِأَنَّ إِبْرَاهِيمَ بَنَى الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَسَلِيمَانَ بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَبَيْنَهُمَا أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ عَامًا

سال سے زیادہ کا عرصہ گزرا ہے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے، جسے امام قرطبی نے بیان کیا ہے کہ آیۃ کریمہ اور حدیث مبارک دونوں اس امر پر دلالت نہیں کرتیں کہ ان دونوں انبیاء ﷺ نے ان دونوں کی ابتدائی بنیاد رکھی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں کی اولین بنیاد ان کے علاوہ کسی اور نے رکھی ہے اور یہ دونوں حضرت ابراہیم اور حضرت سلیمان ﷺ ان دونوں مسجدوں کی تجدید کرنے والے ہیں۔

۲۔ مروی ہے کہ ابتداءً بیت اللہ شریف کو حضرت آدم ﷺ نے بنایا اور اس بنیاد پر یہ کہنا جائز ہے کہ ممکن ہے کہ ان کی اولاد میں سے کسی نے ان کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی بنیاد رکھی ہو۔ اس بات کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے جسے ابن ہشام نے اپنی کتاب 'التبجانی' میں بیان کیا ہے۔ جب حضرت آدم ﷺ نے کعبہ اللہ کی تعمیر کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم فرمایا کہ بیت المقدس جائیں اور اس کی بنیاد رکھیں۔ چنانچہ وہ تشریف لائے اور بیت المقدس کی بھی تعمیر کی اور وہاں عبادت الہی بجالائے۔

حضرت کعب الاحبار ؓ سے روایت کیا گیا ہے: حضرت سلیمان ﷺ نے بیت المقدس کو اس کی پرانی بنیادوں پر بنایا۔

(۵) امام سیوطی (صحیح مسلم کی شرح) 'الدبیاج' میں لکھتے ہیں: بیان ہوا ہے کہ دونوں مسجدوں کی ابتدائی بنیاد رکھنے والے حضرت آدم ﷺ ہیں۔ اس امر سے یہ اشکال رفع ہوتا ہے کہ مسجد حرام کو حضرت ابراہیم ﷺ نے بنایا اور حضرت سلیمان ﷺ نے بیت المقدس کو بنایا اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا عرصہ بیتا۔

بَلَا رَيْبٍ فَإِنَّمَا هُمَا مُجَدِّدَانِ^[١].

(٦) وَقَالَ السُّيُوطِيُّ فِي شَرْحِهِ عَلَى سُنَنِ النَّسَائِيِّ: الْآيَةُ وَالْحَدِيثُ لَا يَذَلَّانِ عَلَى بِنَاءِ إِبْرَاهِيمَ وَسَلِيمَانَ لَمَّا بَنَيَا ابْتِدَاءً وَضَعِيَهُمَا لَهُمَا. بَلْ ذَاكَ تَجْدِيدُ لَمَّا كَانَ أَسَسُهُ غَيْرُهُمَا وَبَدَأَهُ. وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ بَنَى الْبَيْتَ آدَمُ: وَعَلَى هَذَا، فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ غَيْرُهُ مِنْ وَلَدِهِ وَضَعَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ مِنْ بَعْدِهِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا. انْتَهَى. قُلْتُ: بَلْ آدَمُ نَفْسُهُ هُوَ الَّذِي وَضَعَهُ أَيْضًا. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي كِتَابِ التَّيْجَانِ لِابْنِ هِشَامٍ: إِنَّ آدَمَ لَمَّا بَنَى الْكَعْبَةَ أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِالسَّيْرِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَأَنْ يَبْنِيَهُ فَبَنَاهُ وَنَسَكَ فِيهِ^[٢].

(٧) وَقَالَ مَجِيرُ الدِّينِ الْحَنْبَلِيُّ فِي الْأَنْسِ: إِنَّ بِنَاءَ دَاوُدَ وَسَلِيمَانَ ﷺ إِيَّاهُ لَمَّا كَانَ عَلَى أَسَاسٍ قَدِيمٍ لَا إِنَّهُمَا الْمُؤَسَّسَانِ لَهُ، بَلْ هُمَا مُجَدِّدَانِ. وَكُلُّ قَوْلٍ الْأَقْوَالِ الْوَارِدَةِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى لَا يُنَافِي الْآخَرَ، فَإِنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْمَلَائِكَةُ أَوَّلًا، ثُمَّ جَدَّدَهُ آدَمُ ﷺ، ثُمَّ سَامُ بْنُ نُوحٍ ﷺ، ثُمَّ

[١] السيوطي في الديباج على مسلم بن الحجاج، ٢/١٩٩، الرقم/٥٢٠.

[٢] السيوطي في الشرح على سنن النسائي، ٢/٣٣.

بے شک یہ دونوں انبیاء کرام ﷺ ان مسجدوں کی تعمیر نو کرنے والے ہیں۔

(۶) امام سیوطی 'سنن النسائی' کی شرح میں لکھتے ہیں: آیت کریمہ اور حدیث مبارک دونوں اس بات پر دلالت نہیں کرتیں کہ ان کی بنیاد حضرت ابراہیم اور حضرت سلیمان ﷺ نے رکھی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ان دونوں کی ابتدائی بنیاد ان انبیاء کرام ﷺ نے نہیں رکھی ہے بلکہ وہ ان دونوں کی تجدید کرنے والے ہیں جبکہ ان کی ابتدائی بنیاد رکھنے والے ان کے علاوہ ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا آدم ﷺ ابتداء بیت اللہ کے تعمیر کرنے والے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا درست ہے کہ ان کے علاوہ ان کی اولاد میں سے کسی نے ان کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی بنیاد رکھی ہو۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے: ابن ہشام کی کتاب التیجان میں ہے: جب حضرت آدم ﷺ نے کعبۃ اللہ کی تعمیر مکمل کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا کہ بیت المقدس کی طرف جائیں اور بیت المقدس کی بھی تعمیر کریں تو انہوں نے بیت المقدس کی تعمیر کی اور وہاں عبادت الہی بجالائے۔

(۷) علامہ مجیر الدین الحسنبی 'الانس الجلیل' میں لکھتے ہیں: حضرت داؤد اور حضرت سلیمان ﷺ نے بیت المقدس کی تعمیر اس کی پرانی بنیادوں پر کی ہے۔ یہ دونوں اس کے اولین بنیاد رکھنے والے نہیں بلکہ وہ دونوں اس کی تعمیر نو کرنے والے ہیں اور ہر وہ قول جو مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے بارے میں آیا ہے دوسرے قول کے برعکس نہیں۔ یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اسے اولاً فرشتوں نے بنایا ہو پھر اس کی تجدید حضرت آدم ﷺ نے کی ہو، پھر سام بن نوح ﷺ نے، پھر حضرت یعقوب بن اسحاق ﷺ نے، پھر حضرت داؤد

يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ ۞، ثُمَّ دَاوُدُ وَسُلَيْمَانُ ۞. فَإِنْ كَانَ نَبِيٌّ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْآخِرِ مُدَّةٌ أَنْ يُجَدِّدَ فِيهَا الْبِنَاءَ الْمُتَقَدِّمَ قَبْلَهُ. وَالْقَوْلُ بِأَنَّ سَامَ بْنَ نُوحٍ أَسَّسَهُ ظَاهِرٌ، فَإِنَّ سَامَ بْنَ نُوحٍ هُوَ الَّذِي اخْتَطَّ مَدِينَةَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَبَنَاهَا وَكَانَ مَلِكًا عَلَيْهَا، فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَكُونَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ بِنَائِهِ الْمَدِينَةَ وَلَكِنْ يُحْمَلُ عَلَى تَجْدِيدِهِ لِلْبِنَاءِ الْقَدِيمِ لَا تَأْسِيسِهِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ [۱].

..... صحیح بخاری کی حدیث مذکور اور ائمہ کی تصریحات سے واضح ہو چکا ہے کہ تعمیر کعبہ کے چالیس سال بعد اللہ رب العزت کے حکم پر مسجد اقصیٰ کو تعمیر کیا گیا۔ یہ پوری بحث اور احتمال علامہ ابن الجوزی نے بیان کیا ہے اور امام قرطبی نے ان کی تائید کی ہے۔ پھر اس ساری بحث کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری' میں لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

إِنَّ آدَمَ هُوَ الَّذِي أَسَّسَ كُلًّا مِنَ الْمَسْجِدَيْنِ [۲].

آدم ۞ ہی مؤسس ہیں، انہوں نے ہی مسجد حرام بنائی ہے اور انہوں نے ہی جا کر مسجد اقصیٰ کو بنایا ہے۔

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے:

فَقِيلَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَيْمَانَ ۞ إِنَّمَا جَدَّدَا مَا كَانَ أَسَّسَهُ غَيْرُهُمَا [۳].

[۱] محیر الدین الحنبلی فی الأئس الجلیل، ۱/۳۰۔

[۲] ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری، ۶/۴۰۹۔

[۳] القرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ۴/۱۳۸۔

اور حضرت سلیمان ؑ نے تعمیر نو کی ہو۔ اگر ان انبیاء کرام ؑ میں سے کسی ایک نبی اور دوسرے نبی کے مابین ایک عرصہ بیٹا ہو تو ضروری ہے کہ دوسرا نبی اپنے سے پہلے نبی کی تعمیر کی تجدید کرے اور یہ بات کہ سام بن نوح نے اس کی ظاہری شکل میں تعمیر کی تو سام بن نوح ہی وہ شخص ہیں جس نے شہر بیت المقدس کا منصوبہ بنایا اور اس کی تعمیر کی۔ وہ اس کے بادشاہ تھے اور یہ بات بعید نہیں کہ جب انہوں نے شہر تعمیر کیا تو مسجد موجود ہو لیکن اس بات کا احتمال کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے مسجد کی پرانی بنیادوں پر تعمیر کی ہو نہ کہ اس کی از سر نو بنیاد رکھی ہو۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

..... کہا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت سلیمان ؑ کعبۃ اللہ اور مسجد اقصیٰ کے تعمیر نو کرنے والے ہیں۔ درحقیقت ان دونوں کے علاوہ کسی اور نے ان کی تعمیر کی تھی۔

حافظ ابن حجر العسقلانی بیان کرتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے:

أَنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسَّسَ الْمَسْجِدَ الْأَقْصَىٰ آدَمُ ؑ [۱]۔

مسجد اقصیٰ کی سب سے پہلی تعمیر بھی حضرت آدم ؑ نے کی ہے۔

ائمہ محدثین اور مورخین نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ مسجد اقصیٰ کی بھی اُسی زمانے میں خانہ کعبہ کی تعمیر کے چالیس سال بعد تعمیر ہو گئی تھی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کعبہ بھی اُسی دور میں بنا اور مسجد اقصیٰ بھی اُسی دور میں حضرت آدم ؑ کے زمانے سے ہی موجود تھی۔ یعنی اُن علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے دو گھر موجود تھے تو القدس کے قرب و جوار میں رہنے والے انبیاء کرام ؑ اور ان کی اُمتیں بیت

[۱] ابن الحجر العسقلانی فی فتح الباری، ۶/۴۰۹۔

المقدس جاتیں اور خطہ حجاز کے قریب رہنے والے یہاں آتے۔ اب اُن خطوں میں رہنے والے اتنی مسافت طے کر کے مکہ معظمہ کیوں آتے تھے؟ اُس وقت تو الگ سے فضیلت نہیں تھی کہ کعبۃ اللہ بیت المقدس سے زیادہ افضل ہے۔ اُس وقت تو یہ حکم وارد نہیں ہوا تھا، دونوں جگہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ یہ بھی حضرت آدم ؑ نے بنایا اور وہ بھی حضرت آدم ؑ نے تعمیر کیا اور یہ دونوں مقدس مقامات ایک ہی زمانے میں بن گئے تھے۔

نبی آخر الزماں ﷺ کا شوق دیدار انبیاء کرام ؑ کو حرم مکہ میں لاتا رہا

اس زمانے میں زمین پر کعبۃ اللہ ہی تنہا اللہ کا گھر نہیں تھا، بلکہ دوسرا گھر القدس میں مسجد اقصیٰ کی صورت میں موجود تھا۔ تمام انبیاء کرام ؑ جن علاقوں میں مبعوث ہوئے، وہ علاقے مکہ معظمہ کی نسبت مسجد اقصیٰ کے قریب تر تھے اور بیشتر انبیاء ؑ تو مسجد اقصیٰ کے قرب و جوار میں ہی مقیم تھے۔ بنی اسرائیل یعنی حضرت یعقوب ؑ کی اولاد جو القدس میں آباد تھی۔ حضرت داؤد ؑ، حضرت سلیمان ؑ اور دیگر بہت سارے انبیاء کرام ؑ اسی خطے میں مبعوث ہوئے، گویا یہ خطہ بنی اسرائیل کا تھا۔ حضرت عیسیٰ ؑ کی بعثت مبارکہ کے وقت تو القدس میں سارے کے سارے یہودی آباد تھے۔ اسی خطہ بنی اسرائیل سے ایک ہزار انبیاء کرام ؑ مکہ مکرمہ آئے جہاں بنی اسماعیل آباد تھے۔ حضرت شعیب ؑ وادی سینا کے پاس طور کے قریب شہر مدائن میں سکونت پذیر تھے۔ سیدنا موسیٰ ؑ نے جب فرعون کا شہر مصر چھوڑا تھا تو اُنہی کے پاس گئے تھے۔ حضرت شعیب ؑ بھی اپنے قریب ترین اللہ تعالیٰ کا گھر بیت المقدس چھوڑ کر یہاں مکہ مکرمہ میں آئے اور صحن کعبہ میں مدفون ہوئے۔ اسی طرح سیدنا موسیٰ ؑ کی بعثت بھی مصر میں ہوئی جہاں سے القدس قریب ہے وہ بھی حج کرنے مکہ مکرمہ آتے رہے۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰ ؑ جن کی جائے ولادت اور وطن القدس تھا اور وہ مسجد اقصیٰ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے مگر وہ بھی حج کرنے مکہ مکرمہ آتے رہے۔ الغرض تمام انبیاء کرام ؑ جو القدس

(یروشلم) کے قرب وجوار میں مبعوث ہوتے رہے وہ بھی اپنے اپنے علاقوں سے پیدل کعبۃ اللہ کے حج کے لیے مکہ مکرمہ آتے رہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام اپنے ہاں موجود اللہ تعالیٰ کا گھر چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں اللہ رب العزت کے دوسرے گھر کیوں آتے رہے؟ حالانکہ مسجد اقصیٰ بھی اللہ ہی کا گھر تھا، اسے بھی حضرت آدم علیہ السلام نے امر الہی سے تعمیر فرمایا تھا۔ پھر مسجد اقصیٰ کے شہر اور اس کے قرب وجوار میں رہنے والے ہزار ہا انبیاء کرام علیہم السلام اُدھر جانے کے بجائے طویل مسافت طے کر کے مکہ معظمہ کیوں آتے رہے؟ آخر کعبہ اور مکہ معظمہ کو وہ کون سی فضیلت حاصل تھی جو مسجد اقصیٰ کو میسر نہ تھی؟ اگر اللہ تعالیٰ کے گھر کا طواف کرنا اور اس کی عبادات و تسبیحات کرنا مقصود تھیں تو القدس میں بھی تو رب دو جہاں کا گھر موجود تھا۔ وہ وہاں سے چل کر مکہ معظمہ کیوں آتے؟ مکہ معظمہ میں قیام کیوں اختیار کرتے؟ وہ مکہ معظمہ میں وفات پانے کی آرزو کیوں کرتے اور مکہ میں اُن کی قبریں کیوں بنیں؟ بات یہ نہیں کہ وہ یہاں محض حج کر کے واپس چلے جاتے تھے، اس کی وجہ صرف ایک تھی کہ ہر نبی کو معلوم تھا کہ ہم سب انبیاء کے بعد آخری زمانے میں نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت اسی شہر مکہ میں ہوگی۔ یہ جواب کسی اور کا نہیں بلکہ قرآن مجید نے اسے بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝

[آل عمران، ۸۱/۳]

’اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب

..... میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ۵

اللہ رب العزت نے کائنات کی تخلیق سے پہلے سیدنا آدم ﷺ سے لے کر سیدنا عیسیٰ ﷺ تک تمام انبیاء کرام ﷺ کی روحوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سب کو نبوت سے سرفراز کرتے ہوئے دنیا میں مبعوث کروں گا۔ تمہیں الہامی کتابیں بھی عطا کروں گا، تم پر وحی نازل کروں گا، تمہیں صحائف دوں گا اور تمہیں امتیں دوں گا مگر جب تم سب کا زمانہ ختم ہو جائے گا تو میرا آخر الزماں رسول ﷺ آئے گا، جس کے صدقے سے میں نے ساری کائنات تخلیق کی ہے۔ اس نبی آخر الزماں ﷺ کی ولادت مکہ معظمہ کے مقدس شہر میں ہوگی۔ یہ بات سابقہ کتب آسمانی اور صحیفوں میں بھی درج تھی کہ وہ کھجوروں والے شہر میں ہجرت فرمائیں گے۔ اسی لیے ہر نبی ﷺ اپنی امت کو کہتا تھا کہ اگر میرے زمانے میں یا میرے بعد محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہو جائیں تو اُن پر ایمان لے آنا۔

مکہ معظمہ ہی عظمت والا شہر ہے جہاں رب کائنات کے محبوب نبی ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مبارک شہر کی قسم کھائی۔ ارشاد فرمایا:

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۚ

[البلد، ۱/۹۰-۳]

میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں ۵ (اے حبیبِ مکرم!) اس لیے کہ آپ اس —

..... شہر میں تشریف فرما ہیں ○

لہذا تمام انبیاء کرام ﷺ اپنا فریضہ نبوت ادا کر چکنے کے بعد چاہتے تھے کہ وہاں سے مکہ معظمہ چلیں کہ شاید ہماری زندگی میں اللہ کا محبوب نبی آخر الزمان ﷺ تشریف لے آئے اور ہم بھی ان پر ایمان لے آئیں۔ سو ہر نبی ﷺ اپنی امت میں دل بے تاب کے ساتھ فریضہ نبوت ادا کرتا رہتا، لیکن اسی امید پر اور دل بے تاب کے ساتھ منتظر رہتا تھا کہ کب میرا فریضہ پایہ تکمیل تک پہنچے تو میں اُس شہر میں جاؤں جہاں محبوب خدا ﷺ کی بعثت ہوگی، شاید اسی طرح سے میری ان ﷺ سے ملاقات ہو جائے، یہ میری خوش بختی ہوگی کہ میں اُن کا دیدار کر کے اور کلمہ پڑھ کر ان کا امتی بن جاؤں۔ اسی نبی آخر الزمان ﷺ کی محبت میں ہزار ہا انبیاء ﷺ پیدل سفر کر کے مکہ کی وادی میں آتے رہے۔ اسی طرح ہر نبی محترم ﷺ اپنی امت کو بھی وصیت کرتا تھا کہ اگر نبی آخر الزمان ﷺ مبعوث ہو جائیں تو تم سب اُن پر ایمان لے آنا۔ اُن کی امت بن کر اُن کے دین کا علم مضبوطی سے تھام لینا۔ اسی غرض سے انبیاء کرام ﷺ مسجد خیف بھی آئے اور کئی انبیاء ﷺ کی قبریں اسی مسجد میں بنیں۔ اسی طرح وادی ازرق، وادی سرر، وادی ہرشی، وادی روحاء کے مقام صخرہ اور وادی عُصفان سے انبیاء ﷺ اسی تمنا اور آرزو میں تلبیہ پڑھتے ہوئے گزرے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام ﷺ نبی آخر الزمان ﷺ کی بعثت مبارکہ سے باخبر تھے، اسی لیے نبی آخر الزماں ﷺ کی خاطر انبیاء کرام ﷺ ہجرت کر کے وادی مکہ میں پہنچتے تھے کہ شاید انہیں نبی آخر الزماں ﷺ کی صحابیت کا اعزاز حاصل ہو جائے اور وہ آپ ﷺ کا کلمہ پڑھ کر آپ ﷺ کے دین کا علم بلند کریں۔ اسی آرزو میں ہزاروں انبیاء کرام ﷺ ہجرت کر کے مکہ کی طرف آتے رہے۔ ائمہ و مورخین اور اہل سیر نے اس امر کو تفصیل سے بیان کیا ہے کہ دراصل نبی آخر الزماں ﷺ کا شوق دیدار ہی انبیاء ﷺ کو حرم مکہ میں لاتا رہا اور اسی جستجو میں کئی انبیاء کرام ﷺ کی وفات بھی یہیں پر ہوئی۔

فَضْلُ الْعُرْفَةِ وَالْمُزْدَلِفَةِ

١٤٦/٢٣٩. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرَّسٍ بْنِ أَوْسٍ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِي قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ، حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلِي طَيِّءٍ، أَكَلْتُ رَاحِلَتِي وَاتَّعَبْتُ نَفْسِي، وَاللَّهِ، مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ صَلَاتِنَا هَذِهِ، وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نَذْفَعَ، وَقَدْ وَقَفَ بِعُرْفَةِ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ أَتَمَّ حَجَّهُ، وَقَضَى تَفَثَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٤٧/٢٤٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ وَقِفَ بِعُرْفَةِ، وَأَنَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الْحَجُّ؟

٢٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥/٤، الرقم/١٦٢٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب من لم يدرك عرفة، ١٩٦/٢، الرقم/١٩٥٠، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء فيمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، ٢٣٨/٣، الرقم/٨٩١، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بالمزدلفة، ٢٦٣/٥، الرقم/٣٠٤١، والحاكم في المستدرک، ٦٣٤/١، الرقم/١٧٠٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٥٥/٤، الرقم/٢٨٢٠.

٢٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٩/٤، الرقم/١٨٧٩٦، —

﴿ عرفات اور مزدلفہ کی فضیلت ﴾

۱۳۶/۲۳۹۔ حضرت عروہ بن مُضَرَّس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائیؓ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (وادی) طيء کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں، میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا، خدا کی قسم! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہیں ٹھہرا۔ کیا میرا حج ہو گیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری اس (فجر کے) وقت کی نماز میں شرکت کی اور ہمارے روانہ ہونے تک ہمارے پاس ٹھہرا اور اس سے پہلے ایک رات یا ایک دن عرفات میں بھی ٹھہرا، تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا، اور اپنے گناہوں کی میل کچیل دور کر دی۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۳۷/۲۴۰۔ حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ الدبلیؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ ﷺ عرفات میں مقیم تھے، نجد کے چند آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کس طرح ہوتا ہے؟

..... والترمذی فی السنن، کتاب الحج، باب ما جاء فیمن أدرك الإمام بجمع فقد أدرك الحج، ۳/۲۳۷، الرقم/۸۸۹، وابن ماجه فی السنن، کتاب المناسک، باب من أتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع، ۲/۱۰۰۳، الرقم/۳۰۱۵، وابن خزيمة فی الصحيح، ۴/۲۵۷، الرقم/۲۸۲۲، والحاكم فی المستدرک، ۱/۶۳۵، الرقم/۱۷۰۳۔

قَالَ: الْحَجُّ عَرَفَةٌ، فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ،
 أَيَّامٌ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ؛ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا
 إِثْمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ، فَجَعَلَ يُنَادِي بِهِنَّ.
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

آپ ﷺ نے فرمایا: حج عرفہ میں قیام کا نام ہے، جو آدمی مزدلفہ کی رات کو صبح ہونے سے پہلے (میدان عرفات میں) آجائے تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ منیٰ میں قیام کرنے کے تین دن ہیں، لہذا جو جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آ گیا اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو (اپنی سواری پر) پیچھے بٹھایا جو ان احکام کا اعلان کرنے لگا۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مُضَاعَفَةُ الْأَعْمَالِ فِي الْحَرَمِ

١٤٨/٢٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَ وَقَامَ مِنْهُ مَا تيسَّرَ لَهُ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ شَهْرٍ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهَا، وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ، وَكُلَّ يَوْمٍ حُمْلَانَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَفِي كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةً وَفِي كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٢٤١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب صيام شهر رمضان بمكة، ١٠٤١/٢، الرقم/٣١١٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٥٥/٢، الرقم/١٤٧٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢١٧/٣، الرقم/١٠٨٦، ورواه الفاكهي في أخبار مكة، ٣١٤/٢، الرقم/١٥٧٤ -

﴿ حرم مکہ میں اعمال کا زیادہ اجر ﴾

۱۳۸/۲۴۱۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ میں رمضان کو پائے، وہ روزے رکھے اور اپنی سہولت کے مطابق رات کو عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اور جگہوں کے مقابلے میں ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا، اور اللہ تعالیٰ ہر دن کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات کو بھی ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اسے عطا کرے گا، اور ہر دن (میدانِ جنگ میں) اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار ہونے کا ثواب بھی لکھے گا اور ہر دن اور ہر رات کی نیکی بھی تحریر کی جائے گی۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ مَاءِ زَمْزَمَ

١٤٩/٢٤٢. عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَدْفَعُ النَّاسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه فَاحْتَبَسْتُ أَيَّامًا، فَقَالَ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: الْحُمَّى، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٥٠/٢٤٣. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

١٥١/٢٤٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا حَمَلَتْ مَاءَ زَمْزَمَ فِي الْقَوَارِيرِ،

٢٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار وأنهار مخلوقة، ١١٩٠/٣، الرقم/٣٠٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩١/١، الرقم/٢٦٤٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٨٠/٤، الرقم/٧٦١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢٩/١٢، الرقم/١٢٩٦٧.

٢٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٧/٣، الرقم/١٤٨٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب الشرب من زمزم، ١٠١٨/٢، الرقم/٣٠٦٢، والدارقطني في السنن، ٢٨٩/٢، الرقم/٢٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤٨/٥، الرقم/٩٤٤٢.

٢٤٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في الحجر —

﴿ آبِ زمزم کی فضیلت ﴾

۱۴۹/۲۳۲- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں (ملاقاتیوں کے) ہجوم کو حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے ہٹایا کرتا تھا، جب میں کچھ دن ان کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا تو انہوں نے فرمایا: تجھے کس چیز نے (میرے پاس آنے سے) روک رکھا؟ میں نے کہا: بخار نے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی شدت میں سے ہے، اس کو آبِ زمزم سے ٹھنڈا کیا کرو۔

اس حدیث کو امام بخاری اور امام احمد نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰/۲۳۳- حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آبِ زمزم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے اس کو پورا کر دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱/۲۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آبِ زمزم بوتلوں

..... الأسود، ۲۹۵/۳، الرقم/۹۶۳، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۶۰،

الرقم/۱۷۸۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۲/۵، الرقم/۹۷۶۸،

وأيضًا في شعب الإيمان، ۴۸۲/۳، الرقم/۴۱۲۹، والبخاري في

التاريخ الكبير، ۱۸۹/۳، الرقم/۶۳۹۔

وَقَالَتْ: حَمَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَدَاوِي وَالْقِرَابِ، فَكَانَ يَصُبُّ عَلَى الْمَرْضَى وَيَسْقِيهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ الْكَبِيرِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٥٢/٢٤٥. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهَا مُبَارَكَةٌ وَهِيَ طَعَامٌ طُعِمَ، وَشِفَاءٌ سُقِمَ.

رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٥٣/٢٤٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِنَ السُّقْمِ، وَشَرُّ مَاءٍ عَلَى الْأَرْضِ مَاءُ بَوَادِي بَرْهُوتَ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

١٥٤/٢٤٧. عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَاءُ زَمْزَمَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

٢٤٥: أخرجه البزار في المسند، ٣٦١/٩، الرقم/٣٩٢٩، والطيالسي في المسند، ٦١/١، الرقم/٤٥٧.

٢٤٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١١٢/٨، الرقم/٨١٢٩، وأيضاً في المعجم الكبير، ٩٨/١١، الرقم/١١١٦٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٠٢/١٢، الرقم/٣٤٧٧٩.

٢٤٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١٥٢/٤، الرقم/٦٤٧١، وذكره —

میں بھرا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کو چمڑے کے برتنوں اور مشکیزوں میں بھرا اور آپ ﷺ یہ پانی مریضوں پر چھڑکتے اور ان کو پلاتے تھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم نے اور امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام بخاری ہی کے ہیں۔

۱۵۲/۲۳۵۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (آب زم زم سے متعلق) فرمایا: یہ بابرکت ہے، یہ کھانوں کا کھانا ہے اور بیماری سے شفا ہے۔ اس کو امام بزار اور طیالسی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۳/۲۳۶۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر بہترین پانی زمزم کا پانی ہے، یہ کھانوں میں سے ایک کھانا ہے (جو اپنے پینے والے کو سیر کر دیتا ہے) اور بیماریوں سے شفا ہے، اور روئے زمین پر بدترین پانی وادی برہوت کا پانی ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۴/۲۳۷۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آب زمزم میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الْمَوْتِ بِمَكَّةَ

١٥٥/٢٤٨. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَافِثَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٦/٢٤٩. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْتَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا. قَالَ حَيَّوْهُ يَقُولُ: رَبَّاطٌ حَجٌّ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ مَنْصُورٍ.

٢٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، أبواب الإحصار وجزاء الصيد، باب سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ، ٦٥٦/٢، الرقم/١٧٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، ٨٦٥-٨٦٦، الرقم/١٢٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢١٥/١، الرقم/١٨٥٠.

٢٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩، الرقم/٢٣٩٨٦، وسعيد بن منصور في السنن، ٢/١٥٠، الرقم/٢٣٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٥، الرقم/٧٨٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٢، الرقم/٣٧.

﴿ مکہ مکرمہ میں موت کی فضیلت ﴾

۱۵۵/۲۳۸۔ حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ نے فرمایا: ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا کہ اس کی اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی، وہ شخص حالتِ احرام میں تھا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو اور (احرام کے) دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۵۶/۲۳۹۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی موت ان مقاماتِ ریاضت (و عبادت) میں سے کسی مقام پر آئے گی اسے اسی مقام پر یا اسی حالت میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ حدیث کی سند میں ایک راوی حیوۃ کہتے ہیں کہ مقاماتِ ریاضت سے مراد غزوہ اور حج و عمرہ وغیرہ ہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل، حاکم اور طبرانی روایت کیا ہے۔

١٥٧/٢٥٠. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ فِي هَذَا
الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ.
رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهَ.

وَذَكَرَهُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي فَصَائِلِ مَكَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:
وَمَنْ مَاتَ فِي حَرَمِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ
مَاتَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَمِينِينَ ^[١].

١٥٨/٢٥١. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ حَاجًّا
فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ
لَهُ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ

٢٥٠: أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطْنِيُّ فِي السَّنَنِ، ٢/٢٩٧، الرَّقْمُ/٢٧٨، وَأَبُو يَعْلَى فِي
الْمُسْنَدِ، ٨/٧٩، الرَّقْمُ/٤٦٠٨، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ،
٥/٣٠٥، الرَّقْمُ/٥٣٨٨، وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهَ فِي الْمُسْنَدِ،
٣/١٠٠٩-١٠١٠، الرَّقْمُ/١٧٥٤، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ،
٣/٤٧٣، الرَّقْمُ/٤٠٩٧، وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي فَصَائِلِ مَكَّةَ، ٢٧، وَذَكَرَهُ
الْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ، ٢/١١-١٢، الرَّقْمُ/١٧١٢، ١٧١٤ -

[١] أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ بْنُ يَسَارٍ الْبَصْرِيُّ فِي فَصَائِلِ مَكَّةَ، ٣٩ -

٢٥١: أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ، ١١/٢٣٨، الرَّقْمُ/٦٣٥٧، وَالطَّبْرَانِيُّ —

۱۵۷/۲۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی حج اور عمرہ کے ارادہ سے نکلے اور راستے میں فوت ہو جائے تو اس سے حساب نہ لیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اسے امام دارقطنی، ابویعلیٰ، طبرانی اور ابن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

اور امام حسن بصری اپنی کتاب فضائل مکہ میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے حرم (مکہ مکرمہ) حرم رسول (مدینہ منورہ) دونوں حرم میں سے کسی ایک میں فوت ہوا یا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیانی راستے میں حج یا عمرہ کی غرض سے فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ (روز محشر اسے اس طرح اٹھائے گا کہ نہ تو اس سے کوئی حساب لیا جائے گا اور نہ اسے کوئی عذاب دیا جائے گا۔) یا اللہ تعالیٰ اُسے روز محشر ہر طرح کے عذاب و حساب سے امن پانے والوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

۱۵۸/۲۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کے لیے محو سفر ہوا اور فوت ہوا تو قیامت تک اس کے لئے حاجیوں کا اجر لکھا جاتا رہے گا۔ جو شخص عمرہ کرتے ہوئے فوت ہو جائے تو اس کے لئے عمر کرنے والے کا اجر قیامت تک لکھا جاتا رہے گا۔ جو شخص نے جہاد کی غرض سے نکلا اور راستے میں فوت ہوا تو اس کے لئے قیامت تک

الْعَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

١٥٩/٢٥٢. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هَذَا الْبَيْتُ دِعَامَةُ الْإِسْلَامِ مَنْ خَرَجَ يَوْمَ هَذَا الْبَيْتِ مِنْ حَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ، كَانَ مَضْمُونًا عَلَى اللَّهِ إِنْ قَبِضَهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ رَدَّهُ أَنْ يَرُدَّهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ. رَوَاهُ الْأَزْرَقِيُّ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

١٦٠/٢٥٣. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِينَةَ بُعِثَ آمِنًا. رَوَاهُ التَّطَبَّرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٦١/٢٥٤. عَنْ سَلْمَانَ يَعْنِي الْفَارِسِيَّ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ، اسْتَوْجِبَ شَفَاعَتِي وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَمِينِينَ.

٢٥٢: أخرجه الأزرق في أخبار مكة، ٣/٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٨/٩، الرقم/٩٠٣٣، والديلمي في المسند، ٣٣٢/٤، الرقم/٦٩٦٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٩/٣.

٢٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨٩/٦، الرقم/٥٨٨٣، وأيضاً في المعجم الصغير، ٨٥/٢، الرقم/٨٢٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٩٧/٣، الرقم/٤١٨١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٩/٢.

٢٥٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٠/٦، الرقم/٦١٠٤، —

غازی کا اجر لکھا جاتا رہے گا۔

اس روایت کو امام ابو یعلیٰ اور طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۵۹/۲۵۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بیت اللہ شریف اسلام کا وہ مضبوط ستون ہے جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ بس جو شخص حج یا عمرہ کے لیے بیت اللہ شریف کی زیارت کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے کہ اگر وہ اسے موت دے تو جنت میں داخل کر دے گا اور اگر زندہ واپس لوٹائے تو بہت زیادہ اجر و منافع کے ساتھ واپس لوٹائے گا۔

اسے امام ازرقی، طبرانی اور دیلمی نے بیان کیا ہے۔

۱۶۰/۲۵۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی حریم (یعنی) مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک میں موت واقع ہوئی، (تو روزِ قیامت) وہ حالتِ اَمْن میں اُٹھایا جائے گا۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۱/۲۵۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حریم میں سے کسی ایک حرم میں فوت ہوا، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی اور روزِ قیامت وہ اہل امان میں سے ہوگا۔

..... والبیہقی فی شعب الإیمان، ۴۹۶/۳، الرقم/۴۱۸۰، وذكره

الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۳۱۹/۲، والکنانی فی تنزیہ الشریعة،

۱۷۳/۲، رقم/۱۱۔

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٦٢/٢٥٥. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَمْ يُعْرِضْهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُحَاسِبْهُ.
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

١٦٣/٢٥٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ أَوْ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ بُعِثَ مِنَ الْأَمِينِينَ.
رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

١٦٤/٢٥٧. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ مِنْ بَيْتِهِ كَانَ فِي حِرْزِ اللَّهِ، فَإِذَا مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ نُسُكَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.
رَوَاهُ الدِّيلَمِيُّ.

٢٥٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٧٤/٣، الرقم/٤٠٩٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢١٦/٨، وذكره الهيثمي في مسند الحارث برواية جابر بن عبد الله رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ٤٣٦/١، الرقم/٣٥٣، والإسماعيلي في معجم الشيوخ، ٨٠٢/٣.

٢٥٦: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ٣٨٧/١، الرقم/٨١٩.

٢٥٧: أخرجه الديلمي في المسند، ٣١٩/١، الرقم/١٢٦١، وذكره الكنانى في تنزيه الشريعة، ١٧٥/٢، رقم/٢٣.

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۲/۲۵۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ کے راستے میں (بغرض زیارت جاتے ہوئے) فوت ہو گیا۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے حساب کے لیے طلب نہیں فرمائے گا اور نہ ہی اس کا احتساب کرے گا۔

اس حدیث کو امام بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۶۳/۲۵۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ مکرمہ میں یا مکہ مکرمہ کے راستے میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت عذابِ الہی سے امان پانے والوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

اسے امام فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۴/۲۵۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ اگر مناسک حج ادا کرنے سے پہلے وفات پا جائے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔..... الحدیث

اسے امام دیلمی نے بیان کیا ہے۔

٧

الْبَابُ الْخَامِسُ

فَضَائِلُ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

باب پنجم

﴿مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان﴾

تَفْصِيلُ الْمَدِينَةِ عَلَى الْمَدْنِ الْآخَرَى

الْقُرْآنُ

وَقُلْ رَبِّ ادْخُلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

(الإسراء، ٨٠/١٧)

الْحَدِيثُ

١/٢٥٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ: ﴿وَقُلْ رَبِّ ادْخُلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾ [الإسراء، ٨٠/١٧].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَالحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَرَوَى الطَّبْرِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ عَنِ الْحَسَنِ

٢٥٨: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٢٢٣/١، الرَّقْمُ/١٩٤٨، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، ٣٠٤/٥، الرَّقْمُ/٣١٣٩، وَالتَّطَبَّرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ١٠٩/١٢، الرَّقْمُ/١٢٦١٨، وَالحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، ٤/٣، الرَّقْمُ/٤٢٥٩، وَذَكَرَهُ الطَّبْرِيُّ فِي جَامِعِ الْبَيَانِ، ١٤٨/١٥.

﴿مدینہ منورہ کی دیگر تمام شہروں پر فضیلت﴾

آیت قرآنی

اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں: اے میرے رب! مجھے سچائی و خوش نودی کے ساتھ داخل فرما اور مجھے سچائی و خوش نودی کے ساتھ باہر لے آ اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ و قوت عطا فرما دے ۝

احادیث مبارکہ

۱/۲۵۸۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے، جب آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾ اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں اے میرے رب! مجھے سچائی و خوشنودی کے ساتھ داخل فرما اور مجھے سچائی و خوشنودی کے ساتھ باہر لے آ اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ و قوت عطا فرما دے ۝

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام طبری اور بیہقی اسناد صحیح کے ساتھ امام حسن بصری ؒ سے

الْبَصْرِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾ قَالَ: كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ لَمَّا انْتَمَرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَقْتُلُوهُ، أَوْ يُطْرِدُوهُ، أَوْ يُوثِقُوهُ، أَوْ أَرَادَ اللَّهُ قِتَالَ أَهْلِ مَكَّةَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَهُوَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ: ﴿أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾.

وَعَنْ قَتَادَةَ، ﴿مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾ [الإسراء، ٨٠/١٧] قَالَ: الْمَدِينَةُ، وَ﴿مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾ قَالَ: مَكَّةُ. وَقَالَ: أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْهَجْرَةِ بِالْمَدِينَةِ.

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، فِي قَوْلِهِ: ﴿وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾ [الإسراء، ٨٠/١٧]، قَالَ: الْمَدِينَةُ حِينَ هَاجَرَ إِلَيْهَا، وَمُخْرَجَ صِدْقٍ: مَكَّةَ حِينَ خَرَجَ مِنْهَا مُخْرَجَ صِدْقٍ، قَالَ ذَلِكَ حِينَ خَرَجَ مُهَاجِرًا^[١].

وَبِهِ قَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ فَمِنْهُمْ: الْإِمَامُ الطَّبْرَانِيُّ، وَالْبَغَوِيُّ وَأَبُو طَالِبٍ الْمَكِّيُّ، وَالشَّعْلَبِيُّ، وَابْنُ عَادِلٍ الْحَنْبَلِيُّ وَغَيْرُهُمْ^[٢].

[١] أخرجه الطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٨-١٤٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ٢/٥١٧.

[٢] أخرجه الطبراني في التفسير الكبير، ٤/١٣٠، والبغوي في معالم —

روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق: ﴿أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾، فرماتے ہیں: جب کفار مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنا چاہا یا آپ ﷺ کو باہر نکالنا چاہا یا آپ کو قید کرنا چاہا یا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کے ساتھ قتال کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جائیں، اس وقت اللہ تعالیٰ نے (آپ ﷺ) یہ دعا کرنے کا حکم فرمایا: ﴿وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾۔

اور حضرت قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ 'مدخل صدق' سے مراد مدینہ منورہ اور مخرج صدق سے مکہ مکرمہ مراد ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کے لیے نکالا۔ اور حضرت عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾ کے بارے میں کہا ہے: اس سے مراد مدینہ منورہ ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف ہجرت فرمائی اور مخرج صدق سے مراد مکہ مکرمہ ہے کہ آپ ﷺ وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

مفسرین کی ایک جماعت نے اس آیت کریمہ کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔ ان میں امام طبرانی، بغوی، ابوطالب مکی، ثعلبی اور ابن عادل حنبلی و دیگر شامل ہیں۔

..... التنزيل، ۱۳۲/۳، وأبو طالب المكي في الهداية إلى بلوغ النهاية، ۴۲۷۲/۶، والثعلبي في الكشف والبيان، ۱۲۷/۶، وأبو حفص الحنبلي في الباب في علوم الكتاب، ۳۶۶/۱۲۔

قَالَ الْعَلَامَةُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي زَادِ الْمَسِيرِ: وَلِلْمُفَسِّرِينَ فِي الْمَرَادِ بِهَذَا الْمُدْخَلِ وَالْمُخْرَجِ أَحَدَ عَشَرَ قَوْلًا. أَحَدُهَا: أَذْخَلَنِي الْمَدِينَةَ مُدْخَلَ صِدْقٍ، وَأَخْرَجَنِي مِنْ مَكَّةَ مُخْرَجَ صِدْقٍ. رَوَى أَبُو ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ، فَزَلَّتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ. وَإِلَى هَذَا الْمَعْنَى ذَهَبَ الْحَسَنُ فِي رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَتَادَةَ وَابْنُ زَيْدٍ^[۱].

قَالَ صَالِحُ الرَّفَاعِيِّ فِي تَفْسِيرِهَا: وَهَذِهِ الْآيَةُ دَالَّةٌ عَلَى فَضْلِ الْمَدِينَةِ لِأَنَّ اللَّهَ ﷻ بَدَأَ بِذِكْرِهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾ وَهُوَ الْمَدِينَةُ، وَمُخْرَجَ صِدْقٍ مَكَّةَ، وَكَانَ الْقِيَاسُ أَنْ يَبْدَأَ بِمَكَّةَ لِأَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ^[۲].

حاشیہ:

نکتہ: مدینہ طیبہ میں داخل بعد میں ہونا تھا، مگر قرآنی آیت میں اس کا ذکر پہلے کیا گیا، جبکہ مکہ مکرمہ سے نکلنا پہلے تھا، مگر اس کا ذکر بعد میں آیا۔ اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی مدینہ کے ساتھ قلبی رغبت و محبت اور

[۱] ابن الجوزي في زاد المسير، ۵/۷۷۔

[۲] صالح الرفاعي في الأحاديث الواردة في فضائل المدينة/ ۳۱۱۔

علامہ ابن الجوزی نے زاد المسیر میں کہا ہے: اور مفسرین کرام کے اس آیت کریمہ میں مدخل اور مخرج کے بارے میں گیارہ اقوال ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ مجھے مدینہ منورہ میں سچائی اور خوشنودی کے ساتھ داخل فرما اور مکہ مکرمہ سے اخلاص اور معاملہ کی درستی کے ساتھ باہر لے آ۔ حضرت ابو ظبیان نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے، بعد میں ہجرت کا حکم دیا تو اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور یہی معنی حضرت حسن نے حضرت سعید بن جبیر کی روایت میں بیان کیا ہے اور اسی طرح حضرت قتادہ اور ابن زید نے بھی یہی قول بیان کیا ہے۔

شیخ صالح رفاعی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ مدینہ منورہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں: ﴿وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾ سے ابتداء کی اور اس سے مراد مدینہ منورہ ہے، اور ﴿وَاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ﴾ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ قیاس یہی کہتا ہے کہ ابتداء مکہ کے ذکر سے کی جائے کیونکہ آپ ﷺ مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے اس سے باہر تشریف لے جا رہے تھے۔

..... مدینہ کی فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس لیے باری تعالیٰ نے آپ کی طبعی رغبت اور قلبی تسکین کی خاطر دعائیہ کلمات بھی اسی ترتیب سے نازل فرمائے کہ مدینہ میں داخل ہونے کا ذکر پہلے کیا اور مکہ سے نکلنے کا ذکر بعد میں۔

اس ترتیب میں ایک اور حکمت بھی پوشیدہ تھی، اور وہ یہ کہ حضور نبی

۲/۲۵۹. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَخْرَجْتَنِي مِنْ أَحَبِّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، فَأَسْكِنِي أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيْكَ فَأَسْكِنَهُ اللَّهُ الْمَدِينَةَ.

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَأَبُو سَعْدٍ النَّيْسَابُورِيُّ فِي شَرْفِ الْمُصْطَفَى ﷺ، وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ مَدَنِيُّونَ مِنْ بَيْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ.

..... اکرم ﷺ یقیناً مکہ معظمہ (جو کہ آپ کا وطن مالوف تھا) کو چھوڑتے ہوئے
رجیدہ خاطر ہوں گے اور آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر مکہ معظمہ سے
جدائی کا بہت غم اور بوجھ ہوگا۔

چنانچہ باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے، آپ ﷺ کو
مدینہ طیبہ میں داخلے کی خوشخبری پہلے سنا دی۔ یوں مدینہ طیبہ کی محبت کے
باعث، اس میں داخل ہونے کے ذکر سے، آپ ﷺ کے قلب اطہر کو
سکون اور فرحت بخش دی تاکہ مدینہ منورہ کی خوشی کے تصور میں آپ ﷺ
مکہ سے جدائی کا غم بھول جائیں۔ اس لیے خوشی کی بات پہلے کی اور غم کی
بات بعد میں۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ کی طبعی رغبت اور قلبی محبت کی اتباع
میں ہر مسلمان کی علامت ایمان بھی یہی ہونی چاہیے کہ اسے مدینہ طیبہ کی
زیارت اور اس میں حاضری کی خوشی سب خوشیوں سے زیادہ ہو، اور یہ
خوشی ہر غم کو بھلا دینے کا باعث ہے۔

۲۵۹: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۳، الرقم/۴۲۶۱، والنيسابوري

في شرف المصطفى ﷺ، ۲/۴۰۸، الرقم/۵۹۷، والبيهقي في دلائل

النبوۃ، ۲/۵۱۹۔

۲/۲۵۹۔ ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ایسے شہر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے جو مجھے تمام شہروں سے زیادہ محبوب ہے، پس تو مجھے ایسے شہر میں مقیم فرما جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مدینہ طیبہ میں مقیم فرمایا۔

اس حدیث کو حاکم، ابوسعید نیشاپوری نے 'شرف المصطفیٰ' ﷺ میں اور بیہقی نے 'دلائل النبوة' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: اس حدیث کے راوی ابوسعید المقبری کے گھرانے سے تعلق رکھنے والے مدنی ہیں۔

٣/٢٦٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ زَارَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاشٍ الْمَخْزُومِيَّ، فَرَأَى عِنْدَهُ نَبِيذًا وَهُوَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ: فَقَالَ لَهُ أَسْلَمُ: إِنَّ هَذَا لَشَرَابٌ، يُحِبُّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَحَمَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاشٍ قَدْحًا عَظِيمًا، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، فَوَضَعَهُ فِي يَدَيْهِ فَقَرَّبَهُ عُمَرُ إِلَى فِيهِ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ: فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: إِنَّ هَذَا لَشَرَابٌ طَيِّبٌ: فَشَرِبَ مِنْهُ: ثُمَّ نَاوَلَهُ رَجُلًا عَنْ يَمِينِهِ: فَلَمَّا أَذْبَرَ عَبْدُ اللَّهِ، نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَالَ: أَنْتَ الْقَائِلُ لِمَكَّةَ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللَّهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا أَقُولُ فِي بَيْتِ اللَّهِ وَلَا فِي حَرَمِهِ شَيْئًا. ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَنْتَ الْقَائِلُ لِمَكَّةَ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: هِيَ حَرَمُ اللَّهِ، وَأَمْنُهُ، وَفِيهَا بَيْتُهُ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا أَقُولُ فِي حَرَمِ اللَّهِ وَلَا فِي بَيْتِهِ شَيْئًا: ثُمَّ انْصَرَفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ الْأَثِيرِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: وَلَوْ أَقَرَّ لَهُ بِذَلِكَ لَضَرَبَهُ يُرِيدُ لِأَدْبِهِ عَلَى تَفْضِيلِ مَكَّةَ عَلَى الْمَدِينَةِ لِاعْتِقَادِهِ تَفْضِيلَ الْمَدِينَةِ عَلَى مَكَّةَ، أَوْ هُوَ يَرَى تَرْكَ الْأَخْذِ فِي تَفْضِيلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، إِلَّا أَنَّ الْوُجْهَ الْأَوَّلَ أَظْهَرُ، لِمَا شَهِرَ

٢٦٠: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الجامع، باب جامع ما جاء في أمر المدينة، ٢/٨٩٤، الرقم/١٥٨٦، وذكره ابن الأثير الجزري في جامع الأصول، ٩/٣٣٤، الرقم/٦٩٦٣.

۳/۲۶۰۔ حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ کے آزاد کردہ غلام اسلم عبداللہ بن عیاش مخزومی سے ملنے گئے تو مکہ کے راستے میں ان سے ملاقات ہوگئی۔ ان کے پاس اس وقت نبیز موجود تھی۔ اسلم نے کہا: حضرت عمر ؓ کو یہ مشروب بہت پسند ہے۔ عبداللہ بن عیاش نے ایک بڑا سا پیالہ بھر کر حضرت عمر ؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے اُسے اپنے منہ کے قریب کیا پھر اپنا سر اٹھاتے ہوئے فرمایا: یہ بہت اچھا مشروب ہے۔ پھر اس میں سے کچھ نوش فرمایا کچھ مشروب اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے شخص کو بھی دیا۔ جب عبداللہ بن عیاش واپس جانے لگے تو انہیں مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا، تم کہتے ہو کہ مدینہ منورہ کی بہ نسبت مکہ بہتر ہے (اس کی کیا وجہ ہے)؟ عبداللہ بن عیاش مخزومی نے کہا: اس لیے کہ وہ اللہ کا حرم ہے اور امن کا مقام ہے اور وہاں اللہ کا گھر بھی ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میں اللہ کے گھر اور حرم کی بات نہیں کر رہا، میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ تم کہتے ہو کہ مکہ مدینے سے بہتر ہے۔ عبداللہ بن عیاش نے دوبارہ کہا: وہاں اللہ کا حرم ہے، بیت اللہ ہے اور وہ امن کی جگہ ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: بھئی میں حرم اور بیت اللہ کی بات نہیں کر رہا۔ پھر عبداللہ بن عیاش چلے گئے۔

محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں: اگر وہ شخص اس بات کا اقرار کر لیتا کہ (اس کے نزدیک) مکہ کی فضیلت مدینہ سے زیادہ ہے تو حضرت عمر ؓ اُسے ادب سکھانے کے ارادے سے سزا دیتے کیونکہ آپ مکہ مکرمہ پر مدینہ منورہ کی فضیلت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ یا آپ کی رائے یہ تھی کہ ایک شہر کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جائے۔ لیکن پہلی وجہ زیادہ واضح ہے کیونکہ

مِنْ أَخَذِ الصَّحَابَةِ فِي ذَلِكَ، دُونَ نَكِيرٍ.

فَهَذَا تَصْرِيحٌ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه
بِأَنَّ الْمَدِينَةَ أَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ ^[١].

ذَكَرَهُ ابْنُ الْحَاجِّ الْمَالِكِيُّ.

٤/٢٦١. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ مَنبَرِ مَرْوَانَ بْنِ
الْحَكَمِ بِمَكَّةَ، وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَذَكَرَ مَرْوَانُ مَكَّةَ وَفَضْلَهَا، وَلَمْ
يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ رَافِعٌ فِي نَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ قَدْ أَسَنَ، فَقَامَ إِلَيْهِ،
فَقَالَ: أَيُّهَا ذَا الْمُتَكَلِّمِ قَدْ أَطْنَبْتَ فِي مَكَّةَ، وَذَكَرْتَ مِنْهَا فَضْلًا، وَمَا سَكَتَ
عَنْهُ مِنْ فَضْلِهَا أَكْبَرَ، وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ؟ وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ: الْمَدِينَةُ خَيْرٌ مِنْ مَكَّةَ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْمُفَضَّلُ الْجُنْدِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ مُخْتَصَرًا.

كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَدَّادِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِهِ وَعِنْدَ الْجُنْدِيِّ: الْمَدِينَةُ
أَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ.

[١] ابن الحاج المالكي في المدخل، ٣٣/٢.

٢٦١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٨٨/٤، الرقم/٤٤٥٠،

والبخاري في التاريخ الكبير، ١٦٠/١، الرقم/٤٧٦، وابن عدي في

الكامل، ١٩٠/٦، الرقم/١٦٦٦، والمفضل الجندي في فضائل

المدينة/٢٣، الرقم/١٢-

صحابہ کرام ؓ میں یہی عقیدہ مشہور تھا اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں تھا۔

حضرت عمر ؓ کی طرف سے یہ بالکل واضح ہو گیا کہ مدینہ منورہ مکہ معظمہ سے افضل ہے۔

اسے امام ابن الحاج المالکی نے ذکر کیا ہے۔

۳/۲۶۱۔ حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے، جبکہ مروان لوگوں سے مخاطب تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ اور اس کے فضائل کا ذکر کیا اور مدینہ طیبہ کا ذکر نہ کیا۔ رافع نے اس چیز کو محسوس کیا اور وہ عمر رسیدہ بھی تھے، (اس کے باوجود) وہ مروان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: اے خطیب! تم نے مکہ کے فضائل کو بہت طول دیا ہے جس شہر کی فضیلت کے ذکر سے تم چپ ہو اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ تم نے مدینہ منورہ کے فضائل بیان نہیں کئے؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: مدینہ، مکہ سے بہتر ہے۔

اسے امام طبرانی، مفصل الجندی اور امام بخاری نے مختصراً اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔

تمام ائمہ نے اسے محمد بن عبد الرحمن بن رداد العامری کے طریق سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے اور انہوں نے رافع بن خدیج سے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ مفصل جندی کی روایت کے الفاظ ہیں: مدینہ مکہ سے افضل ہے۔

٥/٢٦٢. وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 فُتِحَتِ الْبِلَادُ بِالسَّيْفِ، وَفُتِحَتِ الْمَدِينَةُ بِالْقُرْآنِ.
 رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

٢٦٢: أخرجه أبو يعلى في معجم الشيوخ، ١/١٥٧، الرقم/١٧٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٥، الرقم/١٤٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٢٥، الرقم/٤٣٣٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٩٨ -

۵/۲۶۲۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تمام شہروں کو تلوار کے زور سے فتح کیا گیا اور مدینہ، قرآن کے ذریعہ فتح ہوا۔
اسے امام ابو یعلیٰ، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

تَحْرِيمُ الْمَدِينَةِ وَحَرَمِهَا

الْقُرْآنُ

(١) وَادْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○
(الأنفال، ٢٦/٨)

(٢) وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا ○
(الأنفال، ٨٠/١٧)

(٣) لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ○
(الأحزاب، ٦٠/٣٣)

(٤) وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِثُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَحْنَفِهِ فَاولئك هم المفلحون ○ (الحشر، ٩/٥٩)

﴿ مدینہ منورہ کی حرمت کا بیان ﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم (مکی زندگی میں عدواً) تھوڑے (یعنی اقلیت میں) تھے ملک میں دبے ہوئے تھے (یعنی معاشی طور پر کمزور اور استحصال زدہ تھے) تم اس بات سے (بھی) خوفزدہ رہتے تھے کہ (طاقتور) لوگ تمہیں اچک لیں گے (یعنی سماجی طور پر بھی تمہیں آزادی اور تحفظ حاصل نہ تھا) پس (ہجرتِ مدینہ کے بعد) اس (اللہ) نے تمہیں (مدینہ کی صورت میں آزاد اور محفوظ) ٹھکانا عطا فرما دیا اور (اسلامی حکومت و اقتدار کی صورت میں) تمہیں اپنی مدد سے قوت بخش دی اور (موافات، اموالِ غنیمت اور آزاد معیشت کے ذریعے) تمہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی عطا فرما دی تاکہ تم (اللہ کی بھرپور بندگی کے ذریعے اس کا) شکر بجالا سکو ○

(۲) اور آپ (اپنے رب کے حضور یہ) عرض کرتے رہیں: اے میرے رب! مجھے سچائی و خوش نودی کے ساتھ داخل فرما اور مجھے سچائی و خوش نودی کے ساتھ باہر لے آ اور مجھے اپنی جانب سے مددگار غلبہ و قوت عطا فرما دے ○

(۳) اگر منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (رسول ﷺ سے بغض اور گستاخی کی) بیماری ہے، اور (اسی طرح) مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلانے والے لوگ (رسول ﷺ کو ایذا رسانی سے) باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر ضرور مسلط کر دیں گے پھر وہ مدینہ میں آپ کے پڑوس میں نہ ٹھہر سکیں گے مگر تھوڑے (دن) ○

(۴) (یہ مالِ فِی اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو

الْحَدِيثُ

٦/٢٦٣. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

٧/٢٦٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب بركة صاع النبي ﷺ ومدهم، ٧٤٩/٢، الرقم/٢٠٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠/٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩٧/٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١٩٧/٥.

٢٦٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمة، ٩٩١/٢، الرقم/١٣٦٠.

اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی بامراد و کامیاب ہیں ○

احادیث مبارکہ

۶/۲۶۳۔ حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور اس کے لیے دعا کی تھی اور میں نے مدینہ کو حرم بنایا جیسا کہ حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷/۲۶۴۔ حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم ؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور مکہ والوں کے لیے دعا کی تھی۔ میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسا کہ حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ میں نے مدینہ منورہ کے (پیمانوں) صاع اور مُد کے لیے اُس سے دو گنا برکت کی دعا کی ہے، جیسی حضرت ابراہیم ؑ نے اہل مکہ کے لیے دعا کی تھی۔ [’صاع‘ غلہ ماپنے کا بڑا پیمانہ ہے جب کہ ’مُد‘ چھوٹا برتن ہے۔ یہ مائع چیز یعنی پانی دودھ وغیرہ ماپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔]

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٨/٢٦٥. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَا بَنِيهَا، لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٩/٢٦٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: إِنَّهَا حَرَّمَ آمَنٌ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالبَيْهَقِيُّ.

١٠/٢٦٧. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَثَلُ الْمَدِينَةِ كَالْكَبِيرِ، وَحَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَأَنَا أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ. وَهِيَ كَمَكَّةَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا، وَحِمَاهَا كُلُّهَا. لَا يُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ، إِلَّا أَنْ يَعْلَفَ رَجُلٌ مِنْهَا. وَلَا يَقْرُبُهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الطَّاعُونَ، وَلَا الدَّجَالُ. وَالْمَلَائِكَةُ يَحْرُسُونَهَا عَلَى أَنْقَابِهَا وَأَبْوَابِهَا، قَالَ: وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ، يَحْمِلُ فِيهَا سِلَاحًا لِقِتَالٍ.

٢٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٩٩٢/٢، الرقم/١٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩٨/٥، الرقم/٩٧٤٧.

٢٦٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ١٠٠٣/٢، الرقم/١٣٧٥، وابن أبي شعبة في المصنف، ٤٠٦/٦، الرقم/٣٢٤٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩٨/٥، الرقم/٩٧٤٦.

٢٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٣/٣، الرقم/١٥٢٧٠، —

۸/۲۶۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں دونوں سیاہ پتھریلے پہاڑوں کے درمیان مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ حرم مدینہ کی ان حدود میں نہ کسی درخت کو کاٹا جائے گا، نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۹/۲۶۶۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۲۶۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مدینہ کی مثال ایک بھٹی کی سی ہے۔ ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اور یہ مکہ کی طرح ہی ہے کہ اس کے دو سیاہ پتھروں والی زمینوں کے درمیان کا سارا حصہ حرم ہے، اس کی حدود سے کوئی درخت نہیں کاٹا جائے گا مگر یہ کہ کوئی انسان اسے اپنے جانوروں کے چارے کے لیے استعمال کرے۔ ان شاء اللہ طاعون اور دجال اس کے قریب نہیں آئیں گے، فرشتے اس کے راستوں اور دروازوں پر اس کی حفاظت کریں گے۔ راوی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس میں قتال کے لیے اسلحہ اٹھائے۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالشُّوْكَانِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَقَالَ الشُّوْكَانِيُّ: وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ.

١١/٢٦٨. وَفِي رِوَايَةِ يَسِيرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رضي الله عنه، قُلْتُ: أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْمَدِينَةِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهَا حَرَامٌ آمِنٌ، إِنَّهَا حَرَامٌ آمِنٌ.

رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

١٢/٢٦٩. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ، قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا.

رَوَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه بِهِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ بِهِ وَلَفْظُهُ:

٢٦٨: أَخْرَجَهُ أَبُو عَوَانَةَ فِي الْمُسْنَدِ، ٤٠٢/٢، الرَّقْمُ/٣٥٩٩، وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ٩٢/٦، الرَّقْمُ/٥٦١٠، وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ، ٣٩٢/٣.

٢٦٩: أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ، ١٩٣/٤، وَابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ فِي تَارِيخِهِ، ٣٥١/١، الرَّقْمُ/١٣٢١.

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی اور شوکانی نے کہا ہے: اس حدیث کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں، اور امام شوکانی نے کہا ہے: اس حدیث کی اصل صحیحین (بخاری و مسلم) میں ہے۔

۱۱/۲۶۸۔ حضرت یسیر بن عمرو سے مروی ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن حنیف ؓ سے پوچھا: کیا آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے مدینہ منورہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک مدینہ حرمت والی اور امن والی جگہ ہے، بے شک مدینہ حرمت والی اور امن والی جگہ ہے۔

اس حدیث کو امام ابو عوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی 'صحیح مسلم' کے راوی ہیں۔

۱۲/۲۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں ان ہی کی طرح مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ راوی نے کہا ہے: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کے درخت کاٹنے یا اس کے پتے جھاڑنے اور وہاں کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو جعفر الطحاوی نے عبد العزیز بن ابی حازم، کثیر بن زید اور ولید بن رباح کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

ابن ابی خثیمہ نے اس روایت کو عبد العزیز بن ابی حازم کے طریق سے ان الفاظ کے

إِنِّي أَحْرَمُ مِنَ الْمَدِينَةِ مِثْلِي مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مِنْ مَكَّةَ.

وَرَوَى ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ أَيْضًا بِالإِسْنَادِ نَفْسَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُعْصَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٣/٢٧٠. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَرَمٌ وَحَرَمِي الْمَدِينَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ : رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

وَقَدْ وَرَدَ تَحْرِيمُ الْمَدِينَةِ مِنْ طَرِيقٍ أُخْرَى عَنْهُ ﷺ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ ، إِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ بِمَا حَرَمْتُ بِهِ مَكَّةَ [١].

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٤/٢٧١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ حَتَّى إِذَا

٢٧٠: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٣١٨/١، الرَّقْمُ/٢٩٢٣،

وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ٣٥٦/٦، الرَّقْمُ/٦٦٠٧.

[١] أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ، ٤٠٢/٤، الرَّقْمُ/٢٥٢٤، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

فِي الْمَصْنَفِ، ٢٩٦/٧، الرَّقْمُ/٣٦٢٢٨.

٢٧١: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ، بَابُ مَنْ غَزَا —

ساتھ روایت کیا ہے: میں حضرت ابراہیم ؑ کے مکہ کو حرم قرار دینے کی نسبت مدینہ کو دگنا حرم قرار دیتا ہوں۔ (یعنی مدینہ کی حرمت کو مکہ کی حرمت سے دوگنا کرتا ہوں)۔

امام ابن ابی خنیثمہ ہی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے یوں بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے یا اس کے پتے جھاڑنے اور وہاں کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا ہے۔
اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۱۳/۲۷۰۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حرم تھا اور میرا حرم مدینہ ہے۔

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے کہا ہے: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ ہی سے حرمتِ مدینہ سے متعلق ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
اے اللہ! بے شک میں نے مدینہ منورہ کو اسی طرح حرم بنایا ہے، جس طرح تو نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۷۱۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے ہاں تک کہ

أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ (أَي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ) إِلَى أَحَدٍ، فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: االلَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، االلَّهُمَّ، بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدَّهِمْ وَصَاعِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ بِلَفْظٍ: االلَّهُمَّ، إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، االلَّهُمَّ، بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدَّهِمْ وَصَاعِهِمْ^[١].

١٥/٢٧٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا دَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ.

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَ اثْنِي عَشَرَ مِثْلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمَى.

[١] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب الحيس، ٢٠٦٩/٥، الرقم/٥١٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ٩٩٣/٢، الرقم/١٣٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٣٧٠/٦، الرقم/٣٧٠٣.

٢٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب لايتي المدينة، ٦٦٢/٢، الرقم/١٧٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ٩٩٩/٢، الرقم/١٣٧٢، ١٠٠٠/٢، الرقم/١٣٧٢، —

جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے کوہ اُحد کی جانب دیکھ کر فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور فرمایا: اے اللہ! میں اس کے دونوں سیاہ پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! اہل مدینہ کے مُد اور صاع (دو اوزان) میں برکت فرما۔ (مُد تقریباً ۷۵۰ ملی لیٹر کے برابر ہوتا ہے جبکہ ایک صاع چار مُد کے برابر ہوتا ہے۔)

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (آپ ﷺ نے فرمایا:) اے اللہ! ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو میں حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! اہل مدینہ کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

۱۵/۲۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرمایا کرتے تھے: اگر میں مدینہ منورہ میں ہر نیاں چرتے دیکھوں تو انہیں ہراساں نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مدینہ کے سیاہ پہاڑوں کی درمیانی جگہ حرمت والی ہے۔

امام مسلم نے ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے ارد گرد بارہ میل تک کی حدود کو (جانوروں کے لیے بھی حرم قرار دیتے ہوئے) محفوظ چراگاہ بنا دیا ہے۔

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۶، الرقم/۷۲۱۷، ۲/۲۷۹، الرقم/۷۷۴۰، والترمذي في السنن، كتاب المدينة، باب في فضل المدينة، ۵/۷۲۱، الرقم/۳۹۲۱، ومالك في الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في تحريم المدينة، ۲/۸۸۹، الرقم/۱۵۷۷، وابن حبان في الصحيح، ۹/۶۷، الرقم/۳۷۵۱۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦/٢٧٣. عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَنْسٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا. مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

وَزَادَ مُسْلِمٌ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْلًا وَلَا صَرْفًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧/٢٧٤. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا، وَقَالَ: الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٢٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة،

باب إثم من آوى محدثًا، ٢٦٦٥/٦، الرقم/٦٨٧٦، ومسلم في

الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ٩٩٤/٢، الرقم/١٣٦٦،

وأحمد بن حنبل في المسند، ١٩٩/٣، الرقم/١٣٠٨٥.

٢٧٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة،

٩٩٢/٢، الرقم/١٣٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨٤/١، —

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۶/۲۷۳۔ حضرت عاصم بن سلیمان الاحول کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، فلاں مقام سے فلاں مقام تک کے درمیان کی ساری جگہ (کو حرم قرار دیا ہے)۔ یہاں کا درخت تک نہ کاٹا جائے۔ جس نے مدینہ میں جرم اور برائی کی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

امام مسلم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷/۲۷۴۔ عامر بن سعد اپنے والد یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مدینہ کے دونوں سیاہ پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ یہاں کے خاردار درختوں کو کاٹا جائے گا نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔ فرمایا: مدینہ ہی لوگوں کے لیے بہتر جائے سکونت ہے۔ کاش وہ اس چیز کا ادراک کریں۔ جو شخص بھی مدینہ سے (کسی عذر کے باعث) اعراض کر کے یہاں کی سکونت کو ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس شخص کو وہاں بسا دے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور جو کوئی (یہاں کی سکونت کو قائم رکھتے ہوئے) مدینہ کی مشقت و تکلیف کو (خوشی سے) برداشت کرے گا تو قیامت کے دن میں اس کے حق میں شفاعت کروں گا یا گواہی دوں گا۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٨/٢٧٥. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٩/٢٧٦. وَفِي رِوَايَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ، أَنْ يَقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

٢٠/٢٧٧. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ، لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا.
رَوَاهُ ابْنُ الْجَارُودِ.

٢٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/١٠٠٣، الرقم/١٣٧٤، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٩١، الرقم/١٠١٠.

٢٧٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩٢، الرقم/١٣٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨١، ١٨٤، الرقم/١٥٧٣، ١٦٠٦، وأيضاً، ٣/٢٣، الرقم/١١١٩٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٧، الرقم/٤٢٨٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٩٥، الرقم/٣٦٢٢٠، ٣٦٢٢٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٢٦٢.

٢٧٧: أخرجه ابن الجارود في المنتقى، ١/١٣٥، الرقم/٥١١.

۱۸/۲۷۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے مدینہ منورہ کے دونوں سیاہ پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیا ہے، جس طرح حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۲۷۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے دونوں سیاہ پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ منورہ کے کسی درخت کو کاٹا جائے گا نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔
اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں پتھر لیے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیا ہے، لہذا نہ اس کے درختوں کو کاٹا جائے گا اور نہ ہی اس کے کسی شکاری جانور کو بھگایا جائے گا۔
اسے امام ابن جرود نے روایت کیا ہے۔

حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمَدِينَةِ أَشَدُّ مِنْ حُبِّهِ لِمَكَّةَ

٢١/٢٧٨. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، حَبِّبْ لِّنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ لِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ، وَانْقُلْ حُمَاهَا اِلَى الْجَحْفَةِ. اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي مَدِّنَا وَصَاعِنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٢/٢٧٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَعَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى يَقُولُ: كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَذْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

٢٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء برفع الوباء والوجع، ٢٣٤٣/٥، الرقم/٦٠١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ١٠٠٣/٢، الرقم/١٣٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧٨/٢، الرقم/١٣٠٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٥/١، الرقم/١٩٨٢-

٢٧٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب كراهية النبي ﷺ أن تعرى المدينة، ٦٦٧/٢، الرقم/١٧٩٠، وأيضاً في كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ وأصحابه المدينة، ١٤٢٨/٣، الرقم/٣٧١١، —

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مکہ مکرمہ کے مقابلہ میں مدینہ منورہ سے

﴿زیادہ محبت﴾

۲۱/۲۷۸۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! جس طرح تو نے ہمارے نزدیک مکہ مکرمہ محبوب کیا ہے مدینہ منورہ کو بھی اسی طرح محبوب کر دے، بلکہ اس کی محبت مکہ سے بھی زیادہ کر دے۔ مدینہ منورہ کے بخار کو مقام جھہ کی طرف منتقل کر دے۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۲/۲۷۹۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت بلالؓ بخار میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ کو جب بخار ہوتا تو کہتے:

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے بھی نزدیک ہوتی ہے۔

.....
ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ۱۰۰۳/۲، الرقم/۱۳۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۵/۶، الرقم/۲۴۴۰۵، ومالك في الموطأ، ۸۹۰/۲، الرقم/۵۸۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۵۴/۴، الرقم/۷۴۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۰/۹، الرقم/۳۷۲۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۱۸۵، الرقم/۵۲۵۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَى، يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْلَةً

بَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرُ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرَدْتُ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ

وَهَلْ يَبْدُونُ لِي شَامَةً وَطَفِيلُ

وَقَالَ: اللَّهُمَّ ائِن شِيبَةَ بَنِ رَبِيعَةَ، وَغُتْبَةَ بَنِ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بَنِ خَلْفٍ
كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ،
حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ. اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي
مُدِّنَا وَصَحْحِهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ
أَوْبَاءُ أَرْضِ اللَّهِ، قَالَتْ: فَكَانَ بَطْحَانُ يَجْرِي نَجَلًا تَعْنِي مَاءَ آجِنًا.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٨٠/٢٣. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَتَنَظَرَ إِلَى
جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ، حَرَكَهَا مِنْ حَبِّهَا.

٢٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب المدينة تنقي
الحبث، ٦٦٦/٢، الرقم/١٧٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند،
١٥٩/٣، الرقم/١٢٦٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات،
باب ما يقول إذا قدم من السفر، ٤٩٩/٥، الرقم/٣٤٤١، وأبو يعلى —

اور حضرت بلال ؓ کا جب بخار اُترتا تو بلند آواز سے کہتے:

’اے کاش! ایک رات میں اُسی وادی (مکہ) میں گزاروں اور
میرے ارد گردِ اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا ایسا روز بھی آئے گا کہ میں مجنّہ
کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ نظر آئیں گے۔‘

اور پھر وہ دعا کرتے: اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عُتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ
بن خلف پر لعنت کر کہ انہوں نے ہمیں ہماری سر زمین سے وبائی امراض
والی زمین کی طرف نکالا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کے لیے ہمارے دلوں میں مکہ مکرمہ جیسی
محبت ڈال، بلکہ مدینہ کی محبت کو اُس سے بھی زیادہ کر دے۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت
دے، ہمارے مُد میں بھی برکت دے (یعنی مدینہ کے اوزان کو بھی بابرکت بنا دے)، اِس کی
آب و ہوا کو ہمارے لیے موافق کر دے اور اِس کے بخار کو جُفّہ کی طرف منتقل کر دے۔ حضرت
عائشہ ؓ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے زیادہ وبا والی
زمین تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہاں بطحان (نام کا ایک نالہ) بدمزہ اور بدبودار پانی کے
ساتھ بہتا تھا (مگر حضور ﷺ کی دعا سے سب وبا، شفا سے بدل گئی)۔
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۸۰/۲۳۔ حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف
لاتے ہوئے مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر
سوار ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت میں اُسے ایڑی مار کر تیز بھگاتے تھے۔

..... فی المسند، ۴۷۴/۶، الرقم/۳۸۸۳، والنسائی فی السنن الکبریٰ،
۴۷۸/۲، الرقم/۴۲۴۸، وابن حبان فی الصحيح، ۴۲۶/۶،
الرقم/۲۷۱۰، والبیہقی فی السنن الکبریٰ، ۲۶۰/۵، الرقم/۱۰۱۵۶۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٢٨١/٢٤. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ، قَالَ: مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ طَرِيقِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَرَوِيِّ،
عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهِ بَلْفُظٍ: لَا يُقْبَضُ النَّبِيُّ إِلَّا فِي أَحَبِّ
الْأَمْكِنَةِ إِلَيْهِ ^[١].

٢٨١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب (٣٣)، ٣/٣٣٨،

الرقم/١٠١٨-١.

[١] أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/٤٦، الرقم/٤٥، وذكره ابن عبد البر

في التمهيد، ٢٤/٣٩٩-.

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۲۸۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال اقدس پر صحابہ کرام ؓ میں آپ ﷺ کے مقام تدفین پر اختلاف ہوا تو حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی ہے جسے میں (آج تک) نہیں بھولا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر نبی کی روح اس مقام پر قبض کرتا ہے جہاں اُسے دفن ہونا پسند ہو۔
اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

امام ابویعلیٰ نے اسحاق بن ابراہیم اللہری کے طریق سے ابو معاویہ سے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے: کسی بھی نبی کی روح اسی مقام پر قبض کی جاتی ہے جو مقام اسے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

الدُّعَاءُ لِلْمَدِينَةِ بِالْبَرَكَتَيْنِ

٢٥/٢٨٢. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيَّ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٦/٢٨٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٨٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب المدينة تنفي الخبز، ٦٦٦/٢، الرقم/١٧٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٩٩٤/٢، الرقم/١٣٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٤٢/٣، الرقم/١٢٤٧٥، وأبو يعلى في المسند، ٢٧٣/٦، الرقم/٣٥٧٨.

٢٨٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب بركة صاع النبي ﷺ ومدهم فيه، ٧٤٩/٢، الرقم/٢٠٢٣، وأيضاً في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ٢٦٧٢/٦، الرقم/٦٩٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة، ٩٩٤/٢، الرقم/١٣٦٨، والنسائي في السنن —

﴿مدینہ منورہ کے لیے (مکہ معظمہ کے مقابلے میں) دو گنا برکت کی

دعا﴾

۲۵/۲۸۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اللہ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ میں رکھی ہے مدینہ کو اس سے دو گنا زیادہ برکت عطا فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۶/۲۸۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے اللہ! اہل مدینہ کے پیانوں میں برکت عطا فرما اور ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.....
 الکبریٰ، ۲/۴۸۴، الرقم/۴۲۶۹، ومالك في الموطأ، كتاب الجامع،
 باب الدعاء للمدينة وأهلها، ۲/۸۸۴، الرقم/۱۵۶۷، والدارمي في
 السنن، ۲/۳۳۴، الرقم/۲۵۷۵، وابن حبان في الصحيح، ۹/۶۰،
 الرقم/۳۷۴۵۔

٢٨٤/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ، جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا، اللَّهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ، بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ، فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَمَالِكٌ.

٢٨٥/٢٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَاعِنَا أَصْغَرُ الصَّيْعَانِ، وَمُدَّنَا أَصْغَرُ الْأُمْدَادِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدَّنَا وَقَلِيلِنَا وَكَثِيرِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ.

٢٨٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمةها، ١٠٠٠/٢، الرقم/١٣٧٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا رأى الباكورة من الثمر، ٥٠٦/٥، الرقم/٣٤٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب إذا أتى بأول الثمرة، ١١٠٥/٢، الرقم/٣٣٢٩، ومالك في الموطأ، ٨٨٥/٢، الرقم/١٥٦٨، وابن حبان في الصحيح، ٦٢/٩، الرقم/٣٧٤٧.

٢٨٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب العشر، ذكر الخبر الدال على أن —

۲۸۴/۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ پہلا (پکا ہوا) پھل دیکھتے تو اسے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول کرنے کے بعد فرماتے: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی اور میں ان کی مکہ کے لیے کی گئی دعا کی طرح اولاً مدینہ کے لیے اتنی ہی برکت کی دعا کرتا ہوں، پھر اس کے ساتھ اضافۃً ایک گنا اور زیادہ برکت کی دعا کرتا ہوں (یعنی مدینہ میں مکہ سے دو گنا برکت نازل فرما)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل اس کو دے دیتے۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔

۲۸۵/۲۸۔ ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارا صاع چھوٹا صاع ہے اور ہمارا مد چھوٹا مد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت ڈال اور ہمارے مد میں بھی برکت ڈال، ہمارے کم میں بھی برکت فرما اور زیادہ میں بھی برکت فرما۔ مدینہ کی موجودہ برکت کے ساتھ مزید دو گنا اور برکت عطا فرما۔

اس حدیث کو امام ابن حبان نے صحیح اسناد کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٦/٢٩. عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ
 لَهُمْ فِي مِدَّتِهِمْ. اَللّٰهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ
 وَرَسُولُكَ، وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ سَأَلَكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ
 كَمَا سَأَلَكَ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، إِنَّ الْمَدِينَةَ مُشَبَّكَةٌ بِالْمَلَائِكَةِ،
 عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكٌ يَحْرُسَانِهَا، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُوتُ وَلَا الدَّجَالُ، مَنْ
 أَرَادَهَا بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

رَوَى مُسْلِمٌ طَرَفًا مِنْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو يَعْلَى، وَأَبُو عَوَانَةَ،
 وَالْحَاكِمُ. كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطِيِّ بِهِ. وَقَالَ
 الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وَعِنْدَ مُسْلِمٍ قَوْلُهُ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ
 فِي مِدَّتِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا

٢٨٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب من أراد أهل المدينة
 بسوء أذابه الله، ١٠٠٨/٢، الرقم/١٣٨٧، وأحمد بن حنبل في
 المسند، ١٨٣/١، الرقم/١٥٩٣، وأبو يعلى في المسند، ١٢٩/٢،
 الرقم/٨٠٤، وأبو عوانة في المسند، ٤٤٢/٢، الرقم/٣٧٥٩،
 والحاكم في المستدرک، ٥٨٥/٤، الرقم/٨٦٢٨، والمقدسي في
 الأحاديث المختارة، ١٤٦/٣، الرقم/٩٤٤، وذكره الهيثمي في
 مجمع الزوائد، ٣٠٨/٣-٣٠٩.

۲۸۶/۲۹۔ حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اہل مدینہ کے لیے ان کے شہر میں برکت عطا فرما اور ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! بے شک ابراہیم ؑ تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور بے شک میں بھی تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں۔ ابراہیم ؑ نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے سوال کیا تھا، بے شک میں تجھ سے اہل مدینہ کے لیے اسی طرح سوال کرتا ہوں جس طرح ابراہیم ؑ نے اہل مکہ کے لیے سوال کیا تھا، بلکہ اس کے ساتھ اضافۃً ایک گنا مزید برکت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک مدینہ فرشتوں سے گھرا ہوا ہے اور اس کے ہر راستے میں دو فرشتے متعین ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس میں نہ طاعون داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔ جس نے مدینہ (اور اہل مدینہ) کے بارے میں برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے گھلا (کر ختم کر) دے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

امام مسلم نے اس حدیث کے ابتدائی اور آخری الفاظ روایت کئے ہیں اور احمد بن حنبل، ابویعلیٰ، ابوعوانہ اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

امام مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اہل مدینہ کے مد میں برکت عطا فرما۔ آگے طویل حدیث ہے اور اس میں ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کے بارے میں برائی کا ارادہ کیا

بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللَّهُ، كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

٣٠/٢٨٧. عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرِّي: أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ، وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقَلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرَّيْفِ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا تَفْعَلْ، الزَّمِ الْمَدِينَةَ. فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ: حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ وَفِيهِ قَوْلُهُ صلى الله عليه وسلم: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ، حَرَامًا مَا بَيْنَ مَازِمِهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ. اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا. اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا. اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي مُدْنَا. اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ الْمَدِينَةِ شَعْبٌ وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو عَوَانَةَ.

٣١/٢٨٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ،

٢٨٧: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سَكْنَى

الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا، ٢/١٠٠١، الرَّقْمُ/١٣٧٤، وَأَبُو عَوَانَةَ

فِي الْمُسْنَدِ، ٢/٤٣٦، الرَّقْمُ/٣٧٣٧-

٢٨٨: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سَكْنَى —

اللہ تعالیٰ اس کو ایسے گھلا (کر ختم کر) دے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

۳۰/۲۸۷۔ یحییٰ بن ابی اسحاق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مہری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے سنا کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ قط اور تنگی میں مبتلا ہوئے تو مہری نے حضرت ابوسعید خدری ؓ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: میں کثیر العیال ہوں اور ہمیں تنگی کا سامنا ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کسی سرسبز و شاداب جگہ پر لے جاؤں۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے فرمایا: ایسا مت کرو اور مدینہ میں ہی قیام کرو، ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی سفر پر گئے، جب ہم مقام عسفان میں پہنچے..... آگے طویل حدیث ہے۔ اس میں آپ ﷺ کی یہ دعا ہے: اے اللہ! حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کا سارا علاقہ حرم ہے، یہاں نہ خوزیزی کی جائے اور نہ لڑنے کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں، چارہ کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں۔ اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے مُد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے مُد میں برکت فرما دے، اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اس کی برکت کو مکہ کی برکت کے ساتھ مزید دو گنا بڑھا دے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستے پر دو فرشتے مقرر ہیں جو تمہاری (سفر سے) واپسی تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

اسے امام مسلم اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۲۸۸۔ اور ایک روایت میں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ!

..... المدينة والصبر على لأوائها، ۱۰۰۲/۲، الرقم/۱۳۷۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۷/۳، الرقم/۱۱۴۵۰، وأبو يعلى في المسند، ۴۶۳/۲، الرقم/۱۲۸۲، وابن حبان في الصحيح، ۵۹/۹، الرقم/۳۷۴۳، وأبو عوانة في المسند، ۴۰۱/۲، الرقم/۳۵۹۲۔

بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو عَوَانَةَ.

٣٢/٢٨٩. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا بَيْنَ لَا بَتَيِ

الْمَدِينَةِ حَرَامٌ، قَدْ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ. اَللّٰهُمَّ،

اجْعَلِ الْبَرَكَةَ فِيهَا بَرَكَتَيْنِ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّنِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٣٣/٢٩٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى

إِذَا كُنَّا بِحَرَّةِ السُّقْيَا، الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: ائْتُونِي بِوُضُوءٍ، فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ

إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ، وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا عَبْدُكَ

وَرَسُولُكَ أَذْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّنِهِمْ وَصَاعِهِمْ

مِثْلِي مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ.

٢٨٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٩، الرقم/١٤٥٧، وذكره

ابن عبد البر في التمهيد، ٦/٣١٥، وأيضاً، ٢٠/١٧٩.

٢٩٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٥، الرقم/٩٣٦، والترمذي

في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ٥/٧١٨،

الرقم/٣٩١٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٤، الرقم/٤٢٧٠، —

ہمارے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما اور (ہمیں مکہ کی) ایک برکت کے ساتھ مدینہ منورہ کو دو برکتیں مزید عطا فرما دے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابویعلیٰ، ابن حبان اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۲۸۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو سیاہ پتھر لے پہاڑوں کے درمیان والی جگہ حرم ہے، بے شک اسے رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے جس طرح سیدنا ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا (اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کی برکت کو (مکہ کی برکت کے مقابلے میں) دوگنا فرما دے اور اہل مدینہ کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۲۹۰۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک کہ سقیا کی سنگلاخ زمین تک جا پہنچے، جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو گئے اور یہ دعا مانگی: یا اللہ! حضرت ابراہیم ؑ تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں، انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی اور میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں اور تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے مد اور صاع میں مکہ کے مقابلے میں دوگنا برکت عطا فرما، جو برکت تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی، اس برکت کے ساتھ مدینہ کو مزید دو برکتیں اور عطا فرما۔

..... وابن حبان في الصحيح، ۶۱/۹، الرقم/۳۷۴۶، والطبراني في

المعجم الأوسط، ۵۰/۷، الرقم/۶۸۱۸، والمقدسي في الأحاديث

المختارة، ۱۶۴/۲، الرقم/۵۴۳۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ جَبَّانٍ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَذَكَرَ الْإِمَامُ أَبُو الْحَجَّاجِ الْمِزِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ حَجَّ ذَلِكَ الْعَامَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ خَلِيفَةً، فَجَلَسَ مَعَ الْمُقْبَرِيِّ وَمَعَ ابْنِ أَبِي عِتَابٍ، إِذْ جَاءَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَنْتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ؟ فَالْتَفَتَ يَزِيدُ إِلَى الشَّيْخَيْنِ، فَقَالَ: مَجْنُونٌ هَذَا أَمْ مُصَابٌ؟ فَذَكَرُوا لَهُ مِنْ فَضْلِهِ وَصَلَاحِهِ، فَقَالُوا: هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطُ صَاحِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، حَتَّى رَقَّ لَهُ وَلَانَ، قَالَ: نَعَمْ، أَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ.

فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مَا أَجْمَلَكَ، إِنَّكَ لَتَشَبَّهُ أَبَاكَ، إِنْ وَلَّيْتَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا، فَاسْتَوْصِ بِأَهْلِ الْمَدِينَةِ خَيْرًا، فَأَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ لِحَدَّثَنِي عَنْ جَبِّي وَحَبِّهِ صَاحِبِ هَذَا الْبَيْتِ - وَأَشَارَ إِلَى بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، يُقَالُ لَهَا: بَيْوْتُ السُّقْيَا، وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي أَرَى بَيَاضَ مَا تَحْتَ مَنْكَبَيْهِ.

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو الحجاج المزنی نے محمد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یسار سے روایت
بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اور اسی سال خلیفہ بننے سے پہلے عبد الملک بن مروان بھی حج کرنے آیا ہوا تھا، وہ مقبری اور ابن ابی عتاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ابو عبد اللہ القراظ آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا: کیا تم یزید بن عبد الملک ہو؟ یزید نے شیخین کی طرف دیکھا اور کہا: یہ شخص دیوانہ یا مصیبت زدہ لگتا ہے؟ انہوں نے اس کے فضل و صلاحیت کا ذکر کیا۔ اور کہا: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو عبد اللہ القراظ ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا دل ان کے لیے نرم پڑ گیا، اس نے کہا: ہاں میں یزید بن عبد الملک ہوں۔

ابو عبد اللہ نے اسے کہا: تم کتنے خوبصورت ہو، بیشک اپنے باپ کی طرح ہو۔ اگر تم مسلمانوں کے کسی امر میں ان پر والی مقرر کیے جاؤ تو اہل مدینہ سے حسن سلوک کرنا۔ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بناتا ہوں کہ انہوں نے میرے اور اپنے محبوب، اس گھر والے، سے مجھے حدیث بیان کی اور انہوں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی ایک جانب 'بیوت السقیاء' تشریف لے گئے، جسے سقیا کے گھر کہتے ہیں اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس قبلہ کی طرف کیا اور اپنے ہاتھ بلند کئے، حتیٰ کہ اب بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے نیچے کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ نَبِيَّكَ وَخَلِيْلَكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ
مَكَّةَ، وَاَنَا نَبِيُّكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَدِيْنِهِمْ وَصَاعِيْهِمْ وَقَلِيْلِيْهِمْ وَكَثِيْرِيْهِمْ ضَعْفِيْ مَا
بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمْ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَاَشَارَ
اِلَى نَوَاحِي الْاَرْضِ كُلِّهَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَهُمْ بِسُوْءٍ، فَاَذْبُهْ كَمَا
يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ [١].

ذَكَرَهُ الْمَزِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ.

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيْخِهِ مِنْ طَرِيْقِ مُحَمَّدِ بْنِ
مُوْسَى بِهِ مُخْتَصَرًا بِلَفْظٍ: مَنْ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ بِسُوْءٍ فَاَذْبُهْ
كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ [٢].

[١] المزني في تهذيب الكمال، ٥٠٧/٨-٥٠٨.

[٢] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٢٣٧/١، الرقم/٧٥٢.

آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم تیرے نبی اور خلیل ہیں۔ انہوں نے تجھ سے مکہ والوں کے لیے دعا کی اور میں بھی تیرا نبی اور رسول ہوں، میں تجھ سے مدینہ والوں کے لیے دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ! ان کے مُد میں اور ان کے صاع میں برکت عطا فرما، اور ان کے کم اور زیادہ میں اہل مکہ کے مقابلے میں دوگنا برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ان کو یہاں یہاں سے رزق عطا فرما اور آپ ﷺ نے زمین کے گرد و نواح کی طرف اشارہ کیا۔ اے اللہ! جو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کو گھلا (کرنیست و نابود کر) دے جس طرح نمک پانی میں گھل (کرنیست و نابود ہو) جاتا ہے۔

اسے امام مزی نے ’تہذیب الکمال‘ میں ذکر کیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی کتاب ’التاریخ الکبیر‘ میں محمد بن موسیٰ کے طریق سے مختصر الفاظ کے ساتھ یوں بیان کیا ہے: (اے میرے پروردگار:) جو کوئی اہل مدینہ کے بارے میں برا ارادہ رکھے تو اُس کو ایسے گھلا دے جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

أُرُوزُ الْإِيْمَانِ إِلَى الْمَدِينَةِ

الْمَرْحَلَةُ الْأُولَى: أُرُوزُ الْإِيْمَانِ إِلَى الْحِجَازِ

٣٤/٢٩١. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ لَيَأْرُزُ إِلَى الْحِجَازِ، كَمَا تَأْرُزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ، مَعْقِلَ الْأُرْوِيَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ. إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَيَرْجِعُ غَرِيبًا. فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ، الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ: لَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ. أَيُّ لَيَتَحَصَّنُ وَيَعْتَصِمُ وَيَلْتَجِيءُ إِلَيْهِ، كَمَا يَلْتَجِيءُ الْوَعْلُ إِلَى رَأْسِ الْجَبَلِ [١].

٢٩١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، ١٨/٥، الرقم/٢٦٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٦/١٧، الرقم/١١، والأصبهاني في الأمثال في الحديث النبوي، ٣٣٦/ الرقم/٢٨٧، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/١٦٨.

[١] ابن الأثير في النهاية في غريب الأثر، ٢٨١/٣.

﴿ایمان کا مدینہ منورہ کی جانب سمٹ جانا﴾

﴿پہلے مرحلے میں ایمان کا حجاز کی طرف سمٹ جانا﴾

۳۴/۲۹۱۔ حضرت عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ بطریق اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ کر آ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ جاتا ہے۔ دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جیسے بکریاں پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ لیتی ہیں (اور محفوظ و مامون ہو جاتی ہیں)۔ دین ابتداء میں اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہوگا، غرباء کے لیے خوشخبری ہے جو میرے بعد لوگوں کی طرف سے میری سنت میں پیدا شدہ بگاڑ کی اصلاح کریں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علامہ ابن اثیر نے کہا ہے: دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جیسے پہاڑی بکریاں پہاڑوں کی چوٹیوں پر پناہ لیتی ہیں، اس سے یہ مراد ہے کہ ایمان یہاں محفوظ و مامون ہوگا اور اس جانب اس طرح سمٹ کر آ جائے گا جس طرح (خطرہ کے وقت) پہاڑی بکرا پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتا ہے۔

الْمَرْحَلَةُ الثَّانِيَّةُ: أُرُوْزُ الْإِيْمَانِ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ

٣٥/٢٩٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَنْدَه.

٣٦/٢٩٣. وَفِي رِوَايَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ الْإِيْمَانَ بَدَأَ غَرِيْبًا، وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ، فَطُوْبَى يَوْمَئِذٍ لِلْغُرَبَاءِ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، لَيَأْرِزَنَّ الْإِيْمَانُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه وَالْمَقْدِسِيُّ.

٢٩٢: أخرجہ مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً وإنه يأرز بين المسجدين، ١/١٣١، الرقم/١٤٦، وابن منده في الإيمان، ١/٥٢٠، الرقم/٤٢١، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/١١٥، وأيضاً في دلائل النبوة، ٢/٥٢٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢١٢، الرقم/٣٧٢.

٢٩٣: أخرجہ أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٤، الرقم/١٦٠٤، وابن منده في الإيمان، ١/٥٢١-٥٢٢، الرقم/٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٢٦٣، والمقرئ الداني في السنن الواردة في الفتن، ٣/٦٣٥-٦٣٦، الرقم/٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٧٧.

﴿ دوسرے مرحلے میں ایمان کا حرمین شریفین کی طرف سمٹ جانا ﴾

۳۵/۲۹۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہوگا اور (آخری زمانہ میں) اسلام سمٹ کر دو مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) کے درمیان آ جائے گا، جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۲۹۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ایمان ابتداء میں اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہوگا۔ اُس وقت لوگوں کے فساد کے زمانہ میں (دین پر عمل پیرا ہونے والے) غرباء کو مبارک ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو القاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! ایمان ضرور سمٹ کر ان دو مسجدوں (بیت اللہ اور مسجد نبوی) کے درمیان آ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں واپس آ جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن مندہ اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

الْمَرْحَلَةُ الثَّالِثَةُ: أُرْوُزُ كُلِّ إِيْمَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ

٣٧/٢٩٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْإِيْمَانَ لِيَارِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٨/٢٩٥. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ، يَحْتَبِي الْمَالَ حَتَّى لَا يَعُدَّهُ عَدًّا، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَعُودَنَّ الْأَمْرُ كَمَا بَدَأَ، لَيَعُودَنَّ كُلُّ إِيْمَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا بَدَأَ مِنْهَا، حَتَّى يَكُونَ كُلُّ إِيْمَانٍ بِالْمَدِينَةِ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا، إِلَّا أَبْدَلَهَا اللَّهُ خَيْرًا مِنْهُ، وَلَيَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرُخْصٍ مِنْ أَسْعَارٍ وَرِيفٍ فَيَتَّبِعُونَهُ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

٢٩٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل المدينة، باب

الإيمان يأرز إلى المدينة، ٦٦٣/٢، الرقم/١٧٧٧، ومسلم في

الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود

غريبا وإنه يأرز بين المسجدين، ١٣١/١، الرقم/١٤٧، والترمذي في

السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود

غريبا، ١٨/٥، الرقم/٢٦٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب

المناسك، باب فضل المدينة، ١٠٨/٢، الرقم/٣١١١، وابن حبان

في الصحيح، ٤٦/٩، الرقم/٧٨٣٣، وأبو عوانة في المسند، ٩٤/١،

الرقم/٢٩٤-

٢٩٥: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٥٠١/٤، الرقم/٨٤٠٠، والبيهقي —

﴿بالآخرا ایمان کا مکمل طور پر مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جانا﴾

۳۷/۲۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قربِ قیامت) ایمان سمٹ کر مدینہ منورہ میں اس طرح آ کر پناہ لے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف پناہ لیتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۸/۲۹۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ایک خلیفہ ایسا بھی ہوگا جو حاجتمندوں پر خوب مال لٹائے گا اور اسے شمار بھی نہیں کرے گا، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دین کا معاملہ ضرور اسی جگہ ہی لوٹ آئے گا جہاں سے شروع ہوا تھا، یقیناً ایمان سارے کا سارا پلٹ کر مدینہ میں لوٹ آئے گا، جیسا کہ وہاں سے شروع ہوا تھا، یہاں تک کہ ایمان مکمل طور پر مدینہ منورہ میں ہی محفوظ ہوگا۔ پھر راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی مدینہ سے بے رغبت ہو کر نکل جائے گا، اس کی جگہ پر اللہ تعالیٰ بہتر شخص کو مدینہ میں لے آئے گا، یقیناً لوگ (چیزوں کے) ستے دام اور سرسبز زمین کے متعلق سن کر اس کے پیچھے چل پڑیں گے، جبکہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں گے۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

وَرَوَاهُ الرَّامَهُزْمِيُّ فِي كِتَابِ (أَمْثَالِ الْحَدِيثِ) مِنْ طَرِيقِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ رِفَاعَةَ الْمُرِّيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُوشِكُ أَنْ يَنْطَوِيَ الْإِسْلَامُ فِي كُلِّ بَلَدٍ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَنْطَوِي الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا ^[١].

وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَنْحَازُ إِلَيْهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ كَمَا يَحُورُ السَّيْلُ الْغُثَاءَ. وَاللَّهُ، إِنْ تَرَبَّتْهَا لِمُؤْمِنَةٍ. سَمَّاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَبِيبَةً ^[٢].
ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

قَالَ صَالِحُ الرَّفَاعِيِّ: وَحَدِيثُ عَائِشَةَ رضي الله عنها رَوَاهُ أَيْضًا ابْنُ عَدِيٍّ، وَأَبُو نُعَيْمٍ (فِي الطَّبِّ) مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَزَامِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ بِهِ، مُخْتَصَرًا بِلَفْظٍ: الْمَدِينَةُ تُرَبَّتْهَا مُؤْمِنَةٌ.

[١] الرامهرمزي في أمثال الحديث / ١٢٨، الرقم / ٩٧-

[٢] أخرجه ابن أبي حاتم في العلل، ٣ / ٣١٢، الرقم / ٨٩٧-

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام رامہرمزی نے امثال الحدیث میں زبیر بن بکار کے طریق سے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں ابن نافع نے بیان کیا ہے، انہوں نے عطیہ بن رفاع المری سے انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اسلام تمام شہروں سے سمٹ کر مدینہ کی طرف لوٹ آئے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں گھس جاتا ہے۔

أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ایمان مدینہ منورہ کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سیلاب خس و خاشاک کو اکٹھا کر کے لے جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اس کی مٹی ایمان اور امن والی ہے۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیبہ نام دیا ہے۔

اسے امام ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

شیخ صالح رفاعی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ابن عدی نے بھی روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے اسے (کتاب الطب میں) عبد الرحمن الحزامی کے طریق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے محمد بن اسماعیل بن ابی ندیک سے مختصراً ان الفاظ سے روایت کیا ہے: مدینہ کی مٹی امن اور ایمان سے معمور ہے۔

وَعِنْدَ أَبِي نُعَيْمٍ بَلْفِظُ: وَاللَّهِ، إِنَّ تَرْبَتَهَا مَيْمُونَةٌ.

وَقَالَ صَالِحُ الرَّفَاعِيِّ: وَالْمَعْنَى: أَنَّ الْإِيمَانَ يَضُمُّ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَيَجْمَعُ فِيهَا، كَمَا يَجْمَعُ السَّيْلُ مَا يَجِدُهُ عَلَى طَرِيقِهِ مِنْ غَثَاءٍ، فَيَحْمِلُهُ مَعَهُ إِلَى حَيْثُ يَنْتَهِي.

رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الطَّبِّ النَّبَوِيِّ وَذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي التَّقْرِيبِ وَصَالِحُ الرَّفَاعِيِّ فِي الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ^[١].

٢٩٦/٣٩. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَنَةَ رحمته الله أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا ثُمَّ يَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِينَ يُصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَنْحَازَنَّ الْإِيمَانُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا يَحُوزُ السَّيْلُ (الدِّمْنَ)، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَأْرِزَنَّ الْإِسْلَامُ إِلَى مَا بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا.

[١] أخرجه ابن عدي في الكامل، ٢٢٧/٣، وأبو نعيم في الطب النبوي،

٣٥٦/١، الرقم/٢٩٣، وذكره ابن حجر في التقريب، الرقم/٧٠٢٦ كما

ذكره الرفاعي في الأحاديث الواردة في فضائل المدينة/٢٩٠-٢٩١.

٢٩٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٧٣/٤، الرقم/١٦٧٣٦، ونعيم

بن حماد في كتاب الفتن، ٤٩١/٢، الرقم/١٣٧٩، وعبد الله بن

أحمد بن حنبل في زوائده على مسند أبيه، ٧٣/٤، ٧٤، وأبو نعيم —

اور ابو نعیم کے الفاظ یہ ہیں: اللہ کی قسم! بے شک اس کی زمین امن و برکت والی ہے۔

شیخ صالح رفاعی ہی کہتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے: بے شک ایمان (دنیا بھر سے) سمٹ کر مدینہ کی طرف آ جائے گا اور اس (شہر) مدینہ میں ہی جمع ہو جائے گا جس طرح سیلاب خس و خاشاک سمیت ہر چیز کو اپنے راستے میں جمع کرتا ہے پھر اپنے ساتھ وہاں تک لے جاتا ہے جہاں وہ ختم ہوتا ہے۔

اس کو ابن عدی نے 'الکامل' اور ابو نعیم نے 'الطب النبوی' میں روایت کیا ہے جبکہ عسقلانی نے 'التقریب' اور رفاعی نے 'الأحادیث الواردة في فضائل المدينة' میں بیان کیا ہے۔

۳۹/۲۹۶۔ حضرت عبدالرحمن بن سنہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور پھر وہ اجنبی ہو جائے گا جس طرح کہ ابتداء میں تھا، لہذا خوشخبری ہے غرباء کے لیے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو لوگوں کے فساد میں مبتلا ہونے کے وقت اصلاح کرتے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ایمان مدینہ منورہ میں اس طرح سمٹ کر آ جائے گا جس طرح سیلاب کو سمیٹ لیتا ہے۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اسلام سمٹ کر (اولاً) ان دو مسجدوں (یعنی مسجد حرام اور مسجد نبوی) کے درمیان اس طرح پناہ لے گا جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ آتا ہے۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَأَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ.

٤٠/٢٩٧. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَدِينَةُ قُبَّةُ الْإِسْلَامِ، وَدَارُ الْإِيمَانِ، وَأَرْضُ الْهَجْرَةِ، وَمَبْوَأُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ عَيْسَى بْنُ مِينَأَ قَالَ لَوْ، وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

٢٩٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٨٠/٥، الرقم/٥٦١٨،

وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٤٩/٢، الرقم/١٨٧٦،

والهيثمى في مجمع الزوائد، ٢٩٨/٣.

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، نعیم بن حماد اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابو نعیم اصبہانی نے اس کو 'معرفة الصحابة' میں ذکر کیا ہے۔

۴۰/۲۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ اسلام کا قلعہ، ایمان کا گھر اور ہجرت کی جگہ ہے اور (رسول اللہ ﷺ سے احکام صادر ہونے کے باعث) یہ شہر چیزوں کے حلال و حرام ہونے کی جگہ ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام منذری کہتے ہیں کہ طبرانی نے اسے المعجم الاوسط میں ایسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں کوئی نقص نہیں۔ امام پیشی کہتے ہیں کہ اس کی سند میں عیسیٰ بن مینا قالون ہیں۔ اس کی حدیث حسن ہے اور اس کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

الْمَلَائِكَةُ يَحْرُسُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى أَنْقَابِهَا وَأَبْوَابِهَا

٤١/٢٩٨. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَثَلُ الْمَدِينَةِ كَالْكَبِيرِ، وَحَرَمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ وَأَنَا أُحْرِمُ الْمَدِينَةَ، وَهِيَ كَمَكَّةَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا وَحِمَاهَا كُلُّهَا. لَا يُقَطَّعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ مِنْهَا، وَلَا يَقْرُبُهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الطَّاغُوتُ، وَلَا الدَّجَالُ. وَالْمَلَائِكَةُ يَحْرُسُونَهَا عَلَى أَنْقَابِهَا وَأَبْوَابِهَا. قَالَ: وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَحْمِلُ فِيهَا سِلَاحًا لِقِتَالٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وَرَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ مِنْ طَرِيقِ أَبِي بَكْرٍ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشَّرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ مُخْتَصَرًا، بَلْفَظٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَدِينَةُ حَرَامٌ كَحَرَامِ مَكَّةَ، وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، إِنَّ عَلَى أَنْقَابِهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ ^[١].

٤٢/٢٩٩. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَدِينَةُ وَمَكَّةُ مَحْفُوفَتَانِ بِالْمَلَائِكَةِ، عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكٌ،

٢٩٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٩٣، الرقم/١٥٢٧٠.

[١] أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/٣٤٠، الرقم/١١٣١.

٢٩٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٣، الرقم/١٠٢٧٠، —

﴿مدینہ منورہ کے راستوں اور دروازوں پر مسلح فرشتے مامور ہیں﴾

۳۱/۲۹۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مدینہ کی مثال ایک بھٹی کی سی ہے (یعنی بھٹی کی طرح گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر ختم کر دیتا ہے)، حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں۔ یہ شہر اپنے سیاہ پہاڑوں اور چراگاہوں کے درمیان مکہ کی طرح سارا حرمت والا ہے۔ اس کے درختوں کو نہ کاٹا جائے مگر یہ کہ کوئی شخص (جانوروں کے لیے) اس میں سے کچھ چارہ بنا لے، اور ان شاء اللہ طاعون کا مرض اور نہ ہی دجال اس کے قریب آ سکیں گے اور فرشتے اس کے دروازوں اور اس کی شاہراہوں پر پہرہ دیں گے۔ راوی نے کہا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی کے لیے حلال نہیں کہ اس میں لڑائی کرنے کے لیے اسلحہ اٹھائے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو عبد بن حمید نے ابی بکر الفضل بن مبشر المدنی کے طریق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختصر الفاظ میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ حرمت والا ہے جس طرح کہ مکہ مکرمہ حرمت والا ہے اور اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر قرآن نازل فرمایا! بے شک اس کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

۳۲/۲۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو فرشتوں کے ذریعہ محفوظ بنایا گیا ہے، ان کے ہر راستے پر فرشتے (بطور محافظ مقرر) ہے

لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَالُ وَلَا الطَّاغُوتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. وَقَالَ
الْحَافِظُ ابْنُ حَبْرٍ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

٤٣/٣٠٠. وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ مِنْ طَرِيقِ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ فُلَيْحٍ
بِهِ بَلْفُظٌ: الْمَدِينَةُ وَمَكَّةُ مُحْفُوظَتَانِ بِالْمَلَأَنَكَةِ، عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكٌ،
لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَالُ وَلَا الطَّاغُوتُ.

لہذا طاعون اور دجال ان میں داخل نہیں ہوں گے۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے، اور امام پیشی نے کہا ہے: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند کے راوی 'صحیح مسلم' کے راوی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے: اس کی سند کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

۴۳/۳۰۰۔ امام بخاری نے اس کو اپنی تاریخ میں سعید بن منصور کے طریق سے روایت کیا ہے، انہوں نے فلیح سے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے: مکہ اور مدینہ کو فرشتوں کے ذریعہ محفوظ بنایا گیا ہے، ہر ایک دروازے پر فرشتہ ہے، دجال اور طاعون اس (شہر) میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حِمَايَةُ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّاعُونَ

٤٤/٣٠١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٥/٣٠٢. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ، ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ، فَأَوَّلْتُ أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ نُقْلَ إِلَيْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

٣٠١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة، ٦٦٤/٢، الرقم/١٧٨١، وأيضاً في كتاب الطب، باب ما يُذكر في الطاعون، ٢١٦٥/٥، الرقم/٥٣٩٩، وأيضاً في كتاب الفتن، باب لا يدخل الدجال المدينة، ٢٦٠٩/٦، الرقم/٦٧١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها، ١٠٠٥/٢، الرقم/١٣٧٩، ومالك في الموطأ، ٨٩٢/٢، الرقم/١٥٨٢.

٣٠٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب إذا رأى أنه أخرج الشيء من كورة فأسكنه موضعاً آخر، ٢٥٨٠/٦، الرقم/٦٦٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٧/٢، ١١٧، ١٣٧، الرقم/٥٨٤٩، ٥٩٧٦، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في رؤيا النبي ﷺ الميزان والدلو، ٥٤١/٤، الرقم/٢٢٩٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٩٠/٤، الرقم/٧٦٥١، وابن ماجه في السنن، —

﴿ مدینہ منورہ کا طاعون سے محفوظ ہونا ﴾

۴۴/۳۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے (بطور محافظ مقرر) ہیں، لہذا طاعون اور دجال اس (مقدس شہر) میں داخل نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۵/۳۰۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکلی یہاں تک کہ مہینعہ جا بٹھری اور اسی کو جُحَفَہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ مدینہ منورہ کی وبا اُدھر بھیج دی گئی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٣٠٣. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عَسِيبٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرِيلُ ﷺ بِالْحُمَى وَالطَّاعُونَ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمَى بِالْمَدِينَةِ، وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَّامِ، فَالطَّاعُونَ شَهَادَةً لَأُمَّتِي وَرَحْمَةً لَهُمْ، وَرَجَسَ عَلَى الْكَافِرِينَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي الثَّقَاتِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثَقَاتٌ.

٣٠٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٨١/٥، الرقم/٢٠٧٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٩١/٢٢، الرقم/٩٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦١/٧، وابن حبان في الثقات، ٣٩٩/٥، وأبو نعيم في معرفة الصحابة، ٢٤٣/٣، الرقم/٩٦٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٠/٢.

۳۰۳/۳۶۔ ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو عسیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے تو میں نے بخار کو مدینہ منورہ کے لیے روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف بھیج دیا۔ لہذا طاعون میری امت کے لیے شہادت اور ان کے لیے رحمت ہے اور کافروں کے لیے گندگی ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے کہا ہے کہ اسے امام احمد اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور امام احمد کے رجال ثقہ ہیں۔

حِمَايَةُ الْمَدِينَةِ مِنَ الدَّجَالِ

٤٧/٣٠٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُرُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٨/٣٠٥. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٠٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب لا يدخل الدجال المدينة، ٢/٦٦٥، الرقم/١٧٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراف الساعة، باب قصة الجساسة، ٤/٢٢٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩١، ٢٣٨، الرقم/١٣٠٠٩، ١٣٥٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٥، الرقم/٤٢٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢١٤، الرقم/٦٨٠٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٦، الرقم/٣٢٤٢٨، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٦/١١٦٣، الرقم/٦٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٥٤، الرقم/٧٣٢.

٣٠٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة، ٢/٦٦٤، الرقم/١٧٨٠، وأيضاً في كتاب الفتن، باب ذكر الدجال، ٦/٢٦٠٧، الرقم/٦٧٠٧، وابن حبان في —

﴿مدینہ منورہ کا دجال سے محفوظ ہونا﴾

۳۷۴/۳۰۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس کو (قیامت کے قریب) دجال برباد نہیں کرے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے ان کی حفاظت نہ کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو (نہایت سخت زلزلے کے) تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۸۸/۳۰۵۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح دجال کا رعب مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوگا۔ اس (شہر) کے اس وقت سات دروازے (داخلی راستے) ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

..... الصحيح، ۴۸/۹، الرقم/۳۷۳۱، ۶۸۰۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۰۶/۶، الرقم/۳۲۴۲۵، ۳۷۴۸۳، والحاكم في المستدرک، ۵۸۵/۴، الرقم/۸۶۲۷۔

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: فَقَالَ (أَبُو بَكْرَةَ رضي الله عنه): أَشْهَدُ أَنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ قَرْيَةٍ يَدْخُلُهَا فِرْعُ الدِّجَالِ
إِلَّا الْمَدِينَةَ، يَأْتِيهَا لِيَدْخُلَهَا، فَيَجِدُ عَلَى بَابِهَا مَلَكًا مُصَلِّيًا
بِالسَّيْفِ، فَيَرُدُّهُ عَنْهَا ^[١].

ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ.

٤٩/٣٠٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا
الدِّجَالُ، فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَقْرِبُهَا الدِّجَالُ. قَالَ: وَلَا
الطَّاغُوتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٥٠/٣٠٧. عَنْ مِخْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ: يَوْمَ الْخَلَاصِ، وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ؟ يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ؟

[١] ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، كتاب الفتن، باب ذكر الدجال، ٩٥/١٣.

٣٠٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب لا يدخل الدجال المدينة، ٢٦٠٩/٦، الرقم/٦٧١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٢/٣، الرقم/١٣١١١، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، ٥١٤/٤-٥١٥، الرقم/٢٢٤٢، وأبو يعلى في المسند، ٣٩٠/٥، الرقم/٣٠٥١، ١٣/٦، الرقم/٣٢٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٢١٥/١٥، الرقم/٦٨٠٤.

٣٠٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٨/٤، الرقم/١٨٩٩٦، —

حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: حضرت ابو بکرہ ؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر گاؤں میں دجال کا خوف داخل ہوگا، سوائے مدینہ (منورہ) کے۔ وہ اس میں داخل ہونے کے لیے آئے گا تو اس کے دروازے پر ایک فرشتہ پائے گا، جس نے تلوار پکڑی ہوگی، وہ اُسے واپس لوٹا دے گا۔

اسے امام عسقلانی نے 'فتح الباری' میں ذکر کیا ہے۔

۴۹/۳۰۶۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ (منورہ) کی طرف دجال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے، ان شاء اللہ نہ دجال اور نہ ہی طاعون اس کے قریب آسکیں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۳۰۷۔ حضرت وَحْبَنُ بْنُ الْأَدْرَعِ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یوم الخلاص، (خلاصی اور نجات کا دن)، اور یوم الخلاص کیا ہے؟

يَوْمَ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ: - ثلاثًا - فَقِيلَ لَهُ: وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ؟ قَالَ يَجِيءُ الدَّجَالُ فَيَصْعَدُ أُحُدًا، فَيَنْظُرُ الْمَدِينَةَ، فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: أَتَرَوْنَ هَذَا الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ؟ هَذَا مَسْجِدُ أَحْمَدَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكًا مُصَلِّنًا، فَيَأْتِي سَبْحَةَ الْجَرْفِ، فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ. فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ، وَلَا فَاسِقٌ وَلَا فَاسِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، فَذَلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

٥١/٣٠٨. عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ - فَذَكَرَتْ حَدِيثَهَا فِي ذِكْرِ الْجَسَاسَةِ وَالِدَّجَالِ - وَفِي آخِرِ قَوْلِهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ هَذِهِ طَبِيبَةٌ، وَلَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ حَرَمِي عَلَى الدَّجَالِ أَنْ يَدْخُلَهُ، ثُمَّ حَلَفَ: مَا لَهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ فِي سَهْلٍ أَوْ جَبَلٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَا يَسْتَطِيعُ الدَّجَالُ أَنْ يَدْخُلَهَا عَلَى أَهْلِهَا.

٣٠٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٣/٦، ٣٧٤، الرقم/٢٧١٤٥،
 ٢٧١٤٦، وابن أبي شيبه في المصنف، ٥١٠/٧، الرقم/٣٧٦٣٦،
 وإسحاق بن راهويه في المسند، ٣٢٣/٥، الرقم/٢٣٦٢، والحميدي
 في المسند، ١٧٧/١ - ١٧٨، الرقم/٣٦٤، والطبراني في المعجم
 الكبير، ٣٩٣/٢٤ - ٣٩٥، الرقم/٩٦١.

یوم، الخلاص اور یوم الخلاص کیا ہے؟ یوم الخلاص، اور یوم الخلاص کیا ہے؟ تین بار آپ ﷺ نے فرمایا۔ عرض کیا گیا: یوم الخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا اور احد پہاڑ پر چڑھ جائے گا اور مدینہ منورہ کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہے گا: کیا تم وہ سفید محل دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد (مجتبیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ) کی مسجد ہے، پھر وہ مدینہ آئے گا تو ہر دروازے پر تلوار سونٹے ہوئے ایک فرشتہ پائے گا۔ وہ جرف کی شور زدہ ویران زمین پر اپنے خیمے نصب کرے گا۔ پھر مدینہ تین بار لرز اٹھے گا تو اس میں نہ کوئی منافق مرد اور نہ کوئی منافق عورت بچے گی اور نہ ہی کوئی فاسق مرد اور فاسق عورت بچے گی، مگر یہ سب لوگ اس کی طرف نکل جائیں گے۔ یہی یوم الخلاص (نجات کا دن) ہے۔

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ امام بیہقی نے کہا ہے: امام احمد نے اسے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح مسلم کے رجال ہیں۔

۵۱/۳۰۸۔ مجالد، شععی سے اور وہ فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے جساسہ اور دجال کے بارے میں اپنی حدیث بیان کی، اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! بے شک یہ (شہر مدینہ) طیبہ (پاک) ہے، اور اللہ تعالیٰ نے میرے حرم میں دجال کے داخلے کو حرام کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قسم کھائی: مدینہ کے میدانی یا پہاڑی علاقہ میں ہر تنگ اور وسیع راستہ پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو تلوار سونٹے ہوئے ہے۔ دجال کی یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ اہل مدینہ پر داخل ہو جائے۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

٥٢/٣٠٩. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمُنْبَرِ، فَقَالَ: إِنَّهُ بَيْنَمَا أَنَا سِيرُونَ فِي الْبَحْرِ، فَتَفَدَّ طَعَامُهُمْ، فَرَفَعْتُ لَهُمْ جَزِيرَةً، فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْرَ، فَلَقِيَتْهُمْ الْجَسَّاسَةُ وَفِيهِ: قَالُوا: هُوَ الْمَسِيحُ تُطَوَّى لَهُ الْأَرْضُ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ طَيِّبَةٍ. هِيَ الْمَدِينَةُ. مَا مِنْ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا، إِلَّا مَلَكٌ صَالَتْ سَيْفُهُ يَمْنَعُهُ، وَبِمَكَّةَ مِثْلُ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو يَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْفَاكَهِيُّ مُخْتَصَرًا.

٥٣/٣١٠. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَأْتِي الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ إِلَّا وَجَدَ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا مَلَكًا مَعَهُ السَّيْفُ. رَوَاهُ الْمُحَامِلِيُّ وَابْنُ الْأَعْرَابِيِّ وَابْنُ النَّجَّارِ.

٣٠٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب في خبر الجساسة، ١١٩/٤، الرقم/٤٣٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١١٩/٤، الرقم/٢١٦٤، ١٤٢/٤، الرقم/٢٢٠٠، والفاكهي في أخبار مكة، ٢٥٢/٢، الرقم/١٤٥٧.

٣١٠: أخرجه المحاملي في الأمالي/٦٠، الرقم/٩٥، وابن الأعرابي في معجم الشيوخ، ١٩٠/١، الرقم/٣٢٨، وابن النجار في ذيل تاريخ —

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔

۵۲/۳۰۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: کچھ لوگ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ ان کا کھانا ختم ہو گیا۔ یہ تشویش انہیں ایک جزیرے میں لے گئی۔ وہ روٹی کی تلاش میں نکلے تو انہیں ایک جسامہ (ایک جانور ہے جس کو تمیم داری نے سمندر کے ایک جزیرہ میں دیکھا تھا۔ یہ دجال کو خبریں پہنچایا کرے گا یہ درحقیقت بصورت جانور ایک شیطان تھا۔) ملا۔ پھر باقی حدیث بیان کی، اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا: وہ دجال ہے جس کے لیے زمین کو چالیس دن میں سمیٹ دیا جائے گا (کہ وہ جہاں جانا چاہے جاسکے گا) سوائے پاک سرزمین کے اور وہ مدینہ ہے۔ اس کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک فرشتہ تلوار سونٹے کھڑا ہوگا جو اس کا راستہ روکے گا، اور اسی طرح مکہ مکرمہ میں بھی ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابو یعلیٰ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور فاکہی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

۵۳/۳۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ منورہ کے اندر نہیں آئے گا مگر وہ ہر دروازے پر ایک فرشتے کو پائے گا جس کے پاس (حفاظت کیلئے) تلوار ہوگی۔

اسے امام المحاملی، ابن الاعرابی اور ابن نجار نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٣١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أَحَدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهَنَالِكَ يَهْلِكُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٥٥/٣١٢. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِينَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٥٦/٣١٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رضي الله عنه قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَكَرْتُ الدَّجَالَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ يَخْرُجُ الدَّجَالُ وَأَنَا حَيٌّ، كَفَيْتُكُمْوهُ، وَإِنْ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدِي، فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةٍ أَصْبَهَانَ،

٣١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها، ١٠٠٥/٢، الرقم/١٣٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٧/٢، الرقم/٩٢٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، ٥١٥/٤، الرقم/٢٢٤٣، وأبو يعلى في المسند، ٣٤٦/١١، الرقم/٦٤٥٩، وابن حبان في الصحيح، ٨٩/١٣، الرقم/٥٧٧٤.

٣١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٤١/٦، الرقم/٢٦٠٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٨١/٢، الرقم/٢٥٧.

٣١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٧٥/٦، الرقم/٢٤٥١١، —

۵۴/۳۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور وہ مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا، حتیٰ کہ اُحد پہاڑ کے پیچھے اُترے گا، مگر فرشتے وہیں سے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہ وہیں (شام میں) ہلاک ہو جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۳۱۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

۵۶/۳۱۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کون سی چیز تمہیں رُلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دجال کا خیال آیا تو رونے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دجال ظاہر ہوا اور میں زندہ ہوا تو میں تمہارے لیے اس کے خلاف کافی ہوں۔ اگر دجال میرے بعد ظاہر ہوا تو بے شک تمہارا رب ایک آنکھ والا نہیں (وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔ دجال اصہبان کے یہودیوں

میں سے ظاہر ہوگا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ آئے گا اور ایک جانب اُترے گا۔ اُس وقت

..... وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٩٠، الرقم/٣٧٤٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٣٥، الرقم/٦٨٢٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣٣٨۔

حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ، فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكَانٌ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا، حَتَّى الشَّامَ مَدِينَةً بِفِلَسْطِينَ بَبَابٍ لُذٍّ.

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً: حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُذٍّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَمُكُّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَدْلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ الْحَضَرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ فَالْحَدِيثُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے، ہر دروازے پر دو درختے مقرر ہوں گے (جو اسے بھگا دیں گے)۔ اس کے ساتھ روئے زمین کے بدترین لوگ نکلیں گے یہاں تک کہ وہ شام پہنچے گا اور پھر فلسطین شہر کے ایک مقام 'باب لُد' پر پہنچے گا۔

اور امام ابو داؤد نے کہا ہے: یہاں تک کہ وہ فلسطین کے باب لُد پر آجائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ ؑ نازل ہوں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ ؑ زمین میں چالیس سال رہیں گے اور آپ عادل امام اور انصاف پسند حکمران ہوں گے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے کہا ہے: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔ سوائے حضرمی بن لاحق کے، مگر وہ بھی ثقہ ہے۔ چنانچہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

الْحَتْ عَلَى سُكْنَى الْمَدِينَةِ

٥٧/٣١٤. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: تَفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبْسُونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ، لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتَفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبْسُونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتَفْتَحُ الْعِرَاقُ. فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبْسُونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْإِمَامُ أَبُو زَكْرِيَّا النَّوَوِيُّ: قَالَ الْعُلَمَاءُ: فِي هَذَا الْحَدِيثِ مُعْجَزَاتٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ أَخْبَرَ بِفَتْحِ هَذِهِ الْأَقَالِيمِ، وَأَنَّ النَّاسَ يَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ إِلَيْهَا، وَيَتَرَكُونَ الْمَدِينَةَ، وَأَنَّ هَذِهِ الْأَقَالِيمَ تَفْتَحُ عَلَى هَذَا التَّرْتِيبِ، وَوُجِدَ

٣١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب من رغب عن المدينة، ٦٦٣/٢، الرقم/١٧٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار، ١٠٠٩/٢، الرقم/١٣٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢٠/٥، الرقم/٢١٩٦٥، ومالك في الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها، ٨٨٧/٢، الرقم/١٥٧٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٦٥/٩، الرقم/١٧١٥٩.

﴿ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرنے کی ترغیب ﴾

۵۷/۳۱۴۔ حضرت سفیان بن ابوزہرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یمن فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے (مدینہ منورہ سے یمن) لے جائے گی، حالانکہ مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جان لیں۔ شام فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے (مدینہ منورہ سے شام) لے جائے گی، حالانکہ مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جان لیں۔ عراق فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی، اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی، حالانکہ مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جان لیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام ابوزکریا النووی نے کہا ہے: اس حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ کے بعض معجزات کا بیان ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ان ممالک کے فتح ہونے کی خبر دی ہے اور لوگ اپنے اہل خانہ کو لے کر ان ممالک میں چلے جائیں گے اور مدینہ منورہ کو چھوڑ دیں گے، اور یہ (معجزہ بھی ہے) کہ تمام ممالک اسی ترتیب کے ساتھ فتح ہوں گے۔

جَمِيعُ ذَلِكَ كَذَلِكَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ، وَفِيهِ فَضِيلَةٌ سَكَنَى
الْمَدِينَةَ وَالصَّبْرُ عَلَى شِدَّتِهَا وَضِيقِ الْعَيْشِ بِهَا. وَاللَّهُ أَعْلَمُ^[١].

٥٨/٣١٥. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ، يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ، هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، هَلُمَّ إِلَى
الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ، لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا
يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا، إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ. أَلَا! إِنَّ الْمَدِينَةَ
كَالْكَبِيرِ، تُخْرَجُ الْخَبِيثُ. لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شَرَارَهَا، كَمَا
يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ.

٥٩/٣١٦. وَفِي رِوَايَةِ عَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رِجَالًا

[١] النووي في شرحه على صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الترغيب
في سكنى المدينة، ١٥٩/٩، وابن حجر في فتح الباري، كتاب
الحج، باب من رغب عن المدينة، ٩٣/٤.

٣١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب المدينة تنفي شرارها،
١٠٠٥/٢، الرقم/١٣٨١، وابن حبان في الصحيح، ٥١/٩،
الرقم/٣٧٣٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٥٧/٣،
الرقم/٢٧٨٤، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٤٨/٤،
الرقم/٣١٩٥، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١٦٦/١، وابن أبي
خيثمة في تاريخه، ٣٤٩/١، الرقم/١٣٠٩.

٣١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٩/٢، الرقم/٩٦٦٨، —

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تمام ممالک کی فتوحات اسی ترتیب کے ساتھ ہوئیں۔ اس حدیث میں مدینہ منورہ میں سکونت اور اس کے مصائب اور تنگی معاش پر صبر کی فضیلت کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۵۸/۳۱۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی شخص (مالی کشادگی اور کاروباری منافع کی خاطر) اپنے چچا زاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو بلا کر کہے گا: آسانی اور سہولت کی جگہ چلو! عیش و عشرت کی طرف چلو! کاش وہ جان لیں کہ مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر جگہ ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو شخص مدینہ سے اعراض کر کے چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو لا کر اس کی جگہ مدینہ میں آباد کر دے گا، سنو! مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے جو میل پکیل کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مدینہ تمام بُرے لوگوں کو باہر نہیں نکال دے گا، جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کا زنگ اتار دیتی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۳۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے

يَسْتَنْفِرُونَ عَشَائِرَهُمْ، يَقُولُونَ: الْخَيْرَ الْخَيْرَ، وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ، لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدًا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَنْفِي أَهْلَهَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبْتَ الْحَدِيدِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَاغِبًا عَنْهَا، إِلَّا أَبْدَلَهَا اللَّهُ لْ خَيْرًا مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ. حَدِيثٌ صَحِيحٌ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٦٠/٣١٧. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ عليه السلام يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَخْرُجَنَّ رِجَالٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ، لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٦١/٣١٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا، إِلَّا أَبْدَلَهَا اللَّهُ خَيْرًا مِنْهُ.

٣١٧: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٤٠٣/٢، الرَّقْمُ ٩٢٢٦، وَابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ٥١/٩، الرَّقْمُ ٣٧٣٣.

٣١٨: أَخْرَجَهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ، كِتَابُ الْجَامِعِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي سَكْنَى الْمَدِينَةِ وَالْخُرُوجِ مِنْهَا، ٨٨٧/٢، الرَّقْمُ ١٥٧٢، وَابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ٥١/٩، الرَّقْمُ ٣٧٣٣، وَعَبْدُ الرَّزَاقِ فِي الْمَصْنَفِ، —

خاندانوں اور قبائل کو یہ کہتے ہوئے (مدینہ منورہ سے) بھگا کر لے جائیں گے کہ دنیوی بھلائی کی طرف چلو، خیر اور ترقی کی طرف چلو۔ کاش وہ جانتے کہ مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو کوئی اس کی بھوک پیاس، تنگی اور مشقت پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ اپنے رہنے والوں (میں سے برے لوگوں) کو اس طرح نکال دے گا جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کا زنگ علیحدہ کر دیتی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو کوئی مدینہ سے منہ پھیر کر نکلے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بہتر شخص کو مدینہ منورہ میں سکونت عطا کرے گا۔

اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۶۰/۳۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) ہی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا ابو القاسم (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ضرور بالضرور کچھ لوگ مدینہ منورہ سے بے رغبت ہو کر اس سے نکل جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا، کاش! وہ اس بات کو جان لیں۔

اسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۳۱۸۔ حضرت عروہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص بھی مدینہ منورہ سے بے رغبت ہو کر چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو یہاں لا کر آباد کر دے گا۔

..... ۲۶۵/۹، الرقم/ ۱۷۱۵۹ وأبو نعیم فی المسند المستخرج، ۴/۳۸،

الرقم/ ۳۱۶۷، وابن الجعد، ۱/۴۷۸، الرقم/ ۳۳۱۴، والجندي في

فضائل المدينة، ۱/۳۲، الرقم/ ۳۵، ۴۰۔

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ جَبَّانٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

٦٢/٣١٩. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ أَصْلٌ، فَلْيَسْتَمْسِكْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهَا أَصْلٌ، فَلْيَجْعَلْ لَهُ بِهَا أَصْلًا، فَلْيَأْتِ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَكُونُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ بِهَا أَصْلٌ، كَالْخَارِجِ مِنْهَا، الْمُجْتَازِ إِلَى غَيْرِهَا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ كَانَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ أَصْلٌ فَلْيَتَمَسَّكْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ (لَهُ بِهَا أَصْلٌ) فَلْيَجْعَلْ لَهُ بِهَا أَصْلًا، وَلَوْ قَصْرَةً^[١].

ذَكَرَهُ الْحَطَّابِيُّ.

وَرَوَى ابْنُ شَبَّةٍ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا الْأَمْوَالَ بِمَكَّةَ، وَاتَّخِذُوهَا فِي دَارِ هَجْرَتِكُمْ، فَإِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَالِهِ^[٢].
ذَكَرَهُ السَّمُودِيُّ.

٣١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٠٨، الرقم/٦٠٢٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٣٠١.

[١] الحطابي في غريب الحديث، ١/٣٤٨، وقال: القَصْرَةُ: أراد بالقَصْرَةِ النخلة، وتجمع على الْقَصْرِ، وَالْقَصْرَاتِ. وانظر وفاء الوفاء للسمهودي: ٤٧/١.

[٢] السمهودي في وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، ١/٤٧.

اسے امام مالک، ابن حبان اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

۶۲/۳۱۹۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی اصل (بنیادی شہریت) مدینہ منورہ میں ہو وہ یہاں کی سکونت قائم رکھے، جس کی اصل مدینہ منورہ میں نہ ہو وہ بھی اپنے لیے کوئی نہ کوئی اصل (سکونت کی بنیاد) مدینہ منورہ میں ضرور بنالے۔ لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کی اصل مدینہ میں نہ ہوگی وہ (قانوناً) اس سے باہر رہنے والے (بیرون ملک شہری) یا یہاں کی شہریت ترک کر کے کسی اور جگہ آباد ہونے والے کی طرح ہوگا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور پیشی نے ذکر کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے: جس کی مدینہ میں اصل (بنیادی شہریت) ہو وہ اس کو تھامے رکھے اور جس کی اصل مدینہ میں نہ ہو تو وہ اس میں کوئی نہ کوئی اصل ضرور بنالے، اگرچہ وہ درخت کی جڑ ہی کیوں نہ ہو۔

اس کو خطاب نے ذکر کیا ہے۔

ابن ہبہ نے زہری کے طریق سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا مال (جائیداد) مکہ میں نہ بناؤ بلکہ اس کو دارِ ہجرت یعنی مدینہ منورہ میں بناؤ، کیونکہ ہر آدمی اپنے مال کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

اس کو امام سمہودی نے ذکر کیا ہے۔

٦٣/٣٢٠. عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه، فَجَعَلُوا يَجْرُونَ النَّمِرَةَ عَلَى وَجْهِهِ، فَتَنَكَّشَفُ قَدَمَاهُ وَيَجْرُونَهَا عَلَى قَدَمَيْهِ فَيَنكَشِفُ وَجْهُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْعَلُوهَا عَلَى وَجْهِهِ، وَاجْعَلُوا عَلَى قَدَمَيْهِ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ، فَإِذَا أَصْحَابُهُ يَكُونُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُونَ إِلَى الْأَرْيَافِ، فَيُصِيبُونَ بِهَا مَطْعَمًا، وَمَلْبَسًا، وَمَرْكَبًا، أَوْ قَالَ: مَرَآكِبَ، فَيَكْتُبُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا، فَإِنَّكُمْ بَارِضٌ مَجَازٍ جَدُوبَةٍ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٦٤/٣٢١. وَفِي رِوَايَةٍ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ مَرَّ بِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه، وَهُمَا قَاعِدَانِ عِنْدَ مَسْجِدِ الْجَنَائِزِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا

٣٢٠: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ١٤٤/٣، الرَّقْمُ/٢٩٤٠، وَأَيْضًا،

٢٦٥/١٩، الرَّقْمُ/٥٨٧، وَالبخاري في التاريخ الكبير، ٣٣٥/٨،

الرَّقْمُ/٣٢٢٤، وَابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى، ١٥/٣، وَذَكَرَهُ

الْمُنْذِرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهيبِ، ١٤٥/٢، الرَّقْمُ/١٨٥٦، وَالْهَيْثَمِيُّ

فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ، ٣٠٠/٣، ٣٠١.

٣٢١: أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ١٥٣/٤، الرَّقْمُ/٣٩٨٥، وَذَكَرَهُ —

۶۳/۳۲۰۔ حضرت ابو اسید الساعدی ؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب ؓ (کو دفناتے وقت ان) کی قبر پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ صحابہ کرام ؓ اونی چادر سے ان کا چہرہ ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اس کو ان کے قدموں پر ڈالتے تو چہرہ ننگا رہ جاتا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم اس چادر کو ان کے چہرے پر ڈال دو اور ان کے پاؤں اس درخت کے پتوں سے ڈھانپ دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ (کسمپرسی کی یہ حالت دیکھ کر) رو رہے ہیں، اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ مدینہ منورہ سے دوسرے علاقوں کی طرف نکلیں گے وہاں انہیں کھانا پینا، لباس اور سواری یا فرمایا: سواریاں میسر ہوں گی تو وہ اپنے خاندان والوں کو لکھیں گے کہ ہمارے پاس آ جاؤ، تم تو مدینہ میں خشک اور بنجر زمین میں ہو۔ کاش! وہ جانتے کہ مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے۔ جو کوئی بھی اس کی بھوک، پیاس اور مشقت پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے حق میں گواہی دوں گا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور بیہقی نے اس کی اسناد کو حسن کہا ہے۔

۶۴/۳۲۱۔ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کے آزاد کردہ غلام اُفح سے روایت ہے کہ ان کا گزر حضرت زید بن ثابت ؓ اور حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کے پاس سے ہوا جبکہ وہ جنازہ گاہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا:

لِصَاحِبِهِ: تَذَكُّرُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ، الَّذِي نَحْنُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَنِ الْمَدِينَةِ، سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزْعُمُ: أَنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يُفْتَحُ فِيهِ فَتَحَاتُ الْأَرْضُ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهَا رِجَالٌ يُصِيبُونَ رِخَاءً وَعَيْشًا وَطَعَامًا، فَيَمْرُؤْنَ عَلَى إِخْوَانٍ لَهُمْ، حُجَّاجًا أَوْ عُمَرَاءَ، فَيَقُولُونَ: مَا يَقِيمُكُمْ فِي الْأَوَاءِ الْعَيْشِ وَشِدَّةِ الْجُوعِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَذَاهِبٌ وَقَاعِدٌ، حَتَّى قَالَهَا مَرَارًا. وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَا يَثْبُتُ بِهَا أَحَدٌ فَيَصْبِرُ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا حَتَّى يَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاتُهُ ثِقَاتٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٦٥/٣٢٢. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي، أَهْلُ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أَهْلُ الطَّائِفِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؓ.

٣٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٣٠، الرقم/١٨٢٧،

المقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٨٧، الرقم/١٦٧، والفاكهي

في أخبار مكة، ٣/٧٢، الرقم/١٨١٧، وذكره وابن عبد البر في

الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ٣/١٠٠٧، الرقم/١٧٠٥، —

آپ کو وہ حدیث یاد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اسی مقام پر ہم سے بیان فرمائی تھی جہاں اس وقت ہم موجود ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! مدینہ منورہ سے متعلق۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ خیال فرماتے تھے: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کشادہ رزق والے علاقے فتح ہو جائیں گے اور لوگ آسودہ حالی، عیش و عشرت اور معاشی خوشحالی کی تلاش میں ان ملکوں کی طرف نکل کھڑے ہوں گے۔ پھر وہ حج یا عمرہ کے دوران اپنے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے تو انہیں کہیں گے: تمہیں کس چیز نے سختی، مشقت اور بھوک پیاس کی شدت میں رکھا ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ان میں سے بعض ان کے ساتھ) چلے جائیں گے اور بعض وہیں رہیں گے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے۔ جو کوئی اس کی بھوک، پیاس اور مشقت پر صبر کرتے ہوئے ثابت قدم رہے گا یہاں تک کہ وفات پا جائے تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور منذری نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے: اسے طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں اسنادِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ امام بیہقی نے کہا ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۶۵/۳۲۲۔ عبد الملک بن عباد بن جعفر ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سب سے پہلے اپنی اُمت میں سے اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا، پھر اہل مکہ کی اور پھر اہل طائف کی۔

اسے امام طبرانی، فاکہی اور مقدسی نے حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ نے روایت کیا

ہے۔

٦٦/٣٢٣. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ سَلَّمَ عَلَيَّ فِي شَرْقٍ وَلَا غَرْبٍ، إِلَّا أَنَا وَمَلَائِكَةُ رَبِّي نَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا بَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا يُقَالُ لِكَرِيمٍ فِي جِوَرَتِهِ وَجِيرَانِهِ، مِمَّا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ مِنْ حِفْظِ الْجَوَارِ وَحِفْظِ الْجِيرَانِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

۶۶/۳۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق و مغرب میں (جہاں سے بھی) کوئی مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اور میرے رب کے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! (پھر) اہل مدینہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: ایک کریم شخص کا اپنی ہمسائیگی اور اپنے ہمسایوں کے بارے میں کیا خیال ہو سکتا ہے، جن کی ہمسائیگی کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہو۔

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الْمَدِينَةُ تَنْفِي خَبَثَهَا

٦٧/٣٢٤. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَغْرَابِيُّ النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مُحْمُومًا، فَقَالَ: أَقْلُنِي، فَأَبَى ثَلَاثَ مَرَارٍ، فَقَالَ: الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٨/٣٢٥. وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا طَيِّبَةٌ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِصَّةِ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

٣٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب المدينة تنفي الخبث، ٦٦٥/٢، الرقم/١٧٨٤، وأيضًا في كتاب الأحكام، باب بيعة الأعراب، ٢٦٣٦/٦، الرقم/٦٧٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب المدينة تنفي شرارها، ١٠٠٦/٢، الرقم/١٣٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٦/٣، الرقم/١٤٣٢٣، ١٤٣٣٩، ١٤٩٧٩، ١٥٢٥٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ٧٢٠/٥، الرقم/٣٩٢٠، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب استقالة البيعة، ١٥١/٧، الرقم/٤١٨٥، ومالك في الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها، ٨٨٦/٢، الرقم/١٥٧٠.

٣٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب فما لكم في المنافقين فئتين [النساء، ٨٨/٤]، ١٦٧٦/٤، الرقم/٤٣١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب المدينة تنفي شرارها، ١٠٠٦/٢، —

﴿مدینہ منورہ عقیدہ و عمل کی خباثت کو صاف کرتا ہے﴾

۶۷/۳۲۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے اسلام پر بیعت کی۔ اگلے روز آیا تو اُسے بخارتھا۔ اس نے کہا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ انکار فرمایا۔ پھر فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی مانند ہے، جو (باطنی) میل کچیل اور زنگ کو دور کر دیتا ہے اور پھر پاکیزہ (اور خالص) حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۸/۳۲۵۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ پاکیزہ ہے، یہ میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے، جیسے چاندی کے میل کو (بھٹی کی) آگ نکال دیتی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

..... الرقم/۱۳۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۸۴، ۱۸۷، ۱۸۸،
الرقم/۲۱۶۳۹، ۲۱۶۷۲، ۲۱۶۷۹، والنسائي في السنن الكبرى،
۶/۳۲۵، الرقم/۱۱۱۱۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۲۷،
الرقم/۳۶۷۸۹۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي يَعْلَى: فَقَالَ: إِنَّهَا طَيِّبَةٌ تَنْفِي خَبَثَ
الرِّجَالِ، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ^[١].

[١] أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٢٥/٤، الرقم/٢١٧٤ -

امام ابو یعلیٰ کی روایت میں ہے: شہر مدینہ پاکیزہ ہے۔ یہ لوگوں کی
(باطنی) گندگی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی میل کچیل کو دور کرتی
ہے (اور خالص حصے کو باقی رکھ لیتی ہے)۔

أَجْرُ الصَّبْرِ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا: شَفَاعَةُ

النَّبِيِّ ﷺ

٦٩/٣٢٦. عَنْ يُحْنَسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه فِي الْفِتْنَةِ، فَاتَّهَمَهُ مَوْلَاهُ لَهُ، تَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: أَقْعِدِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ حَبَّانَ.

٧٠/٣٢٧. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٣٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ١٠٠٤/٢، الرقم/١٣٧٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٨٧/٢، الرقم/٤٢٨١، ومالك في الموطأ، ٨٨٥/٢، الرقم/١٥٦٩، وابن حبان في الصحيح، ٥٦/٩، الرقم/٣٧٣٩.

٣٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ١٠٠٤/٢، الرقم/١٣٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٧/٢، الرقم/٩١٥٠، والترمذي في السنن، —

﴿ مدینہ منورہ کی تنگی اور سختی پر صبر کا اجر: شفاعتِ رسول ﷺ ﴾

۶۹/۳۲۶۔ یُحْنَسُ مَوْلَى زَبِيرٍ (ؓ) کہتے ہیں کہ میں فتنہ کے زمانہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں آپ کی آزاد کردہ باندی حاضر ہوئی، سلام کرنے کے بعد عرض کرنے لگی: اے ابو عبد الرحمن! میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔ کیونکہ اس وقت حالات بہت خراب ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: نادان عورت یہیں رہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مدینہ منورہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا، قیامت کے دن میں اس کا گواہ ہوں گا یا اُس کی شفاعت کروں گا۔

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، مالک اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۷۰/۳۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو کوئی بھی مدینہ طیبہ میں قیام کی سختی اور شدت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

..... کتاب المناقب، باب فی فضل المدینة، ۷۲۲/۵، الرقم/۳۹۲۴،

وابن حبان فی الصحيح، ۵۶/۹، الرقم/۳۷۳۹، والحمیدی فی

المسند، ۴۹۲/۲، الرقم/۱۱۶۷، والحندي فی فضائل المدینة/۳۱،

الرقم/۳۳۔

٧١/٣٢٨. وَفِي رِوَايَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ يُقَطَّعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا، وَقَالَ: الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

٧٢/٣٢٩. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرِّي أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدَ الْخُدْرِيَّ لِيَالِي الْحَرَّةِ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا، وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأَوَائِهَا. فَقَالَ لَهُ: وَيَحْكُ لَا أَمْرُكَ بِذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَنَحْوُهُ مَالِكٌ.

٣٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة، ٩٩٢/٢، الرقم/١٣٦٣، وعبد بن حميد في المسند، ١٦٨/١، الرقم/١٥٣.

٣٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ١٠٠٢/٢، الرقم/١٣٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩/٣، الرقم/١١٢٦٤، والنسائي في السنن —

۱/۳۲۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ کے دونوں سیاہ پتھر لیے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ نہ اس کے کانٹے دار درختوں کو کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔ پھر فرمایا: کاش! اہل مدینہ جانتے کہ مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے۔ جو کوئی مدینہ سے بے رغبت ہو کر اسے چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر شخص کو مدینہ میں سکونت عطا فرمائے گا۔ جو کوئی بھی اس کی بھوک، سختی اور مشقت پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اُس کے حق میں گواہی دوں گا۔

اسے امام مسلم اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۲۹۔ ابوسعید مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ جنگِ خزہ کے زمانہ میں وہ حضرت ابوسعید الخدریؓ کے پاس آئے اور مدینہ سے چلے جانے کے بارے میں مشورہ کیا، اُن کے سامنے مدینہ منورہ کی مہنگائی اور اپنے کثرتِ عیال کی شکایت بھی کی اور کہا: اب مجھ میں مدینہ منورہ کی مشقت اور تکلیف برداشت کرنے کی ہمت نہیں رہی۔ حضرت ابوسعید الخدریؓ نے اُسے فرمایا: میں تم کو یہ مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہوئے وفات پا جائے گا، میں قیامت کے دن اُس کا شفیع یا گواہ ہوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد بن حنبل اور نسائی نے جب کہ امام مالک نے اسی مفہوم کی حدیث کو روایت کیا ہے۔

..... الکبریٰ، ۲/۴۸۷، الرقم/۴۲۸۰، ومالك في الموطأ، ۲/۸۸۵،

الرقم/۱۵۶۹، وابن حبان في الصحيح، ۹/۵۶، الرقم/۳۷۳۹۔

۳۷۴۰، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/۱۶۶، الرقم/۵۷۸۹۔

٧٣/٣٣٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّوِيلِ صَاحِبِ الْمَصَاحِفِ أَنَّ كِلَابَ بْنَ تَلَيْدٍ أَخَا بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ، أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، جَاءَهُ رَسُولُ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمِ بْنِ عَدِيٍّ، يَقُولُ: إِنَّ ابْنَ خَالَتِكَ يقرأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ الْحَدِيثِ الَّذِي كُنْتَ حَدَّثْتَنِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنه؟ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبِرْهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رضي الله عنه أَخْبَرْتَنِي أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

٧٤/٣٣١. وَفِي رِوَايَةٍ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ، أَوْ جَهْدِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

٣٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٩/٦، الرقم/٢٧١٣٠،

والنسائي في السنن الكبرى، ٤٨٧/٢، الرقم/٤٢٨٢، وابن أبي

عاصم في الآحاد والمثاني، ٤٥٧/٥، الرقم/٣١٤٧-

٣٣١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢٦٦/٩، الرقم/١٧١٦٣-

۷۳/۳۳۰۔ صاحب المصاحف عبد اللہ بن مسلم الطویل سے روایت ہے کہ بنو سعد بن لیث کا ایک شخص کلاب بن تلید، سعید بن میثب کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران نافع بن جبیر بن مطعم بن عدی کا قاصد ان کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: آپ کی خالہ کا بیٹا آپ کو سلام کہتا ہے اور پوچھ رہا ہے کہ آپ مجھے اس حدیث پر مطلع فرمائیے جو آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس ؓ کے طریق سے مجھے بیان کی تھی؟ حضرت سعید بن میثب نے فرمایا: تم اسے بتانا کہ حضرت اسماء بنت عمیس ؓ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مدینہ منورہ کی بھوک، پیاس اور مشقت پر صبر کیا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

اسے امام احمد، نسائی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۷۴/۳۳۱۔ حضرت عروہ بن زبیر ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی مدینہ منورہ کی تنگی اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الْمَوْتِ بِالْمَدِينَةِ

٧٥/٣٣٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ، فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لَهُ أَوْ أَشْهَدُ لَهُ ^[١].
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

٣٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٧٤/٢، ١٠٤، الرقم/٥٤٣٧، ٥٨١٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ٧١٩/٥، الرقم/٣٩١٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦٠٣/١، الرقم/١٩٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل المدينة، ١٠٣٩/٢، الرقم/٣١١٢، وابن حبان في الصحيح، ٥٧/٩، الرقم/٣٧٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٩٤/٢٤، ٣٣٢-٣٣١، الرقم/٧٤٧، ٨٢٣-٨٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٩٨/٣، الرقم/٤١٨٤، والبغوي في شرح السنة، ٣٢٤/٧، الرقم/٢٠٢٠.

[١] أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٤٨٨/٢، الرقم/٤٢٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٣١/٢٤، الرقم/٨٢٤، والبيهقي في —

﴿ مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت ﴾

۷۵/۳۳۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے لیے ممکن ہو کہ وہ مدینہ طیبہ میں وفات پائے تو اسے چاہیے کہ یہیں فوت ہو۔ کیونکہ میں یہاں وفات پانے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔

اس حدیث کو امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہونے کی استطاعت رکھتا ہو تو اُسے اسی (شہر) میں فوت ہونا چاہیے کہ میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔
اسے امام نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧٦/٣٣٣. وَفِي رِوَايَةٍ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ، فَإِنَّهُ لَا يَمُوتُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

٧٧/٣٣٤. عَنْ حَاطِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي، فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي. وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ.

٧٨/٣٣٥. وَفِي رِوَايَةِ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ، اسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِي، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِينَ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

٣٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٢٩٤، الرقم/٧٤٧، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٦/٦٥، الرقم/٣٢٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٨، الرقم/٤١٨٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٦، الرقم/١٨٦٣، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٧/٦٩٢، الرقم/١١٢٧٥.

٣٣٤: أخرجه الدارقطني في السنن، ٢/٢٧٨، الرقم/٩١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٨٨، الرقم/٤١٥١، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٨٩، الرقم/٣٨٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٧، الرقم/١٨٦٥، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٦٩.

٣٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٠/٦، الرقم/٦١٠٤، —

۷۶/۳۳۳۔ حضرت سیدہ اسمیہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہونے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے مدینہ منورہ میں ہی فوت ہونا چاہیے، کیونکہ جو بھی اس میں فوت ہوا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

اسے امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷۷/۳۳۴۔ حضرت حاطب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد میری (قبرِ انور کی) زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی، جو حرمین شریفین میں سے کسی ایک حرم میں فوت ہوا، روزِ قیامت وہ امان پانے والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔
اس حدیث کو امام دارقطنی، بیہقی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

۷۸/۳۳۵۔ حضرت سلمان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین شریفین میں سے کسی ایک حرم میں فوت ہو گیا، وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا اور وہ قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے ہوگا۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧٩/٣٣٦. وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بْنِ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ خَطَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جُورَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمْنَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ.

٨٠/٣٣٧. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قُبِرَ بِمَكَّةَ جَاءَ أَمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قُبِرَ بِالْمَدِينَةِ كُنْتُ عَلَيْهِ شَهِيدًا وَلَهُ شَافِعًا. رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ.

٨١/٣٣٨. وَفِي رِوَايَةِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى الْمَدِينَةَ زَائِرًا لِي، وَجَبْتُ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ، بُعِثَ أَمِنًا. ذَكَرَهُ تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ وَالسَّمُهَوْدِيُّ.

٣٣٦: أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ، ٤٨٨/٣، الرَّقْمُ/٤١٥٢، وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهيبِ، ١٤٧/٢، الرَّقْمُ/١٨٦٧، وَالْهَنْدِيُّ فِي كَنْزِ الْعَمَالِ، ٥٣/٥، الرَّقْمُ/١٢٣٧٣.

٣٣٧: أَخْرَجَهُ الْفَاكِهِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ، ٦٨/٣، الرَّقْمُ/١٨١٠.

٣٣٨: تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ فِي شِفَاءِ السَّقَامِ فِي زِيَارَةِ خَيْرِ الْأَنَامِ/١٣٨، —

۷۹/۳۳۶۔ ہارون بن قزوع نے خطاب کی اولاد میں سے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے بھی قصد و ارادے کے ساتھ میری (یا میرے روضہ مبارک کی) زیارت کی، قیامت کے روز وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور جس کسی نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کی تنگی اور سختی پر صبر کیا تو میں روزِ قیامت اس کے حق میں گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ جو کوئی بھی حرمین میں سے کسی ایک حرم میں فوت ہو گیا، روزِ قیامت اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو امن پانے والوں میں سے اٹھائے گا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور منذری نے ذکر کیا ہے۔

۸۰/۳۳۷۔ ایک روایت میں عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے کہا ہے: امام زہری سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو مکہ مکرمہ میں دفن کیا گیا، وہ قیامت کے دن مامون (یعنی امن پانے والوں میں سے) ہوگا۔ جس کی قبر مدینہ منورہ میں ہوگی تو میں اُس پر گواہ اور اُس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

اسے امام فاکہی نے روایت کیا ہے۔

۸۱/۳۳۸۔ حضرت بکر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مدینہ طیبہ خالصتاً میری زیارت کے لیے آیا، روزِ قیامت اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی اور جو کوئی حرمین شریفین میں سے کسی ایک میں فوت ہو گیا اُسے روزِ قیامت (دوزخ سے) مامون اٹھایا جائے گا۔

اسے امام تقی الدین السبکی اور سمہودی نے بیان کیا ہے۔

تَضَاعُفُ الْأَعْمَالِ بِالْمَدِينَةِ

٨٢/٣٣٩. عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَمَضَانُ بِالْمَدِينَةِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ، وَجُمُعَةٌ بِالْمَدِينَةِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

٨٣/٣٤٠. وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَالْجُمُعَةُ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَشَهْرُ رَمَضَانَ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٣٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٧٢/١، الرقم/١١٤٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٧٥/٢، الرقم/٣٢٧٨، وذكره ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨/٢٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٤١/٢، الرقم/١٨٣٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٥/٣، والصنعاني في سبل السلام، ٢١٧/٢، والمنาวى في فيض القدير، ٢٤٦/٤.

٣٤٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٦-٤٨٧، الرقم/٤١٤٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٤١/٢-١٤٢، الرقم/١٨٤٢، والصنعاني في سبل السلام، ٢١٧/٢.

﴿مدینہ منورہ میں اعمال کے اجر و ثواب میں کئی گنا اضافہ﴾

۸۲/۳۳۹۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا، اس کے علاوہ دوسرے شہروں میں ہزار رمضان کے مہینوں سے بہتر ہے۔ اور مدینہ منورہ میں ایک جمعہ، اس کے علاوہ دوسرے شہروں میں ہزار جمعوں سے افضل ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۸۳/۳۴۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مساجد میں پڑھی جانے والی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔ میری اس مسجد میں جمعہ کی ایک نماز، اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار جمعہ کی نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔ میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ قیام کرنا، اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار رمضان کے مہینوں سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام کے۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

التَّحْذِيرُ مِنْ إِحْدَاثِ الْحَدَثِ بِالْمَدِينَةِ وَإِرَادَةِ السُّوءِ بِأَهْلِهَا

٨٤/٣٤١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقَطَّعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَزَّادٌ مُسْلِمٌ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

٨٥/٣٤٢. وَفِي رِوَايَةِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ الْخَزَرَجِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اللَّهُمَّ، مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ، فَأَخِفْهُمْ، وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْدَرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

٣٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، ٦٦١/٢، الرقم/١٧٦٨، وأيضاً في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب إثم من آوى محدثاً، ٢٦٦٥/٦، الرقم/٦٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٩٩٤/٢، الرقم/١٣٦٦.

٣٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٤/٧، الرقم/٦٦٣٦، وذكره —

﴿مدینہ منورہ میں فتنہ بپا کرنے اور اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا

ارادہ کرنے پر تنبیہ﴾

۸۴/۳۴۱۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی اس میں کوئی جرم اور برائی کی جائے۔ جو شخص اس میں کوئی جرم اور برائی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام مسلم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے فرائض و نوافل میں سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

۸۵/۳۴۲۔ حضرت سائب بن خلاد خزرجی انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے پروردگار! جس کسی نے اہل مدینہ پر ظلم کیا یا اُن کو ڈرایا دھمکایا، تُو اُس پر اپنا خوف طاری کر اور اُس شخص پر اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کے کسی فرض اور نفل کو قبول نہیں فرمائے گا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام منذری اور بیہقی نے بیان کیا ہے۔

٨٦/٣٤٣. وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرَى، وَالطَّبْرَانِيُّ، وَالدُّوْلَابِيُّ، كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ بِهِ بَلْفَظٍ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَأَخِيفَهُ، وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ..... الْحَدِيثُ.
إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

٨٧/٣٤٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا أَنْمَاعَ، كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٨٨/٣٤٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرُّصَاصِ، أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

٣٤٣: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٥٥/٤، ٥٦، الرَّقْمُ/١٦٦٠٨، ١٦٦١١، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَوْ أَرَادَهُمْ بِسُوءٍ، ٤٨٣/٢، الرَّقْمُ/٤٢٦٥، وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ١٤٣/٧، الرَّقْمُ/٦٦٣١، وَالدُّوْلَابِيُّ فِي الْكُنَى وَالْأَسْمَاءِ، ٢١٧/١، ٢١٨، الرَّقْمُ/٣٩٧.

٣٤٤: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ إِثْمٍ مِنْ كَادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، ٦٦٤/٢، الرَّقْمُ/١٧٧٨، وَذَكَرَهُ الْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، ١٥١/٢، الرَّقْمُ/١٨٨٧.

٣٤٥: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدَعَاءِ —

۸۶/۳۴۳۔ امام احمد، ابواسحاق الحرابي نے، اور نسائی نے السنن الکبریٰ میں، نیز دولابی اور طبرانی سب نے یحییٰ بن سعید انصاری کے طریق سے مسلم بن ابی مریم سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے، اے اللہ! تو اُسے خوفزدہ کر اور اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔
اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۸۷/۳۴۴۔ حضرت سعد ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی اہل مدینہ کو دھوکہ دے گا، وہ (دوزخ کی آگ میں) اس طرح پکھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۸۸/۳۴۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں اس طرح پکھلا دے گا جس طرح آگ میں سیسہ پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم، احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

.....
النبي ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان
حدود حرمةها، ۹۹۲/۲، الرقم/۱۳۶۳، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۱۸۴/۱، الرقم/۱۶۰۶، وابن ماجه في السنن، كتاب
المناسك، باب فضل المدينة، ۱۰۳۹/۲، الرقم/۳۱۱۴، والنسائي
في السنن الكبرى، ۴۸۶/۲، الرقم/۴۲۷۹، والبزار في المسند،
۳۳۵/۳، الرقم/۱۱۳۲۔

٨٩/٣٤٦. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ بِسُوءٍ (وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: شَرًّا) يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وَرَوَاهُ الْبُزَارُ مِنْ طَرِيقِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَيْضًا بِلَفْظٍ:
اَللّٰهُمَّ، اكْفِهِمْ مِنْ دَهْمِهِمْ بِبَاسٍ - يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ - ،
وَلَا يُرِيدُهَا أَحَدٌ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي
الْمَاءِ [١].

وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مِنْ طَرِيقِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه مَرْفُوعًا بِلَفْظٍ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ
بِشَرٍّ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ [٢].

٣٤٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله، ١٠٠٧/٢، الرقم/١٣٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٩/٢، الرقم/٨٠٧٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٦٤/٩، الرقم/١٧١٥٥، والجندي في فضائل المدينة، ٢٩/١، الرقم/٢٩، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٤٩/٤، الرقم/٣٢٠١-٣٢٠٢.

[١] أخرجه البزار في المسند، ٣٣٥/٣، الرقم/١١٣٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٥٣/٢، الرقم/١٨٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٠٧/٣.

[٢] أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣٩١/١٠، الرقم/٥٩٩١.

۸۹/۳۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس شہر والوں یعنی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

امام بزار نے اس حدیث کو عامر بن سعد کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: اے اللہ! تو اُن کے لیے گرفت میں کافی ہو جا جو ان کے ساتھ یعنی مدینہ والوں کے ساتھ سختی کا ارادہ کرے۔ جو شخص بھی اہل مدینہ کو تکلیف دینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

امام ابو یعلیٰ نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے: جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ کسی شر کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

٩٠/٣٤٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أُمَرَاءِ الْفَتَنَةِ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصْرُ جَابِرٍ، فَقِيلَ لَجَابِرٍ: لَوْ تَنَحَّيْتَ عَنْهُ، فَخَرَجَ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَنَكَبَ، فَقَالَ: تَعَسَ مَنْ أَخَافَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ ابْنَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا: يَا أَبَتِ، وَكَيْفَ أَخَافَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ مَاتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ جَنْبَيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ: خَرَجَ جَابِرٌ رضي الله عنه يَوْمَ الْحَرَّةِ. قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

٩١/٣٤٨. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَدِينَةُ مُهَاجِرِي، وَمَضْجَعِي، فِيهَا بَيْتِي، وَحَقٌّ عَلَى أُمَّتِي حِفْظُ جِيرَانِي.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها بِهِ.

٣٤٧: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٣/٣٥٤، الرَّقْمُ/١٤٨٦٠، وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ فِي الْمُسْنَدِ، ١/٢٤٢، الرَّقْمُ/١٧٦٠، وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهيبِ، ٢/١٥٢، الرَّقْمُ/١٨٨٩، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ، ٣/٣٠٦.

٣٤٨: ذَكَرَهُ الرَّفَاعِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ/٢٤٦.

۹۰/۳۴۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: (بنو اُمیہ کے) فتنہ پرور اُمراء میں سے ایک امیر مدینہ منورہ آیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ایک جانب ہو جائیں۔ آپ اس وقت اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہلاک ہو جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرائے، اُن کے دونوں بیٹوں یا ایک نے کہا: ابا جان، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے ڈرا سکتا ہے؟ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا اس نے میرے دل کو خوف زدہ کیا۔

اسے امام احمد اور طیلسی نے روایت کیا ہے۔ طیلسی کی روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ واقعہ حرہ کے دن نکلے تھے۔ (یہ واقعہ یزید کے دورِ حکومت میں، اسی کے حکم سے پیش آیا تھا، جس میں سیکڑوں صحابہ و تابعین کو شہید کیا گیا، مسجد نبوی میں اذان و نماز بھی تین دن کے لیے معطل کر دی گئی اور مسجد نبوی کی بہت زیادہ بے حرمتی بھی کی گئی تھی۔)

امام منذری اور بیہقی نے کہا ہے: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح مسلم کے رجال ہیں۔

۹۱/۳۴۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہے، اس میں میرا گھر ہے۔ میری اُمت پر میرے ہمسایوں (یعنی اہل مدینہ) کی حفاظت کرنا فرض ہے۔

اسے امام ابن ابی خثیمہ نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے: ہمیں زبیر بن بکار نے خبر دی، انہیں محمد بن یحییٰ ابو غسان نے بیان کیا، انہوں نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْمُقَرِّيُّ مِنْ طَرِيقِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ بِهِ نَحْوُهُ. وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رِجَالُ إِسْنَادِهِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ [١].

وَرَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ طَرِيقِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ زَبَالَةَ، ثَنَا مَالِكٌ بِهِ بَلْفُظٍ: الْمَدِينَةُ مُهَاجِرِي، وَفِيهَا بَيْتِي وَحَقٌّ عَلَيَّ أُمِّي حَفْظُ جِيرَانِي [٢].

[١] ذكره الرفاعي في الأحاديث الواردة في فضائل المدينة/٢٤٦-

[٢] أخرجه ابن عدي في الكامل، ١٧١/٦-

اور اسی طرح ابوبکر بن مقری نے زبیر بن بکار کے طریق سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے اور یہ سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اسے ابن عدی نے بھی زبیر بن بکار کے طریق سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن الحسن بن زبالہ نے، انہوں نے مالک سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے: مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ ہے اور اسی (شہر) میں میرا گھر ہے۔ سو میری اُمت پر یہ واجب ہے کہ میرے ہمسایوں کی حفاظت کرے۔

فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَسْجِدِ قِبَاءَ

٩٢/٣٤٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩٣/٣٥٠. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

٣٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب التطوع، باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ٣٩٨/١، الرقم/١١٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة، ١٠١٢-١٠١٣، الرقم/١٣٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٩/٢، الرقم/٧٢٥٢، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في أي المساجد أفضل، ١٤٧/٢، الرقم/٣٢٥، وأيضاً في كتاب المناقب، باب في فضل المدينة، ٧١٩/٥، الرقم/٣٩١٦، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، باب فضل الصلاة في المسجد الحرام، ٣٥/٢، الرقم/٦٩١، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام، ومسجد النبي ﷺ، ٤٥٠/١-٤٥١، الرقم/١٤٠٤-١٤٠٦، ومالك في الموطأ، كتاب القبلة، باب ما جاء في مسجد النبي ﷺ، ١٩٦/١، الرقم/٣٦٢.

٣٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل بمسجدي مكة —

﴿ مسجدِ نبوی ﷺ اور مسجدِ قباء کی فضیلت ﴾

۹۳/۳۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں (پڑھی جانے والی) ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام کی نماز کے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۳/۳۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجدِ حرام کے۔ رسول اللہ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں اور بے شک آپ ﷺ کی مسجد (انبیاء کرام علیہم السلام کی مساجد میں سے) آخری مسجد ہے۔

.....
والمدينة، ۲/۱۰۱۲، الرقم/۱۳۹۴، والنسائي في السنن، كتاب
المساجد، باب فضل مسجد النبي ﷺ والصلاة فيه، ۲/۳۵،
الرقم/۶۹۴، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۲۵۷، الرقم/۷۷۳،
۲/۳۹۷، وابن حبان في الصحيح، ۴/۵۰۰-۵۰۲، الرقم/۱۶۲۱۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

٩٤/٣٥١. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنِّي مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٩٥/٣٥٢. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ، مَاشِيًا وَرَاكِبًا.

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ أَيْضًا فِي رِوَايَةٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ.

٣٥١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل بمسجدي مكة والمدينة، ١٠١٢/٢، الرقم/١٣٩٤ -

٣٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب التطوع، باب إتيان مسجد قباء

ماشيا وراكبا، ٣٩٩/١، الرقم/١١٣٥، ١١٣٦، ومسلم في

الصحيح، كتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه

وزيارته، ١٠١٦/٢، الرقم/١٣٩٩، وأيضاً في ١٠١٧/٢،

الرقم/١٣٩٩، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، باب ذكر —

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۹۴/۳۵۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نبیوں میں سب سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد (انبیاء کرام ﷺ کی مساجد میں) سب سے آخری مسجد ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۹۵/۳۵۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد قباء کبھی سواری پر اور کبھی پیدل تشریف لے جاتے تھے۔
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام بخاری، مسلم اور دیگر محدثین نے اسے ان الفاظ کے ساتھ بھی روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء میں کبھی پیدل اور کبھی سواری پر تشریف لاتے تھے۔

امام بخاری اور مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: آپ ﷺ اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

..... المسجد الذي أسس على التقوى، ۳۷/۲، الرقم/۶۹۸، ومالك في الموطأ، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب العمل في جامع الصلاة، ۱۶۷/۱، الرقم/۴۰۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۱۶، الرقم/۳۲۵۲۶، وابن حبان في الصحيح، ۴/۴۹۷، الرقم/۱۶۱۸۔

وَعِنْدَ الْحَاكِمِ بِلَفْظٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ
الِاخْتِلَافَ إِلَى قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا^[١].

ثُمَّ قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

٩٦/٣٥٣. عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: الصَّلَاةُ فِي
مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ،
وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ.

٩٧/٣٥٤. وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ
خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ، يَعْنِي مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَيُصَلِّي فِيهِ، كَانَ كَعَدْلِ
عُمْرَةٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْحَاكِمُ، وَالطَّبْرَانِيُّ، وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ.

[١] أخرجه الحاكم في المستدرک، ١/٦٦٢، الرقم/١٧٩٣ -

٣٥٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الصلاة
فی مسجد قباء، ٢/١٤٦، الرقم/٣٢٤، وابن ماجه فی السنن، کتاب
إقامة الصلاة والسنة فیها، ١/٤٥٣، الرقم/١٤١١، وأبو یعلی فی
المسند، ١٣/١١٧، الرقم/٧١٧٢، وابن أبی شیبة فی المصنف،
١٤٩/٢، الرقم/٧٥٢٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٢١٠،
الرقم/٥٧٠، والحاکم فی المستدرک، ١/٦٦٢، الرقم/١٧٩٢ -

٣٥٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٤٨٧، الرقم/١٦٠٢٤،
والنسائي فی السنن، کتاب الأذان، باب فضل مسجد قباء والصلاة —

امام حاکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ اکثر مسجد قباء میں کبھی پیدل اور کبھی سواری پر تشریف لاتے اور پھر واپس تشریف لے جاتے تھے۔

امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط کے مطابق ہے۔

۹۶/۳۵۳۔ حضرت اُسید بن ظہیر انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں نماز (کا ثواب) عمرہ کے برابر ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۹۷/۳۵۴۔ حضرت سہل بن حنیفؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی گھر سے نکلا یہاں تک کہ وہ اس مسجد، یعنی مسجد قباء تک پہنچا، اور اس نے اس میں نماز ادا کی، تو اس نماز کا اجر عمرہ کے برابر ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

وَلَفَظَ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ وَابْنُ مَاجَهَ: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ
 أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً، كَانَ لَهُ أَجْرُ
 عُمْرَةٍ [١].

وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ الْجُنْدِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ
 سَهْلٍ رضي الله عنه بِهِ بِلَفْظٍ: مَنْ تَوَضَّأَ فِي أَهْلِهِ، فَأَحْسَنَ فِي وُضُوئِهِ،
 ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا تَنْزِعُهُ حَاجَةٌ إِلَّا الصَّلَاةُ
 فِيهِ، كَانَتْ صَلَاتُهُ لَهُ بِمَنْزِلَةِ عُمْرَةٍ [٢].

٩٨/٣٥٥. وَفِي رِوَايَةِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: مَنْ
 تَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَسْجِدِ قُبَاءَ، لَا يُرِيدُ غَيْرَهُ، وَلَمْ يَحْمِلْهُ
 عَلَى الْغَدْوِ إِلَّا الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، يَقْرَأُ فِي
 كُلِّ رَكْعَةٍ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْمُعْتَمِرِ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ.
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

[١] أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما

جاء في الصلاة في مسجد قباء، ١/٤٥٣، الرقم/١٤١٢ -

[٢] أخرجه المفضل الجندي في فضائل المدينة، ٤١، الرقم/٥٧ -

٣٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٤٦، الرقم/٣١٩ -

عمر بن شبہ اور ابن ماجہ کے یہ الفاظ ہیں: جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی، پھر مسجد قباء میں آیا، اس میں (نفل) نماز ادا کی، تو اُس کے لیے عمرہ کرنے کا اجر ہے۔

اس روایت کو مفصل الجندی اور ابن عبد البر نے حضرت ابو امامہ بن سہل ؓ سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا: جس کسی نے اپنے گھر میں تمام آداب کے ساتھ وضو کیا اور پھر مسجد (قباء) کی نیت سے گھر سے نکلا، اُس کی نیت صرف اس مسجد میں نماز ادا کرنے ہی کی ہو، کسی اور کام کی نیت شامل نہ ہو، تو اُس کی نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہوگا۔

۹۸/۳۵۵۔ حضرت کعب بن عجرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے وضو کیا اور تمام آداب کے ساتھ وضو کیا، بعد ازاں صرف مسجد قباء کی نیت سے گھر سے نکلا، اس کا صبح سویرے نکلنے کا ارادہ صرف مسجد قباء میں نماز کی ادائیگی کے لیے ہو، پھر اس نے مسجد قباء میں چار رکعت نماز نفل ادا کی اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی تو اُس کے لیے بیت اللہ میں جا کر عمرہ ادا کرنے کے برابر ثواب ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ التَّعْلِيمِ وَالتَّعَلُّمِ فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ ﷺ

٩٩/٣٥٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِحَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ، أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ جَاءَهُ لِغَيْرِ ذَلِكَ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٠٠/٣٥٧. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ مَسْجِدِي هَذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ لِيُعَلِّمَهُ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ دَخَلَهُ لِغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ أَحَادِيثِ النَّاسِ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ يَرَى مَا يُعْجِبُهُ وَهُوَ شَيْءٌ غَيْرُهُ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

٣٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤١٨/٢، الرقم/٩٤٠٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم/٢٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٤٨/٢، الرقم/٧٥١٧، وأيضاً، ٦/٤١٦، الرقم/٣٢٥٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٥٩، الرقم/٦٤٧٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٢٦٢، الرقم/٣٦٧، وأيضاً في شعب الإيمان، ٢/٢٦٣، الرقم/١٦٩٨.

٣٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧٥/٦، الرقم/٥٩١١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٣.

﴿مسجد نبوی ﷺ میں درس و تدریس کی فضیلت﴾

۹۹/۳۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں کسی خیر کی تعلیم دینے یا حاصل کرنے آئے تو اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔ جو اس کے علاوہ کسی اور (دنیاوی) کام کی غرض سے آیا تو وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس کی نگاہیں غیر کے مال پر لگی ہوں۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰/۳۵۷۔ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں کسی خیر کی تعلیم دینے یا حاصل کرنے کی غرض سے آئے تو اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔ جو اس کے علاوہ کسی اور (دنیاوی) کام کی غرض سے آیا تو وہ ایسے شخص کی مانند ہے جو کسی پسندیدہ چیز دیکھ رہا ہو، لیکن وہ چیز کسی اور کی ہو۔ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور بیہقی نے ذکر کیا ہے۔

١٠١/٣٥٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ مُوْتَقُونَ كُلُّهُمْ.

٣٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩٤/٨، الرقم/٧٤٧٣، وأبو نعيم

في حلية الأولياء، ٩٧/٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد،

۱۰۱/۳۵۸۔ حضرت ابو امامہ ؓ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں صرف تعلیم دینے یا حاصل کرنے کی غرض سے آیا تو اس کا اجر کامل حج ادا کرنے والے شخص کی مانند ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اور بیہمی نے کہا ہے: اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

فَضْلُ تُرْبَةِ الْمَدِينَةِ

١٠٢/٣٥٩. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ،
تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَعِنْدَ مُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِلَفْظٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى
الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بِإِصْبَعِهِ
هَكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا، بِاسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ
بَعْضُنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

٣٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب رقية النبي ﷺ،
٢١٦٨/٥، الرقم/٥٤١٣، ٥٤١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب
السلام، باب استحباب الرقية من العين والنملة والحممة والنظرة،
١٧٢٤/٤، الرقم/٢١٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٣/٦،
الرقم/٢٤٦٦١، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف
الرقى، ١٢/٤، الرقم/٣٨٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب،
باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ١١٦٣/٢، الرقم/٣٥٢١، وابن
حبان في الصحيح، ٢٣٨/٧، الرقم/٢٩٧٣، وابن أبي شيبة في
المصنف، ٤٦/٥، الرقم/٢٣٥٦٩.

﴿ مدینہ منورہ کی مبارک مٹی کی فضیلت ﴾

۱۰۲/۳۵۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لیے فرمایا کرتے تھے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا﴾ 'اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی جو ہم میں سے بعض کے لعابِ دہن کے ساتھ مخلوط ہے، (اس کے وسیلہ سے) ہمارے رب کے اذن کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دی جاتی ہے۔'

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

صحیح مسلم کی روایت میں حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اس کو کوئی چھالا یا زخم ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنی انگشت مبارک (سفیان نے کہا: شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر پھر اٹھاتے اور اس) سے اشارہ کر کے فرماتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا﴾ 'اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی جو ہم میں سے کسی کے لعابِ دہن کے ساتھ مخلوط ہے، کی برکت اور وسیلہ سے ہمارا بیمار باذنِ الہی شفاء پائے۔'

وَقَوْلُهُ ﷺ: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا»: قَالَ النَّوَوِيُّ: وَقِيلَ: أَرْضُ
الْمَدِينَةِ خَاصَّةً لِبَرَكَتِهَا ^[١].
ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِهِ.

١٠٣/٣٦٠. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ صَالِحٍ مِنْ وَلَدِ صَيْفِيِّ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزَاةٍ غَزَاهَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِينَةَ، أَمْسَكَ
بَعْضُ أَصْحَابِهِ عَلَى أَنْفِهِ مِنْ تُرَابِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ، إِنَّ تُرْبَتَهَا لَمُؤْمِنَةٌ، وَإِنَّهَا لَشِفَاءٌ مِنَ الْجُدَامِ.
رَوَاهُ الزُّبَيْرِيُّ بْنُ بَكَّارٍ كَمَا قَالَ السُّيُوطِيُّ.

١٠٤/٣٦١. وَرَوَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ بِلَفْظٍ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مِنْ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَثَارُوا غُبَارًا،
فَحَمَرَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْفَهُ، فَأَزَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّثَامَ عَنْ
وَجْهِهِ، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ فِي غُبَارِهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.
ذَكَرَهُ ابْنُ الْأَثِيرِ وَالْمُنْذِرِيُّ.

[١] النووي في شرحه على صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب
رقية المريض، ١٤/١٨٤ -

٣٦٠: ذكره السيوطي في الحجج المبينة في التفضيل بين مكة
والمدينة/٥٨ -

٣٦١: ابن الأثير في جامع الأصول، ٩/٣٣٤، والمنذري في الترغيب
والترهيب، ٢/١٤٩، الرقم/١٨٧٨ -

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ ہماری زمین کی مٹی، امام نووی نے کہا: کہا گیا ہے کہ اپنی برکات کی بنا پر اس سے مراد بالخصوص مدینہ طیبہ کی سر زمین ہے۔
اسے امام نووی نے اپنی شرح میں ذکر کیا ہے۔

۱۰۳/۳۶۰۔ حضرت محمد بن موسیٰ بن صالح، صفی بن ابی عامر کے بیٹے، جنہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے، جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو بعض صحابہ کرام ﷺ نے وہاں کی گرد کی وجہ سے اپنے ناک پر کپڑا رکھ کر انہیں بند کر لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مدینہ منورہ کی مٹی امن اور امان دینے والی ہے اور اس میں کوڑھ کی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

اس حدیث کو زبیر بن بکار نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے بیان کیا ہے۔

۱۰۴/۳۶۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے: جب حضور نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپس آئے تو مسلمانوں میں سے کچھ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے (آپ ﷺ کی خدمت میں) آئے تو ان کے آنے سے غبار اُڑا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود صحابہ کرام ﷺ میں سے کسی نے کپڑے سے اپنا ناک ڈھانپ لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس کے چہرے سے نقاب کو ہٹا دیا اور فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مدینہ منورہ کے غبار میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے۔

اسے علامہ ابن الاثیر اور منذری نے بیان کیا ہے۔

فَضْلُ جَبَلِ أَحَدٍ وَوَادِي الْعَقِيقِ وَبُطْحَانَ

١٠٥/٣٦٢. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: هَذِهِ طَابَةٌ، وَهَذَا أَحَدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٦/٣٦٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ أَخَذْنَاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ رَاجِعًا وَبَدَأَ لَهُ أَحَدٌ، قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٦٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ٤/١٦١٠، الرقم/٤١٦٠، وأيضًا في كتاب الحج، باب المدينة طابة، ٢/٦٦٢، الرقم/١٧٧٣، وأيضًا في كتاب الزكاة، باب حرص التمر، ٢/٥٣٩، الرقم/١٤١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب أحد جبل يحبنا ونحبه، ٢/١٠١١، الرقم/١٣٩٢، وأيضًا في كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٥، الرقم/١٣٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٤، الرقم/٢٣٦٥٢.

٣٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الخدمة في الغزو، ٣/١٠٥٨، الرقم/٢٧٣٢، ومسلم في الصحيح، —

﴿أحد پہاڑ، وادی العقیق اور بطحان کی فضیلت﴾

۱۰۵/۳۶۲۔ حضرت ابو حمید ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپس لوٹتے وقت حضور نبی اکرم ؐ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ؐ نے فرمایا: یہ مدینہ طابہ (یعنی پاک سرزمین) ہے اور یہ أحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰۶/۳۶۳۔ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ خیبر گیا، تاکہ آپ ؐ کی خدمت بجالا سکوں۔ جب حضور نبی اکرم ؐ خیبر سے لوٹے اور أحد پہاڑ پر آپ ؐ کی نظر پڑی تو آپ ؐ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ ؐ نے اپنے دست مبارک سے مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: اے اللہ! میں اس مدینہ کے دونوں سیاہ پہاڑوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں، جیسے حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت فرما۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... کتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ؐ فيها بالبركة وبيان
تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ۹۹۳/۲،
الرقم/۱۳۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۹/۳،
الرقم/۱۲۵۳۲، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء
في فضل المدينة، ۷۲۱/۵، الرقم/۳۹۲۲، ومالك في الموطأ،
۸۸۹/۲، الرقم/۱۵۷۶۔

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ بِلَفْظٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ

جَبَلَيْهَا.

وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ الْجُنْدِيُّ، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمَامٍ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نُبَيْطٍ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُحَدِّثُ جَبَلَ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، فَإِذَا جِئْتُمُوهُ، فَكُلُوا مِنْ شَجَرِهِ، وَلَوْ مِنْ عِصَاهِهِ ^[١].

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي "تَارِيخِهِ" - مُخْتَصَرًا -، وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ مِنْ طَرِيقِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ بِهِ. وَلَفْظُ ابْنِ شَبَّةٍ: عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نُبَيْطٍ - وَكَانَتْ تَحْتَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهَا كَانَتْ تُرْسِلُ وَلَا يَنْدَهَا، فَتَقُولُ: اذْهَبُوا إِلَى أَحَدٍ، فَاتُونِي مِنْ نَبَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدَنْ إِلَّا عِصَاهَا، فَاتْنَنِي بِهِ، فَإِنْ أَنَسَ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. فَقَالَتْ زَيْنَبُ: فَكُلُوا مِنْ نَبَاتِهِ، وَلَوْ مِنْ عِصَاهِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ تُعْطِينَا مِنْهُ قَلِيلًا قَلِيلًا، فَنَمُصُّهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ. وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَفِيهِ: إِنَّ أَحَدًا عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ^[٢].

[١] أخرجه المفضل الجندي في فضائل المدينة/٢٢، الرقم/١١،

والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٥٥، الرقم/١٩٠٥ -

[٢] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٥/٥٨، الرقم/١٣١، وعمر بن —

صحیح مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بنانا ہوں۔

مفضل الجندی اور امام طبرانی نے اس کو المعجم الأوسط میں عبد العزیز بن محمد الدرورادی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کثیر بن زید الاسلمی سے، انہوں نے عبد اللہ بن تمام سے، انہوں نے زینب بنت عُیَیْط سے، انہوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب تم اُحد پر جایا کرو تو (حصولِ برکت کے لیے) اس کے درختوں سے کچھ نہ کچھ ضرور کھایا کرو اگرچہ وہ کانٹے دار ہی ہو۔

امام بخاری نے اس روایت کو التاریخ الکبیر میں مختصراً بیان کیا ہے۔ عمر بن شُبَّہ نے اس کو ابراہیم بن منذر الجزامی کے طریق سے، انہوں نے سفیان بن حمزہ الاسلمی سے اور انہوں نے کثیر بن زید سے روایت کیا ہے، ابن شُبَّہ کے الفاظ ہیں: زینب بنت عُیَیْط، جو حضرت انس بن مالک ؓ کی زوجہ تھیں، سے مروی ہے کہ وہ اپنی باندیوں کو بھیجا کرتیں، اور ان سے کہا کرتی تھیں: جبل اُحد پر جاؤ اور اس کے پودوں اور درختوں سے کچھ لے آؤ۔ اگر تم وہاں سوائے کانٹوں کے اور کچھ نہ پاؤ تو کانٹے ہی لے آؤ، کیونکہ انس بن مالک ؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پس حضرت زینب فرماتی تھیں: اس کے نباتات میں سے کھاؤ اگرچہ کوئی کانٹے کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ہمیں اس کی نباتات میں سے تھوڑا تھوڑا دیتی تھیں اور ہم اس کو منہ میں ڈال کر چباتے تھے۔

اسے امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں اور امام عمر بن شُبَّہ نے 'تاریخ مدینہ' میں روایت کیا ہے۔ اور عبد الرزاق نے بھی اس کو روایت کیا ہے، اس (روایت) میں ہے کہ بے شک اُحد پہاڑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔

١٠٧/٣٦٤. وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعَةُ أَجْبُلٍ مِنْ جِبَالِ الْجَنَّةِ، أُحَدِّ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ جَبَلٌ مِنْ جِبَالِ الْجَنَّةِ، وَوَرَقَانِ جَبَلٌ مِنْ جِبَالِ الْجَنَّةِ، وَلُبْنَانٌ جَبَلٌ مِنْ جِبَالِ الْجَنَّةِ، وَطُورٌ جَبَلٌ مِنْ جِبَالِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ عَدِيٍّ.

١٠٨/٣٦٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

-
- ٣٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٨، الرقم/١٩، وعمر بن شبة في تاريخ المدينة، ١/٨٠-٨١، وابن عدي في الكامل، ٦/٥٩-.
- ٣٦٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب قول النبي ﷺ: العقيق وادي مبارك، ٢/٥٥٦، الرقم/١٤٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٤، الرقم/١٦١، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب في الإقرا، ٢/١٥٩، الرقم/١٨٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب التمتع بالعمرة إلى الحج، ٢/٩٩١، الرقم/٢٩٧٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٦٩، الرقم/٢٦١٧، وابن حبان في الصحيح، ٩/٩٩، الرقم/٣٧٩٠، والبخاري في المسند، ١/٣١٢، الرقم/٢٠١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/١٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٤، الرقم/٨٦٣٠-.

۳۶۳/۱۰۷۔ حضرت عمرو بن عوف المزنی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہیں: جبلِ اُحد جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے، (دوسرا) جبلِ ورقان، جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے، (تیسرا) جبلِ لبنان، جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور (چوتھا) جبلِ طور، جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور امام عمر بن حنبلہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

۳۶۵/۱۰۸۔ حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی عقیق (مدینہ طیبہ کی ایک وادی) کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: آج رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس آنے والا ایک فرشتہ آیا ہے اور اس نے کہا ہے: آپ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے (اب میقات سے عمرہ اور حج دونوں کی بیک وقت نیت کی جاسکتی ہے)۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٠٩/٣٦٦. وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ:
 إِنَّكَ بِالْوَادِي الْمُبَارَكِ أَوْ يَبْطَحَاءَ مُبَارَكَةٍ.
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

١١٠/٣٦٧. وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَطْحَانُ عَلَى
 تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْجَنَّةِ.
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَالْذَيْلِيُّ.

٣٦٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٧٤/٥، الرقم/٥٢٩٨،

وأيضاً في المعجم الكبير، ٣٦٨/١٢، الرقم/١٣٣٦٨.

٣٦٧: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٥١/٢، الرقم/١٦٥٢، والديلمي

في مسند الفردوس، ٢٧/٢، الرقم/٢١٧٤.

۱۰۹/۳۶۶۔ حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ وادی عقیق میں تھے تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں یا آپ مبارک بطحاء میں ہیں۔ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰/۳۶۷۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وادی بطنان جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الْبَقِيعِ وَمَقْبَرَةِ بَنِي سَلَمَةَ

١١١/٣٦٨. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تَوَعَدُونَ عَدًّا مُوَجِّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

١١٢/٣٦٩. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

٣٦٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٦٦٩/٢، الرقم/٩٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٩٣/٤، الرقم/٢٠٣٩، وأبو يعلى في المسند، ١٩٩/٨، الرقم/٤٧٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٤٤٤/٧، الرقم/٣١٧٢.

٣٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ٦٢٢/٥، الرقم/٣٦٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٣٢٤/١٥، الرقم/٦٨٩٩، والحاكم في المستدرک، ٥٠٥/٢، —

﴿جنت البقیع اور مقبرہ بنی سلمہ کی فضیلت﴾

۳۶۸/۱۱۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا میرے ہاں قیام ہوتا تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (مدینہ طیبہ کا قبرستان جسے عرف عام میں جنت البقیع کہتے ہیں) تشریف لے جاتے اور دعا فرماتے: ﴿السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَنَا كُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُّوَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَآهْلِ بَقِيعِ الْعَرْقَدِ﴾ اے جماعت مومنین! السلام علیکم! تمہارے پاس وہ چیز آچکی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع العرقہ میں دفن ہونے والوں کی مغفرت فرما۔

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۶۹/۱۱۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، پھر ابو بکر و عمر کی قبریں شق ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا، انہیں میرے ساتھ جمع کیا جائے گا۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان میرا اور ان کا اجتماع ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١٣/٣٧٠. وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
يُحْشَرُ مِنَ الْبَقِيعِ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ
وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.
رَوَاهُ النَّمِيرِيُّ.

مَا وَرَدَ فِي مَقْبَرَةِ بَنِي سَلَمَةَ

١١٤/٣٧١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَقْبَرَةُ بَغْرَبِيِّ
الْمَدِينَةِ يَفْرُضُهَا السَّيْلُ يَسَارًا، يُبْعَثُ مِنْهَا كَذًا وَكَذَا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ.
رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ.

١١٥/٣٧٢. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي ذَرَّةَ السُّلَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ مَشِيخَةِ بَنِي حَرَامٍ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، قَالَ: مَقْبَرَةُ بَيْنَ سَيَلَيْنِ غَرْبِيَّةٌ يُضِيءُ نُورُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ.
ذَكَرَهُ السَّمُهودِيُّ.

٣٧٠: أخرجه النميري في أخبار المدينة، ٦٤/١، الرقم/٢٩٢-

٣٧١: أخرجه عمر بن شبة في تاريخ المدينة، ٩٢/١-٩٣، وذكره

السمهودي في وفاء الوفاء، ٨٠/٣-

٣٧٢: السمهودي في وفاء الوفاء، ٨٠/٣-

۱۱۳/۳۷۰۔ حضرت محمد بن المنکدر ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بقیع سے ستر ہزار لوگ اٹھیں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو داغ لگواتے تھے نہ ہی فال نکالتے تھے اور اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔ اسے امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

﴿ مقبرہ بنی سلمہ کی فضیلت میں وارد ارشاداتِ نبوی ﷺ ﴾

۱۱۴/۳۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے مغرب میں واقع قبرستان کو بائیں طرف سے سیلاب کاٹ دے گا اور اس سے اتنی اتنی تعداد میں لوگ (قیامت کے دن) اٹھیں گے جن پر کوئی حساب نہ ہوگا۔ اسے امام عمر بن شبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵/۳۷۲۔ ابن ابی ذرّۃ السّلمی، عقبہ بن عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ اور ابن ابی عتیق اور ان کے علاوہ بنی حرام کے مشائخ سے ایک روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مقبرہ جو سیلین کے درمیان غربی جانب واقع ہے، قیامت کے دن اس کا نور آسمان سے زمین تک کی ہر چیز روشن کر دے گا۔

اسے امام سمہودی نے بیان کیا ہے۔

فَضْلُ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

١١٦/٣٧٣. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمْ وَلَا سِحْرٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٧/٣٧٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَا بَتِّيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمْ حَتَّى يُمْسِيَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٨/٣٧٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تَرِيَّاقٌ أَوَّلُ الْبُكَرَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، ٢٠٧٥/٥، الرقم/٥١٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب فضل تمر المدينة، ١٦١٨/٣، الرقم/٢٠٤٧ -

٣٧٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب فضل تمر المدينة، ١٦١٨/٣، الرقم/٢٠٤٧ -

٣٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب فضل تمر المدينة، ١٦١٩/٣، الرقم/٢٠٤٨ -

﴿مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت﴾

۱۱۶/۳۷۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت روزانہ سات عجوہ کھجوریں کھا لے، اُس روز اُسے کوئی زہر اور جادو تکلیف نہ پہنچائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۷/۳۷۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مدینہ منورہ کے دو سیاہ کناروں کے درمیان کی (حرم کی زمین سے پیدا ہونے والی) سات کھجوریں صبح کے وقت کھائیں، اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸/۳۷۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے بالائی حصہ کی عجوہ کھجوروں میں شفاء ہے، یا فرمایا: صبح کے وقت ان کا استعمال زہر سے شفاء کا سبب ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١١٩/٣٧٦. وَفِي رِوَايَةٍ بَرِيدَةَ بْنِ الْحَصْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 الْعَجْوَةُ مِنْ فَاكِهِةِ الْجَنَّةِ.
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالرُّوْيَانِيُّ.

١٢٠/٣٧٧. وَرَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الصَّمَدِ
 بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْمُشْمَعِلِ بِهِ بِلَفْظٍ: الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ أَوْ قَالَ: الْعَجْوَةُ
 وَالشَّجَرَةُ فِي الْجَنَّةِ، شَكَّ الْمُشْمَعِلُ. وَاللَّفْظُ لِلْإِمَامِ أَحْمَدَ، وَعِنْدَ أَبِي
 نُعَيْمٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَفْظُ الْحَاكِمِ: الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، كَلَفَظَ عَبْدُ
 الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.

٣٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥١/٥، الرقم/٢٣٠٢٢،

والرويانى في المسند، ٧١/١، الرقم/٢٣-

٣٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣١/٥، الرقم/٢٠٣٥٩،

والحاكم في المستدرک، ١٣٤/٤، الرقم/٧١٣٤-

۱۱۹/۳۷۶۔ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَجْوہ جنت کا پھل ہے۔

اس حدیث کو امام احمد اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰/۳۷۷۔ امام احمد، حاکم اور ابو نعیم نے عبد الصمد بن عبد الوارث کے طریق سے مُشْمَعَل سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے: عَجْوہ کھجور اور صَحْرہ یا فرمایا عَجْوہ کھجور اور اِس کا درخت جنت میں ہونگے، مُشْمَعَل کو اس میں شک ہے۔ یہ الفاظ امام احمد بن حنبل کے ہیں۔ امام ابو نعیم کے الفاظ ہیں کہ یہ جنت سے ہے۔ امام حاکم کے الفاظ ہیں: عَجْوہ کھجور اور صَحْرہ کھجور دونوں جنت سے ہیں (یہ سب مدینہ طیبہ کی مختلف کھجوروں کے نام ہیں)، جیسا کہ عبد الرحمن بن مہدی کے الفاظ ہیں۔

الْبَصَادِرُ وَالْبَرَاجِعُ

- ١- القرآن الكريم-
- ٢- آجری، ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ٣٦٠ھ)۔ الشریعة۔ الرياض، المملكة العربية السعودية: دار الوطن، ١٣٢٠ھ/١٩٩٩ء-
- ٣- آلوسی، محمود بن عبد اللہ حسینی (١٢١٤-١٢٤٠ھ/١٨٠٢-١٨٥٣ء)۔ روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني۔ لبنان: دار احیاء التراث العربی + ملتان، پاکستان: مکتبہ المدادیہ
- ٤- ابن اثیر، ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/ ١١٦٠-١٢٣٣ء)۔ الکامل في التاريخ۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٩٤٩ء
- ٥- ابن الاعرابی، محمد بن زیاد بن بشر بن درہم ابوسعید بن الاعرابی (٢٣٦-٣٣٠ھ)۔ کتاب المعجم (ابن الاعرابی)۔ الرياض، المملكة العربية السعودية: دار ابن الجوزی، ١٣١٨ھ/١٩٩٤ء-
- ٦- احمد بن حنبل، أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد (م ٢٤١ھ)۔ مسائل الإمام أحمد بن حنبل برواية ابنه أبي الفضل صالح (٢٠٣-٢٦٦ھ)۔ الہند، الدار العلمیة، ١٣٠٨ھ/١٩٨٨ء-
- ٧- احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٣-٢٤١ھ/٤٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٤٨ء-
- ٨- أزدقی، ابوالولید محمد بن عبد اللہ بن أحمد بن محمد بن الولید بن عقیة بن الأزرک الغسانی الکی (م ٢٥٠ھ)۔ أخبار مكة وما جاء فيها من الآثار۔ بیروت، لبنان: دار

الأندلس -

- ٩- ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن يسار، (٨٥-١٥١هـ) - السيرة النبوية - معهد الدراسات والبحاث للتعريب -
- ١٠- اسماعيلي، ابوبكر احمد بن ابراهيم بن اسماعيل (٢٤٤-٣٤١هـ) - معجم الشيوخ/ المعجم في أسامي شيوخ أبي بكر الإسماعيلي - المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية: مكتبة العلوم والحكم، ١٣١٠هـ -
- ١١- بزار، ابوبكر احمد بن عمرو بن عبد الحلق بصري (٢١٥-٢٩٢هـ/ ٨٣٠-٩٠٥هـ) - المسند (البحر الزخار) - بيروت، لبنان: مؤسسة علوم القرآن، ١٣٠٩هـ -
- ١٢- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٤٠هـ) - الأدب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٣٠٩هـ/ ١٩٨٩هـ -
- ١٣- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٤٠هـ) - التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ١٤- بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٤٠هـ) - الصحيح - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٣٠١هـ/ ١٩٨١هـ -
- ١٥- ابن بطل، ابوالحسن علي بن خلف بن عبد الملك (م ٣٩٩هـ) - شرح صحيح البخاري لابن بطل - الرياض، المملكة العربية السعودية: مكتبة الرشد، ١٣٢٣هـ/ ٢٠٠٣هـ -
- ١٦- بغوي، ابو محمد بن فراء حسين بن مسعود بن محمد (٣٣٦-٥١٦هـ/ ١٠٣٣-١١٢٢هـ) - شرح السنة - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٣هـ/ ١٩٨٣هـ -
- ١٧- بغوي، ابو محمد بن فراء حسين بن مسعود بن محمد (٣٣٦-٥١٦هـ/ ١٠٣٣-١١٢٢هـ) - معالم التنزيل - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٣١٥هـ/ ١٩٩٥هـ -
- ١٨- بهوتي، منصور بن يونس بن صلاح الدين ابن حسن بن ادريس البهوتي (م ١٠٥١هـ) -

- كشاف القناع عن متن الإقناع - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ٢٠١٠ء -
- ١٩ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٣٥٨هـ/٩٩٣ - ١٠٦٦ء) - الآداب - بيروت، لبنان: مؤسسه الكتب الثقافية -
- ٢٠ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٣٥٨هـ/٩٩٣ - ١٠٦٦ء) - دلائل النبوة - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٥هـ -
- ٢١ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٣٥٨هـ/٩٩٣ - ١٠٦٦ء) - السنن الكبرى - مكرمه، المملكة العربية السعودية: مكتبة دار الباز، ١٤١٢هـ/١٩٩٣ء -
- ٢٢ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٣٥٨هـ/٩٩٣ - ١٠٦٦ء) - شعب الايمان - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٠هـ/١٩٩٠ء -
- ٢٣ - بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٣٥٨هـ/٩٩٣ - ١٠٦٦ء) - معرفة السنن والآثار - بيروت، لبنان: دار القتيبة، ١٤١٢هـ/١٩٩١ء -
- ٢٤ - ترمذي، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٤٩هـ/٨٢٥ - ٨٩٢ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء -
- ٢٥ - ابن تيمية، احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٦٢٨هـ/١٢٦٣-١٣٢٨ء) - الفتاوى الكبرى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٨هـ/١٩٨٧ء -
- ٢٦ - ثعلبی، احمد بن محمد بن ابراهيم ابو اسحاق (م ٣٦٤هـ) - الكشف والبيان عن تفسير القرآن - بيروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٢٢هـ/٢٠٠٢ء -
- ٢٧ - ابن جارود، ابو محمد عبد الله بن علي بن جارود نیشاپوری (م ٣٠٤هـ) - المنتقى من السنن المسندة - بيروت، لبنان: مؤسسه الكتب الثقافية، ١٤١٨هـ/١٩٨٨ء -
- ٢٨ - ابن جارود، ابو محمد عبد الله بن علي بن نیشاپوری (م ٣٠٤هـ) - المنتقى من السنن

المسندة- بيروت، لبنان: مؤسسة الكتاب الثقافي، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ء + شينجوپوره،
پاکستان: المکتبة الاثرية-

٢٩- جرجاني، ابو قاسم حمزه بن يوسف (م ٢٢٨هـ)- تاريخ جرجان- بيروت، لبنان: عالم
الكتب، ١٤٠١هـ/١٩٨١ء-

٣٠- جزري، ابو السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن عبد الكريم (م ٦٠٦هـ)- جامع
الأصول في أحاديث الرسول- مكتبة دار البيان، ١٩٦٩ء-

٣١- ابن الجعد، ابو الحسن علي بن جعد بن عبيد جوهرى بغدادى (١٣٣-٢٣٠هـ)- المسند-
بيروت، لبنان: مؤسسة نادر، ١٤١٠هـ/١٩٩٠ء-

٣٢- ابن جماعة كنانى، عبد العزيز بن محمد بن إبراهيم بن جماعة الكنانى الشافعى (٢٩٣-
٤٦٤هـ)- المختصر الكبير في سيرة الرسول- عمان: دار البشير، ١٩٩٣ء-

٣٣- ابن جماعة كنانى، عبد العزيز بن محمد بن إبراهيم بن جماعة الكنانى الشافعى (٢٩٣-
٤٦٤هـ)- هداية السالك إلى المذاهب الأربعة في المناسك- بيروت،
لبنان، دار البشائر، ١٤١٢هـ

٣٤- جمل، سليمان بن عمر بن منصور العجلي الازهرى (م ١٢٠٢هـ)- حاشية الجمل على
شرح المنهج- بيروت، لبنان، دار الفكر-

٣٥- جندى، ابو سعيد المفضل بن محمد بن ابراهيم (م ٣٠٨هـ)- فضائل المدينة- دمشق، شام:
دار الفكر، ١٤٠٤هـ-

٣٦- ابن جوزى، ابو الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد بن على بن عبيد الله (٥١٠-٥٤٩هـ/
١١١٦-١٢٠١ء)- التبصرة- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ء-

٣٧- ابن جوزى، ابو الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد بن على بن عبيد الله (٥١٠-٥٩٤هـ/
١١١٦-١٢٠١ء)- زاد المسير في علم التفسير- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى،

١٢٠٢هـ/١٩٨٢ء-

٣٨- ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠-٥٩٤هـ/ ١١١٦-١٢٠١ء)- صفة الصفوة- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢٠٩هـ/١٩٨٩ء-

٣٩- ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠-٥٩٤هـ/ ١١١٦-١٢٠١ء)- كشف المشكل- الرياض، المملكة العربية السعودية: دار الوطن، ١٢١٨هـ/١٩٩٤ء-

٤٠- ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠-٥٩٤هـ/ ١١١٦-١٢٠١ء)- المنتظم في تاريخ الملوك والأمم- بيروت، لبنان: دار صادر، ١٣٥٨هـ-

٤١- ابن جوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠-٥٩٤هـ/ ١١١٦-١٢٠١ء)- الوفا بأحوال المصطفى ﷺ- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢٠٨هـ/١٩٨٨ء-

٤٢- ابن أبي حاتم، ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادريس (م٣٢٤هـ)- علل الحديث- الرياض، المملكة العربية السعودية، ١٢٢٤هـ/٢٠٠٦ء-

٤٣- ابن الحاج، ابو عبد الله محمد بن محمد بن محمد عبدي فاسي مالكي (م٤٣٤هـ)- المدخل- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٢٠١هـ/١٩٨١ء-

٤٤- حارث، الحارث بن أبي أسامة/الحافظ نور الدين الهيثمي (١٨٦-٢٨٣هـ)- مسند الحارث (زوائد الهيثمي)- المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية: مركز خدمة السنة والسير النبوية، ١٢١٣هـ/١٩٩٢ء-

٤٥- حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥هـ/٩٣٣-١٠١٢ء)- المستدرک على الصحيحين- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١١هـ/١٩٩٠ء-

٤٦- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢هـ/٨٨٢-٩٦٥ء)-

- الثقات - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٥هـ/١٩٧٥ء -
- ٢٧- ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٢هـ/٨٨٢-٩٦٥ء) -
الصحيح - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢١٢هـ/١٩٩٣ء -
- ٢٨- ابن حجر عسقلاني، أحمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن أحمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٢٢٩ء) - الإصابة في تمييز الصحابة - بيروت، لبنان: دار الجيل،
١٢١٢هـ/١٩٩٢ء -
- ٢٩- ابن حجر عسقلاني، أحمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن أحمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٢٢٩ء) - تقريب التهذيب - سوريا: دار الرشيد، ١٢٠٦هـ/١٩٨٦ء -
- ٥٠- ابن حجر عسقلاني، أحمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن أحمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٢٢٩ء) - فتح الباري شرح صحيح البخاري - لاهور، باكستان: دار نشر
الكتب الإسلامية، ١٢٠١هـ/١٩٨١ء -
- ٥١- حسام الدين هندي، علاء الدين علي متقي (٩٤٥هـ) - كنز العمال في سنن الأقوال
والأفعال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩/١٩٧٩ء -
- ٥٢- حسن بن يسار البصري، أبو سعيد (م ١١٠هـ) - فضائل مكة والسكن فيها، الكوفة،
مكتبة الفلاح، ١٢٠٠هـ -
- ٥٣- حسني، تقى الدين أبو بكر الحسني الدمشقي (م ٨٢٩هـ) - دفع شبه من شبهة وتمرد
ونسب ذلك إلى السيد الجليل الإمام أحمد - مصر: المكتبة الأزهرية للتراث -
- ٥٤- صفقي، محمد بن علي بن محمد بن عبد الرحمن (م ١٠٨٨هـ) - الدر المختار - بيروت،
لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢٢٣هـ/٢٠٠٢ء -
- ٥٥- أبو حفص الحسني، سراج الدين عمر بن علي بن عادل جنبل (م ٤٤٥هـ) - اللباب في
علوم الكتاب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١٩هـ/١٩٩٨ء -

- ٥٦- حكيم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (م ٣٢٠ھ)۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٩٩٢ء۔
- ٥٧- حلبی، علی بن برہان الدین (٩٤٥-١٠٢٢ھ)۔ إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ١٢٠٠ھ۔
- ٥٨- حمیدی، محمد بن فتوح (م ٢٨٨ھ)۔ الجمع بين الصحيحين۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٢٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔
- ٥٩- حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٨٣٣ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المئتی۔
- ٦٠- ابن حیان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصہبانی، ابو محمد (٢٤٢-٣٦٩ھ)۔ الأمثال في الحديث النبوي۔ بمبئی، انڈیا: الدار السلفیہ، ١٢٠٨ھ/١٩٨٤ء۔
- ٦١- ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان الانصاری (٢٤٢-٣٦٩ھ)۔ طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢١٢ھ/١٩٩٢ء۔
- ٦٢- ابن حیان، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان الاصبہانی، ابوالشیخ (٢٤٢-٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ الرياض، المملكة العربية السعودية: دار العاصمة، ١٢٠٨ھ۔
- ٦٣- خازن، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (٦٤٨-٧٤١ھ/١٢٤٩-١٣٢٠ء)۔ لباب التأویل في معاني التنزيل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔
- ٦٤- ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٢ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٤٠ء۔
- ٦٥- خطابی، ابوسليمان احمد بن محمد بن ابراہیم بستی (م ٣٨٨ھ)۔ غريب الحديث۔ مکہ مکرمہ، المملكة العربية السعودية: جامعة أم القرى، ١٢٠٢ھ۔

- ٦٦- ابن خلكان- شمس الدين احمد بن محمد بن ابى بكر بن خلكان، (م ٦٨١هـ) - وفيات الأعيان - ايران: مكتبة منشورات ارضى -
- ٦٧- خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢- ٣٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٤١ء) - تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٦٨- خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢- ٣٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٤١ء) - تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٦٩- خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢- ٣٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٤١ء) - موضح أوهام الجمع والتفريق - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٤هـ -
- ٧٠- دارقطنى، ابو الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥هـ/ ٩١٨-٩٩٥ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦هـ/١٩٦٦ء -
- ٧١- دارقطنى، ابو الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥هـ/ ٩١٨-٩٩٥ء) - العلل الواردة في الأحاديث النبوية - الرياض، المملكة العربية السعودية: دار الطيبة، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥ء -
- ٧٢- دارمى، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/ ٧٩٤-٨٦٩ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العربى، ١٤٠٤هـ -
- ٧٣- ابو داود، سليمان بن اشعث بن اسحاق بن بشير بن شداد ازدي سجستاني (٢٠٢-٢٤٥هـ/ ٨١٤-٨٨٩ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٢هـ/١٩٩٣ء -
- ٧٤- دردير، ابو البركات احمد بن محمد بن احمد - الشرح الصغير على أقرب المسالك إلى مذهب الإمام مالك - بيروت، لبنان: دار المعارف -
- ٧٥- دمشقى، ابن ناصر الدين (م ٨٣٢هـ) - جامع الآثار فى مولد النبى المختار ﷺ،

- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ٢٠٠٩هـ.
- ٤٦- دمياطي، ابو بكر عثمان بن محمد شطا الدمياطي (م ١٣١٠هـ)، إعانة الطالبين على حل ألفاظ فتح المعين - بيروت، لبنان: دار الفكر للنشر والتوزيع، ١٣١٨هـ / ١٩٩٨ء - ١٣٢٢هـ.
- ٤٧- دميري، ابو البقاء محمد بن موسى بن عيسى بن علي (م ٨٠٨هـ) - حياة الحيوان الكبرى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٢٢هـ.
- ٤٨- دولابي، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (٢٢٢-٣١٠هـ) - الكنى والأسماء - بيروت، لبنان: دار ابن حزم ١٣٢١هـ / ٢٠٠٠ء.
- ٤٩- ديار بكري، حسين بن محمد بن الحسن (م ٩٦٦هـ / ١٥٥٩ء) - تاريخ الخميس في أحوال أنفس نفيس - بيروت، لبنان: دار صادر.
- ٨٠- ديلبي، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه بن فناخسرو همداني (٢٣٥-٥٠٩هـ / ١٠٥٣-١١١٥ء) - الفردوس بمأثور الخطاب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ء.
- ٨١- ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان (٦٤٣-٧٤٨هـ / ١٢٤٢-١٣٣٨ء) - تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام - بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٣٠٤هـ / ١٩٨٤ء.
- ٨٢- ذهبي، ابو عبد الله شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان (٦٤٣-٧٤٨هـ / ١٢٤٢-١٣٣٨ء) - سير أعلام النبلاء - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ.
- ٨٣- ذهبي، ابو عبد الله شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان (٦٤٣-٧٤٨هـ / ١٢٤٢-١٣٣٨ء) - سير أعلام النبلاء - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٨هـ / ١٩٩٤ء.
- ٨٤- ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد (٦٤٣-٧٤٨هـ) - ميزان الاعتدال في نقد الرجال - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ء.

- ٨٥- رافعي، أبو القاسم عبد الكريم بن محمد الرافعي القزويني (م ٦٢٣هـ) - فتح العزيز بشرح الوجيز - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤ء -
- ٨٦- ابن راهويه، أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم بن عبد الله (١٦١- ٢٣٤هـ/ ٤٤٨-٨٥١ء) - المسند - المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية: مكتبة الایمان، ١٤١٢هـ/ ١٩٩١ء -
- ٨٧- ابن رجب الحنبلي، زين الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن بن شهاب الدين (٤٣٦- ٤٩٥هـ/ ١٣٣٦-١٣٩٣ء) - لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار ابن كثير، ١٤٢٢هـ/ ٢٠٠٣ء -
- ٨٨- رفاعي، صالح بن حامد بن سعيد الرفاعي - الأحاديث الواردة في فضائل المدينة - دار الخفيري، ١٤١٨هـ -
- ٨٩- روياني، أبو بكر محمد بن هارون (م ٣٠٤هـ) - المسند - القاهرة، مصر: مؤسسه قرطبه، ١٤١٦هـ -
- ٩٠- زبيدي، محمد بن محمد الحسيني الزبيدي (م ١٢٠٥هـ)، اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين، المطبعة الميمنية، ١٣١١هـ -
- ٩١- زكريا الانصاري، أبو يحيى زكريا بن محمد بن احمد الانصاري السنكي المصري (م ٩٢٦هـ) - منحة الباري بشرح صحيح البخاري - الرياض: المملكة العربية السعودية، مكتبة الرشيد ناشرون، ١٤٢٦هـ/ ٢٠٠٥ء -
- ٩٢- سامري، نصير الدين محمد بن عبد الله الحنبلي (٥٣٥-٦١٦هـ) - المستوعب - مكة المكرمة، المملكة العربية السعودية، ١٤٢٢هـ/ ٢٠٠٣ء -
- ٩٣- سندی، أبو الحسن نور الدين بن عبد الهادي (م ١١٣٨هـ) - حاشيه على سنن النسائي - حلب: مكتبة المطبوعات الاسلاميه، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦ء -

- ٩٢- ابن سعد، أبو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٨٢-٨٢٥هـ) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٨هـ/١٩٧٨ء -
- ٩٥- سعيد بن منصور، أبو عثمان الخراساني (م ٢٢٤هـ) - السنن - بھارت: الدار السلفية، ١٩٨٢ء - + الرياض، المملكة العربية السعودية: دار العيص، ١٤١٢هـ -
- ٩٦- سمهودي، نور الدين أبو الحسن علي بن القاضي عفيف الدين عبد الله المصري (٨٢٣-٩١١هـ) - وفاء الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ - بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي -
- ٩٧- سبيل، أبو قاسم عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد بن أبي حسن نخعي (٥٠٨-٥٥١هـ) - الروض الأنف - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٨هـ/١٩٩٧ء -
- ٩٨- سيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٢٣٥-١٥٠٥ء) - الخصائص الكبرى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥ء -
- ٩٩- سيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٢٣٥-١٥٠٥ء) - الدر المنثور في التفسير بالمأثور - بيروت، لبنان: دار المعرفة -
- ١٠٠- سيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٢٣٥-١٥٠٥ء) - الديباج على صحيح مسلم - الخبر، سعودي عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦هـ/١٩٩٦ء -
- ١٠١- سيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١هـ/١٢٣٥-١٥٠٥ء) - شرح سنن النسائي - حلب، شام: مكتب المطبوعات الإسلامية، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ء -

- ١٠٢- سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٣٩-
٩١١هـ/١٣٣٥-١٥٠٥م). مناهل الصفا في تخريج أحاديث الشفا- بيروت، لبنان:
دار الكتب العلمية، ١٣٠٨هـ/١٩٨٨م.
- ١٠٣- ابن شبة، ابو زيد عمر بن شبة بن عبيدة بن ريطة النميري (٢٦٢م هـ). أخبار المدينة
النبوية- دار العليان.
- ١٠٤- ابن شبة، ابو زيد عمر بن شبة بن عبيدة بن ريطة النميري (٢٦٢م هـ)، تاريخ المدينة-
جدة، المملكة العربية السعودية، ١٣٩٩هـ.
- ١٠٥- شربني، شمس الدين، محمد بن أحمد الخطيب الشافعي (٩٤٤هـ)، الإقناع في حل ألفاظ
أبى شجاع- بيروت، لبنان، دار الفكر، ١٣١٥هـ.
- ١٠٦- شربني، شمس الدين محمد بن أحمد الخطيب الشافعي (٩٤٤هـ). مغنى المحتاج إلى
معرفة معاني ألفاظ المنهاج- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٣١٥هـ/١٩٩٣م.
- ١٠٧- شبير احمد عثمانى (١٣٦٩هـ/١٩٤٩م). فتح الملهم بشرح صحيح مسلم- كراچی،
پاکستان: مکتبہ رشیدیہ.
- ١٠٨- شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٢٦٠-١٨٣٣م). نیل الأوطار شرح
منتقى الأخبار- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٢هـ/١٩٨٢م.
- ١٠٩- شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠هـ/١٢٦٠-١٨٣٣م). نیل الأوطار من
أسرار منتقى الأخبار- دار ابن الجوزي، بدون السنة.
- ١١٠- ابن ابى شيبه، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (١٥٩-٢٣٥هـ/
٤٤٦-٨٣٩م). المصنف- الرياض، المملكة العربية السعودية: مكتبة الرشد.
- ١١١- صالحی، ابو عبد الله محمد بن يوسف بن علی بن يوسف الصالحی الشافعی (٩٢٢م هـ/
١٥٣٦م). سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ- بيروت، لبنان: دار

الكتب العلمية، ١٣١٢هـ/١٩٩٣ء-

١١٢- صنعاني، محمد بن اسماعيل امير (٤٤٣-٨٥٢هـ) - سبل السلام شرح بلوغ البرام - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٤٩هـ-

١١٣- ابن الضياء، أبو البقاء محمد بن احمد بن محمد بن الضياء مكي خفي (٨٥٢هـ) - البحر العميق في مناسك المعتمر والحاج إلى البيت العتيق - بيروت، لبنان: مؤسسة الريان -

١١٤- ابو طالب مكي، ابو محمد مكي بن ابي طالب حموش بن محمد بن مختار القيسي القيرواني (٢٣٤هـ) - الهداية إلى بلوغ النهاية في علم معاني القرآن وتفسيره - مجموعہ بحث الكتاب والسنة، ١٣٢٩هـ/٢٠٠٨ء-

١١٥- طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ء) - المعجم الأوسط - قاهره، مصر: دار الحرمين، ١٣١٥هـ + رياض، سعودى عرب: مكتبة المعارف، ١٣٠٥هـ/١٩٨٥ء-

١١٦- طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ء) - الأحاديث الطوال. الموصل: مكتبة الزهراء، ١٣٠٣هـ/١٩٨٣ء

١١٧- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ء) - التفسير الكبير - اردن: دار الكتاب الثقافي، ٢٠٠٨ء-

١١٨- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤٠ء) - المعجم الصغير - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٥هـ/١٩٨٥ء

١١٩- طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤٠ء) - المعجم الكبير - موصل، عراق: مكتبة العلوم والحكم، ١٣٠٣هـ/١٩٨٣ء

+ قاهره، مصر: مكتبة ابن تيمية-

١٢٠- طبراني، سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)-
مسند الشاميين- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢٠٥هـ/١٩٨٣ع-

١٢١- طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣ع)- تاريخ الأمم
والملوك- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢٠٤هـ-

١٢٢- طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣ع)- جامع البيان في
تفسير القرآن- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٢٠٠هـ/١٩٨٠ع-

١٢٣- طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (٢٢٩-٣٢١هـ/
٨٥٣-٩٣٣ع)- مشكل الآثار- بيروت، لبنان: دار صادر-

١٢٤- طيلسي، ابو داود سليمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٢هـ/٤٥١-٨١٩ع)- المسند-
بيروت، لبنان: دار المعرفة-

١٢٥- ظفر احمد عثمانى تھانوى (١٨٩٢-١٩٤٣هـ)- إعلاء السنن- بيروت، لبنان: دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع-/كراچی، پاکستان: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة، ١٢١٨هـ-

١٢٦- ابن عابدین شامی، محمد بن محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز دمشقی (١٢٣٣-١٣٠٦هـ)- رد
المحتار على الدر المختار- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٢١٢هـ/١٩٩٢ع + كونه،
پاکستان: مکتبہ ماجدیہ، ١٣٩٩هـ-

١٢٧- ابن ابی عاصم، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٤هـ/
٨٢٢-٩٠٠ع)- الآحاد والمثاني- الرياض، المملكة العربية السعودية: دار الراية،
١٢١١هـ/١٩٩١ع-

١٢٨- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر النمری، (٣٦٨-٤٦٣هـ/
٩٤٩-١٠٤١ع)- التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد- مغرب

(مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ١٣٨٤هـ.

١٢٩- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٣٦٣هـ/٩٤٩-١٠٤١هـ).

الاستيعاب في معرفة الأصحاب - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٤١٢هـ.

١٣٠- عبد بن حميد، ابو محمد عبد بن حميد بن نصر الكشي (م ٢٢٩هـ/٨٦٣هـ) - المسند - القاهرة، مصر:

مكتبة السنة، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨هـ.

١٣١- عبد الرزاق صنعاني، ابو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١هـ/

٤٢٢-٨٢٦هـ) - المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٣هـ.

١٣٢- ابن عبد الهادي، شمس الدين محمد بن احمد بن عبد الهادي الحسني (م ٤٢٢هـ) - الصارم

المنكي في الرد على السبكي - بيروت، لبنان: مؤسسة الريان، ١٣٢٢هـ/٢٠٠٣هـ.

١٣٣- عجلوني، ابو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراحي (١٠٨٤-١١٦٢هـ/

١٦٤٦-١٤٢٩هـ) - كشف الخفا ومزيل الألباس - بيروت، لبنان: مؤسسة

الرساله، ١٤٠٥هـ.

١٣٤- ابن عدي، عبد الله بن عدي بن عبد الله بن محمد ابو احمد جرجاني (٢٤٤-٣٦٥هـ) -

الكامل في ضعفاء الرجال - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٩هـ/١٩٨٨هـ.

١٣٥- عراقى، ابو زرعه احمد بن عبد الرحيم بن حسين بن عبد الرحمن بن ابراهيم بن ابى بكر الكردى

الاصل (٦٢-٨٢٦هـ/١٣٦١-١٢٢٣هـ) - طرح الشريب في شرح التقريب -

بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى.

١٣٦- ابن عساكر، ابو قاسم على بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقى (٣٩٩-٥٤١هـ/

١١٠٥-١١٤٦هـ) - تاريخ مدينة دمشق - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٥هـ.

١٣٧- ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپورى (٢٣٠-٣١٦هـ/٨٢٥-

٩٢٨هـ) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨هـ.

- ١٣٨- يعني، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (١٢٦٠-٨٥٥هـ/١٣٦١-١٢٥١ء)- عمدة القاري شرح على صحيح البخاري- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٩هـ/١٩٧٩ء-
- ١٣٩- غزالي، ابو حامد محمد بن محمد الغزالي (٢٥٠-٥٠٥هـ)- إحياء علوم الدين- بيروت، لبنان: دار المعرفة-
- ١٤٠- فاسي، محمد بن أحمد بن علي، تقي الدين، أبو الطيب المكي الحسني (٨٣٢م هـ)- شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢١هـ/٢٠٠٠ء
- ١٤١- فسوي، ابو يوسف يعقوب بن سفيان (م ٢٧٧)- المعرفة والتاريخ- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٩هـ/١٩٩٩ء-
- ١٤٢- فاكهي، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن عباس مكي (٢٧٢هـ/٨٨٥ء)- أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه- بيروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٢هـ-
- ١٤٣- قاضي عياض، ابو الفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى مكي (٣٧٦-٤٧٦هـ)- قاضي عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى مكي (٣٧٦-٤٧٦هـ)- الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ- بيروت، لبنان: دار الكتب العربي-
- ١٤٤- ابن قتيبة، عبد الله بن مسلم بن قتيبة ابو محمد الدينوري (٢١٣-٢٧٦هـ)- المعارف- القاهرة، مصر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، ١٩٩٢ء-
- ١٤٥- ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسي (٢٢٠م هـ)- المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥هـ-
- ١٤٦- ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسي (٢٢٠م هـ)- الشرح الكبير على متن المقنع- بيروت، لبنان: دار الكتب العربي للنشر والتوزيع، ٢٠١٠ء-
- ١٤٧- قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى بن مفرج أموي (٢٨٣-٣٨٠هـ/

- ٨٩٤-٩٩٠هـ). الجامع لأحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.
- ١٣٨- قراني، الامام شهاب الدين القراني (٢٨٣هـ). الفروق - بيروت، لبنان: دار المعرفة.
- ١٣٩- قراني، امام شهاب الدين القراني (٢٨٣هـ). الذخير في الفقه المالكي - بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامي، ١٩٩٣، ١٣٨١هـ.
- ١٥٠- قُطْلَانِي، ابو العباس شهاب الدين احمد بن محمد القسطلاني (٨٥١-٩٢٣هـ/ ١٢٣٨-١٥١٤هـ). إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري - مصر: دار الفكر، ١٣٠٢هـ.
- ١٥١- قسطلاني، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابى بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن محمد بن حسين بن على (٨٥١-٩٢٣هـ/ ١٢٣٨-١٥١٤هـ). المواهب اللدنية بالمنح المحمدية - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٢١٢هـ/ ١٩٩١ء.
- ١٥٢- قضاعي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر بن على بن حكيم بن ابراهيم بن محمد بن مسلم قضاعي (٢٥٢هـ/ ١٠٦٢ء). مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢٠٤هـ/ ١٩٨٦ء.
- ١٥٣- قنوجي، ابو الطيب صديق بن حسن القنوجي (١٢٣٨هـ-١٣٠٤هـ). عون الباري بحل أدلة البخاري - حلب: دار الرشيد، ١٢٠٢هـ/ ١٩٨٣ء.
- ١٥٢- قيسي، شمس الدين محمد بن عبد الله بن محمد القيسي دمشقي (٨٢٢هـ). جامع الآثار في مولد النبي المختار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية.
- ١٥٥- كاشميري، محمد انور بن مولانا محمد معظم شاه (١٢٩٢هـ-١٣٥٢هـ). فيض الباري على صحيح البخاري - قاهره، مصر: مطبعة جازي، ١٣٥٤هـ-١٩٣٨ء.
- ١٥٦- ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٤هـ/ ١٣٠١-١٣٤٣ء). البداية

- والنهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٩هـ/ ١٩٩٨ء -
- ١٥٤ - ابن كثير، ابو الفداء إسماعيل بن عمر (٤٠١-٤٤٣هـ/ ١٣٠١-١٣٤٣ء) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠ء -
- ١٥٨ - كماله، عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبد الغنى كماله (١٢٠٨هـ) - معجم المؤلفين - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، مكتبة المثنى بدون سنة الطبع -
- ١٥٩ - كرماني، علامه شمس الدين محمد بن يوسف بن على (م ٩٦٤هـ) - الكواكب الدراري في شرح صحيح البخاري - بيروت، لبنان: دار احياء التراث - دار احياء التراث العربى، ١٢٠١هـ/ ١٩٨١ء -
- ١٦٠ - كرماني، ابومنصور محمد بن مكرم بن شعبان (م ٥٩٤هـ) - المسالك في المناسك - دار البشائر الاسلاميه، ١٢٢٢هـ/ ٢٠٠٣ء -
- ١٦١ - كتناني، احمد بن ابى بكر بن إسماعيل (٦٢-٨٢٠هـ) - مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه - بيروت، لبنان، دار العربيه، ١٢٠٣هـ -
- ١٦٢ - كلوذاني، ابوالخطاب محفوظ بن احمد (م ٥١٠هـ) - كتاب الهداية -
- ١٦٣ - ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩-٢٤٣هـ/ ٨٢٣-٨٨٤ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٣١٩هـ/ ١٩٩٨ء -
- ١٦٤ - مزى، ابوالحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (٢٥٢-٢٤٢هـ/ ١٢٥٦-١٣٣١ء) - تهذيب الكمال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٢٠٠هـ/ ١٩٨٠ء -
- ١٦٥ - مالك بن انس بن مالك بن ابى عامر بن عمرو بن حارث أوصحى (٩٣-١٤٩هـ/ ٤١٢-٤٩٥هـ) - الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٢٠٦هـ/ ١٩٨٥ء -
- ١٦٦ - ماوردى، على بن محمد بن حبيب البصرى الماوردى (م ٢٥٠هـ) - الأحكام السلطانيه

والولايات الدينية. مصر: مكتبة التوفيقية -

١٦٤- ماوردي، علي بن محمد بن حبيب البصري الماوردي (م ٢٥٠هـ) - الحاوي الكبير. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٩هـ/ ١٩٩٩ء -

١٦٨- مجير الدين، ابو اليمين عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن العليبي الحسنبلي (م ٩٢٨هـ) - الأنس الجليل بتاريخ القدس والخليل - عمان: مكتبة دندليس، ٢٠١٠ء -

١٦٩- محب الدين طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (٦١٥- ٦٩٢هـ/ ١٢١٨-١٢٩٥ء) - القري لقاصد أم القري - بيروت، لبنان: المكتبة العلمية، ١٩٩٦ء -

١٧٠- محالي، ابو عبد الله حسين بن اسماعيل بن محمد بن اسماعيل بن سعيد بن ابان ضي (٢٣٥- ٣٣٠هـ/ ٨٣٩-٩٢١ء) - الأُمالي - عمان + أردن + الدمام: المكتبة الاسلامية + دار ابن القيم، ١٣١٢هـ -

١٧١- محمد بن محمد بن علي بن همام تقي الدين (م ٤٢٥هـ) - سلاح المؤمن في الدعاء والذكر - بيروت، لبنان: دار ابن كثير، ١٣١٢هـ/ ١٩٩٣ء -

١٧٢- مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري (٢٠٦-٢٦١هـ/ ٨٢١-٨٤٥ء) - الصحيح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -

١٧٣- مقدسي، شيخ ضياء الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد بن عبد الرحمان الحسنبلي المقدسي (٥٦٤-٦٢٣هـ) - الأحاديث المختارة - مكة المكرمة، المملكة العربية السعودية: مكتبة النهضة الحديثة، ١٣١٠هـ/ ١٩٩٠ء -

١٧٤- مقدسي، أبو محمد عبد الغني بن عبد الواحد (٥٣١-٦٠٠هـ)، الترغيب في الدعاء، بيروت، لبنان، دار ابن حزم، ١٣١٦هـ/ ١٩٩٥ء

١٧٥- ابن ملقن، عمر بن علي بن ملقن الأنصاري (٤٢٣-٨٠٢هـ) - التوضيح لشرح

- الجامع الصحيح - دمشق، سوريا: دار النوادر، ١٢٢٩هـ / ٢٠٠٨ء -
- ١٤٦ - كلى، عبد الملك بن حسين بن عبد الملك العصامى (م ١١١١هـ) - سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٢١٩هـ / ١٩٩٨ء
- ١٤٧ - ملا على قارى، على بن سلطان محمد نور الدين خنى (م ١٠١٢هـ / ١٦٠٦ء) - شرح الشفا - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢٢١هـ / ٢٠٠١ء -
- ١٤٨ - ملا على قارى، نور الدين بن سلطان محمد هروى خنى (م ١٠١٢هـ / ١٦٠٦ء) - مرقاة المفاتيح - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢٢٢هـ / ٢٠٠١ء -
- ١٤٩ - مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على (٩٥٢-١٠٣١هـ / ١٥٢٥-١٦٢١ء) - فيض القدير شرح الجامع الصغير - مصر: مكتبة تجارية كبرى، ١٣٥٦هـ -
- ١٨٠ - ابن منده، ابو عبد الله محمد بن اسحاق بن يحيى (٣١٠-٣٩٥هـ / ٩٢٢-١٠٠٥ء) - الإيمان - بيروت، لبنان: مؤسسة الرساله، ١٢٠٦هـ -
- ١٨١ - منذرى، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوى بن عبد الله بن سلامه (٥٨١-٦٥٦هـ / ١١٨٥-١٢٥٨ء) - الترغيب والترهيب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١٤هـ -
- ١٨٢ - موصلى، ابو الفضل مجد الدين عبد الله بن محمود بن مودود الموصلى (م ٦٨٣هـ) - الاختيار لتعليل المختار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٥٦هـ / ١٩٣٧ء -
- ١٨٣ - مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على (٩٥٢-١٠٣١هـ / ١٥٢٥-١٦٢١ء) - التيسير بشرح الجامع الصغير - الرياض: مكتبة الامام الشافعى، ١٢٠٨هـ / ١٩٨٨ء -
- ١٨٤ - ابن نجار، ابو عبد الله محمد بن الدين البغدادى الشهير بابن النجار (م ٦٣٣هـ) - ذيل تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١٤هـ / ١٩٩٧ء -
- ١٨٥ - نسائى، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن على بن سنان بن بحر بن دينار (٢١٥-٣٠٣هـ / ٨٣٠-٩١٥ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١٦هـ / ١٩٩٥ء -

- ١٨٦- نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر بن دينار (٢١٥-٣٠٣هـ/ ٨٣٠-٩١٥ء) - السنن الكبرى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١١هـ/ ١٩٩١ء -
- ١٨٧- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦-٤٣٠هـ/ ٩٢٨-١٠٣٨ء) - تاريخ اصبهان - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٢١٠هـ/ ١٩٩٠ء -
- ١٨٨- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦-٤٣٠هـ/ ٩٢٨-١٠٣٨ء) - حلية الاولياء وطبقات الاصفياء - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٢٠٠هـ/ ١٩٨٠ء، ١٢٠٥هـ/ ١٩٨٥ء -
- ١٨٩- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦-٤٣٠هـ/ ٩٢٨-١٠٣٨ء) - الطب النبوي - دار ابن حزم، ٢٠٠٦ء -
- ١٩٠- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦-٤٣٠هـ/ ٩٢٨-١٠٣٨ء) - معرفة الصحابة - الرياض: دار الوطن للنشر، ١٢١٩هـ/ ١٩٩٨ء -
- ١٩١- ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦-٤٣٠هـ/ ٩٢٨-١٠٣٨ء) - المسند المستخرج على صحيح مسلم - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٩٦ء -
- ١٩٢- نووي، ابو زكريا يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن حزام (٦٣١-٦٤٤هـ/ ١٢٣٣-١٢٤٨ء) - الأذكار من كلام سيد الأبرار - بيروت، لبنان: المكتبة العصرية، ١٢٢٣هـ/ ٢٠٠٣ء -
- ١٩٣- نووي، ابو زكريا يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن حزام (٦٣١-٦٤٤هـ/ ١٢٣٣-١٢٤٨ء) - الإيضاح في مناسك الحج والعمرة - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلامية، ١٢١٢هـ/ ١٩٩٢ء -

۱۹۴- نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعه بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء) شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۱۹۵- نووی، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعه بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الاسماء و اللغات۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۹۶- نووی، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعه بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ المجموع۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۱۹۷- نیساپوری، ابو سعد عبد الملک بن محمد بن ابراہیم النیسابوری الخروشانی (م ۴۰۷ھ)۔ شرف المصطفیٰ۔ مکہ المکرمہ، المملکت العربیۃ السعودیۃ، دار البشائر الاسلامیۃ، ۱۴۲۲ھ۔

۱۹۸- ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (م ۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ السیرۃ النبویۃ۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۹۹- ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی (م ۶۸۱ھ)۔ شرح فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر + مصر: المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ۔

۲۰۰- یتیمی، ابو العباس احمد بن محمد بن علی ابن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ)۔ شرح الإيضاح في مناسك الحج۔ بیروت، لبنان، دار الحديث للطباعة والنشر والتوزيع، ۲۰۰۸ء۔

۲۰۱- یتیمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الريان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲۰۲- یتیمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافة

العربية، ١٣١١هـ/١٩٩٠ء-

- ٢٠٣- ياقوت بغدادى، ياقوت بن عبد الله الحموى، ابو عبد الله (م ٦٢٦هـ) - معجم البلدان - بيروت، لبنان: دار احياء التراث، ١٣٩٩هـ/١٩٧٩ء
- ٢٠٤- ابو يعلى، احمد بن على بن شنى بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمى (٢١٠-٣٠٧هـ/ ٨٢٥-٩١٩ء) - المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٢هـ/١٩٨٢ء-